مُحَرَّمُ الْحَرام تا رَبِیْعُ الْآخِر (1442 ہجری کے) 4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 20 بیانات



اسلامی بیانات

(جلد:4)



اسلامی بہنوں کے لئے



پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ (دعوتِ اسلامی)

مُحَرَّمُ الْحَرام تا رَبِیْعُ الْآخِر (1442ہجری) 4ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 20 بیانات



اسلامی بیانات

(جلد: 4)

اسلامی بہنوں کے لئے

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃُ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

نام کتاب : اسلامی بیانات (جلد:4)

صفحات : 471

پہلی بار : ذوالحجہ ۱۴۴۱ھ، جولائی 2020ء

تعداد : 8000 (آٹھ ہزار)

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ:10-06-2020 حوالہ نمبر:244

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب **"اسلامی بیانات (جلد:4)"** (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

10-06-2020

E-mail : ilmia@dawateislami.net www.dawateislami.net

التجا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اِجازت نہیں

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔اِنْ شَآءَ اللہ علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

www.dawateislami.net

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول

(4ماہ: محرّم الحرام تا ربیع الآخر1442ھ / ستمبر تا دسمبر2020ء کے بیانات)

ہفتہ	متوقع اسلامی تاریخ	عیسوی تاریخ	بیان کا نام	صفحہ
پہلا ہفتہ	یکم محرّم الحرام	19 اگست	دکھیاری امّت کی خیر خواہی	11
دوسرا ہفتہ	7	26	امامِ حُسین کی عبادات	33
تیسرا ہفتہ	14	2 ستمبر	وقت کی اہمیّت	98
چوتھا ہفتہ	21	9	مقامِ صحابہ و اَہلبیت	122
پانچواں ہفتہ	28	16	اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے	142
پہلا ہفتہ	5 صفر المظفر	23	معاشرے کی رسومات	165
دوسرا ہفتہ	12	30	اُمّتِ مصطفٰے کی خصوصیات	185
تیسرا ہفتہ	19	7 اکتوبر	اعلیٰ حضرت کا تصوف	208
چوتھا ہفتہ	26	14	تبرکات کی برکتیں	230
پہلا ہفتہ	4 ربیع الاوّل	21	آقا کریم کی امّت سے محبّت	256
دوسرا ہفتہ	11	28	کمالاتِ مصطفٰے	277
تیسرا ہفتہ	18	4 نومبر	امام مالک کا عشقِ رسول	299
چوتھا ہفتہ	25	11	امدادِ مصطفٰے	321
پہلا ہفتہ	2 ربیع الآخر	18	انبیائے کرام کی نیکی کی دعوت	343
دوسرا ہفتہ	9	25	غوثِ پاک کا خاندان	366
تیسرا ہفتہ	16	2 دسمبر	اولیائے کرام کے پاکیزہ اوصاف	387
چوتھا ہفتہ	23	9 دسمبر	اَوراد و وظائف کی برکتیں	410

www.dawateislami.net

اجمالی فہرست

نمبر شمار	بیان کا نام	صفحہ نمبر
1	بیانات کا شیڈول	4
2	اجمالی فہرست	5
3	کتاب پڑھنے کی نیتیں	6
4	المدینۃ العلمیہ کا تعارف	7
5	پیشِ لفظ	9
6	دُکھیاری امّت کی خیر خواہی	11
7	امامِ حسین کی عبادات	33
8	کربلا والوں کے کریمانہ انداز	52
9	یزید کا بُرا کردار	75
10	وقت کی اہمیت	98
11	مقامِ صحابہ واہلبیت	122
12	اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے	142
13	معاشرے کی رشوات	165
14	امّتِ مصطفےٰ کی خصوصیّات	185
15	اعلیٰ حضرت کا تصوّف	208
16	تبرکات کی برکتیں	230
17	آقا کریم کی اُمّت سے محبّت	256
18	کمالاتِ مصطفےٰ	277
19	امام مالک کا عشقِ رسول	299
20	امدادِ مصطفےٰ کے واقعات	321
21	انبیائے کرام کی نیکی کی دعوت	343
22	غوثِ پاک کا خاندان	366
23	اولیائے کرام کے پاکیزہ اوصاف	387
24	اَوراد و وظائف کی برکتیں	410
25	صحابیات اور شوقِ عبادت	430
26	ستمبر تا دسمبر 2020ء میں اسلامی بہنوں کیلئے ہونے والے کورسز	453
27	کورسز کی تفصیل	455
28	تفصیلی فہرست	459
29	مآخذ و مراجع	466

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

"دعوتِ اسلامی" کے 10 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی **"10 نیّتیں"**

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تَعَوُّذ و تَسْمِیہ سے آغاز کروں گی۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا) (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعہ کروں گی۔ (۳) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گی۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارکہ کی زِیارت کروں گی۔ (۵) جہاں جہاں **"سرکار"** کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں **صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**، جہاں جہاں کسی **صحابی** کا نام آئے گا وہاں **رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ** اور جہاں کسی **بزرگ** کا نام آئے گا تو وہاں **رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ** پڑھوں گی۔ (۶) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گی۔ (۷) اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو مَدَنِیہ اسلامی بہن سے پوچھ لوں گی۔ (۸) (اپنے ذاتی نسخے کے) "یادداشت" والے صفحہ پر ضروری نِکات لکھوں گی۔ (۹) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی۔ (۱۰) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو کسی مَحْرَم کے ذریعے ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گی۔

(ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیٔ دعوتِ اِسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عَزْمِ مُصَمَّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بَحُسْن و خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **"المدینۃُ العلمیہ"** بھی ہے جو دعوتِ اِسلامی کے عُلَماء و مفتیانِ کِرام کَثَّرھُمُ اللّٰہُ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(1) شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (2) شعبہ درسی کتب (3) شعبہ اِصلاحی کُتُب
(4) شعبہ تراجمِ کُتُب (5) شعبہ تفتیشِ کُتُب (6) شعبہ تخریج[1]

"المدینۃُ العلمیہ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اَعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مجدّدِ دین و ملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ

---

1 . . . اب ان شعبوں کی تعداد 16 ہو چکی ہے: (7) فیضانِ قرآن (8) فیضانِ حدیث (9) فیضانِ صحابہ و اَہلِ بیت (10) فیضانِ صحابیات و صالحات (11) شعبہ امیرِ اہلِ سنّت (12) فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ (13) فیضانِ اَولیاء و عُلَماء (14) بیاناتِ دعوتِ اِسلامی (15) رسائلِ دعوتِ اِسلامی (16) شعبہ مدنی کاموں کی تحریرات (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

www.dawateislami.net

بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ **اِمام اَحمد رَضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حَتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اِشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تَعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ کریم **"دعوتِ اسلامی"** کی تمام مجالس بشمول **"المدینۃُ العلمیۃ"** کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رَمَضانُ الْمُبارَک ۱۴۲۵ھ

www.dawateislami.net

پیشِ لفظ

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** منظم اور مربوط طریقے سے دین کا کام کرنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کے بارہ اور اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کام دعوتِ دین پھیلانے کے بڑے اہم ذرائع ہیں۔ ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مدنی کاموں کی برکت سے گناہوں کے راستے کو چھوڑ کر راہِ ہدایت پر گامزن ہوئے ہیں۔ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ان مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک ہزاروں مقامات پر ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کا سلسلہ سالوں سے جاری و ساری ہے۔ ان ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ یہ بیانات اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے 475 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

مرکزی مجلسِ شوریٰ کی ہدایات کے مطابق اسلامی بہنوں کے بیانات پہلے ہی کتابی صورت میں شائع کر دیئے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں سن 1441 ہجری کے تمام بیانات اردو زبان میں تین جلدوں بنام **"اسلامی بیانات (جلد1، 2اور3)"** کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ سن 1442 ہجری کے پہلے چار ماہ کے بیانات کا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس میں 17 بیانات ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے ہیں جبکہ اسلامی بہنوں کی فرمائش پر 3 اضافی بیانات بھی مجموعے کا حصہ ہیں۔

www.dawateislami.net

شائع ہونے والے تمام بیانات درجن سے زائد مراحل (مطالعہ، تلاشِ مواد، ترتیب، فارمیشن، شعبہ ذمہ دار کا فائنل کرنا، رکنِ شوریٰ حاجی ابورجب محمد شاہد عطاری اور حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی سے تنظیمی تفتیش، دارُالافتا اہلسنّت کے مفتی صاحب سے شرعی تفتیش، مکمل مواد کی تفتیش، تخریج اور تقابل، انگلش الفاظ کی ایڈیٹنگ و مجلس تراجم سے چیکنگ، پیج سیٹ اپ اور پیراگرافنگ، آیات پیسٹنگ، فائنل پروف ریڈنگ، اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے اس کی چیکنگ، کورل پر پیسٹنگ اور اس کے لوازمات) سے گزار کر اشاعت کیلئے پیش کئے جاتے ہیں۔ ان بیانات پر اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے **بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے سات اسلامی بھائیوں نے کام کیا، بالخصوص محمد حامد سراج عطاری مدنی، محمد جان رضا عطاری مدنی، عبد الجبار عطاری مدنی، محمد منعم عطاری مدنی اور حفیظ الرحمن عطاری مدنی زَادَھُمُ اللّٰہُ عِلْمًا وَّعَمَلًا نے خوب کوشش کی۔

اسلامی بہنوں میں بھی اشاعتِ دین کیلئے مختلف مجالس قائم ہیں، ان میں سے تین مجالس (مجلس شارٹ کورسز، مجلس دارالسنہ للبنات اور مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات) کے تحت مختلف کورسز کا سلسلہ سال بھر جاری رہتا ہے۔ ستمبر تا دسمبر 2020ء میں اسلامی بہنوں کیلئے ہونے والے مختلف کورسز کا شیڈول اور تفصیلات بیانات کے بعد کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی
(مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ)

www.dawateislami.net

بیان:1 ہر مُبارک بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں محبّت رکھنے والے جب آپس میں ملیں اور ہاتھ ملائیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1 ... مسند ابی یعلی، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَت سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج ہم آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمّت کی خیر خواہی سے متعلق بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے واقعات سُنیں گی، امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی خیر خواہیِ اُمّت کے کچھ واقعات بھی سُنیں گی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا ذِکرِ خیر بھی سُنیں گی، خیر خواہی کی تعریف بھی سُنیں گی، اِس کی ترغیب پر مشتمل احادیثِ طَیِّبَہ بھی سُنیں گی۔ اِس کے ساتھ ساتھ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سمیت دیگر بزرگوں کے خیر خواہی کے کچھ واقعات اور اُن سے حاصل ہونے والے نکات بھی سُنیں گی۔ خیر خواہی کے دُنیوی اور اُخروی فوائد کیا کیا ہیں؟ یہ بھی سُنیں گی۔ اللہ کرے کہ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایک خاندان کی خیر خواہی

ایک رات امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ مدینۂ مُنَوَّرَہ کا دورہ فرما رہے تھے کہ ایک خیمے پر نظر پڑی، جب قریب گئے تو آپ کو کسی کے تکلیف میں مبتلا ہونے کی آواز آئی، اُس خیمے کے باہر ایک شخص بیٹھا تھا۔ آپ نے سلام کے بعد اُس سے حال پوچھا تو معلوم ہوا! وہ خلیفۂ وقت سے ہی ملنے آیا ہے البتہ اُسے یہ معلوم نہیں تھا کہ خلیفۂ وقت اُس کے سامنے کھڑے ہیں۔ بہر حال اُس نے بتایا کہ اُس کی زَوجہ اُمید سے ہے اور بچے کی پیدائش کا وقت قریب ہے۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ اپنے گھر تشریف لائے اور اپنی زَوجۂ محترمہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کُلثوم بنتِ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے فرمایا: کیا تم ثواب کمانا چاہتی ہو؟ اللہ پاک نے اُسے خود تم تک پہنچایا ہے۔ وہ کہنے لگیں: بات کیا ہے؟ آپ نے بتایا کہ کسی عورت کے ہاں ولادت کا وقت قریب ہے اور اُس کے پاس کوئی بھی نہیں ہے۔ وہ کہنے لگیں: اگر آپ راضی ہیں تو میں چلتی ہوں۔ فرمایا: ٹھیک ہے، تم ضروری سامان لے لو۔ جب وہاں پہنچے تو آپ نے اپنی زَوجہ کو اندر بھیج دیا اور خود اُس شخص کے پاس بیٹھ گئے۔ اُس سے فرمایا: آگ جلاؤ۔ اُس نے آگ جلائی تو آپ نے ہانڈی اُس کے اوپر رکھ دی۔ اِدھر ہانڈی پک گئی اور اُدھر بچے کی ولادت بھی ہو گئی، آپ کی زَوجہ (Wife) نے اندر سے آواز دی: اے امیرُ المؤمنین! اپنے ساتھی کو بیٹے کی خوشخبری دے دیجئے۔ جیسے ہی اُس شخص نے لفظ **"امیرُ المؤمنین"** سُنا تو ڈر گیا اور عاجزی کے ساتھ تھوڑا سا پیچھے ہٹ کے بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: جیسے بیٹھے تھے ویسے ہی بیٹھے

www.dawateislami.net

رہو۔ پھر آپ نے ہانڈی اُٹھا کر اپنی زوجہ کو دی اور فرمایا: خاتون کو پیٹ بھر کر کھلاؤ۔ پھر آپ نے اُس شخص کو بھی کھانے کے لیے دیا اور فرمایا: کل صبح میرے پاس آنا میں تمہاری ضروریات کو پورا کر دوں گا۔ جب وہ شخص صبح آپ کے پاس آیا تو آپ نے اُس کے بچے کا وظیفہ (خرچہ) بھی جاری کیا اور اُسے بھی مال وغیرہ عطا کیا۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کس طرح ایک پریشان حال کی خیر خواہی فرمائی، اپنی نگرانی میں آگ روشن کروائی، اپنے ہاتھوں سے ہانڈی چڑھائی اور کھانا تیار کروایا، پھر خود ہی کھانا نکال کر اپنی زَوجۂ محترمہ کے ذریعے اُس عورت کیلئے بھیجا۔

حالانکہ یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں جن کے سائے سے شیطان بھاگتا ہے۔ (2) یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں جن کو حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ مبارک سے جنتی ہونے کی خوشخبری دی ہے۔ (3) یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں جن کے بارے میں حُضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ دعا فرمائی ہے کہ اے اللہ! عُمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما! (4) یہ وہی فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں جو یتیموں بے سہارا لوگوں کی خیر خواہی کیلئے راتوں کو جاگ کر دورہ فرمایا کرتے تھے۔ یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں جن کی رائے کے مطابق قرآنِ کریم کی کئی آیاتِ مبارکہ نازل ہوئیں۔ (5) یہ

---

1 ... تبصرۃ لابن جوزی، المجلس التاسع والعشرون فی فضل ... الخ، ۱/۴۲۰

2 ... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۲/۵۲۶، حدیث: ۳۶۸۳

3 ... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبي، باب مناقب عمر بن خطاب... الخ، ۲/۵۲۵ حدیث: ۳۶۷۹

4 ... ابن ماجه، کتاب السنة، فضل عمر، باب، ۱/۷۷، حدیث: ۱۰۵

5 ... تاریخ الخلفاء، ص ۹۶، الصواعق المحرقة، ص ۹۹

www.dawateislami.net

وہی فاروقِ اعظم ہیں جن کا فرمان ہے: لَوْ مَاتَتْ شَاۃٌ عَلٰی شَطِّ الْفُرَاتِ ضَائِعَۃً لَظَنَنْتُ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی سَائِلِی عَنْھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اگر نہرِ فُرات کے کنارے بکری کا بچہ بھی پیاسا مَر گیا تو میں ڈرتا ہوں کہ اللہ پاک مجھ سے اُس کے بارے میں حساب نہ لے لے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! اتنی بلند و بالا شان و شوکت کے باوجود امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کے ساتھ خیر خواہی اور حاجت روائی فرما رہے ہیں۔ لہٰذا اگر ہماری کوئی اسلامی بہن کسی تکلیف میں ہو یا کسی بھی مُعاملے میں اُسے ہماری ضرورت ہو اور ہم اُس کی پریشانی دُور کرنے کی قدرت بھی رکھتی ہوں تو ہمیں بھی امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنی اسلامی بہن کی خیر خواہی کرنی چاہیے۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خیر خواہیِ اُمّت کے مزید واقعات بھی ہم سُنیں گی لیکن اِس سے پہلے آیئے! آپ کا مختصر تعارف سُنئے، چنانچہ

سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف

♣ آپ کی کُنْیَت "ابو حفص"، لقب "فاروقِ اعظم" اور نام "عمر" ہے۔ ♣ آپ کے اسلام قَبول کرنے سے مسلمانوں کو بے حد خوشی ہوئی اور اُن کو بہت بڑا سہارا مل گیا، یہاں تک کہ حُضور رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ محترم میں کھلم کھلا نَماز ادا فرمائی۔ ♣ آپ اسلامی جنگوں میں مُجاہِدانہ شان سے شامل ہوئے اور تمام منصوبہ بندیوں میں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وزیر و

1 ... حلیۃ الاولیاء، عمر بن خطاب، ۱/۸۹، رقم: ۱۴۱

www.dawateislami.net

مُشیر کی حیثیت سے وفادار ساتھی بن کر رہے۔ ♣ آپ نے تختِ خِلافت پر رَونق اَفروز رہ کر جانشینیِ مصطفےٰ کی تمام تر ذِمّہ داریوں کو بہت ہی اچھے انداز سے سر انجام دیا۔ ♣ آپ مُرادِ رسول تھے (یعنی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ تھے۔) ♣ آپ کا دل اَنوارِ الٰہی سے خوب روشن تھا۔ ♣ آپ عقلمندی اور سمجھداری کے روشن سورج تھے۔ ♣ آپ کی جرأت و بہادری، عاجزی و سادگی، ہمت و مَردانگی، حوصلہ و استقامت، دیانت و امانت، ذہانت وفَطانت اور صبر کی مثالیں آج بھی تاریخ کے صفحات میں نقش ہیں۔ ♣ آپ نے اپنی ایک ایک عادت کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھال رکھا تھا، الغرض! آپ گفتار و کردار کے حقیقی غازی تھے۔ بالآخر نمازِ فجر میں ایک بد بخت نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر خنجر سے وار کیا اور آپ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شرفِ شہادت سے سر فراز ہو گئے۔ وفات کے وَقْت آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عمر شریف 63 سال تھی۔ ♣ حضرت سَیِّدُنا صُہَیْب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ روضۂ مُبارَکہ کے اندر امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پہلوئے انور میں دفن ہوئے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیرُ المؤمنین سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عادتِ مبارَکہ تھی کہ دوسروں کی ہر وَقْت غمخواری فرماتے رہتے، صحرائے عرب کی سخت دھوپ اور رات کی تاریکی بھی مخلوقِ خدا کی غمخواری سے آپ کو نہ روک سکی۔ آپ کی سیرت کے کئی ایسے واقعات ملتے ہیں جن میں آپ نے مخلوقِ

1 ... الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ۱/۲۸۵-۴۰۸-۴۱۸، ملخصاً وملتقطاً

www.dawateislami.net

خدا کی دیکھ بھال کرتے ہوئے اُن کے مختلف مسائل کو حل فرمایا۔ آیئے! اِسی طرح کے کچھ واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

بھوکے بچوں والی خاتون کی خیر خواہی

منقول ہے کہ ایک بار حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنے خادم حضرت اسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ رات کے وقت مدینہ شریف کا دورہ فرما رہے تھے، ایک خاتون اپنے بچوں کے ساتھ اپنے گھر میں موجود تھی، جو رات کے وَقت اپنے بچوں کو بہلانے کے لیے ہنڈیا میں پانی ڈال کر چولہے پر چڑھائے بیٹھی تھی، حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُس کی اس طرح خیر خواہی فرمائی کہ اپنے کاندھوں پر کھانے کا سامان لے کر آئے، اپنے ہاتھوں سے پکا کر اُس خاتون کے بچوں کو کھلایا، جب تک وہ بچے سو نہ گئے آپ وہیں رہے، بعد ازاں آپ تشریف لے آئے۔ (1)

معذور، نابینا، بوڑھی عورت کی مدد

حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے روایت ہے، ایک بار رات کے وقت حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے گھر سے نکلے تو حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُنہیں دیکھ لیا اور چپکے چپکے اُن کا پیچھا کرنے لگے کہ دیکھوں امیرُ المؤمنین اِس وقت کہاں جا رہے ہیں؟ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک گھر میں داخل ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد باہر آئے اور پھر ایک اور گھر میں داخل ہو گئے۔ حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُس گھر کو ذہن میں بٹھا لیا اور صبح اُس گھر میں گئے تو

1 ... الکامل فی التاریخ، ۲/۴۵۳ ملخصا

www.dawateislami.net

دیکھا کہ اُس میں ایک بوڑھی، پاؤں سے معذور نابینا خاتون رہتی ہے۔ اُس سے پوچھا: مَا بَالُ هٰذَا الرَّجُلِ يَاْتِيْكِ؟ یہ شخص تمہارے گھر میں کیوں آتا ہے؟ اُس نے کہا: یہ شخص میرے پاس کافی عرصے سے آ رہا ہے، (میں چونکہ معذور ہوں لہٰذا) یہ میرے گھریلو کام کاج کر دیتا ہے، میری تکالیف دور کر دیتا ہے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ میں خیر خواہی کا کیسا جذبہ تھا کہ مسلمانوں کے امیر اور خلیفہ ہونے کے باوجود لوگوں کے کام کر دیا کرتے تھے۔ اگر ہم بھی اپنا یہ ذہن بنا لیں کہ اپنے گھر والوں (مثلاً والِدَین، بھائی، بہن) اور محارم رشتہ داروں سمیت اپنی کسی بھی اسلامی بہن کو خواہ اُسے جانتی ہوں یا نہ جانتی ہوں، کسی پریشانی میں مبتلا پائیں گی تو رضائے الٰہی اور خیر خواہی کی نیّت کرتے ہوئے اُن کی مدد ضرور کریں گی۔ اِس کی برکت سے اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ اِنْ شَآءَ اللّٰہ ایک پُر اَمن معاشرہ بنانے میں بھرپور مدد ملے گی۔

شیخُ الحدیث حضرت علامہ عبدُ المصطفٰے اَعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک: اَلدِّیْنُ نَصِیْحَۃٌ یعنی **دین مسلمانوں کی خیر خواہی ہی ہے** (2) کے تحت فرماتے ہیں: **دوسروں کا بھلا چاہنا** اور مسلمان کے ساتھ **خیر خواہی کرنا**، اِس کے مفہوم میں بڑی وُسعَت (کشادگی) ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ "مسلمان کی خیر خواہی" یہ ایک ایسا عملِ خیر ہے کہ اگر ہر مسلمان اِس تعلیمِ نُبُوَّت کو حرزِ جان بنا کر (یعنی بہت عزیز سمجھتے ہوئے) اِس پر عمل شروع کر دے تو ایک دم مسلمانوں کے بگڑے ہوئے معاشرے کی کایا پلٹ جائے اور

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، عمر بن الخطاب، ۱/۸۴، رقم: ۱۱۳

2 ... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الدین النصیحۃ، ص ۵۱، حدیث: ۱۹۶

www.dawateislami.net

مسلم معاشرہ آرام وراحت اور سُکون واطمینان کا ایک ایسا گہوارہ بن جائے کہ دنیا ہی میں جنّت کے سُکون واطمینان کا جلوہ نظر آنے لگے۔ نہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کے ساتھ خیانت کرے گا، نہ چغلی، غیبت اور بہتان تراشی کا مُرتکِب ہو گا، نہ ظلم کے کسی پہلو کو اپنے گوشۂ خیال میں آنے دے گا، نہ کسی کے بنتے ہوئے کام میں روڑا اٹکائے گا بلکہ وہ سب کا بھلا چاہے گا اور سب کے ساتھ بھلائی کرے گا۔ جس کا قدرتی نتیجہ یہ ہو گا کہ لوگ بھی اُس کی خیر خواہی اور بھلائی کریں گے اور وہ بھی ہر نقصان سے محفوظ رہے گا اور ہمیشہ اُس کا بھلا ہوتا رہے گا۔ (1)

خیر خواہی کی تعریف

حکیمُ الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ خیر خواہی کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اصطلاح میں کسی کی خالص خیر خواہی کرنا جس میں بدخواہی (بُرا چاہنے) کا شائبہ (شک وشُبہ) نہ ہو یا خُلوصِ دل سے کسی کا بھلا چاہنا نصیحت (یعنی خیر خواہی) ہے۔ (2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! لفظِ خیر خواہی اپنے مفہوم کے اعتبار سے عام ہے مثلاً اپنے محارِم رشتے داروں، اپنی پڑوسنوں اور دیگر اسلامی بہنوں کے ساتھ نرمی و بھلائی سے پیش آنا، اُن کی مالی مدد کرنا، اُن کی پریشانی دور کرنا، اُنہیں کپڑے فراہم کرنا، اُنہیں کھانا کھلانا، انہیں آرام وسکون پہنچانا، ان کی ضروری خواہشات کو پورا کرنا، شرعی رہنمائی کرنا یا کروا دینا، بھٹکی ہوئی اسلامی بہنوں کو راہِ راست پر لانا، الغرض کسی بھی

---

1 ... منتخب حدیثیں، ص ۲۳۱ ملخصا

2 ... مرآۃ المناجیح، ۶ ۵۵۷

www.dawateislami.net

طرح سے ان کے ساتھ خیر خواہی کرنا ثواب کا کام ہے۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم **"یا شیخ اپنی اپنی دیکھ"** کے تحت صرف اپنے معاملات سُلجھانے کی فکر میں رہتی ہیں۔ ☆ ہمارے آس پاس کتنی اسلامی بہنیں پریشان حال ہیں ہمیں اس کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ ☆ وہ اسلامی بہنیں جن سے ہمارا روزانہ واسطہ پڑتا ہے ان میں سے کتنی خوش دِلی سے اور کتنی پریشان چہروں سے ہمیں ملتی ہیں ہمیں اس کی کوئی فکر نہیں۔ ☆ ہماری جاننے والیوں میں سے کتنی اسلامی بہنیں قرضوں میں جکڑی ہوئی ہیں بلکہ خاندان میں ہمارے کتنے محرم رشتہ دار غربت و افلاس کی چکی میں پِس رہے ہیں ہمیں اِس کی کوئی خبر نہیں۔ ☆ ہماری پڑوسنوں کو دو وقت کا کھانا بھی نصیب ہوتا ہے یا نہیں؟ ہمیں اِس سے کوئی سرو کار نہیں۔ ☆ پہننے کے لئے مناسب کپڑے بھی ملتے ہیں یا نہیں ہمیں اِس سے کوئی غرض نہیں۔ ☆ کتنی بیمار اسلامی بہنوں کی راتوں کی نیند اور دن کا سکون پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے برباد ہو رہا ہے اِس طرف ہماری توجہ ہی نہیں ہوتی۔ آیئے! اپنے اندر خیر خواہی کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے 2 فرامینِ مصطفےٰ سنتی ہیں، چنانچہ

خیر خواہی کے فضائل

❖ اِرشاد فرمایا: لوگوں کیلئے بھی وہی پسند کرو، جو اپنے لیے کرتے ہو اور جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو اُسے دوسروں کے لیے بھی ناپسند کرو، جب تم بولو تو اچھی بات کرو یا خاموش رہو۔ (1)

❖ اِرشاد فرمایا: دین مسلمانوں کی خیر خواہی ہی ہے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے

1 . . . مسند امام احمد، حدیث معاذ بن جبل، ۸/۲۶۶، حدیث: ۲۲۱۹۳

www.dawateislami.net

عرض کی: یَارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کس کے لیے؟ اِرشاد فرمایا: اللہ پاک کے لئے، اُس کی کتاب کے لئے، اُس کے رسول کے لئے، مسلمانوں کے اماموں اور عوام کے لئے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ✡ **اللہ پاک کے لیے (بندوں کو) نصیحت** یہ ہے کہ ✡ اللہ پاک کی ذات وصفات کے متعلق خالص اسلامی عقیدہ رکھنا، ✡ خلوصِ دل سے اُس کی عبادت کرنا، ✡ اُس کے محبوبوں سے محبت، ✡ دشمنوں سے عداوت (دشمنی) رکھنا، ✡ اُس کے متعلق اپنے عقیدے خالص رکھنا۔ ✡ **کتابُ اللہ** یعنی قرآنِ مجید کی (بندوں کو) نصیحت یہ ہے کہ ✡ اُس کے **کتابُ اللہ** ہونے پر ایمان رکھنا، ✡ اُس کی تلاوت کرنا، ✡ اُس میں بقدرِ طاقت غور کرنا، ✡ اُس پر صحیح عمل کرنا۔ ✡ **اللہ پاک کے رسول** یعنی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نصیحت یہ ہے کہ ✡ اُنہیں تمام نبیوں کا سردار ماننا، ✡ اُن کی تمام صفات کا اعتراف کرنا، ✡ جان، مال و اَولاد سے زیادہ اُنہیں پیارا رکھنا، ✡ اُن کی اِطاعت و فرمانبرداری کرنا اور ✡ اُن کا ذِکر بلند کرنا۔ ✡ **عام مسلمانوں کی نصیحت** (یعنی خیر خواہی) یہ ہے کہ ✡ بقدرِ طاقت ان کی خدمت کرنا، ✡ ان سے دینی و دنیاوی مصیبتیں دور کرنا، ✡ ان سے محبّت کرنا، ✡ ان میں عِلمِ دین پھیلانا، ✡ نیک اعمال کی رغبت دینا، ✡ جو چیز اپنے لیے پسند نہ کرے ان کے لیے پسند نہ کرنا۔ (2)

---

1 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الدین النصیحۃ، ص ۵۱، حدیث: ۱۹۶

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۶ / ۵۵۷ ملخصا

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے کے بڑے فضائل ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہمارے بزرگوں کے دلوں میں اُمّت کی خیر خواہی اور غمخواری کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا،وہ مُقدّس ہستیاں لوگوں کی خیر خواہی کرتے اور اپنے دلوں کو سکون پہنچاتے تھے، چنانچہ

ایک شرابی کو سَیِّدُنا فاروقِ اعظم کی نصیحت

امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک مَرتبہ ملکِ شام کے ایک بہادر شخص کو تلاش کیا لیکن وہ نہ ملا، آپ کو بتایا گیا کہ وہ شخص شراب کا عادی ہو گیا ہے۔ آپ نے اپنے لکھنے والے سے فرمایا: لکھو! عمر بن خطاب کی طرف سے فلاں کے نام! تم پر سلامتی اُترے، میں تمہارے متعلق اللہ پاک کا شکر گزار ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو گناہوں کو بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا دینے والا، بڑے اِنعام والا ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر آپ نے اُس کے حق میں دعا کی: اللہ پاک اُسے بیماری سے شفا عطا فرما دے، اُس کے دل کو پھیر دے، اُس کو توبہ کی توفیق دے دے۔ جب نمائندہ وہ خط لے کر اُس کے پاس پہنچا، اُس شخص نے خط پڑھا تو کہنے لگا: میرا ربِّ کریم گناہوں کو بخشنے والا ہے، یقیناً اللہ پاک نے میری مغفرت کا مجھ سے وعدہ فرما لیا ہے اور وہی توبہ کو قبول کرنے والا ہے، اس کی پکڑ بڑی سخت ہے، اللہ پاک نے مجھے اپنے عذاب سے ڈرایا ہے، وہ بڑے انعام والا ہے اور اُس کا اِنعام خیرِ کثیر ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ وہ بار بار

www.dawateislami.net

یہی کہتا رہا یہاں تک کہ زار و قطار رونے لگا۔ پھر اُس نے شراب پینے سے سچی پکی تَوبہ کی اور اُسے بالکل چھوڑ دیا۔ جب حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو یہ خبر ملی تو آپ نے فرمایا: تم لوگ بھی اُسی طرح کیا کرو، اُسے سیدھے راستے پر لانے کی کوشش کرو اور اُس کی طرف خصوصی توجہ کرو، اُس کے لیے دعا کرو کہ اللہ پاک اُسے توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور اُس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔ (1)

سخت گوئی کی مِٹ جائے خصلت نرم گوئی کی پڑ جائے عادت
واسطہ خُلقِ محبوب کا ہے یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۳۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لوگوں کی دینی تربیت اور اُن کی اصلاح کے بارے میں کیسی کوشش فرماتے تھے۔ یقیناً آپ کی یہ مدنی تربیت سب کے لیے ایک مشعلِ راہ ہے، آپ خلیفۂ وقت اور بے پناہ مصروفیات کے باوجود اپنی بارگاہ میں آنے والے ایک ایک فرد کی غیر حاضری کو فوراً محسوس کر لیتے، پھر اُسے نظر انداز نہیں کرتے بلکہ اُس کے بارے میں پوچھتے تھے تاکہ اگر اُس کے ساتھ کوئی مسئلہ (Problem) پیش آ گیا ہو تو اُسے حل کر کے حاجت روائی اور خیر خواہی کا ثواب حاصل کریں۔ بالفرض اگر وہ بیمار ہو گیا ہے تو اُس کا علاج کرائیں تاکہ وہ تندرست ہو جائے۔ کسی پریشانی میں مبتلا ہے تو اُس کی پریشانی دور کریں۔ مگر آہ! آج ہماری حالت تو یہ ہے کہ اپنے سگے بھائیوں تک کی کوئی خیر خبر نہیں لیتیں۔ ہماری اسلامی

---

1 . . . حلیۃ الاولیاء، یزید بن الاصم، ۴/۱۰۲، رقم: ۴۹۰۲

www.dawateislami.net

بہنوں میں سے کوئی غیر حاضر ہو جائے تو ہمیں معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ کہاں ہے اور کیوں نہیں آرہی؟ اور نہ ہی ہم کوشش کرتی ہیں کہ اُس کی کوئی خیریت معلوم کر لیں کہ کہیں اُس کے ساتھ کوئی آزمائشی معاملہ تو در پیش نہیں آ گیا؟ کہیں وہ بیمار تو نہیں ہو گئی؟ کاش! ہم بھی سیرتِ فاروقی پر عمل کرنے والیاں بن جائیں۔

آیئے! مسلمانوں کی خیر خواہی کے حوالے سے امیرِ اَہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے معمولات کے بارے میں سنتی ہیں۔

اَمیرِ اَہلسنّت اور خیر خواہیِ اُمّت

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی فرماتے رہتے ہیں۔ آپ کو جب کسی کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی آزمائش میں مبتلا یا بیمار ہے تو اُس کی عیادت کرتے ہیں، بیماروں کیلئے شفا یابی اور پریشان حالوں کی پریشانی دُور ہونے کی دعائیں کرتے ہیں، کسی اسلامی بھائی کا انتقال ہو جائے تو فون کر کے یا صوتی (آڈیو) یا صوری (ویڈیو) پیغام کے ذریعے اُس کے رشتے داروں سے تعزیت فرماتے، مرحوم کے لئے بخشش و مغفرت کی دعا فرماتے اور خیر خواہی فرماتے ہوئے گھر والوں کو نیکی کی دعوت دیتے ہیں۔

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ صِرف خود ہی مسلمانوں کی خیر خواہی نہیں فرماتے، بلکہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے تربیت پانے والے بھی اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی کے جذبے سے سرشار ہوتے ہیں، جیسا کہ

محبوبِ عطّار، حاجی زم زم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بچوں کی امّی کا کہنا ہے

www.dawateislami.net

کہ مرحوم کو دُکھیاروں کی حاجت روائی اور مالی امداد کا بہت جذبہ تھا، خود تو غریب تھے مگر مُخَیَّر اسلامی بھائیوں کے ذریعے ضرورت مندوں کی مالی مشکلات حل (Solve) فرما دیتے اور رِیا (دکھلاوے) سے بچنے کیلئے اِسے چُھپانے کی بھی کوشش فرماتے، مجھ سے بھی چُھپاتے البتّہ کبھی کبھی باہر سے معلوم ہو جاتا۔ (1)

اِسی طرح مَرحوم نگرانِ شوریٰ، بلبلِ روضۂ رسول حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی اُمّت کی خیر خواہی میں پیش پیش رہتے تھے۔ آپ کی سیرت کی خوشبوؤں سے لبریز کتاب **"عطار کا پیارا"** کے صفحہ نمبر 40 پر لکھا ہے: ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ میرے اُستادِ محترم ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے مَدْرَسَۃ المدینہ بالغان میں آپ سے درست تَلَفُّظ و مخارِج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سیکھا ہے۔ آپ دوسروں کی پریشانیوں اور دکھ درد کو اپنا درد سمجھتے تھے، دل میں کوئی پریشانی ہو اگر اُن کو بتادی جاتی تو وہ اپنا دُکھ سمجھ کر اتنا پیارا مشورہ عنایت فرمایا کرتے کہ غمزدہ کو تسلّی ہو جاتی جبکہ خود کبھی کسی سے اپنی پریشانی بیان نہ کرتے اور ہر دم دامنِ صَبر و شکر تھامے رکھتے۔ (2)

زباں پر شکوہ رَنج و اَلَم لایا نہیں کرتے نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

(عطار کا پیارا، ص ۴۰)

ایک رُکنِ شُوریٰ کا بیان ہے: دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ میں شامل ہونے کے کچھ عرصے بعد میرے بچوں کی امّی کے گلے میں کچھ اِس طرح کی تکلیف

---

1 . . . محبوب عطار کی 122 حکایات، ص ۱۲۳

2 . . . عطار کا پیارا، ص ۴۰

www.dawateislami.net

ہوئی کہ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کر دیا۔ اِس آزمائش کی وجہ سے میں کافی پریشان تھا۔ اِس دوران مجھے سب سے زیادہ فون مرحوم نگرانِ شوریٰ حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کیے۔ آپ فون پر فرماتے: بھائی گھر میں سب کی طبیعت کیسی ہے؟ بچوں کی امّی کی طبیعت کیسی ہے؟ آپ مدنی کاموں کا شیڈول اپنے اعتبار سے بنائیے گا، پہلے گھر کو دیکھیے، آپریشن کروایا یا نہیں کروایا؟ کیا رپورٹ آئی؟ کیسی طبیعت ہے؟ گھر والوں کا خیال رکھیے گا۔ گفتگو کا اختتام یوں فرماتے: میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور اِرشاد فرمایئے گا، کسی چیز کی ضرورت ہو تو ضرور یاد فرمایئے گا۔ اِس کے بعد آپ خوب دعاؤں سے نوازتے۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دل جوئی اور خیر خواہی کے یہ مُخلصانہ انداز آج بھی یاد آتے ہیں اور آپ کی شفقتوں کی مہک آج بھی میرے دل و دماغ کو مہکا دیتی ہے۔[1] آیئے! اللہ پاک سے دعا کرتی ہیں:

جو ہیں بیمار صحّت کے طالب — اُن پہ فرما کرم ربِّ غالب
تجھ سے رَحم و کرم کی دعا ہے — یاخُدا! تجھ سے میری دعا ہے
آہ! رَنج و اَلَم نے ہے مارا — یاالٰہی! مجھے دے سہارا
ایک غمگین دل کی صدا ہے — یاخُدا! تجھ سے میری دعا ہے
میری جان آفتوں سے چھڑانا — مُوذِی اَمراض سے بھی بچانا
تجھ کو صِدّیق کا واسطہ ہے — یاخُدا! تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۳۶-۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . عطار کا پیارا، ص۱۴۲

www.dawateislami.net

مقروض کی اِمداد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم اُمّت کی خیر خواہی کے بارے میں بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے واقعات سُن رہی تھیں۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن خیر خواہیِ اُمّت کے لیے ہر وَقْت تیار رہتے اور خیر خواہی کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ اِن کی پاکیزہ سیرتوں اور عمدہ اخلاق کی خوشبوئیں آج بھی ماحول کو مہکا رہی ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا بہاءُ الدِّین زَکَرِیَّا ملتانی سُہرَوَردِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی اُمّتِ مُسلمہ کے عظیم خیر خواہوں میں سے ایک ہیں۔ جُود و سخاوت، مہر و محبت اور مہربانی و شفقت میں آپ اپنی مثال آپ تھے۔ غریبوں اور حق دار افراد کے لیے آپ کے خزانے کا منہ ہر وقت کھلا رہتا۔ محتاج و مسکین آتے اور آپ کے دربار سے مالا مال ہو کر جاتے۔ ایک مرتبہ آپ اپنے کمرے میں مصروفِ عبادت تھے۔ چند درویش بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک آپ اپنے مُصَلّٰے سے اُٹھے اور رقم کی ایک تھیلی ہاتھ میں لیے باہر نکل گئے۔ درویش بھی حیرانی کے عالَم میں آپ کے ساتھ ہو لیے، باہر آکر دیکھا کہ چند آدمی ایک غریب شخص کو اپنے قرض کی وصولی کے لئے تنگ (Disturb) کر رہے ہیں اور اُس شخص کے پاس ایک کوڑی بھی نہیں تھی۔ آپ نے قرض خواہوں کو بُلا کر فرمایا: یہ تھیلی لے لو اور جس قدر اِس شخص سے لینے ہیں نکال لو۔ ایک قرض خواہ نے اپنے قرض سے کچھ روپے زیادہ لینے چاہے۔ فوراً اُس کا ہاتھ خشک ہو گیا۔ چِلّا کر بولا: حضور! معاف فرمایئے، میں زیادہ لینے سے توبہ کرتا ہوں۔ فوراً اُس کا ہاتھ ٹھیک ہو گیا۔ مقروض آپ کو دعائیں

www.dawateislami.net

دینے لگا۔ آپ درویشوں کے ساتھ واپس تشریف لے آئے اور فرمایا: اللہ پاک نے مجھے اُس شخص کی مدد کے لئے بھیجا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اُس کا مطلب پورا ہو گیا۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مسلمانوں کی خیر خواہی کر کے اُن کی مشکلات کو دور کرتے، اپنے پاس سے خرچ کر کے اُن کے قرض اُتر واتے اور اُن کی خوشیوں کے اسباب پیدا کرتے۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری حالت یہ ہے کہ ❁ ہم اپنا کام کروانے کے لئے کبھی سگے رشتہ داروں کو تکلیف پہنچاتی ہیں تو کبھی کسی پڑوسن کو، ❁ کبھی کسی کو دھمکی دے کر اپنا کام نکلواتی ہیں تو کبھی دھوکہ دے کر دوسروں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کرتی ہیں، ❁ کبھی کسی کو دُھونس دھڑلّے سے قابو کرتی ہیں تو کبھی جھوٹ بول کر اپنی راہ کی رکاوٹیں صاف کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ بس ہماری یہی دُھن ہوتی ہے کہ اپنا کام ہونا چاہئے اگرچہ اِس سے دوسری اسلامی بہن کا بنا بنایا کام بگڑ جائے۔

یاد رکھئے! دینِ اسلام انسانیت کا سب سے بڑا خیر خواہ ہے اور اپنے ماننے والوں کو بھی دوسروں سے خیر خواہی کرنے اور اُن سے بھلائی کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ مسلمانوں کی خیر خواہی میں مشغول رہنا جہاں دنیا و آخرت میں سعادت کا باعث ہے وہیں رحمتِ الٰہی کے حصول کا بھی ذریعہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . فیضان بہاء الدین زکریا ملتانی، ص ۴۱

www.dawateislami.net

بیماروں کی عیادت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیمار کی عیادت کرنا بھی خیر خواہی کی ایک صورت ہے۔ اپنی اسلامی بہنوں اور محارِم رشتے داروں کی بیماری کا احساس کرکے، دل جوئی اور دلداری کی خاطر اپنی مصروفیات سے وَقْت نکال کر عیادت کے لیے جانا دین و دنیا کے کئی فوائد کا سبب ہے۔

سلسلۂ رفاعیہ کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امام احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے: وہ گاؤں کے کسی شخص کی بیماری کا سُنتے تو اُس کے پاس جا کر اُس کی عیادت کرتے اگرچہ راستہ کتنا ہی دور کیوں نہ ہوتا اور (کبھی کبھار) جانے آنے میں ایک دو دن لگ جاتے، کبھی یوں بھی ہوتا کہ آپ راستوں پر کھڑے ہو کر نابیناؤں کا انتظار کرتے اگر کوئی مل جاتا تو ہاتھ پکڑ کر اُسے منزل تک پہنچا دیا کرتے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگوں کا طرزِ زندگی کس قدر خوب تھا کہ کہیں کسی کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آتے تو کہیں بیماروں کی تیمارداری کیا کرتے، کہیں محتاجوں اور پریشان حالوں کی مدد فرماتے تو کہیں نابیناؤں کی خیر خواہی فرمایا کرتے۔ غرض یہ حضرات میٹھے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِس فرمانِ ذیشان: خَیْرُ النَّاسِ اَنْفَعُھُمْ لِلنَّاسِ یعنی بہترین وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔ (2) کی عملی تصویر ہوا کرتے تھے۔

---

1 ... فیضان سید کبیر احمد رفاعی، ص ۱۳

2 ... جامع صغیر، ص ۲۴۶، حدیث: ۴۰۴۴

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر اِس گئے گزرے دَور میں ہم سب اسلامی بہنیں ایک دوسرے کی غمخواری و غمگساری کا ذہن بنا کر اس میں لگ جائیں تو آناً فاناً دنیا کا نقشہ ہی بدل کر رہ جائے۔ آج بھی اگر خیر خواہی کی مشکبار ہوا ہمارے معاشرے میں چل پڑے تو قتل و غارت گری، دھوکا دہی، بدنیّتی، چوری چکاری، جھوٹ اور بد دیانتی، غیبت اور بد نگاہی جیسے ہزاروں ناسُور اپنی موت آپ مر جائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں نفرتیں مٹانے اور محبتیں بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت، مہمان نوازی کی چند سنّتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبُوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تِری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

مہمان نوازی کی سنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! مہمان نوازی کی سنّتیں اور آداب سُننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ ❁ مہمان کو چاہئے کہ اپنے میزبان کی مصروفیات اور ذِمّے داریوں کا لحاظ رکھے۔ ❁ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ

---

1 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار (4) باتیں ضروری ہیں: (1) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔ (2) جو کچھ اُس کے سامنے پیش کیا جائے اُس پر خوش ہو، (یہ نہ ہو کہ کہنے لگے: اِس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتی ہوں یا اِسی قسم کے دوسرے الفاظ) (3) میزبان سے اجازت لئے بغیر وہاں سے نہ اُٹھے۔ (4) جب وہاں سے جائے تو اُس کے لیے دعا کرے۔[1] ❁ اسی طرح مہمان کو چاہیے گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعامَلات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔ ❁ میزبان بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں ڈالنے والے سُوالات نہ کرے۔ مثلاً کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوجود مہمان مُرَوَّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کرے گی تو گنہگار ہوگی۔ اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ "آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟" کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ عادتِ کم خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تحت کم کھانے کے باوجود اصرار و تکرار سے بچنے کیلئے مہمان کو کہنا پڑ جائے کہ "میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے۔" ❁ میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ "اور کھاؤ" مگر اِس پر اِصرار نہ کرے۔[2] کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اُس کے لیے نقصان دہ ہو۔ ❁ میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر رہے۔[3]

---

1 ... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیہ، باب فی الھدایا والضیافات، ۵/۳۴۴

2 ... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیہ، باب فی الھدایا والضیافات، ۵/۳۴۴

3 ... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیہ، باب فی الھدایا والضیافات، ۵/۳۴۵

www.dawateislami.net

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312صفحات)اور 120صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بیان:2 ہر مُباح بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قِیامَت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہوگا۔[1]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: قِیامَت میں سب سے آرام میں وہ ہوگا، جو حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ رہے اور حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرُود شریف کی کَثْرت ہے۔ اس سے مَعْلُوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جَنّت ملتی ہے اور اس سے بَزمِ جَنّت کے دُولہا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ملتے ہیں۔[2]

اسی لئے تو میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

1... ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ... الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴

2... مرآۃ المناجیح، ۲/۱۰۰

www.dawateislami.net

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لُوں رَضا
لوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں
(حدائقِ بخشش، ص۱۰۴)

مختصر وضاحت: اے رضا! میدانِ حشر میں اللہ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب اپنے عُشّاق اور دیوانوں پر فَضْل و کَرَم فرما رہے ہوں گے تو اس عالَم میں میری بے خودی کا عالَم کیسا ہو گا؟ بس میں تو سرکارِ والا تبار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دامَن تھام لُوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی

۱... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مُحَرَّمُ الْحَرام کا بابرکت مہینا جاری وساری ہے، اس مُبارَک مہینے کو شہیدانِ کربلا اور بالخصوص اِمامِ عالی مَقام، سَیِّدُنا اِمامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے تقویٰ و پرہیز گاری، صدقہ وخیرات، فضائل ومناقب، شان وعظمت، آقا کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے محبت اور بالخصوص (Specially) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عبادت کا ذوق وشوق، عبادت کے واقعات اور آخر میں عاشوراء (10 مُحَرَّمُ الحرام) کے دن روزہ رکھنے کے فضائل کے حوالے سے مدنی پھول سُنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں:

محبتِ اِمامِ حُسین کا اجر

حضرت سَیِّدنا علامہ عبدالرحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ عَمرو بن لیث کے سامنے اس کی تمام فوج کو جمع کیا گیا، عمرو بن لیث نے جب اپنی فوج کی یہ کثرت دیکھی تو رو پڑا اور دل ہی دل میں کہنے لگا، اے کاش! امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی

www.dawateislami.net

شہادت کے وقت میں وہاں موجود ہوتا اور میرے پاس اتنی فوج ہوتی تو میں اپنی جان، شان و شوکت اور ساری فوج کو ان پر قربان کر دیتا۔ اس زمانے کے کسی ولی کو خواب میں حُضورِ اکرم، نُورِ مُجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عمرو بن لیث سے کہہ دو کہ اس کے دل میں جو خیال آیا ہے ہمیں اس کی خبر ہے اور ہم نے اس کے ارادے کو قبول کر لیا ہے، اللہ کریم تمہیں اس ارادے اور اس خیال پر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ جب خواب دیکھنے والے نے عَمرو بن لیث کو یہ خوش خبری سنائی تو وہ خوشی سے جھوم اُٹھا اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ جو خوش نصیب رِضائے الٰہی اور خوشنودیِ مصطفےٰ کے حُصول کی خاطر امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے عقیدت و محبت کا اظہار کرے، اپنے دل میں ان کی خدمت کرنے کی تمنّا بسائے تو اس خوش قسمت پر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ضرور کرم ہوتا ہے جیسا کہ بیان کردہ واقعہ میں اپنے ایک غلام کے خواب میں تشریف لا کر عَمْرو بن لیث کیلئے خوشخبری ارشاد فرمائی اور اس کے دل میں آنے والے خیال کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمایا۔ عَمْرو بن لیث کو محبتِ امامِ حُسین کی وجہ سے اور کیا انعام ملا، آیئے! سنتی ہیں:

محبتِ امامِ حُسین کی وجہ سے مغفرت ہو گئی

چنانچہ منقول ہے کہ عَمْرو بن لیث کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر

1 . . . بستان الواعظین، مجلس في فضل یوم عاشوراء وما جاء فیه، ص ۲۴۰ ملتقطا

www.dawateislami.net

پوچھا: اللہ پاک نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس نے کہا: اللہ کریم نے مجھے بخش دیا، پوچھا: کس سبب سے؟ اس نے کہا: ایک مرتبہ میں پہاڑ سے اپنے لشکر کی کثرت دیکھ کر خوش ہو رہا تھا تو میں نے تمنا کی تھی کہ کاش! میں اُس وقت میدانِ کربلا میں ہوتا جب یزیدی لشکر امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور دیگر اہلِ بیت پر ظلم و ستم کر رہے تھے تو میں آپ کی کچھ خدمت کر سکتا۔ ربِّ کریم نے اِسی نیت کے سبب میری مغفرت فرمادی۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ حقیقت ہے جو اسلامی بہن اہلِ بیت اور سَیِّدُنا امامِ حُسین کی محبت کو اپنے دل میں بسا لیتی ہے وہ دنیا و آخرت کی برکتوں سے حصہ پالیتی ہے۔ کیونکہ اہلِ بیتِ اطہار سے محبت کرنا ایسا ہی ہے جیسے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کرنا۔ اہلِ بیتِ اطہار کی محبت دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیوں کا سرچشمہ ہے۔ یہاں تک کہ اہلِ بیتِ اطہار کی محبت شفاعتِ مُصْطَفٰے حاصل ہونے کا ذریعہ ہے، جیسا کہ

مصطفےٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جو وَسیلہ حاصل کرنا چاہے اور یہ چاہے کہ میری بارگاہ میں اس کی کوئی خدمت ہو، جس کے سبب میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں، اُسے چاہئے کہ میرے اہلِ بیت کی خدمت کرے اور اُنہیں خُوش کرے۔ (2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی چاہئے کہ اہلِ بیتِ اطہار اور بالخصوص سَیِّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سیرتِ طیّبہ کے روشن پہلوؤں پر عمل کریں،

---

1 ... مدارج النبوت، باب نہم ذکر حقوق آنحضرت، ۱/۳۰۵ ملخصا

2 ... برکاتِ آلِ رسول، ص۱۱۰

www.dawateislami.net

اِن مقدّس ہستیوں کا خوب خوب اَدب کیا کریں، ان سے دِل وجان سے محبت کریں، کیونکہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضراتِ حسنینِ کریمین سے بے پناہ محبت فرماتے تھے، چنانچہ

حضراتِ حسنینِ کریمین سے محبت

حضرتِ سَیِّدُنا ابوایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حضراتِ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ! کیا آپ اِن سے محبت کرتے ہیں؟ نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں، جبکہ یہ میرے دو پھول ہیں جن کی مہک میں سونگھتا ہوں۔ (1)

کس زباں سے ہو بیان عِزّوشانِ اہلِ بیت — مدح گوئے مصطفٰے ہے مدح خوانِ اہلِ بیت
مصطفٰے عزت بڑھانے کے لئے تعظیم دیں — ہے بلند اِقبال تیرا دُودمانِ اہلِ بیت

(ذوقِ نعت، ص۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ربِّ کریم نے حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بہت سی خصوصیات اور بڑی شانوں سے نوازا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عبادت وریاضت، تقوی وپرہیز گاری کے واقعات سننے سے پہلے آیئے! آپ کا مختصر ذکرِ خیر اور تعارف (Introduction) سنتی ہیں: چنانچہ

۱... معجم کبیر، ۴/۱۵۵، حدیث: ۳۹۹۰

www.dawateislami.net

مختصر تعارف

☆حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی وِلادت 5 شعبان 4ھ کو مدینہ شریف میں ہوئی۔ ☆آپ کا نام نبیِّ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **"حُسین"** اور **"شبیر"** رکھا۔ ☆حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کُنْیت "ابوعبداللہ" اور لَقب "سِبْطُ رَسُوْلِ اللّٰہِ" اور "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" ہے۔ ☆حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔[1] ☆نبیِّ اکرم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کے کان میں اذان دی۔[2] ☆حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نہایت سخی اور نیک خصلت تھے۔ ☆حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کئی حج پیدل کئے تھے۔ حضرت سَیِّدُنا مُصعَب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مدینہ شریف سے پیدل چل کر 25 حج کئے۔[3] ☆حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے رَسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے علمِ دین کا بیش بہا خزانہ پایا۔ ☆حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی علم سے بھرپور گُفتگو ایسی دلکش ہوتی تھی کہ لوگوں کی یہ خواہش ہوتی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ خاموش نہ بیٹھیں بلکہ عِلم و حِکمت کے مَدَنی پھول لُٹاتے ہی رہیں۔ ☆حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنے جدِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اپنے والدِ محترم، والدۂ مُحترمہ اور اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اَحادیث سُنیں اور رِوایت کیں۔ ☆حضرتِ امامِ حسین

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، الحسین الشهید... الخ، ۴/۴۰۲۔۴۰۴ ملتقطا

2 ... کنز العمال، حصه: ۱۶، ۸/۲۵۲، حدیث: ۴۵۹۹۳

3 ... اسد الغابة، رقم: ۱۱۷۳، الحسین بن علی، ۲/۲۸ ماخوذا

www.dawateislami.net

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مُستقل عِلمی حلقہ مسجدِ نَبوی میں لگتا، جس میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ لوگوں کو فقہی مسائل سے آگاہ فرماتے تھے۔ ☆حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت 10 محرم الحرام 61 ہجری کو میدانِ کربلا میں ہوئی۔

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زَہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پھُول

(حدائقِ بخشش، ص۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امامِ حُسین کی عبادت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرتِ طیّبہ کے روشن پہلوؤں سے معلوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہر وصف میں اپنی مثال آپ تھے۔ یہ اوصاف آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اپنے ہی گھر سے تربیت میں ملے تھے کیونکہ بچے کی تربیت کا سب سے پہلا مکتب (اسکول) اس کا گھر ہوتا ہے، بچے کے سب سے پہلے اُستاد والدین ہوتے ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا گھرانہ وحی والہام کا مرکز اور علم و عرفان کا چشمہ تھا، آپ کا گھرانہ رشکِ کائنات اور مرکزِ تجلیات تھا، آپ کا گھرانہ عبادت و ریاضت اور سخاوت کا مرکز تھا، آپ کا گھرانہ زہد و تقوی اور پرہیز گاری کا سرچشمہ تھا، آپ کا گھرانہ غریبوں کی حاجت روائی اور غم کے ماروں کا سہارا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو تو بچپن میں تعلیم و تربیت کا ایسا بابرکت نورانی و روحانی ماحول میسر آیا کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گود سے تربیت ملی، حُضور نبیِّ رحمت

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا خاص فیضان ملا، یہی وجہ تھی کہ **حضرتِ امامِ حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ علم و فضل میں یکتائے زمانہ تھے، **حضرتِ امامِ حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایثار و توکل کے پیکر تھے، **حضرتِ امامِ حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شجاعت و بہادری میں بے مثال تھے، **حضرتِ امامِ حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تقویٰ و پرہیز گاری کے پہاڑ تھے، **حضرتِ امامِ حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صدقہ و خیرات کے خوگر تھے، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صبر و شکر کے پیکر تھے، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عبادت و ریاضت کے شوقین تھے، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی نفلی عبادت و ریاضت، نفل نمازوں اور بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا تذکرہ ملتا ہے، آیئے! آپ کی عبادت کے متعلق 2 روایات سنتی ہیں: چنانچہ

نماز و روزے کے پابند

1. علامہ ابنِ اثیر جزری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **كَانَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاضِلًا كَثِيرَ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ وَالْحَجِّ وَالصَّدَقَةِ وَاَفْعَالِ الْخَيْرِ جَمِيعِهَا** یعنی حضرت سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کثرت سے نماز پڑھتے، روزہ رکھتے، حج کرتے، صدقہ و خیرات کرتے اور تمام بھلائی کے کاموں میں حصہ لیتے تھے۔ (1)
2. آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بیٹے حضرتِ سَیِّدُنا امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: میرے والدِ گرامی حضرت سیّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دن اور رات میں ہزار رکعت نوافل ادا فرمایا کرتے تھے۔ (2)

---

1 ... اسد الغابة، رقم: ۱۱۷۳، الحسين بن علی، ۲/۲۸

2 ... عقد الفريد، باب من كلام الزهاد و أخبار العباد، ۳/۱۱۴ مختصرا

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ حضرتِ **امامِ حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ذوقِ عبادت کیسا تھا؟ **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ روزوں کی کثرت فرماتے تھے، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کثیر نوافل ادا کرتے تھے، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کثرت سے صدقہ وخیرات کرتے تھے، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نیک اعمال بجالاتے تھے، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حج کے شوقین تھے، الغرض! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنی زندگی کے شب وروز ربِّ کریم کی اطاعت وفرمانبرداری اور عبادت وریاضت میں گزارتے اور کوئی لمحہ (Moment) فضولیات میں نہ گزارتے۔ بلکہ ہر وقت دل یادِ خداوندی میں مصروف رہتا تو زبان ذکرِ خُدا سے معمور رہتی، گویا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے گویا ہر وقت ربِّ کریم کا ذکر کرتے اور خصوصاً نماز کی ادائیگی کا بے حد خیال فرماتے اور بڑے ذوق وشوق سے نماز ادا فرماتے کیونکہ نماز کی تعلیم تو بچپن ہی میں نبیِّ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حاصل ہوئی تھی، یہ نبوی تربیت کا ہی فیضان تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرض نمازوں کے شیدائی تھے، اس کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی بڑی کثرت فرماتے تھے۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ! قُربان جایئے! نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عبات وریاضت کے ذوق وشوق پر کہ جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بلند مرتبہ صحابی ہیں، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اہلِ بیتِ مُصطفٰے میں شامل ہیں، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے شہزادے ہیں، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ

www.dawateislami.net

عَنْہَا کے جگر کے ٹکڑے ہیں، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہ دو جہاں کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نواسے ہیں، مگر پھر بھی فرائض کے ساتھ ساتھ نفلی عبادت کی کثرت فرمارہے ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم عبادت اور نفل نمازوں کی کثرت کیا کرتے تھے جبکہ دوسری طرف ہمارا حال یہ ہے کہ ہماری فرض نمازوں کے معاملے میں سستیاں مُسلسل بڑھتی جارہی ہیں، کانوں میں اَذان کی آواز آتی ہے مگر ہم اپنے کام کاج کا بہانہ بنا کر یا پھر سُستی کی وجہ سے نماز قضا کر ڈالتی ہیں۔ جبکہ گُناہ کرنے کیلئے ہماری سُستی فوراً چُستی میں بدل جاتی ہے۔ بعض تو ایسی بھی مَن چلی اور منہ پھٹ ہوتی ہیں کہ جب اُن کو دِین کا درد رکھنے والی کوئی اسلامی بہن نیکی کی دعوت دے اور نمازیں ادا کرنے کی ترغیب دِلائے تو کہتی ہیں **"اِنْ شَآءَاللہ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کریں گی یا رَمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کریں گی"** یوں کسی قسم کی شرم و جِھجک کئے بِغیر بڑی دلیری کے ساتھ **مَعَاذَاللہ** اس بات کا گویا اِقرار کررہی ہوتی ہیں کہ ہم نمازیں تَرک کرنے کا یہ کبیرہ گُناہ جُمُعہ کے دن تک یا رمضانُ المبارک تک مُسلسل جاری رکھیں گی۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے گھروں میں اتفاق نہیں، آپس میں پیار محبت اور نرمی کا برتاؤ ختم ہوتا جارہا ہے، آئے دن لڑائی جھگڑے معمول بن گئے ہیں۔ ایک تعداد ہے جو بے برکتی کا رونا روتی نظر آتی ہے۔ کہیں والدین اپنی نافرمان اولاد سے بیزار ہیں، تو کہیں بھائی بھائی یا بھائی بہن کے درمیان ناچاقیاں پیدا ہورہی ہیں۔

www.dawateislami.net

بچوں کی اچھی تربیت کریں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شاید اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین پر عمل چھوڑ کر دن رات نافرمانی والے کاموں میں مشغول ہو گئیں، نہ صرف خُود نمازوں سے دُور ہوئیں بلکہ ہمارے بچے اور گھر والے بھی نمازوں سے دور ہوتے جارہے ہیں، ہمارے بھی اخلاق اچھے نہیں ہیں اور ہم اپنے بچوں کی بھی اچھی تربیت نہیں کرپاتیں، نہ خود نماز پڑھتی ہیں نا اپنے بچوں کو نمازوں کا ذہن دیتی ہیں۔ یاد رکھیں! والدین پر لازم ہے کہ بچوں کی اچھی تربیت کریں ورنہ کل بروزِ قیامت اس کے بارے میں پوچھا جائے گا، چنانچہ

حضرتِ سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے ایک شخص سے فرمایا: اپنے بچے کی اچھی تربیت کرو کیونکہ تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کی کیسی تربیت کی اور تم نے اسے کیا سکھایا؟[1]

اس روایت کو سامنے رکھتے ہوئے یاد رکھئے کہ اگر ہم نے اپنے بچوں کی اصلاح کی کوشش نہ کی اور ان کو نماز، روزے کا پابند نہ بنایا، ان میں حرام و حلال کی تمیز نہ پیدا کی، برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کا ذہن انہیں نہ دیا، نیک اوصاف کو ان میں پروان نہ چڑھایا، بری عادتوں سے ان کو نہ بچایا تو بروزِ قیامت کی رسوائی کے ساتھ ساتھ دنیاوی نقصان یہ ہو گا کہ بچے بڑے ہو کر ہماری بات نہیں مانیں گے، ہمیں آنکھیں دکھائیں گے اور آئے دن ہماری پریشانیوں میں اضافے کا سبب بنتے رہیں گے لیکن اس وقت سوائے پچھتاوے

1 ... شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاھلین، ۶/۴۰۰، حدیث: ۸۶۶۲

www.dawateislami.net

کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ اس لیے ابھی وقت کو غنیمت سمجھتے ہوئے اپنے بچوں کی اچھی پرورش بھی کریں اور ان کی اسلامی تربیت بھی کریں۔ اللہ کریم ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوتِ قرآن کا جذبہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کثرت سے نوافل ادا فرمانے کا شوق تھا اسی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے کا بھی شوق تھا۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے کے متعلق سنتی ہیں: چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا امام شعبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **رَاَیْتُ الْحُسَیْنَ یَتَخَتَّمُ فِیْ شَھْرِ رَمَضَان** یعنی میں نے دیکھا سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَمَضانُ المُبارک میں مکمل قرآنِ مجید ختم فرمایا کرتے تھے۔ (1)

قرآن کے باعمل عالِم

حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قرآن کے عالِم باعمل، تقوی و پرہیز گاری کے پیکر، خوفِ خُدا رکھنے والے اور صاحبِ سخاوت تھے۔ (2)

تلاوتِ قرآن اور نماز سے محبت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سَیِّدُنا امامِ حسین کی قرآن کریم اور

1 ... سیر اعلام النبلاء، الحسین بن علی، ۴/۴۱۰

2 ... شہادت نواسہ سید الابرار، ص ۳۷۴ ملخصاً

www.dawateislami.net

نمازوں سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ 9 محرم الحرام کو جب یزیدیوں کے ساتھ مصالحت کی امید ختم ہوگئی تو امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے بھائی کو فرمایا کہ کسی طرح یہ لڑائی کل تک مؤخر ہو جائے اور آج کی رات ہمیں عبادتِ الٰہی کے لئے مل جائے تو بہتر ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے بھائی کو ارشاد فرمایا: اگر موقع مل جائے تو آج کی رات نماز، دعا اور استغفار میں گزاریں کیونکہ مجھے ربِّ کریم کی رضا کیلئے نماز اور تلاوتِ قرآن سے محبت ہے اور کثرت کے ساتھ دعا اور استغفار میرا معمول ہے۔[1]

ذرا سوچئے! جب ہر طرف دشمنوں کا ہجوم ہو، مصیبتیں اور آزمائشیں آرہی ہوں، پینے کے لئے پانی نہ مل رہا ہو تو ہم میں سے ہر ایک کی تمنا یہی ہوگی کہ کاش کسی طرح ان مصیبتوں سے چھٹکارا مل جائے، مگر سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی تمنا دیکھئے کہ کیا فرما رہے ہیں کاش کہ یہ رات بھی عبادت کرنے کے لئے مل جائے، یہ رات بھی تلاوتِ قرآن کیلئے مل جائے، یہ رات بھی دعا و مناجات کے لئے مل جائے۔ واقعی یہ اُسی عبادت کا ذوق و شوق تھا کہ میدانِ کربلا میں اتنی مصیبتیں آنے کے باوجود بھی یہ جذبہ ٹھنڈا نہ ہوا اور میدانِ کربلا میں دس دن کوئی نماز قضا نہ ہوئی، عبادت سے محبت کا عالَم یہ تھا کہ آخری وقت اپنا سر بارگاہِ خداوندی میں جھکایا اور سجدہ کی حالت میں شہادت کو سینے سے لگایا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صدقہ و خیرات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم سَیِّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عبادات

---

1 ... الکامل فی التاریخ، ۳/۴۱۵

www.dawateislami.net

کے واقعات سن رہی تھیں جس طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرائض وواجبات کے پابند ہونے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نفل نمازیں ادا کیا کرتے تھے اسی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کثرت سے نفلی صدقہ وخیرات کرتے، غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اہلِ بیت کے سخی گھرانے کے چشم وچراغ تھے اس لیے سخاوت اور راہِ خدا میں خرچ کرنے میں کسی سے پیچھے نہ رہتے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ذات میں صَدَقہ و خَیرات کا جذبہ اِس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ بسا اَوقات تو اپنی ضروریات کو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پر قُربان کر دِیا کرتے تھے۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے صدقہ وخیرات کرنے کے بارے میں ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

کریم ہو تو ایسا!

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تنگدستی اور فقر وفاقہ کی شکایت کی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ! ہمارا وظیفہ آنے والا ہے، جیسے ہی وظیفہ پہنچے گا ہم آپ کو رخصت کر دیں گے۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی طرف سے ایک ایک ہزار دینار کی پانچ تھیلیاں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بارگاہ میں پیش کی گئیں۔ قاصد نے عرض کی: سَیِّدُنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے معذرت کی ہے کہ یہ تھوڑی سی رقم ہے اسے قبول فرما کر غریبوں میں تقسیم فرما دیجئے۔ حضرت سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ساری رقم اس غریب آدمی کے حوالے کر دی اور اس سے معذرت فرمائی کہ آپ کو انتظار کرنا پڑا۔ (1)

1 . . . کشف المحجوب، باب فی ذکر آئمتھم من اھل البیت، ص۷۷

www.dawateislami.net

بھوکے رہتے تھے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے
کیسے صابر تھے محمد کے گھرانے والے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے سے **دو مدنی پھول** حاصل ہوتے ہیں۔ **ایک مدنی پھول** تو یہ حاصل ہوا کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صدقہ و خیرات کرنے اور غریبوں، تنگدستوں، محتاجوں اور حاجت مندوں کی مدد کرنے کے عادی تھے، جیسا کہ ابھی ہم نے سنا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ساری رقم فوراً اس غریب و محتاج کو عطا فرمادی۔ ہمیں بھی صدقہ و خیرات کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔ افسوس فی زمانہ ہم راہِ خدا میں خرچ کرنے سے ہچکچاتی ہیں اور صَدَقہ و خَیرات کرنے میں سُستی کرتی ہیں، اگر کوئی حاجت مند اسلامی بہن آ بھی جائے تو بہانے تراشتے ہوئے اس کی مدد سے کتراتی ہیں، اور اگر کبھی کسی کی مدد کرنے کی توفیق مل بھی جائے تو حُبِّ جاہ اور ریا کاری کی آفت میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھئے! صَدَقہ و خَیرات کرنے سے بظاہر تو مال میں کمی واقع ہوتی ہے لیکن حقیقت میں برکت ہی برکت ہوتی ہے۔

صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ یعنی صَدَقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔[1]

دوسرا مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے واقعات

---

1 ... معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۶۱۹، حدیث: ۲۲۷۰

www.dawateislami.net

سے ہمیں **دوسرا مدنی پھول** یہ ملا کہ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عاجزی وانکساری کے پیکر تھے تبھی تو تھوڑی سی تاخیر ہونے پر اس شخص سے معافی مانگی، حالانکہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے لئے معافی مانگنا ضروری نہیں تھا مگر پھر بھی معافی مانگی، جبکہ اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو عاجزی وانکساری تو دور کی بات، ہم غلطیاں (Mistakes) کرنے کے باوجود بھی ٹَس سے مَس نہیں ہوتیں اور ہٹ دھرمی کرتے ہوئے یوں کہتی سنائی دیتی ہیں کہ **جو ہم سے جھگڑا کرے گی ہم دیکھ لیں گی اسے، جو ہمیں ایک بات سنائے گی ہم اسے دس سنائیں گی، جو ہمیں تکلیف پہنچائے گی ہم اس کا جینا حرام کر دیں گی وغیرہ وغیرہ۔** جبکہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم تو خود سے بدتمیزی کرنے والوں کے ساتھ بھی حُسنِ اخلاق سے پیش آتے، ہمارے بزرگانِ دین تو غلطی نہ ہونے کے باوجود بھی معافی مانگ لیتے، ہمارے بزرگانِ دین تو گالیاں بکنے والوں کو بھی دعائیں دیتے تھے، ہمارے بزرگانِ دِین تو دل آزاریاں کرنے والوں کے ساتھ بھی عفو و درگزر سے کام لیتے تھے۔ جبکہ دوسری طرف ہم ہیں کہ دوسری اسلامی بہنوں کی دل آزاریاں کرتی ہیں، ایک تعداد ہے جو آج جان بوجھ کر دوسری اسلامی بہنوں کو تکلیفیں دیتی ہیں، دوسری اسلامی بہنوں کی غیبتیں کرنا ہم میں عام ہے۔ ناحق دوسروں کو ستانے کے واقعات ہم میں بہت ہیں۔ دوسروں کی چیزیں ناحق دبالینا، قبضہ کر کے بیٹھ جانا یہ بھی ہم میں پایا جاتا ہے۔ دوسری اسلامی بہنوں کا مذاق اڑانے کے مواقع تلاش کرنا ہم میں سے کئیوں کا معمول ہے۔ حالانکہ ہمیں ان سب باتوں سے دور رہنا چاہیے۔ ہمیں تو چاہیے کہ ان بری عادات (Bad Habits) کو چھوڑ کر اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے

www.dawateislami.net

ہوئے عفو و درگزر، حلم و بردباری، تحمل مزاجی، تواضع اور انکساری جیسی اچھی عادتیں اپنائیں۔ عاجزی وانکساری کے بڑے فائدے ہیں۔ جبکہ تکبر کرنے اور بات بات پر لڑنے والیوں سے دوسری اسلامی بہنیں دور ہو جاتی ہیں۔

عاجزی اختیار کیجئے

حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: جو اللہ کریم کے لئے عاجزی اختیار کرے اللہ پاک اسے بلندی عطا فرمائے گا، پس وہ خود کو کمزور سمجھے گا مگر لوگوں کی نظروں میں وہ عظیم ہو گا اور جو تکبر کرے اللہ کریم اسے ذلیل کر دے گا پس وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہو گا مگر خود کو بڑا سمجھتا ہو گا یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک خنزیر سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

---

1 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب کلام عمر بن الخطاب، ۱۹/۱۴۴، حدیث: ۳۵۶۰۲ ملتقطا

2 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: تمام سُرموں میں بہتر سرمہ **"اِثمد"** (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[1] ☆پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں۔ ☆سُرمہ سوتے وَقْت اِستِعمال کرنا سُنّت ہے۔[2] ☆سُرمہ استعمال کرنے کے تین(3) منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں، (2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور اُلٹی میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔[3] ☆اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ ☆ادب و تعظیم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدیۃً طلب کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...ابن ماجه، کتاب التحفه، باب الکحل بالاثمد، ۴/۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷

2...مرآۃ المناجیح، ۶/۱۸۰

3...شعب الایمان، فصل فی الکحل، ۵/۲۱۸، حدیث: ۶۴۲۸

www.dawateislami.net

بیان:3 ہر مُبارک بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا اُبَی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں دُرُود کی کثرت کرتا ہوں، میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھنے کے لئے کتنا وقت مُقرّر کروں؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو۔ انہوں نے عرض کی: چوتھائی؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو لیکن اگر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھو گے تو بہتر ہے۔ عرض کی: نِصف؟ فرمایا: جتنا چاہو پڑھو، مگر زِیادہ پڑھو گے تو بہتر ہے۔ عرض کی: تہائی؟ فرمایا: جتنا چاہو پڑھو، مگر زِیادہ پڑھو گے تو بہتر ہے۔ عرض کی: میں سارا وقت آپ پر دُرُودِ پاک پڑھتا رَہُوں گا۔ فرمایا: پھر تو یہ عمل تمہاری پریشانیوں کو کفایت کرے گا اور تمہاری مغفرت کا سبب بن جائے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ

1 ... مستدرک، کتاب التفسیر، باب اکثروا علیّ الصلوٰۃ... الخ، ۳/۱۹۸، حدیث: ۳۶۳۱

www.dawateislami.net

مِّنْ عَمَلِہٖ "مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (1)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ مُحَرَّمُ الحَرام ہمارے درمیان جاری و ساری ہے، یہ مہینا ہر سال ہمیں شُہدائے کربلا اور بالخصوص نواسۂ مصطفٰے، سَیِّدُ الشُّہدا، اِمامِ عالی مقام حضرت سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی یاد دِلاتا ہے، کیونکہ آج سے صدیوں پہلے اِکسٹھ (61) ہجری کو تاریخِ اسلام میں حق و باطل کے درمیان ایک عظیم معرِکہ پیش آیا، جسے **واقعۂ کربلا** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس معرکے میں

1 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

شُہَدائے کربلا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے استقامت بھرے انداز نے تمام اہلِ حق کو باطل کے سامنے ڈَٹ جانے اور ضرورت پڑنے پر دینِ اسلام کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کرنے کا سبق دیا۔ اگر سُلطانِ کربلا، حضرتِ سَیِّدُنا اِمامِ عالی مقام، اِمام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ چاہتے تو یزیدیوں کو تباہ و برباد کرسکتے تھے مگر قُدرت کے باوجود خون کے پیاسوں پر بھی کرم نوازی فرمائی اور جنگ میں پہل نہ کی بلکہ آپ آخری وقت تک ان کو سمجھاتے رہے اور اللہ پاک کے عذاب سے ڈراتے رہے۔ میدانِ کربلا میں حُجّت پوری کرنے کے لئے حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے گھوڑے پر سُوار ہو کر یزیدی لشکر کا رُخ کیا اور جو کچھ فرمایا، اس کا ہر لفظ کرم نوازی پر مبنی تھا۔ چُنانچہ

آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میری بات سُنو اور جلد بازی کا مُظاہَرہ نہ کرو، حتّٰی کہ میں تمہیں اُس چیز کے مُتَعَلِّق نصیحت نہ کرلوں جو مجھ پر لازِم ہو چکی ہے اور اپنے آنے کا عُذر بیان نہ کرلوں۔ پس اگر تم میرا عُذر قبول کرلو، میری بات کی تصدیق کرو اور میرے بارے میں اِنْصاف سے کام لو تو تم اس معاملے میں بامُراد ہو جاؤ گے اور تم سے میرے مُتَعَلِّق کوئی مُواخَذہ (یعنی سوال) بھی نہ ہوگا۔ ہاں! اگر تم میرا عُذر قبول نہیں کرتے تو سُنو! پھر یہ آیاتِ مُبارَکہ تلاوت فرمائیں:

فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَیْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَیَّ وَ لَا تُنْظِرُوْنِ(۷۱)

(پ ۱۱، یونس: ۷۱)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: تو تم اپنا کام اور اپنے شریکوں کو جمع کرلو پھر تمہارا کام تم پر پوشیدہ نہ رہے پھر میرے بارے میں جو کچھ کرسکتے ہو کرلو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو۔

www.dawateislami.net

اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۚ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹۶﴾

(پ۹، الاعراف:۱۹۶)

تَرجَمۂ کنز الایمان: بے شک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اُتاری اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔

پھر آپ نے اللہ پاک کی حَمْد و ثَنا کرنے کے بعد (اُن یزیدیوں سے) فرمایا: تم لوگ میری نِسْبَت کے بارے میں غور کرلو کہ میں کون ہوں...؟ کیا تمہارے لئے میرا قتل جائز و دُرُست ہے...؟ کیا میں تمہارے نبی کا نواسہ نہیں...؟ کیا سَیِّدُ الشُّہَدا حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ میرے والد کے چچا نہیں...؟ کیا حضرت سَیِّدُنا جعفر طیّار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ میرے چچا نہیں...؟ کیا تم تک میرے اور میرے بھائی سے مُتَعَلِّق رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ ارشاد نہ پہنچا تھا کہ تم دونوں نوجوانانِ جنّت کے سردار ہو...؟ تو اگر تم میری بات کی تصدیق کرو (تو سُن لو) کہ یہی حق ہے، کیونکہ میں نے اُس وقت سے جُھوٹ نہیں بولا، جب سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ جُھوٹ اللہ پاک کو سخت ناپسند ہے اور اگر تم مجھے جُھٹلاتے ہو تو حضرت سَیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللہ، ابو سعید، سَہْل بن سَعْد، زید بن اَرْقَم یا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن سے پُوچھ لو، کیونکہ ان سب نے رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے (میرے مُتَعَلِّق) یہ فضائل سُن رکھے ہیں۔ کیا میری اِس نصیحت میں تمہارے لئے کوئی ایسی بات نہیں جو تمہیں میرا خُون بہانے سے روک سکے...؟ پھر آپ نے فرمایا: اگر تمہیں میری بات میں یا میرے مُتَعَلِّق نبی کا نواسہ ہونے میں کوئی شک ہو تو خُدا کی قسم! مَشْرِق و مَغْرِب میں میرے سِوا تم میں یا تمہارے سِوا کسی اور قوم میں کوئی نبی کا نواسہ موجود نہیں۔ ذرا بتاؤ

www.dawateislami.net

تو سہی! کیا تمہیں مجھ سے اپنے کسی مقتول کا بدلہ طَلَب کرنا ہے یا میں نے تمہارا مال ضائع کر دِیا ہے کہ اُس کے بدلے مال چاہتے ہو؟ یا پھر اپنے زخمیوں کا قِصاص دَرکار ہے (آخر کس چیز کا بدلہ چاہتے ہو)...؟ وہ بدبَخْت خاموش رہے، آپ نے فرمایا: اے شَبَث بن رِبْعی، اے حَجّار بن اَبْجَر، اے قَیْس بن اَشْعَث، اے زید بن حارِث! کیا تم لوگوں نے ہی مجھے خُطُوط بھیج کر نہیں بُلوایا تھا؟ وہ صاف مُکَر گئے اور بولے: ہم نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، خُدا کی قسم! تم ہی لوگوں نے تو ایسا کیا تھا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! اگر تم میری بیعت کرنا پسند نہیں کرتے تو مجھے چھوڑ دو تاکہ میں کسی محفوظ جگہ چلا جاؤں۔ بدنصیب قَیْس بن اَشْعَث بولا: آپ اِبنِ زِیاد کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خَم کر لیں (تو آپ کو چھٹکارا مل سکتا ہے) آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ہرگز اس کی بیعت نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! میں اپنے اور تمہارے رَبِّ کریم کی پناہ لیتا ہوں، اِس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ میں تمہارے اور اپنے رَبِّ کریم کی پناہ لیتا ہوں، ہر اُس مُتَکَبِّر سے جو حِساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بدبخت یزیدیوں نے نصیحت پر مشتمل آپ کے اس کریمانہ انداز کا جواب سخت اذیتیں اور تکلیفیں پہنچا کر دیا، مگر آپ کو مصیبتوں کا ہُجُوم راہِ حق سے نہ ہٹا سکا اور آپ کے عزم و استقلال میں کوئی کمی نہ آئی، حق وصداقت کا حامی مصیبتوں کی بھیانک گھٹاؤں سے نہ ڈرا اور طوفانِ بلا کی موجوں سے اس کی ثابت قدمی میں کوئی فرق نہ آیا، دِینِ حق کا شیدائی دنیا کی آفتوں کو خیال میں نہ

1... الکامل فی التاریخ، رقم: ۶۱، ذکر مقتل الحسین، ۳/۴۱۸-۴۱۹ ملتقطا وملخصا

www.dawateislami.net

لایا۔ اگر آپ یزید کی بیعت کر لیتے تو وہ تمام لشکر آپ کے قدموں میں ہوتا، آپ کا احترام کیا جاتا، خزانوں کے منہ کھول دیئے جاتے اور دولتِ دنیا قدموں پر لُٹادی جاتی، مگر جس کا دل حُبِّ دنیا سے خالی ہو اور دنیا کی ناپائیداری کا راز جس پر واضح ہو، وہ دنیا کے نمائشی رنگ و رُوپ پر کیا نظر ڈالے۔

حضرت سیّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے راحتِ دنیا کے منہ پر ٹھوکر ماردی اور راہِ حق میں پہنچنے والی مصیبتوں کا خوش دلی سے استقبال کیا اور اس قدر آفتوں اور بلاؤں کے باوجود یزید جیسے فاسقِ مُعْلن (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والے) شخص کی بیعت کا خیال بھی اپنے دل میں نہ آنے دیا، اپنا گھر لُٹانا اور خود کو قربان کرنا منظور کر لیا، مگر شریعت کی خلاف ورزی گوارا نہ فرمائی اور اسلام کی عزت پر حرف نہیں آنے دیا۔ خدا کی قسم! میدانِ کربلا میں کربلا والوں کا اسلام کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا، رہتی دُنیا کے مسلمانوں کیلئے بہت بڑی کرم نوازی تھی۔ اس کے علاوہ بھی اُن حضرات کے کردار کے بہت سے پہلو مسلمانوں کیلئے قابلِ تقلید نمونہ ہیں، آیئے آج کے بیان میں عفو و درگُزر، مہمان نوازی اور مسلمانوں کی خیر خواہی وغیرہ سے متعلق **"کربلا والوں کے کریمانہ انداز"** سے متعلق سنتی ہیں۔ آیئے! پہلے ایک حکایت سنئے! چنانچہ

کریم ہو تو ایسا

منقول ہے کہ ایک آدمی کے پاس بیس(20) یا تیس(30) اُونٹ تھے، مگر وہ ان کے کھانے پینے کا کوئی اِنتِظام نہیں کر پا رہا تھا، کسی شخص نے اُسے حضرت سیّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا مشورہ دیا، لہٰذا وہ شخص اپنی مُراد لے کر

www.dawateislami.net

چل پڑا۔ جس وقت وہ حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بارگاہ میں پہنچا تو آپ اپنے خادمین کے ساتھ کھانا کھانے میں مصروف تھے، اس نے دل میں سوچا کہ شاید یہ مجھے کھانے میں شریک نہ کریں۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: آیئے! ہمارے ساتھ کھانے میں شامل ہوجایئے۔ وہ شخص کھانے میں شامل ہو گیا۔ کھانے سے فراغت کے بعد آپ نے ہاتھ دھوئے اور اس کی جانب متوجہ ہو کر اُس کی حاجت پوچھی، حاجت سُن کر ارشاد فرمایا: اپنے اونٹوں کو لے آؤ! اِس جگہ سے اپنے اونٹوں کو کھلاؤ۔ اس نے آپ کی کرم نوازی دیکھی تو بے ساختہ کہنے لگا: **میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ کی قسم! یہ سخاوت بے مثال ہے۔**[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کرم نوازی کی کیا ہی بات ہے! کبھی آپ کسی کی مشکل دُور فرماتے، کبھی کسی غریب کی حاجت پوری فرماتے، کبھی کسی مسافر کو نوازتے تو کبھی کسی کی مجبوری و بے بسی کا ذکر سُن کر اس کی امداد کے لیے کمربستہ ہو جاتے، کیونکہ سخاوت کا عظیم وَصْف آپ کو اپنے پیارے نانا جان، دو جہاں کے سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملا تھا، جیسا کہ نبیِّ اکرم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے لاڈلے نواسے کے بارے میں خود ارشاد فرمایا: حسین میری جُرأت اور سخاوت کا وارث ہے۔[2] لہٰذا آپ جُود و سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے، آیئے! آپ کی کریمانہ سخاوت سے متعلق 2 مزید حکایات سنتی ہیں: چنانچہ

---

1 ... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، مکارم الاخلاق، ۳/۵۱۲ مفھوما

2 ... معجم کبیر، ۲۲/۴۲۳، حدیث: ۱۰۴۱ ملتقطا

www.dawateislami.net

(1) ایک ایک ہزار دینار کی پانچ تھیلیاں

ایک مرتبہ حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر اپنی تنگدستی اور فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ! ہمارا وظیفہ آنے والا ہے، جیسے ہی وظیفہ پہنچے گا، ہم آپ کو رخصت کر دیں گے۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی طرف سے ایک ایک ہزار دِینار (یعنی سونے کے سکّوں) کی پانچ (5) تھیلیاں آپ کی بارگاہ میں پیش کی گئیں۔ قاصد نے عرض کی: حضرت سیّدنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے معذرت کی ہے کہ یہ تھوڑی سی رقم ہے، اِسے قبول فرما کر غریبوں میں تقسیم فرما دیجئے۔ حضرت سیّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے وہ ساری رقم اس غریب آدمی کے حوالے کر دی اور اِس کرم نوازی کے باوجود تاخیر پر معذرت بھی فرمائی۔[1]

یا شَہیدِ کربلا فریاد ہے نورِ چشمِ فاطمہ فریاد ہے
ہے مری حاجت میں طیبہ میں مروں اے مرے حاجت رَوا فریاد ہے
مفلس و ناچار و خَستہ حال ہوں مَخزَنِ جُود و عطا فریاد ہے
بخت کی ہیں جس قدر بھی گُتھیاں ساری سُلجھا دو شہا! فریاد ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۸۷- ۵۸۸)

(2) چرواہے کو نواز دیا

ایک مرتبہ نواسۂ مصطفےٰ، جگر گوشۂ شیرِ خدا حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا گُزر

1 ... کشف المحجوب، باب فی ذکر آئمتھم من اھل البیت، ص۷۷

www.dawateislami.net

ایک چرواہے کے پاس سے ہوا جو بکریاں چَرا رہا تھا، وہ چرواہا آپ کے پاس حاضر ہوا اور تحفے کے طور ایک بکری آپ کی خدمت میں پیش کر دی، آپ نے اس سے پوچھا کہ تم آزاد ہو یا غلام؟ اس نے عرض کی: حضور! میں غلام ہوں۔ آپ نے وہ بکری اسے واپس لوٹا دی۔ اس نے عرض کی: حضور! یہ میری اپنی بکری ہے تو آپ نے بکری قبول فرمالی۔ پھر آپ نے اس غلام کو بھیڑ بکریوں سمیت اس کے آقا سے خرید کر آزاد فرمادیا اور بھیڑ بکریاں اسے تحفے میں دے دیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سخاوت کے کریمانہ انداز کے بارے میں ہم نے سُنا، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی سخاوت جیسی عظیم صفت اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اپنی استطاعت کے مطابق اپنی پریشان حال اسلامی بہنوں کی مدد کیا کریں، حدیثِ پاک میں ہے: قیامت کے روز جبکہ اللہ پاک کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہ ہوگا، تین(3) شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یَارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) جس نے میرے کسی اُمّتی کی پریشانی دُور کی ہوگی۔ (2) جس نے میری سُنّت کو زندہ کیا ہوگا۔ (3) جس نے مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔[2] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جو مال اللہ پاک نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس کے ذریعے اپنے عزیز رشتے داروں اور غریب اسلامی بہنوں کے ساتھ خیر خواہی کیا

1... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب البیوع والاقضیۃ، باب فی الرجل یھدی الرجل۔ الخ، ۱۱/۲۶۵، حدیث: ۲۳۶۴۲

2... البدور السافرۃ، ص ۱۳۱ حدیث: ۳۶۶

www.dawateislami.net

کریں۔ آیئے! سخاوت کا جذبہ دل میں پیدا کرنے کے لئے سخاوت و صدقے کے بارے میں تین(3) فرامینِ مصطفےٰ سنتی ہیں:

سخاوت وصدقے کے بارے میں تین فرامینِ مصطفےٰ

(1) سخی، اللہ پاک سے، جنّت سے اور لوگوں سے قریب ہے جبکہ دوزخ سے دُور ہے۔[1]

(2) تین باتیں وہ ہیں جن پر میں قسم کھاسکتاہوں۔ ان میں سے ایک بات کی میں تمہیں خبر دیتاہوں اسے یاد رکھو کہ کسی بندے کا مال صَدَقَہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔[2]

(3) نماز (ایمان کی) دلیل ہے اور روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور صدقہ خطاؤں کو اس طرح مٹادیتاہے جیسے پانی آگ کو۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! میدانِ کربلا میں کربلا والوں کو کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر ان مشکل گھڑیوں میں بھی اُن مبارک ہستیوں نے اپنے **کریمانہ انداز** میں کوئی تبدیلی نہیں آنے دی بلکہ ان کٹھن حالات میں ظاہری بے سَروسامانی کے باوجود بھی اپنی سخاوت کے دریا بہاتے رہے، آیئے! اس سلسلے میں حضرت سَیِّدَتُنا زینب بنتِ شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی کرم نوازی کا ایک واقعہ سنتی ہیں:

---

1 ... ترمذی، کتاب البر و الصلة، باما جاء فی السخاء، ۳/۳۸۷، حدیث: ۱۹۶۸

2 ... مسند احمد، حدیث ابي کبشة الانماری رضي اللّٰه عنه، ۶/۲۹۸، حدیث: ۱۸۰۵۳ ملتقطا

3 ... ترمذی، کتاب السفر، باب ما ذُکِر في فضل الصلاة، ۲/۱۱۷، حدیث: ۶۱۴

www.dawateislami.net

انوکھی سخاوت

واقعۂ کربلا کے بعد اہلِ بیت کو مدینۂ منورہ تک پہنچانے کے لئے جس شخص کو مقرّر کیا گیا تھا، وہ بہت نیک دل تھا، اس نے پورے راستے اہلِ بیت کی ضروریات کا خیال رکھا اور اُن کے ساتھ نرمی اور حُسنِ سُلوک سے پیش آیا، جب یہ قافلہ مدینہ شریف پہنچ چکا تو شیرِ خدا کی شہزادی بی بی زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی چھوٹی بہن فاطمہ بنتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اُن سے عرض کی: اس شخص نے پورے سفر میں ہمارا خوب خیال رکھا ہے، ہمیں بھی اسے کچھ نہ کچھ انعام دینا چاہئے۔ حضرت سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے فرمایا کہ ہم اس شخص کو صرف اپنے زیورات ہی پیش کرسکتے ہیں۔ چُنانچہ دونوں شہزادیوں نے اپنے کنگن وغیرہ اُتار کر اُسے دے دیئے اور ساتھ ہی معذرت بھی کی (کہ اس کے علاوہ ہمارے پاس دینے کے لئے کچھ بھی نہیں،) اس شخص نے وہ تمام سامان واپس لوٹا دیا اور عرض کی: اگر میں نے وہ خدمت گُزاری دُنیَوِی مفاد کے لئے کی ہوتی تو یقیناً اس انعام پر مجھے خوشی ہوتی، مگر میں نے تو وہ خدمت صرف اللہ پاک کی خُوشنودی اور رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے آپ لوگوں کی قرابت داری کی وجہ سے کی تھی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اہلِ بیتِ اطہار کی کرم نوازی کس قدر اعلیٰ درجے کی تھی کہ حضرتِ بی بی زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے عقیدت کا اظہار کرنے اور اہلِ بیت کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آنے والے کو نہ صرف اپنے زیورات عطا فرمادیئے بلکہ اس بات پر اس سے معذرت کا اظہار بھی فرمایا کہ اس

1 . . . الکامل فی التاریخ، رقم: ٦١، ذکر مقتل الحسین، ٣/٤٤٠

www.dawateislami.net

کے علاوہ تمہیں دینے کے لئے ہمارے پاس مزید کوئی چیز نہیں، اِن مبارک ہستیوں کے روشن کردار سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ اگر کوئی ہمارے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو بدلے میں ہمیں بھی اُس کے شکریے کے طور پر اس سے اچھا برتاؤ کرنا چاہئے، حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ یعنی جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کریم کا بھی شکر گُزار نہیں ہوتا۔[1]

اس حکایت سے ہمیں یہ مدنی پھول بھی حاصل ہوا کہ اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے اور پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اپنی سچی محبت کا اظہار کرنے کے لئے ہمیں بھی اپنے دل میں اہلِ بیت کی عقیدت و محبت کا چراغ روشن رکھنا چاہئے کیونکہ محبتِ اہلِ بیت، دُنیا و آخرت کی سعادتیں حاصل ہونے کے علاوہ شفاعتِ مصطفےٰ حاصل ہونے کا بھی کا ذریعہ ہے، جیسا کہ

مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص وسیلہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میری بارگاہ میں اس کی کوئی خدمت ہو، جس کے سبب میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں، اُسے چاہئے کہ میرے اہلِ بیت کی خدمت کرے اور اُنہیں خُوش کرے۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! کس قدر خُوش قسمت ہے وہ اسلامی بہن جو اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آلِ پاک کی خوشی کا سبب بنے۔ آیئے! اہلِ بیتِ اطہار کے فضائل پر مشتمل مزید 3 فرامینِ مصطفےٰ سنتی ہیں:

---

1 . . . ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الشکر . . . الخ، ۳/۳۸۴، حدیث: ۱۹۶۲

2 . . . برکات آلِ رسول، ص ۱۱۰

www.dawateislami.net

(1) ارشاد فرمایا: جو میرے اہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں قیامت کے دن اُسے اِس کا صِلہ عطا فرماؤں گا۔ (1)

(2) ارشاد فرمایا: جو شخص اولادِ عبدُ المُطّلِب میں سے کسی کے ساتھ دنیا میں نیکی (بھلائی) کرے گا، اُس کا صِلہ دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ قیامت کے دن مجھ سے ملے گا۔ (2)

(3) ارشاد فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے باعثِ امن ہیں اور میرے اہلِ بیت میری اُمت کے لئے باعثِ امن ہیں۔ (3)

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی زَہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پھُول

(حدائقِ بخشش، ص۷۹)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس شعر میں اپنے آپ کو مخاطب کرکے یوں ارشاد فرماتے ہیں: اے رضا اُس کرم ورحمت والے باغ کی کیا بات ہے، جس باغِ رسالت کی کلی بی بی فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اور امامِ حسن و امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُما جس مہکتے باغ کے پھول ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح اہلِ بیتِ اطہار کی محبت دنیا و آخرت میں نجات پانے اور شفاعت نصیب ہونے کا ذریعہ ہے، ایسے ہی اِس پاک گھرانے سے بغض و عناد رکھنا ہلاکت کا سبب ہے۔ جیسا کہ

1... جامع صغیر، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱

2... تاریخ بغداد، رقم: ۵۲۲۱، عبداللہ بن محمد بن ابی کامل، ۱۰/۱۰۲

3... کنز العمال، کتاب الفضائل، باب اھل البیت، جز: ۱۲، ۶/۴۵، حدیث: ۳۴۱۵۰

www.dawateislami.net

بحر و بر کے بادشاہ، دو عالم کے شَہَنشاہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حضراتِ حَسَنَینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے ارشاد فرمایا: جو تم سے جنگ کرے میں اس سے جنگ کروں گا اور جو تم سے صلح کرے اس کی مجھ سے صلح ہے۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: خبر دار! جو شخص اہلِ بیت کی بغض و عداوت پر مرا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا کہ یہ اللہ کی رحمت سے ناامید ہے۔ اور آگاہ ہو جاؤ! جو شخص اہلِ بیت سے بغض و عداوت کی حالت پر مرا وہ کافر مرا اور کان کھول کر سُن لو! جو شخص اہلِ بیت کی بغض و عداوت پر مرا اسے جنّت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہو گی۔[2]

باغِ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلِ بیت تم کو مُژدہ نار کا اے دُشمنانِ اہلِ بیت

(ذوقِ نعت، ص ۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اہلِ بیت سے بغض رکھنے کی کیسی سخت وعیدیں ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر دم ان کا خُوب ادب و احترام کریں اور اہلِ بیت سے عداوت و دُشمنی رکھنے والیوں کی صحبت سے کوسوں دُور رہیں کیونکہ صحبت ضرور رنگ لاتی ہے، اگر اچھوں کی صحبت مل جائے تو انسان میں اچھائی پیدا ہو ہی جاتی ہے اور دل بھی گناہوں سے بیزار، نیکیوں کا طلبگار اور بُزرگانِ دین اور اہلِ بیتِ اطہار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی محبت سے سرشار ہو جاتا ہے۔ جبکہ اگر خدانخواستہ

---

1 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل فاطمة، ۵/۴۶۵، حدیث: ۳۸۹۶

2 . . . الشرف المؤبد، ص ۷۹

www.dawateislami.net

بُری صحبت میسر آجائے تو انسان نہ چاہتے ہوئے بھی بُرائیوں میں مبتلا ہو ہی جاتا ہے، لہٰذا اولیا اور اہلِ بیت سے عقیدت و محبت رکھنے والیوں ہی کی صحبت اختیار کی جائے تاکہ ان کی صحبت کی برکت سے ہمیں بھی اُن نیک ہستیوں کا ادب و احترام نصیب ہو، بد قسمتی سے آج کل بُری صحبتیں اس قدر عام ہو چکی ہیں کہ اچھی صحبت ملنا مشکل ہو چکا ہے، ایسے حالات میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول یقیناً اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے جو اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کرنے کے عظیم مدنی مقصد کے پیشِ نظر لوگوں کو گُناہوں سے بچانے، نیکیوں کی راہ پر لانے اور اُنہیں اولیا و اہلِ بیتِ اطہار کی محبت گھول کر پلانے میں مصروفِ عمل ہے، لہٰذا ہم سب دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیں اور گُناہوں سے نفرت، نیکیوں کی رغبت اور اہلِ بیت کی سچی محبت اپنے دل میں پیدا کرنے کے لئے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرتی رہیں اور اسلامی بہنوں کے دیگر مدنی کاموں میں بھی خوب خوب شرکت کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "امامِ حسین کی کرامات" کا تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کربلا والوں کی محبت و اُلفت دل میں پیدا کرنے کیلئے اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"امامِ حسین کی کرامات"** کا مطالعہ نہایت مفید ہے، یہ رسالہ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ولادت، آپ کے فضائل و کمالات اور کرامات کے علاوہ یزید اور یزیدیوں کے دردناک انجام کی معلومات اور **عاشورا کے فضائل** پر مشتمل ہے، آج ہی یہ رسالہ مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کرکے

www.dawateislami.net

خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شعبۂ تراجم کی کوششوں سے اس رسالے کا انگلش، ہندی، سندھی اور گجراتی سمیت کُل 7 زبانوں میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! کربلا والوں کے مزید کریمانہ انداز کے بارے میں سنتی ہیں: چنانچہ

حق تلفی کرنے والے کو معاف کرنا اور درگزر سے کام لینا بھی اَہلِ بیتِ اطہار کے بے مثال کریمانہ انداز کا حصہ ہے، بلکہ دوسروں کو معاف کرنا نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سنّت ہونے کے ساتھ ساتھ دِینی اور دُنیوی اعتبار سے بہت ہی عُمدہ خصلت ہے، قرآنِ کریم میں عفو و درگزر سے کام لینے کا حکم بھی دیا گیا ہے، جیسا کہ پارہ 9 سورۃُ الاَعراف کی آیت نمبر 199 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ (پ ۹، الاعراف: ۱۹۹)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معافی کی برکت سے باہمی صلح کی فضا پیدا ہوتی ہے، آپس کے مسائل حل ہوتے ہیں، باہمی ناراضیوں کا خاتمہ ہوتا ہے، آپس

www.dawateislami.net

میں محبت بڑھتی ہے اور دل میں بغض و کینہ کے جذبات پیدا نہیں ہوتے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ **کربلا والوں کے اندازِ کریمانہ** اپناتے ہوئے عفو و درگُزر سے کام لیا کریں، کسی اسلامی بہن کا قُصور معاف کرنے سے معاف کرنے والی کی عزّت کم نہیں ہوتی بلکہ اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** کسی کو معاف کرنے کی وجہ سے اللہ پاک (معاف کرنے والے) بندے کی عزّت ہی میں اضافہ فرماتا ہے۔[1] آیئے! عفو و درگُزر سے متعلق **کربلا والوں کے کریمانہ انداز** کے بارے میں تین (3) واقعات سنتی ہیں: چنانچہ

(1) گالیاں دینے والے کو دعائیں دِیں

ایک مرتبہ عِصَام بن مُصْطَلِق نامی ملکِ شام کا ایک باشندہ جو کہ مولائے کائنات حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے بغض رکھتا تھا، حضرت سَیِّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سامنے اُنہیں اور اُن کے والدِ محترم حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بُرا بھلا کہنے لگا۔ حضرت سَیِّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جھڑکنے، اُلجھنے یا تلخ کلامی سے کوئی جوابی کاروائی کرنے کے بجائے اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھنے کے بعد یہ آیاتِ مبارکہ تلاوت فرمائیں:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ۝۱۹۹ وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو، اور اے سُننے والے اگر شیطان

1 ... مسلم، کتاب البر... الخ، باب استحباب العفو والتواضع، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۶۵۹۲ ملتقطا

www.dawateislami.net

اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾

(پ۹،الاعراف:۱۹۹-۲۰۱)

تجھے کوئی کونچا دے (کسی بُرے کام پر اُکسائے) تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہی سُنتا جانتا ہے۔ بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب اُنہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے، ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

پھر فرمایا: اپنے اوپر بوجھ ہلکا رکھ اور میں اللہ پاک سے تیرے لئے اور اپنے لئے مغفرت کا سوال کرتا ہوں، اس کے علاوہ آپ اس کے ساتھ اس قدر عفو و درگُزر، نرمی اور خندہ پیشانی سے پیش آئے کہ اس کا بغض و عداوت ایک دَم محبت میں تبدیل ہو گیا اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گیا: وَمَا عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْهُ وَمِنْ اَبِیْهِ یعنی رُوئے زمین پر حضرت امامِ حسین اور اِن کے والد حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہیں۔[1]

گالیاں سُن کر دُعا دیتے ہو تم اے شہیدِ کربلا! تم پر سلام
ہے فلاح کامرانی نرمی و آسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

(2) گالی دینے والے کے ساتھ خیر خواہی

ایک مرتبہ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے شہزادے حضرتِ سَیِّدُنا امام زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کسی نے گالی دی تو آپ نے (غُصّہ ہونے اور انتقامی کاروائی کرنے کے بجائے)

۱... تفسیر قرطبی پ۹،الاعراف،تحت الآیۃ:۱۹۹ تا ۲۰۱، ۴/۲۵۰

www.dawateislami.net

اُسے اَپنا مُبارَک کُرتا اور **ایک ہزار درہم** دینے کا حکم دیا۔ کسی نے کہا: آپ نے پانچ (5) خصلتیں جَمع کر لی ہیں: (۱) بُردباری (۲) تکلیف نہ دینا (۳) اس شخص کو ایسی بات سے رہائی دینا جو اُسے اللہ پاک سے دُور کر دیتی (۴) اسے توبہ وندامت کی طرف راغب کرنا (۵) بُرائی کے بعد تعریف کی طرف رجوع کرنا۔ آپ نے معمولی دنیا کے ساتھ یہ تمام عظیم چیزیں خَرِید لیں۔[1]

(3) میں نے اپنا غُصّہ پی لیا

ایک بار امام زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اُن کی لونڈی وضو کروا رہی تھی، اچانک اس کے ہاتھ سے برتن آپ کے چہرے پر گر گیا جس سے چہرہ زخمی ہو گیا۔ آپ نے اس کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو اس نے عرض کی: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: "**وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ**" اور غُصّہ پینے والے" امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں نے اپنا غُصّہ پی لیا۔ اس نے پھر عرض کی: "**وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ**" اور لوگوں سے درگزر کرنے والے" ارشاد فرمایا: اللہ پاک تجھے معاف کرے۔ پھر عرض گزار ہوئی: "**وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ**" اور اللہ پاک احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے" ارشاد فرمایا: جا! تُو اللہ پاک کی رِضا کے لئے آزاد ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ یہ حضرات کتنے نرم

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب والحقد۔۔الخ، ۳/۲۲۱

2 ... ابن عساکر، ۴۸۷۵، علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب، ۴۱/۳۸۷

www.dawateislami.net

مزاج اور بُردبار ہوا کرتے، لوگوں کی غلطیوں پر ان کو ڈانٹنے، جھڑکنے اور اُن کے ساتھ اُلجھنے کے بجائے ان کے قصور کو معاف کرنے والے ہوتے تھے۔

ہم **کربلا کے جانثاروں** سے محبت کا دم تو بھرتی ہیں لیکن ہمیں اس پر بھی غور کرلینا چاہئے کہ کیا ہم بھی دوسری اسلامی بہنوں کی غلطیوں کو معاف کرتی ہیں یا ان سے فوراً بدلہ لینے کا، اِنتقامی کاروائی کرنے کا جذبہ دل میں جوش مارنے لگتا ہے اور تکلیف پہنچانے والی کو اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی کوشش کرتی ہیں۔

ابھی ہم نے کنیز کو معاف کرنے اور رِضائے الٰہی کے لئے آزاد کرنے سے مُتَعَلِّق جو حکایت سُنی، اس میں ان اسلامی بہنوں کیلئے خوب درس ہے جو اپنے گھر میں کام کرنے والی ملازماؤں کے ساتھ نہایت غیر مناسب سلوک کرتی ہیں اور ان کی معمولی غلطیوں پر انہیں خوب جھاڑ پِلاتی اور ان کی حوصلہ شکنی و دل آزاری کرتی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہر مسلمان بہن سے حُسنِ اخلاق سے پیش آئیں، دوسری اسلامی بہنوں کی غلطیوں پر انہیں پیار اور محبت سے سمجھائیں اور اللہ پاک کی رِضَا کے لئے اُن سے عفوودرگزر کریں، اِنْ شَآءَاللہ اس کی خوب خوب برکتیں اور رحمتیں حاصل ہوں گی۔ **احادیث میں عفوودرگزر** کے کثیر فضائل بیان کئے گئے ہیں، آیئے! معاف کرنے کی فضیلت کے بارے میں احادیثِ مُبارکہ سنتی ہیں:

(1)... حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایَت ہے: رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ حساب کے لئے ٹھہرے ہوں گے تو اس وقت ایک مُنادی یہ اعلان کرے گا کہ جس کا اجر اللہ پاک کے ذِمَّۂ کرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنّت میں

www.dawateislami.net

داخل ہو جائے۔ پھر دوسری بار اعلان کرے گا کہ جس کا اجر اللہ پاک کے ذِمَّۂ کرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا کہ وہ کون ہے جس کا اجر اللہ پاک کے ذِمَّۂ کرم پر ہے؟ منادی کہے گا: ان کا جو لوگوں (کی خطاؤں) کو معاف کرنے والے ہیں۔ پھر تیسری بار مُنادی اعلان کرے گا: جس کا اجر اللہ پاک کے ذِمَّۂ کرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بِلا حساب جنّت میں داخل ہو جائیں گے۔[1]

(2)... حضرت سَیِّدُنا اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِّ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اس کے لئے (جنّت میں) محل بنایا جائے اور اس کے درجات بلند کئے جائیں تو اسے چاہئے کہ جو اس پر ظلم کرے وہ اسے معاف کر دے اور جو اسے محروم کرے، وہ اُسے عطا کرے اور جو اس سے تعلقات توڑے وہ اس سے تعلقات جوڑے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی جب بُرا بھلا کہا جائے یا ہمارے ساتھ بُرا سلوک کیا جائے، کسی کی طرف سے تکلیف پہنچائی جائے، تو ہمیں بھی **اہلِ بیتِ اطہار کے کریمانہ انداز** کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے درگزر سے کام لینا چاہے۔ اے کاش کہ ہمیں بھی عفو و درگزر کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... معجم اوسط، ۱/۵۴۲، حدیث: ۱۹۹۸ ملتقطا

2 ... مستدرک، کتاب التفسیر، شرح آیۃ: کنتم خیر امۃ ... الخ، ۳/۱۲، حدیث: ۳۲۱۵

www.dawateislami.net

تلاوتِ قرآن کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے تلاوت کرنے کے چند آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1) ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کرنے والا ہو کر آئے گا۔[1] (2) ارشاد فرمایا: میری اُمَّت کی افضل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔[2] ☆ قرآنِ پاک کو اچھی آواز سے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا سنّت ہے۔[3] ☆ مُستَحَب یہ ہے کہ باوُضو قبلہ کی جانب رُخ کر کے اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے۔[4] ☆ تلاوت کے شروع میں "اَعُوْذُ" پڑھنا مُستَحَب ہے اور سورت کی اِبتدا میں "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھنا سنّت ہے ورنہ مُستَحَب ہے۔[5] ☆ قرآنِ کریم دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے۔[6] ☆ قرآنِ پاک دیکھ کر تلاوت کرنے پر دو ہزار (2000) اور بغیر دیکھے پڑھنے پر ایک ہزار (1000) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[7] ☆ قرآنِ کریم کی تلاوت کے وقت رونا مُستَحَب ہے۔[8] ☆ جب بلند آواز سے قرآنِ کریم پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سُننا

1 ... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین... الخ، باب فضل قراءۃ القرآن... الخ، ص ۳۱۴، حدیث: ۱۸۷۴

2 ... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۳۵۴، حدیث: ۲۰۲۲

3 ... احیاء العلوم، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الثانی فی ظاھر آداب التلاوۃ، ۱/۳۷۱

4 ... بہارِ شریعت، ۱/ ۵۵۰، حصہ ۳

5 ... تفسیر صراط الجنان، مقدمہ، ۱/ ۲۱

6 ... تفسیر صراط الجنان، مقدمہ، ۱/ ۲۱

7 ... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب فی تلاوۃ القرآن... الخ، جزء: ۱، ۱/ ۲۶۰، حدیث: ۲۳۰۱ ملخصا

8 ... تفسیر صراط الجنان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۱۰۹، ۵/ ۵۲۶

www.dawateislami.net

فرض ہے، جب کہ وہ قرآنِ کریم سننے کی غرض سے حاضر ہوں ورنہ ایک کا سننا کافی ہے اگرچہ باقی اپنے کام میں مصروف ہوں۔[1] ☆ سب بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے۔ اگر چند پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔[2] ☆ تین(3) دن سے کم میں قرآنِ کریم ختم نہ کرے بلکہ کم از کم تین(3) دن یا سات(7) دن یا چالیس (40) دن میں قرآنِ کریم ختم کرے تاکہ معانی کو سمجھ کر تلاوت کرے۔[3] ☆ ترتیل کے ساتھ اطمینان سے اور ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرے۔[4] ☆ تلاوت کے لئے سب سے افضل وقت سال بھر میں رَمَضان شریف کے آخری دس(10) دن اور ذُوالْحِجَّہ کے ابتدائی دس(10) دن ہیں۔[5]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدیۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... تفسیر صراط الجنان، مقدمہ، ۱/ ۲۲

2... تفسیر صراط الجنان، مقدمہ، ۱/ ۲۲

3... عجائب القرآن، ص ۲۳۸

4... عجائب القرآن، ص ۲۳۸

5... عجائب القرآن، ص ۲۳۹

www.dawateislami.net

بیان:4 ہر بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اُس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا، جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

1 ... مسند الفردوس، ۲/۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰

2 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سرکار کی مَحَبَّت پانے کا نسخہ!

حضرت سیّدنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بھی تھے، ان میں سے ایک دائیں کندھے پر اور دوسرے بائیں کندھے پر سوار تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دونوں کو باری باری چُوم رہے تھے۔ ایک شخص نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ان سے مَحَبَّت فرماتے ہیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں! جس نے ان سے مَحَبَّت کی، اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے بُغْض رکھا، اس نے مجھ سے بُغْض رکھا۔ (1)

حضرت ابُو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو محبّتِ رسول کا یہ معیار بارگاہِ رسالت سے عطا ہوا تھا،

1 ... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، رکوب الحسن والحسین... الخ، ۴/۱۵۶، حدیث: ۴۸۳۰

www.dawateislami.net

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے تمام عمر اسے اپنائے رکھا، جب مروان بن حکم حضرت سَیِّدنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی بارگاہ میں بوقتِ وفات حاضر ہوا تو کہنے لگا: جب سے آپ کی صحبت اختیار کی ہے، میں نے آپ کی ذات میں حضراتِ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی مَحَبَّت بہت دیکھی ہے۔ یہ سُن کر حضرت سیِّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیقرار ہو کر اُٹھ بیٹھے اور ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ہم نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ کہیں جانے کے لیے نکلے، ابھی کچھ ہی راستہ طے کیا تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کے رونے کی آواز سُنی۔ وہ دونوں اُس وَقْت اپنی والدہ کے پاس تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلدی جلدی چلتے ہوئے ان کے پاس تشریف لے گئے۔ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سیِّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے یہ فرماتے سُنا: میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ عرض کی: پیاس (یعنی پیاس کی وجہ سے دونوں رو رہے ہیں۔) نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پانی لینے کے لیے مشکیزے کی طرف بڑھے، مگر اس میں پانی مَوْجُود نہ تھا کیونکہ اُن دِنوں پانی کی اتنی سخت قِلَّت تھی کہ لوگ پانی کی تلاش میں رہا کرتے تھے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو پُکار کر فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجاووں (سواریوں کے بیٹھنے کیلئے اونٹ کی کمر پر بنائی گئی نشستوں) سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر انہیں ایک قطرہ تک نہ ملا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خاتونِ جنّت، سیِّدہ فاطمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے فرمایا: ایک بچہ مجھے دو۔ خاتونِ جنّت سیِّدہ فاطمہ نے ایک بچے کو پردے کے نیچے سے دے دیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں لے کر اپنے سینے سے لگایا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مُسلسل رو رہے

www.dawateislami.net

تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کے مُنہ میں اپنی زبان مُبارک ڈالی تو وہ اُسے چُوسنے لگے حتّٰی کہ سیر اب ہو گئے، (حضرت سیِّدنا ابُوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ) میں نے دوبارہ ان کے رونے کی آواز نہ سُنی، جبکہ دوسرے (شہزادے) اسی طرح مُسلسل رو رہے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دوسرے کو بھی مجھے دو۔ خاتونِ جنّت سیِّدہ فاطمہ نے دوسرے کو بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے کر دیا، حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے ساتھ بھی وہی مُعاملہ فرمایا، (یعنی ان کے مُنہ میں بھی اپنی مُبارک زبان ڈال دی تو وہ بھی سیر اب ہو گئے) اس کے بعد دونوں شہزادے ایسے خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ ان کے رونے کی آواز نہ سُنی۔ حضرت سیِّدنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مزید فرماتے ہیں: میں ان سے مَحبّت کیوں نہ کروں جبکہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کے ساتھ ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ اُصول اچھی طرح ذِہن نشین کر لیجئے کہ جس طرح صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اہلِ بیتِ اَطہار کی مَحبّت دُنیا و آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے، ایسے ہی ان سے بُغض و عداوت رکھنے میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے، جیسا کہ

دُشمنِ صحابہ کا انجام

ایک شخص حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سامنے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کی شان میں گُستاخی و بے اَدَبی کے الفاظ بکنے لگا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ تم

---

1 . . . معجم کبیر، بقیۃ اخبار حسن بن علی بن أبی طالب، ۳/۵۰، حدیث: ۲۶۵۶

www.dawateislami.net

اپنی اس خبیث حرکت سے باز رہو ورنہ میں تمہارے لئے بد دُعا کر دوں گا۔ اُس گُستاخ وبے باک نے کہہ دیا کہ مجھے آپ کی بد دُعا کی کوئی پروا نہیں۔ آپ کی بد دُعا سے میرا کچھ بھی نہیں بِگڑ سکتا۔ یہ سُن کر آپ کو جلال آگیا اور آپ نے اس وَقْت یہ دُعا مانگی کہ اے اللہ! اگر اس شخص نے تیرے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے صحابیوں کی توہین کی ہے تو آج ہی اس کو اپنے قَہر وغَضَب کی نشانی دکھادے تاکہ دوسروں کو اِس سے عِبرت حاصل ہو۔ اس دُعا کے بعد جیسے ہی وہ شخص مسجد سے باہر نکلا تو اچانک ایک پاگل اُونٹ کہیں سے دوڑتا ہوا آیا اور اس کو دانتوں سے پچھاڑ دیا اور اس کے اُوپر بیٹھ کر اس کو اس قدر زور سے دَبایا کہ اس کی پسلیوں کی ہڈیاں چُور چُور ہو گئیں اور وہ فوراً ہی مر گیا۔ یہ منظر دیکھ کر لوگ دوڑ دوڑ کر حضرت سَیِّدُنا سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو مبارک باد دینے لگے کہ آپ کی دُعا مقبول ہو گئی اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کا دشمن ہلاک ہو گیا۔ (1)

امیں ہیں یہ قرآن و دینِ خدا کے مدارِ ہُدیٰ اعتبارِ صحابہ
رسالت کی منزل میں ہر ہر قدم پر نبی کو رہا انتظارِ صحابہ
انہیں میں ہیں صدّیق و فاروق و عثماں انہیں میں علی شہسوارِ صحابہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کی شان میں گُستاخی کرنے والے کا اَنْجام کیسا عبرتناک ہوا، واقعی یہ حقیقت ہے کہ اللہ والوں کی شان میں گستاخی کرنا یا انہیں کسی بھی طرح سے تکلیف پہنچانا، اللہ پاک

1 ... دلائل النبوۃ للبیھقی، ۶/۱۹۰

www.dawateislami.net

کے عذاب کو دعوت دینے والی بات ہے۔ ان بُزرگوں کی شان میں گُستاخی و بے ادبی کرنے والا دُنیا میں تو ذلیل و رُسوا ہوتا ہی ہے آخرت میں بھی ذِلّت اُس کا مُقدّر ہو گی۔

ایسے بد نصیبوں میں سے ایک یزید پلید بھی ہے جو نہ صرف صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کی توہین کا مُرتکب ہوا بلکہ اس کی پیشانی پر اہلِ بَیتِ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بے گُناہ شہید کرنے کا سِیاہ داغ (بھی) ہے۔ یہ ایسا بر اکام ہے کہ ہر زمانے میں دُنیائے اسلام اس کی مذمّت کرتی رہی ہے اور قیامت تک اس کا نام حَقارت (ذِلّت) کے ساتھ لِیا جائے گا۔ یہ بَدباطن، سِیاہ دل (شخص) 25 ہجری کو دَمِشق میں پیدا ہوا۔ نہایت موٹا، بدنُما، بداَخلاق، بدمِزاج، فاسِق، فاجِر، شرابی، بدکار، ظالِم، بے اَدب اور پرلے درجے کا گُستاخ تھا۔ اس کی شرارتیں اور بیہودگیاں ایسی تھیں کہ جن سے بدمُعاشوں کو بھی شرم آئے۔[1]

یزید پلید کی خُرافات

صَدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شہزادۂ کونین، حضرت امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا وُجُودِ مُبارَک یزید کی آزادیوں کیلئے ایک زبردست مُحْتَسِب (یعنی حساب لینے والا) تھا، وہ جانتا تھا کہ آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے زمانۂ مُبارَک میں اُس کو کُھل کر کھیلنے کا موقع نہ ملے گا اور اُس کی کسی بھی اُلٹی حرکت اور گمراہی پر حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صبر نہ فرمائیں گے، اس کو نظر آتا تھا کہ امام (حسین) جیسے دِیندار کا کوڑا ہر وقت اس کے سر پر گھوم رہا ہے، اسی وجہ سے وہ اور بھی زیادہ حضرتِ امام (حسین) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی جان کا دُشمن تھا اور اسی لئے

---

1 . . . سوانح کربلا، ص ۱۱ ملتقطا

www.dawateislami.net

حضرتِ امام (حسین) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت اس کیلئے باعثِ مَسَرَّت ہوئی۔

حضرتِ امام (حسین) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا سایہ اُٹھنا تھا، یزید کھُل کر کھیلا (یعنی بالکل آزاد ہو گیا) اور اَنْواع و اَقْسام کے مَعاصِی (یعنی گُناہوں) کی گرم بازاری ہو گئی۔ حرام کاری، بھائی بہن کا نکاح، سُود، شراب اعلانیہ رائج ہوئے، نمازوں کی پابندی اُٹھ گئی، بَغاوت و سرکشی اِنْتہا کو پہنچی، خَباثَت نے یہاں تک زور کیا کہ مُسلِم بن عُقْبہ کو بارہ ہزار (12000) یا بیس ہزار (20,000) کا لشکر لے کر مدینۂ طَیِّبَہ کی چڑھائی کیلئے بھیجا۔ اِس نامُراد لشکر نے مدینۂ طَیِّبَہ میں وہ طُوفان برپا کیا کہ اللہ کی پناہ! قتل و غارت اور طرح طرح کے مَظالِم، رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہمسایوں پر کئے۔ وہاں کے رہنے والوں کے گھر لُوٹ لئے، سات سو (700) صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو شہید کیا اور دوسرے عام باشندے مِلا کر دس ہزار (10,000) سے زیادہ کو شہید کیا، لڑکوں کو قید کر لیا، ایسی ایسی بد تمیزیاں کیں جن کا ذکر کرنا ناگوار ہے۔ مسجدِ نَبَوِی شریف کے سُتونوں میں گھوڑے باندھے، تین دن تک مسجد شریف میں لوگ نماز سے مُشَرَّف نہ ہو سکے۔ صرف حضرت سَعِیْد بن مُسَیَّب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دِیوانے بن کر وہاں حاضر رہے۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن حَنْظَلَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے فرمایا کہ یزیدیوں کی بُری حرکات اس حد تک پہنچیں کہ ہمیں اندیشہ ہونے لگا کہ اِن کی بدکاریوں کی وجہ سے کہیں آسمان سے پتھر نہ برسیں۔[1] پھر یہ شریر لشکر، مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی طرف روانہ ہوا، راستہ میں اَمیرِ لشکر مر گیا اور دُوسرا شخص اُس کا قائم مقام کیا گیا۔ مَکَّۂ مُعَظَّمَہ پہنچ کر اُن بے دِینوں نے مِنْجَنِیق (یہ پتّھر پھینکنے کا آلہ ہوتا ہے

---

1 ... الصواعق المحرقه، الباب الحادی عشر، الخاتمه فی بیان اعتقاد اهل السنة، ص ۲۲۱ ملخصا

www.dawateislami.net

جس سے پتّھر پھینک کر مارا جاتا ہے اس کی زَد بڑی زبردست اور دُور کی مار ہوتی ہے اس آلے) سے پتّھروں کی بارش کی۔ اِس سنگ باری سے حَرَم شریف کا صحنِ مُبارَک پتّھروں سے بھر گیا اور مسجدِ حرام کے سُتون ٹُوٹ پڑے اور کعبۂ مُقدّسہ کے غِلاف شریف اور چھت کو اُن بے دِینوں نے جلادِیا۔ اِسی چھت میں اُس دُنبے کے سینگ بھی تبرُّک کے طور پر محفوظ تھے، جو حضرت سَیِّدُنا اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فِدْیہ میں قُربانی کِیا گیا تھا، وہ (سِینگ) بھی جل گئے، کعبۂ مُقدّسہ کئی روز تک بے لباس رہا اور وہاں کے باشندے (یزیدی لشکر کی طرف سے پہنچنے والی) سخت مصیبت میں مُبتلا رہے۔ (1)

خُرافاتِ یزید

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ یزید پلید نے اپنے دَورِ حکومت میں بد کرداری کا ثُبُوت دیتے ہوئے کئی خُرافات کو عام کیا مثلاً، مَحارِم (وہ رشتے دار جن سے نکاح حرام ہے ان) سے نکاح اور سُود وغیرہ کو اِس بے دِین نے عَلانِیہ رواج دیا، مکہ شریف اور مدینہ شریف کی بے حُرمتی کرائی، صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اَطہار کو ظُلماً شہید کروادیا، گانے باجے سُننا، خُوب شراب پینا، نماز نہ پڑھنا، اَلْغَرَض! اس نے ہر وہ کام کیا جس سے شریعت نے منع فرمایا۔

یقیناً انسان عزّت و شہرت، مال و دولت اور حکومت ملنے سے سرکش و بے باک بن جاتا ہے اور پھر دھیرے دھیرے دین سے دُور اور دُنیا سے قریب تر ہو جاتا ہے، اپنے تخت و تاج کی لاج رکھنے کیلئے اللہ پاک کی نافرمانیوں اور اس کے پیاروں کی

---

[1] . . . خلاصہ سوانح کربلا، ص۱۷۷ تا ۱۷۹ ملخصا

www.dawateislami.net

گُستاخیوں سے بھی باز نہیں آتا۔ یزید پلید بھی اِقْتِدار و حکومت کی مَحَبَّت میں مُبتلا ہو کر ایسا سَرکَش ہوا کہ مَعَاذَ اللہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں گستاخیاں کیں، اُن کو تکلیفیں پہنچائیں، اُن کا دل دُکھایا، بعض کو تو شہید بھی کروادیا، حالانکہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تو وہ مقدّس ہستیاں ہیں، جن کی شان و عظمت کے بارے میں خود سُلْطانِ دو جہان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اَکْرِمُوا اَصْحَابِیْ فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ یعنی میرے صحابہ کی عزّت کرو کہ وہ تمہارے نیک تَرین لوگ ہیں۔[1] مزید فرمایا: خَیْرُ اُمَّتِیْ اَلْقَرْنُ الَّذِیْنَ یَلُوْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ یعنی میری اُمّت میں سب سے بہتر میرے زمانہ والے ہیں (یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) پھر اُن کے بعد کے لوگ (یعنی تابعین) پھر اُن کے بعد کے لوگ ہیں (تبعِ تابعین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن)[2]

نمایاں ہے اسلام کے گلستاں میں ہر اک گل پہ رنگِ بہارِ صحابہ
یہ مُہریں ہیں فرمانِ خَتمُ الرُّسُل کی ہے دِینِ خدا شاہکارِ صحابہ
انہیں میں ہیں بدر و اُحد کے مجاہد لقب جن کا ہے جاں نثار صحابہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

یزید کا بُرا کِردار اور اُسکی وجہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یزید پلید صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مُبارک زمانہ پا کر بھی اُن کا قُرب حاصل نہ کر سکا اور نہ ہی اُن کی تعظیم کر کے اپنے لئے آخرت

1 ... مشکاۃ، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، ۲/۴۱۳، حدیث: ۶۰۱۲
2 ... مسلم، کتاب فضائل الصحابہ باب فضل الصحابۃ... الخ، ص ۱۰۵۲، حدیث: ۶۴۶۹

www.dawateislami.net

کی نجات کا سامان کر سکا بلکہ اس نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاک گھرانے پر ظُلم و سِتم کی آندھیاں چلائیں اور اُن پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑے۔ یزید پلید نے یہ سب تاج و حکومت اور دُنیاوی مال و دولت کی مَحَبَّت میں کیا، کیونکہ اس ظالم کو امامِ عالی مقام، حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ذاتِ گرامی سے اپنے اِقْتِدار کو خطرہ محسوس ہوتا تھا حالانکہ حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دُنیائے ناپائیدار سے کیا سروکار! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تو کل بھی اُمَّتِ مُسلمہ کے دِلوں کے تاجدار تھے، آج بھی ہیں اور رہتی دُنیا تک رہیں گے۔ مگر اُس یزید بد بخت نے مال و دولت کے نَشے میں بد مست ہو کر اپنی آخرت کے ساتھ ساتھ دُنیا بھی تباہ و برباد کر ڈالی۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دُنیا کی مَحَبَّت ہر فِتْنہ و فَساد کا سبب ہے، یہ ساری تباہی **دُنیا** کی مَحَبَّت ہی نے مچائی ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت انسان کو ظالم بنا دیتی ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت انسان کو بے حِس و بے باک بنا دیتی ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت انسان کو پتھر دِل بنا دیتی ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت اعمال کو ضائع کر دیتی ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت دِین کو نُقصان پہچانے کا سبب ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت گمراہی کا سبب ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت انسان کو نیکیوں سے دُور کر دیتی ہے، **دُنیا** کی محبت آخرت کی یاد سے غافل کر دیتی ہے، دنیا کی محبت عشقِ خدا و عشقِ مصطفٰے سے محروم کر دیتی ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت ہی گُناہوں پہ دلیر کر دیتی ہے، العرض دنیا کی محبت میں کسی بھی طرح کی بھلائی نہیں ہے۔ آیئے! **دُنیا** کی مذمّت پر 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتی ہیں:

1. دُنیا کی مَحَبَّت تمام گُناہوں کی جڑ ہے۔[1]

---

1 . . . موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، ۵/۲۲، حدیث: ۹

www.dawateislami.net

2. چھ(6)چیزیں عمل کو ضائع کر دیتی ہیں:(۱)مخلوق کے عُیُوب کی ٹوہ میں لگے رہنا(۲)دل کی سختی(۳)دُنیا کی مَحَبَّت(۴)حَیا کی کمی(۵)لمبی اُمید اور(۶)حد سے زِیادہ ظُلم۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا دُنیا کس قدر حقیر چیز ہے، لہٰذا اِس کو اہم سمجھنا بڑی بے وقوفی ہے کیونکہ اللہ پاک کے نزدیک تو دُنیا کی حیثیت مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے۔ یاد رکھیں یہ دُنیا تو آخرت کی کھیتی ہے، اگر ہم اس میں اچھے اعمال کی صُورت میں بیج بوئیں گی تو آخرت میں اَجر وثواب کی صُورت میں فصل کاٹ سکیں گی۔ لہٰذا مال ودولت کی حِرص پالنے کے بجائے اللہ پاک کی طرف سے جو نعمتیں عطا کی گئیں ہیں، اُنہی پر قناعت کرتے ہوئے اُس کی رِضا پر راضی رہتے ہوئے حِرص کی آلُودگیوں سے خُود کو بچانا چاہئے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُنیاوی مال ودولت کے حُصُول کی خواہش وکوشش کرنے کے بجائے آخرت کی نعمتوں کو پانے کیلئے خوب نیکیاں کیجئے اور دُنیا سے بے رغبتی اختیار کیجئے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کی: ہم سب میں بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اَزْهَدُكُمْ فِي الدُّنْيَا وَاَرْغَبُكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ یعنی تم میں سب سے بہترین وہ ہے جو دنیا سے زیادہ بے رغبتی اور آخرت میں زیادہ رغبت رکھنے والا ہو۔[2]

1...کنز العمال، کتاب المواعظ والرقاق الخ، قسم الاقوال، جزء:۱۶، ۸/۳۶، حدیث:۴۴۰۱۶

2...شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/۳۴۳، حدیث:۱۰۵۲۱

www.dawateislami.net

دنیا سے بے رغبتی کسے کہتے ہیں؟

حضرتِ علامہ عبدُ الرؤف مَناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: دُنیا کے فنا اور عیب دار ہونے کی وجہ سے بے رغبتی کرے اور آخرت کی بُزرگی اور ہمیشہ رہنے کی وجہ سے آخرت میں رغبت رکھے، عقلمند وہ ہے جو دُنیا اور دُنیا کے میل کچیل سے اپنے آپ کو بچائے اور دُنیا کو اپنا خادِم بنائے، ضرورت کے مُطابق دُنیا جمع کرے اور اس کے علاوہ دنیا سے کنارہ کَشی اختیار کرے کیونکہ جب کوئی دنیا سے مُنہ موڑتا ہے تو دُنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے، جو دُنیا کمانے کی خاطر جتنا دُنیا کے پیچھے بھاگتا ہے، دُنیا اس سے اتنی ہی بھاگتی ہے، جیسے سایہ سُورج کی طرف مُنہ کر کے چلنے والے کے پیچھے پیچھے آتا اور سُورج سے پیٹھ پھیر کر چلنے والے کے آگے آگے بھاگتا ہے، اگر یہ شخص اپنے آگے بھاگنے والے سایہ کو پکڑنے کی کوشش کرے بھی تو ناکام ہو گا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ حقیقت ہے کہ جو دُنیا کے پیچھے بھاگتا ہے تو دُنیا اسے اپنے پیچھے بھگاتی ہے اور وہ دُنیا کی مَحبَّت میں سَرکَش و نافرمان ہو کر دِھیرے دِھیرے دِین سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے۔ جبکہ جو خوش نصیب دُنیا سے بے رغبتی اِختیار کرتا ہے تو دُنیا خود اس کے قدموں میں چلی آتی ہے۔ اگر ہم دُنیا کی مَحبَّت سے پیچھا چُھڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنا چاہتی ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے شریعت و سُنَّت کے مُطابق عمل کرنے کی سعادت نصیب ہو گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مُتَّقِی و پرہیز گار، اچھی عادات و کردار کے حامل

1 ... فیض القدیر، ۳/۲۶۶ تحت الحدیث: ۴۱۱۴

www.dawateislami.net

بے شُمار لوگ وابستہ ہیں۔ اللہ کریم ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت عطا فرمائے اور خُوب خُوب نیکیاں کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی خُرافات اور ان کا بائیکاٹ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یزید پلید نے جن خُرافات اور بُرائیوں کا سَرِ عام اِرْتِکاب کیا تھا، بد قسمتی سے آج وہی چیزیں ہمارے مُعاشرے میں بھی عام ہوتی جارہی ہیں، حالانکہ ہمارا پیارا دین ہمیں ان تمام خرافات سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ آیئے! اسی بارے میں مزید کچھ سنتی ہیں:

یزید کی ایک بُرائی شراب نوشی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یزید کی بُری عادتوں میں سے ایک شراب نوشی بھی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شراب پینا حرامِ قطعی ہے اور اسے حلال جان کر پینا تو کُفر ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے مُعاشرے میں یہ بُرائی بھی عام ہوتی جارہی ہے۔ یاد رکھئے! شراب تمام بُرائیوں کی جڑ ہے کہ شراب پی کر انسان ہر گُناہ میں بآسانی مُبتلا ہو سکتا ہے کیونکہ شرابی کو ہوش نہیں ہوتا اور وہ اچھے بُرے کی تمیز بھی کھو بیٹھتا ہے۔ شراب کیا گُل کِھلاتی ہے؟ آیئے! اس ضمن میں ایک حدیثِ پاک سنتی ہیں: چنانچہ

شراب نے کیا گُل کِھلائے

حُضور نبیِّ مکرّم، نُورِ مجسّم صلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: بُرائیوں کی اصل

www.dawateislami.net

(یعنی شراب) سے بچو کیونکہ تم سے پہلے ایک شخص تھا، جو اللہ پاک کی عبادت کیا کرتا اور لوگوں سے الگ تھلگ رہتا، ایک عورت اس کی مَحَبَّت میں گرفتار ہو گئی اور اس کی طرف خادِم کو کہلا بھیجا کہ ہم تمہیں گواہی کے لئے بُلا رہے ہیں۔ چنانچہ وہ وہاں پہنچ گیا۔ جب بھی وہ کسی دروازے سے اندر داخل ہوتا تو وہ اس پر بند کر دیا جاتا، یہاں تک کہ وہ ایک نہایت حسین و جمیل عورت کے پاس پہنچا، جس کے قریب ایک لڑکا کھڑا تھا اور وہاں شیشے کا ایک بڑا برتن تھا، جس میں شراب موجود تھی۔ اس عورت نے عابد سے کہا: میں نے تجھے کسی قسم کی گواہی دینے کے لئے نہیں بُلایا بلکہ اس لئے بُلایا ہے کہ تُو اس لڑکے کو قتل کر کے مجھ سے بدکاری کرے یا پھر شراب کا صرف ایک جام پی لے، اگر تُو نے اِنْکار کیا تو میں واویلا کروں گی اور تجھے ذلیل ورُسوا کر دوں گی۔ جب اس شخص نے دیکھا کہ اس کے پاس اس سے چُھٹکارے کی کوئی راہ نہیں تو اس نے کہا: مجھے شراب کا گلاس پلا دے۔ عورت نے شراب کا ایک جام پلایا تو اس نے مزید مانگا، پس وہ اسی طرح شراب پیتا رہا یہاں تک کہ اس عورت کے ساتھ مُنہ بھی کالا کیا اور لڑکے کو بھی قتل کر دیا۔ لہٰذا تم شراب سے بچتے رہو۔ اللہ کی قسم! ایمان اور شراب نوشی دونوں کسی شخص کے سینے میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے، ہاں! عنقریب ایک دوسرے کو باہر نکال دے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی دوسری بُرائی، گانے باجے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یزید پلید میں ایک بُرائی یہ بھی تھی کہ وہ

1 ... ابن حبان، کتاب الاشربۃ، ذکر مایجب علی المرء ... الخ، ۷/۳۶۷، حدیث: ۵۳۲۴

www.dawateislami.net

گانے باجے سُننے کا عادی تھا جبکہ گانے باجے سُننا ناجائز، سخت حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ مگر افسوس! صد کروڑ افسوس! یہی بُرائی آج ہمارے معاشرے میں بھی عام ہوتی نظر آرہی ہے، چھوٹی ہو یا بڑی، اسلامی بھائی ہوں یا اسلامی بہنیں ایک تعداد ہے جو اس بُرائی میں مُبتلا نظر آتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا موسیقی مسلمانوں کی نَس نَس میں اُترتی چلی جارہی ہے، آج تو ہر جگہ ہی موسیقی کی دُھنیں سُنی جاتی ہیں۔ بچوں کے اکثر کھلونوں میں میوزک ہے۔ ان کے جھولوں میں میوزک ہے یہاں تک کہ بچوں کے جوتوں میں بھی میوزک ہے۔ غور کریں جب بچپن ہی سے بچہ میوزک سُننے کا عادی ہو گا تو بڑا ہو کر میوزک سے کیسے بچ سکے گا۔ فی زمانہ موبائل فون کے ذریعے مَعَاذَ اللہ گانے باجے سننا تو بہت ہی آسان ہو چکا ہے۔ دورِ جدید کی اس ایجاد سے جہاں دن رات گانے سُننے کا گناہ ہو رہا ہے، وہیں اپنے موبائل فون پر میوزک بھری کالرٹون (Caller Tune) اور رِنگ ٹون (Ring Tune) سیٹ کرکے دوسروں کو سُنا کر مزید اپنی آخرت خراب کی جارہی ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! گانے سُننا ناجائز و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ احادیثِ مُبارکہ میں اس بُرے فعل کی مُمانعت وارِد ہوئی ہے۔ آیئے! اس بارے میں 3 روایات سنتی ہیں۔

(1) جو گانا سُنتا ہے، قِیامت کے دن اللہ پاک اس کے کانوں میں پِگھلا ہوا سِیسہ اُنڈیلے گا۔[1]

---

1 ... کنزُ العُمّال، کتاب اللھو ... الخ، قسم الاقوال، جزء:۱۵، ۹۶/۸، حدیث: ۴۰۶۶۲

www.dawateislami.net

(2) گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیوں کہ یہ شہوت کو اُبھارتے اور غیرت کو برباد کرتے ہیں اور یہ شراب کے قائم مقام ہیں، ان میں نشے کی سی تاثیر ہے۔[1]

(3) گانا اور لَہو دل میں اس طرح نِفاق اُگاتے ہیں، جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے۔ قسم ہے اس ذاتِ مُقَدَّس کی جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! بے شک قرآن اور ذِکْرُ اللہ ضرور دل میں اس طرح ایمان اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبز گھاس اُگاتا ہے۔[2]

اللہ پاک ہمیں گانے باجے کی نحوست سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر وقت نعت و تلاوت، سُنّتوں بھرے بیانات، مدنی مُذاکرے اور مدنی چینل کے ایمان افروز سلسلے دیکھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میں گانے باجوں اور فِلموں ڈِراموں کے گنہ چھوڑوں
پڑھوں نعتیں کروں اکثر تلاوت یَا رَسُولَ اللّٰہ

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی تیسری بُرائی، سُود

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یزید پلید کی خُرافات میں سے ایک بُرائی یہ بھی تھی کہ اُس نے سُود جیسے گھناؤنے گُناہ کو عام کیا، حالانکہ سُود قطعی حرام اور جہنَّم

1...تفسیر درمنثور، پ۲۱، لقمان، تحت الآیۃ ۶، ۶/۵۰۶، شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ۴/۲۸۰، حدیث: ۵۱۰۸

2...مسند الفردوس، ۲/۱۰۱، حدیث: ۴۲۰۴

www.dawateislami.net

میں لے جانے والا کام ہے۔ اس کے حرام ہونے کا اِنکار کرنے والا کافر اور جو حرام سمجھ کر اس بیماری میں مُبتلا ہو، وہ فاسِق اور اُس کی گواہی نامقبول ہے۔ بد قسمتی سے یہ بُرائی بھی ہمارے مُعاشرے میں بڑی تیزی سے پھیلتی جارہی ہے، اگر کسی حاجت مند کو قرض (Loan) کی ضرورت پڑ جائے تو جگہ جگہ سُودی اِدارے قائم ہیں، جن سے بآسانی سُود پر قرض مل جاتا ہے اور قرض لینے والے بھی مکمل رضا مندی سے یہ حرام کرتے نظر آتے ہیں۔ ایسے موقع پر اگر کوئی سمجھانے کی کوشش بھی کرے تو اس قسم کی باتیں سُننے کو ملتی ہیں: کیا کریں مجبوری ہے، ہم تو بے بس ہیں، اس کے بغیر چارہ ہی نہیں، ہم اکیلی کر بھی کیا سکتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ یہ باتیں دُرُست نہیں، کیونکہ نہ تو ہم بے بس و مجبور ہیں اور نہ ایسا ہے کہ ان حرام کاریوں کے بغیر چارہ نہیں اور جہاں تک اس بات کا تعلّق ہے کہ ہم اکیلی کیا کر سکتی ہیں، کم از کم ہم اپنی اصلاح کی کوشش کا جذبہ تو پیدا کریں، ہمّت و حوصلے اور خُلوصِ نیّت کے ساتھ عملی میدان میں آگے تو بڑھیں، کیا خالی نعرے لگانے سے مُعاشرے کا بِگڑا ہوا نظام دُرست ہو جائے گا؟ کیا محض کُڑھتی رہنے سے مُعاشرے میں تبدیلی آجائے گی؟ جی نہیں! بلکہ ہمیں سب سے پہلے اپنے آپ کو بدلنا ہو گا، اپنا جائزہ لینا ہو گا، آپ تاریخ کے اوراق اُٹھا کر دیکھ لیجئے، اسلام کے عظیم سپہ سالاروں کے حیرت میں ڈالنے والے عظیم کارناموں کو دیکھ لیجئے، جہاں بھی تبدیلی آئی، وہ کسی اِنقلابی قدم اُٹھانے کے سبب آئی۔ ابھی تو ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرَام اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، اس ماہِ مقدّس کی 10 تاریخ کو جو عظیم واقعہ رُونما ہوا، اس میں ہمارے لیے مدنی تربیت کے بے شمار مدنی پھول ہیں، لاکھوں سلام! اہلبیت کے اُن عظیم شاہسواروں پر کہ جن کے

www.dawateislami.net

سروں پر ظلم و سِتم کے بادل منڈلا رہے تھے، ہر طرف سے اذّیت و تکلیف کی آندھیاں چلائی جارہی تھیں مگر کسی کی **نماز قضا نہیں ہوتی**، لاکھوں سلام! خاندانِ اہلبیت کی اُن پاک دامن بیبیوں پر کہ اپنی آنکھوں کے سامنے خون کی ندیاں بہتی دیکھ رہی ہیں، مگر **شریعت کا دامن** ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اللہ پاک خاندانِ اہلبیت کے صدقے ہمیں بھی عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ جذبۂ ایمانی نصیب فرمائے، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے کچھ کر گزرنے کی ہمت و توفیق بھی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایک بات یاد رکھیں کہ دوا کھائی جاتی ہے تب ہی بیماری سے شفا ملتی ہے۔ جبکہ ہم چاہتی ہیں کہ دوا بھی نہ کھائیں اور مرض سے شِفا بھی مل جائے۔ مانا کہ مُعاشی خوشحالی کے لئے پورے مُعاشرے کو سُود اور دیگر بُرائیوں سے پاک کرنے کی ضرورت ہے مگر یاد رکھیں! مُعاشرہ فرد سے بنتا ہے، جب تک ہم اپنی اصلاح کی کوشش نہیں کریں گی، سارے مُعاشرے کی اصلاح کیسے ہوگی؟ آیئے! اب سُود کی مَذمّت پر چند روایات سنتی ہیں: چنانچہ

1. **ارشاد فرمایا:** سُود (کا گناہ) ستّر (70) حصّہ ہے، ان میں سب سے کم درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زِنا کرے۔[1]
2. **ارشاد فرمایا:** (ظاہری طور پر) سُود اگرچہ زیادہ ہی ہو، آخرِ کار اس کا اَنجام کمی پر ہوتا ہے۔[1]

---

1 . . . ابن ماجة، ابواب التجارات، باب التغليظ فی الربا، ۳/۷۲، حدیث: ۲۲۷۴

www.dawateislami.net

3. **ارشاد فرمایا:** قیامت کے دن سُود خور کو اس حال میں اُٹھایا جائے گا کہ وہ دِیوانہ و مَخْبُوطُ الْحَوَاس (گھبرایا ہوا) ہو گا۔[2]

4. **ارشاد فرمایا:** جس قوم میں سُود پھیلتا ہے اس قوم میں پاگل پن پھیلتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی چوتھی بُرائی، نماز نہ پڑھنا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یزید پلید جن بُرائیوں میں مبتلا تھا ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ وہ یا تو سِرے سے نماز ہی نہیں پڑھتا تھا اور اگر پڑھتا بھی تھا تو قضا کر کے پڑھتا تھا، حالانکہ نماز قضا کر کے پڑھنا بھی گُناہ ہے، اور نہ پڑھنا تو اس سے بھی بڑا گُناہ ہے۔ فی زمانہ یہ گناہ بھی بالکل عام ہے۔ اوّل تو ہماری اکثریت نمازوں کی ادائیگی سے غافل اور حُقُوقُ اللہ پامال کرنے کی طرف مائل نظر آتی ہے اور جو اسلامی بہنیں پڑھتی بھی ہیں ان میں سے شاید ایک بڑی تعداد کو نماز دُرست پڑھنا نہیں آتی ہو گی۔ حالانکہ نماز اِنتہائی اَہمیّت کی حامل ہے، جس کا اَندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا کہ روزِ قیامت حُقُوقُ اللہ میں سب سے پہلے اسی کے مُتَعَلِّق سوال کیا جائے گا۔ حَدِیثِ پاک میں ہے **"اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ صَلَاتُہٗ"** یعنی کل قِیامت کے دن بندے سے سب پہلے اس کی نماز کے بارے میں سوال ہو گا۔ اس حَدِیثِ پاک کے تَحْت حَضْرتِ علّامہ عَبْدُ الرَّؤف مناوِی

---

1 ... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/۱۰۹، حدیث: ۴۰۲۶

2 ... معجم کبیر، ۱۸/۶۰، حدیث: ۱۱۰

3 ... کتاب الکبائر للذہبی، الکبیرۃ الثانیۃ عشرۃ، ص ۷۰

www.dawateislami.net

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ بے شک نماز اِیمان کی عَلامت اور اَصْلِ عِبادَت ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِسلام میں جو اَہمیّت نَماز کو حاصِل ہے وہ کسی اور عِبادَت کو حاصِل نہیں، نَماز اَرْکانِ اِسْلام میں سے ایک اَہَمّ تَرین رُکن ہے، نَماز ایک بَہُت ہی عَظِیم عِبادَت ہے، نماز جنَّت میں لے جانے والا عمل ہے، نماز نُور ہے، خُشُوع وخُضُوع کے ساتھ دو رَکعتیں ادا کرنے والے کے لئے جنَّت واجِب ہو جاتی ہے،[2] دو رَکعت نماز دُنیا و مَافِیْھَا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اِس میں ہے اس سب) سے بہتر ہے، نماز اللہ پاک کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل ہے، نَماز میں ہر سجدے کے عِوَض ایک نیکی لکھی جاتی، ایک گُناہ مِٹایا جاتا اور ایک دَرَجہ بُلند کیا جاتا ہے، نَمازی بروزِ قیامت سَلامتی کے ساتھ جنَّت میں داخل کیا جائے گا، نَماز سے گُناہ جھڑتے ہیں، ایک نَماز پچھلی نَماز کے دوران ہونے والے گناہوں کو دھوڈالتی ہے، نمازی خَیْر میں رات گُزارتا ہے، نَماز بُرائیوں کو مِٹادیتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی روزانہ پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نفل نمازوں کی سعادت بھی نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے بالخصوص اُن گناہوں کی مذمّت اور ان کے نُقصانات سُنے، جن کو یزید پلید نے عام کیا۔ یاد رکھئے! گناہ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، اس میں نقصان ہی نقصان ہے اور گناہوں میں کس قدر نُحُوست ہے، اس کی تباہی و بربادی کا اندازہ اس روایت سے لگائیے، چنانچہ

---

1 ... التیسیر شرح جامع الصغیر، ۱/ ۳۹۱

2 ... مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، ص ۱۱۸، حدیث: ۲۳۴

www.dawateislami.net

امیرُ المؤمنین حضرت عمر بن خَطّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا کہ تم اللہ پاک کے اس فرمان (پارہ8، سورۂ انعام، آیت نمبر:160) سے ہر گز دھوکے میں نہ پڑنا:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا

(پ۸،الانعام:۱۶۰)

تَرجَمۂ کنزالایمان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں اور جو برائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اس کے برابر۔

کیونکہ گناہ اگر چہ ایک ہی ہو اپنے ساتھ دس(10) بُری خصلتیں لے کر آتا ہے: (۱)جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ پاک کو غضب دِلاتا ہے اور وہ اسے پورا کرنے پر قُدرت رکھتا ہے۔(۲)وہ(یعنی گناہ کرنے والا) اِبلیس ملعُون کو خوش کرتا ہے۔(۳)جنّت سے دُور ہو جاتا ہے۔(۴)جہنّم کے قریب آجاتا ہے۔(۵)وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے۔(۶)وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے۔ (۷)اعمال لکھنے والے فرشتوں یعنی کِرَاماً کَاتِبِیْن کو ایذا دیتا ہے۔ (۸)وہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روضۂ مبارکہ میں رنجیدہ کرتا ہے۔(۹)زمین وآسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بنالیتا ہے۔(۱۰)وہ تمام انسانوں سے خیانت اور ربُّ العالمین کی نافرمانی کرتا ہے۔[1]

آہ! ہر لمحہ گنہ کی کثرت اور بھرمار ہے
غلبۂ شیطان ہے اور نفسِ بداَطوار ہے
ہائے! نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں
آہ! نامے میں گُناہوں کی بڑی بھرمار ہے

1 . . . بحر الدموع، الفصل الثانی عواقب المعصیة، ص:۳۰

www.dawateislami.net

چُھپ کے لوگوں سے گناہوں کا رہا ہے سلسلہ تیرے آگے یاخدا ہر جُرم کا اظہار ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۴۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حُسنِ سلوک کے نکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے حُسنِ سلوک سے متعلق چند نکات سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔

پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:(1) فرمایا: ہر حُسنِ سلوک صدقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔[1] (2) فرمایا: جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صِلۂ رحمی کرے۔[2] ☆قرآن وحدیث میں رشتہ داروں اور ذَوِی القُربیٰ (یعنی قرابت والوں) کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کا حکم ہے۔[3] ☆حُسنِ سلوک کی مختلف صورتیں ہیں، ہَدِیّہ و تحفہ دینا اور اگر ان کو کسی کام میں مدد درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔[4] ☆حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کروگے تو وہ تمہارے ماں باپ کی طرح ہو جائیں گے اگرچہ تمہارے اور ان کے درمیان کوئی

1...مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴

2...بخاری، کتاب الادب، باب اکرام الضیف...الخ، ۴/۱۳۶، حدیث: ۶۱۳۸

3...ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل البیع، ۹/۶۷۸ ماخوذا

4...الدرر الحکام، کتاب الکراھیۃ والاستحسان، فصل من ملک امۃ...الخ، ۱/۳۲۳ ملخصا

www.dawateislami.net

رشتہ ناطہ نہ ہو۔[1] ☆اولیاءُ اللہ اپنی بُرائیاں کرنے والوں بلکہ جان کے درپے رہنے والوں کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک کیا کرتے ہیں۔[2] ☆حُسنِ سلوک کرنے سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ ☆حُسنِ سلوک لوگوں کی خوشی کا سبب ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے فرشتوں کو مَسَرّت ہوتی ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے شیطان کو رَنج پہنچتا ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے رِزق میں برکت ہوتی ہے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... امام اعظم کی وصیتیں، ص ۲۶

2 ... غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۴۲ ماخوذا

3 ... تنبیہ الغافلین، ص ۳۷ ملخصا

www.dawateislami.net

بیان:5 ہر مُباح بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ کریم اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے قِیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ... معجم اوسط، ۲۵۲/۵، حدیث: ۲۷۳۵

2 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"وقت کی اہمیت"** اس بیان میں ہم وقت کی قدر کرنے، وقت کے قدر دانوں کے واقعات، قرآن و حدیث میں وقت کی قدر پر مشتمل ترغیبات، وقت ضائع کرنے والے امور کے ساتھ ساتھ وقت کے عظیم قدر دان حضرت امام زینُ الْعابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت کے کچھ گوشوں سے مُتَعَلِّق بھی سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! سب سے پہلے دعوتِ اِسلامی کے ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"قُوْتُ الْقُلُوْب"** جلد 1 کے صفحہ نمبر 474 سے ایک سبق آموز حکایت سنئے اور اس سے حاصل

www.dawateislami.net

ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل میں سجانے کی کوشش کیجئے! چنانچہ

غفلت کی نیند اور زندگی کی بربادی

کسی (نادان شخص) نے ایک فلسفی حکیم سے کہا کہ میرے سامنے کسی ایسی شے کی خوبیاں بیان کیجئے کہ جس کے اِستِعمال سے میں دن کے وَقْت بھی سوتا رہوں۔ حکیم نے کہا: اے فُلاں! تُو کتنا کَم عَقل ہے! تیری عُمْر کا آدھا حِصّہ تو پہلے ہی (رات کو غفلت میں) سوتے ہوئے گزر رہا ہے، حالانکہ نیند مَوْت کا دوسرا نام ہے اور اب تُو اپنی عُمْر کے (4 حصوں میں سے) تین چوتھائی (3/4) حِصّے کو مزید نیند کی نَذر کرنا چاہتا ہے اور صرف ایک چوتھائی (1/4) حِصّے کو زندگی؟ تو اُس بندے نے پوچھا: وہ کیسے؟ اُس حکیم نے بتایا: مثلاً تیری عُمْر 40 سال ہو تو آدھی عُمْر 20 سال ہو گی اور تُو ہے کہ اِسے بھی مزید 10 سال بنانا چاہتا ہے۔ (یعنی جب دن کو بھی مزید سویا رہے گا تو مزید 10 سال کم ہو جائیں گے اور تیرے پاس آخِرت کے لیے زادِ راہ اِکٹّھا کرنے کے لیے صِرْف 10 سال ہی باقی بچیں گے، لہٰذا زیادہ سونے کی خواہش کو دل سے نکال دے۔)[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ اس عقلمند شخص نے زیادہ سونے کی آرزو رکھنے والے شخص کی کیسے اچّھے اَنداز میں اِصلاح کی اور اُسے فِکْرِ آخِرت کا مَدَنی ذِہن دینے کی کیسی پیاری کوشش کی۔ بیان کردہ واقعے میں بالخُصُوص اُن نادان اسلامی بہنوں کے لئے عِبرت کا سامان ہے کہ جن کا اَکثر وَقْت فقط سونے میں یا بیماروں

1... قوت القلوب، ۱/۴۷۴

www.dawateislami.net

کی طرح بستر پر پڑی رہنے میں ہی کٹ جاتا ہے اور اُن کو نہ تو نمازوں کا ہوش ہوتا ہے اور نہ ہی گھر والوں اور شوہر کے حُقوق کی پروا۔ یاد رکھئے! بِلا وجہ زیادہ سونا ایک ایسی بُری عادت ہے کہ جو وَقْت کی شدید بَربادی کے ساتھ ساتھ دنیا و آخِرت میں ذِلّت و رُسوائی کا باعِث بھی بن سکتی ہے۔ چنانچہ

نبی کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: حضرت سُلیمان بن داوٗد عَلَیْہِمَا السَّلام سے اُن کی والِدۂ ماجِدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے فرمایا: اے میرے بیٹے! رات کو زیادہ دیر نہ سونا، کیونکہ رات کو زیادہ سونا انسان کو قِیامت کے دن فقیر بنادے گا۔ (1)

شَیْخُ الحدیث، حضرت علّامہ عَبْدُ الْمُصطفٰے اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمام بُزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ تین (3) عادتوں کو لازم پکڑو۔ کم بولنا، کم سونا، کم کھانا کیونکہ زیادہ بولنا، زیادہ سونا، زیادہ کھانا، یہ عادَتیں بہت ہی خَراب ہیں اور اِن عادَتوں کی وجہ سے انسان دِیْن و دُنیا میں نُقصان اُٹھاتا ہے۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! وَقْت اللہ پاک کی ایک ایسی نعمت ہے جو ہر اِنسان کو برابر ملتی ہے۔ ایسا نہیں کہ غریب کے لئے دن رات میں 24 گھنٹے ہیں تو اَمیر کے لیے 27 بلکہ اللہ کریم نے ہر ایک کو دن رات کی صورت میں 24 گھنٹے ہی عطا فرمائے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کون اِن اَوْقات کی قَدْر کرتا ہے اور کون انہیں بَربادکرتا ہے، کیونکہ عنقریب اِس زِندَگی کے سَفَر کا اِخْتِتام ہونے ہی والا ہے، جیسا کہ

1... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ماجاء فی قیام اللیل، ۲/۱۲۵، حدیث، ۱۳۳۲

2... جنتی زیور، ص۱۲۵

www.dawateislami.net

اِبنِ آدم کا ٹھکانہ

حضرت سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ اے اِبنِ آدم! تُو مختلف مَرحَلوں کا مَجمُوعہ ہے، جب بھی تیرے پاس سے دن یا رات گزرتے ہیں تو تیرا ایک مَرحَلہ خَتْم ہو جاتا ہے اور جب تیرے تمام مَراحِل خَتْم ہو جائیں گے تو تُو اپنی مَنْزِل یعنی جَنَّت یا جہنَّم تک پہنچ جائے گا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! وَقْت کی قَدْر سے کیا مُراد ہے؟ وَقْت کی قَدْر کیسے کی جائے؟ آیئے! اِس کو قُرآنِ کریم کی آیتِ مبارکہ سے سمجھنے کی کوشش کرتی ہیں، چنانچہ پارہ 30 سُوْرَۂ عَصْر کی آیت نمبر 1 تا 3 میں اِرْشادِ باری ہے:

وَ الْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۬ۙ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾

(پ۳۰، العصر: ۱ تا ۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اس زمانۂ محبوب کی قسم۔ بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے۔ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (اِنسان) اپنی اَصْل پُونجی (یعنی) عُمْر کو، کفر، گناہ، غفلت، دُنیا طَلَبی، کھیل کُود میں بَرباد کر رہا ہے، اِسے آخرت (کو بہتر) بنانے کا ذَرِیعَہ نہیں بناتا۔ اِنسان تاجِر ہے، زِنْدَگی اُس کی دُکان اور اَعْمال دُکان کے سودے ہیں، اگر (اَعمال) اچّھے ہیں تو اُن کا خریدار ربّ

۱... قوت القلوب، الفصل الثامن والعشرون، ذکر المقام الرابع فی مراقبۃ الموقنین، ۱/۲۲۲

www.dawateislami.net

کریم ہے اور جنّت اُن کی قیمت، اگر بُرے ہیں تو شَیْطان خریدار ہے اور دوزَخ اُن کی قیمت، جیسا سودا ویسے خریدار۔[1]

عُمر اور برف میں مُشابہت

اِمام فخرُ الدِّین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یہ قَوْل نَقْل فرماتے ہیں کہ میں نے سُورۂ عَصْر کا مَفہوم ایک بَرف فَروش سے سمجھا جو بازار میں یہ آوازیں لگا رہا تھا: اُس شخص پر رَحْم کرو جس کا سَرمایہ پگھلا جارہا ہے۔ اُس شخص پر رَحم کرو جس کا سَرمایہ پگھلا جارہا ہے۔ اُس کی یہ بات سُن کر میں نے کہا: یہ ہے: ﴿اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک آدمی ضرور نُقصان میں ہے﴾ کا مطلب۔ (مزید فرماتے ہیں) لہٰذا جس کی عُمر بے کار گزر رہی ہے تو ایسا شخص نُقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو گا۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ ہماری زِنْدَگی بلکہ زِنْدَگی کا ہر ہر لمحہ کتنا قیمتی ہے اور زِنْدَگی کا یہ مُختصر سَفَر کس تیزی کے ساتھ کَٹ رہا ہے، لہٰذا عقلمند وہی ہے کہ جو اِس فانی دنیا کے دھوکے میں مُبْتَلا نہ ہو، سونے اور جَواہِرات سے زیادہ قیمتی لَمحات کی ناقَدْری نہ کرے، تَقْویٰ و پرہیز گاری اپنائے، اپنے شب و روز کو فُضُولیات میں نہ گنوائے، جن کاموں کے کرنے کا شریعت نے حکم فرمایا ہے، اُنہیں بجالانے میں ہر گز ہر گز سُستی کا مُظاہَرہ نہ کرے، بِالفَرْض نَفْس سُستی دِلائے تو نَفْس کو خُوب خُوب ڈانٹنے کی عادت بنائے اور جن کاموں سے رُکنے کا شریعت نے حُکْم فرمایا ہے اُن سے

---

1 . . . تفسیر نورالعرفان، پ ۳۰، العصر، تحت الآیۃ: ۲

2 . . . تفسیر کبیر، پ ۳۰، العصر، تحت الآیۃ: ۱، ۱۱/۲۷۸

www.dawateislami.net

رُکنے میں **"اگر مگر"** **"چُونکہ چُنانچہ"** سے کام لینے کے بجائے ایک لمحے کی بھی تاخیر نہ کرے، کیونکہ اگر ہم اِس فانی دُنیا کی رَنگینیوں میں ہی کھوئی رہیں، صرف اور صرف دُنیوِی مُستَقبِل کو سَنْوارنے میں ہی ہمارے قیمتی اَیّام غفلت کی نَذر ہو گئے اور مَوت کا فِرِشتہ آن پہنچا تو اللہ کی قَسم! ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی بھی مُہلَت نہیں دی جائے گی۔ لہٰذا ابھی وقت ہے اس کی قدر کیجئے۔ آیئے! ایک عِبرت ناک حِکایَت سنتی ہیں: چنانچہ

مال تقسیم کرنے کی بھی مہلت نہ ملی

دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"اِحیاءُ العُلُوم کا خُلاصہ"** کے صَفْحَہ 389 پر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُو بَکْر بن عَبْدُ اللہ مُزنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بَنِی اِسْرائیل میں سے ایک شخص نے مال جَمع کیا۔ جب اُس کی مَوت کا وَقْت آیا تو بیٹوں سے کہنے لگا: مجھے میرے مُختَلِف اَموال دِکھاؤ، اُس کے پاس بہت سے گھوڑے، اُونٹ اور غُلام لائے گئے۔ جب اُس نے اُن کی طرف دیکھا تو حسرت سے رونے لگا۔ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے اُسے روتے ہوئے دیکھا تو پوچھا: کیوں رو رہے ہو؟ اُس ذات کی قسم! جس نے تجھے یہ سب کچھ دیا ہے! جب تک میں تیری رُوح اور بَدَن کو ایک دوسرے سے جُدا نہ کر دُوں، یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ اُس نے کہا: مجھے کچھ مُہلَت دیجئے کہ میں اِس مال کو تقسیم کر دُوں۔ فِرِشتے نے کہا: اب تجھے مُہلَت نہیں، تُو نے یہ کام اپنی مَوت کے آنے سے پہلے کیوں نہ کیا۔ چنانچہ (پھر) مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کی رُوح قَبض فرمالی۔ [1]

1 ... لباب الاحیاء، ص ۳۸۹

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حِکایَت بِالْخُصُوص اُن غافل اسلامی بہنوں کے لئے باعثِ عِبرت ہے کہ جن کے پاس مال کی کمی نہیں مگر اِس کے باوُجُود وہ اِس میں مزید اِضافے کے لئے دن رات سوچتی رہتی ہیں۔ لاکھوں، کروڑوں بلکہ اَربوں روپے اور کئی جائیدادیں حاصل کرنے کے بعد بھی دل نہیں بھرتا، مال جمع کرنے کی حِرْص ہے کہ کم ہونے کے بجائے مزید بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ یاد رکھئے! مال جمع کرنا مُطْلَقاً بُرا نہیں، مال وہی بُرا ہے کہ جس کے حُقوقِ واجبہ (مثلاً زکوٰۃ، فطرہ وغیرہ) ادا نہ کئے جائیں، مال وہی بُرا ہے جو ہمیں شَرعی اَحکام کی بَجا آوری، مَوت، قَبْر و حَشْر کے مُعامَلات، اچّھے اَعمال و اچّھی صحبت سے غافِل کردے۔ لہٰذا وَقْت کی اَہَمِیَّت کو سمجھنے کی کوشش کیجئے اور بَقَدرِ ضرورت ہی مال جمع کیجئے، کیونکہ زندگی بار بار نہیں ملتی، آیئے! بطورِ ترغیب وَقْت کی اہمیت پر 3 فَرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتی ہیں: چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بَہُت سے لوگ دھوکے میں ہیں۔ ان میں سے ایک صحّت اور دوسری فَراغَت ہے۔[1]

2. ارشاد فرمایا: پانچ (5) چیزوں کو پانچ (5) چیزوں سے پہلے غَنیمت جانو! (1) جَوانی کو بُڑھاپے سے پہلے، (2) صحّت کو بیماری سے پہلے، (3) مالداری کو تنگدستی سے پہلے، (4) فُرصَت کو مَشْغُولِیَّت سے پہلے اور (5) زِندگی کو مَوت سے پہلے۔[2]

3. ارشاد فرمایا: روزانہ جب سُورج طُلُوع ہوتا ہے تو "دِن" یہ اِعلان کرتا ہے کہ اگر

---

1 . . . بخاری، کتاب الرقاق، باب ماجاء فی الرقاق . . . الخ، ۴/۲۲۲، حدیث: ۶۴۱۲

2 . . . مستدرک، کتاب الرقاق، باب نعمتان مغبون فیھما . . . الخ، ۵/۴۳۵، حدیث: ۷۹۱۶

www.dawateislami.net

آج کوئی اچّھا کام کرنا ہے تو کرلو کہ آج کے بعد میں کبھی پَلٹ کر نہیں آؤں گا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ اَحادیثِ مُبارَکہ سُن کر خُصُوصاً اُن اسلامی بہنوں کو خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے جو گھنٹوں اَخبارات اور ناولوں کا مطالعہ کرنے، بار بار آئینہ دیکھنے، فلمیں ڈرامے یا موسیقی سے بھرپور پروگرام دیکھنے سننے، کرکٹ یا دیگر کھیلوں کی نشریات دیکھنے یا اِن کی تفصیلات سُننے، موبائل یا کمپیوٹر پر گیمز کھیلنے، نائٹ پیکجز کے ذریعے نامَحرم مردوں سے فون پر باتیں کرنے اور سوشَل مِیڈیا (Social Media) کا فضول یا گناہوں بھرا اِستِعمال کرنے میں وَقْت کی نعمت کو بَرباد کرتی اور دُنیا و آخِرت میں حسرت و شرمندگی کا سامان اکٹھا کرتی ہیں۔ اگر یہی وَقْت نماز، روزوں، ذِکْر و دُرُود، تِلاوَت، حَمد و نعت، والدَین کی خدمت، نیکی کی دعوت، قَبْر و آخِرت کے مُعامَلات کی تیاری، اَوْلاد کی تَرْبِیَت اور حُصُولِ عِلْمِ دِین جیسے نیک کاموں میں گزرتا تو یقیناً دُنیا و آخِرت میں اِس کی برکتیں نصیب ہوتیں، مگر آہ! ہماری غفلتیں!!!

یاد رکھئے! وَقْت اللہ پاک کی ایک عَظِیْمُ الشّان نعمت ہے، بروزِ قِیامت جس طرح بندوں سے مُخْتَلِف نعمتوں سے مُتَعَلِّق سُوال ہوگا، اِسی طرح وقت کے مُتَعَلِّق بھی پوچھا جائے گا اور یہ بھی پوچھا جائے گا کہ عُمْر کن کاموں میں گزاری، چنانچہ پارہ 30 سُوْرَۃُ تَکَاثُر کی آیت نمبر 8 میں اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾ (پ۳۰، التکاثر:۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: پھر بے شک ضرور اُس دن تم سے نعمتوں سے پُرسش ہوگی۔

۱... شعب الایمان، باب فی الصیام، ماجاء فی لیلۃ النصف من الشعبان، ۳/۳۸۶، حدیث: ۳۸۴۰

www.dawateislami.net

حضرت علّامہ مَولانا مُفْتی محمّد سَیِّد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: (وہ نعمتیں کہ) جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عَطا فرمائی تھیں (مثلاً) صِحَّت و فَراغ و اَمْن و عَیْش و مال وغیرہ، جن سے دنیا میں لذّتیں اُٹھاتے تھے۔ (ان کے بارے) پوچھا جائے گا: یہ چیزیں کس کام میں خرچ کیں، اِن کا کیا شُکْر ادا کیا؟ اور تَرْکِ شُکْر (ناشُکْری) پر عذاب کیا جائے گا۔[1] چنانچہ

نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: قِیامت کے دن بندہ اُس وَقْت تک قَدَم نہ اُٹھا سکے گا جب تک کہ اُس سے 5 چیزوں کے مُتَعَلِّق سُوال نہ کرلیا جائے: **(1) عُمْر کِن کاموں میں صَرْف کی؟ (2) جَوانی کیسے گُزاری؟ (3) مال کہاں سے کَمایا؟ (4) کہاں خَرْچ کیا؟ (5) اور اپنے عِلْم پر کہاں تک عمل کیا۔**[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج دنیا میں ہی ان سوالات کے جوابات تیار کرلیجئے، ان سُوالات کے جوابات تیار کرنے کا ایک ذریعہ اپنے وقت کو اچھے کاموں میں صرف کرنا ہے۔ یاد رکھئے! لفظِ **"وقت"** میں صرف تین (3) حُرُوف ہیں، مگر دَر حقیقت یہ بہت قیمتی چیز ہے، وَقْت کو نہ کوئی خرید سکتا ہے اور نہ ہی اِسے ذخیرہ کیا جاسکتا ہے، یہ ایک ایسا مُسافِر ہے کہ جو مُسَلْسَل اپنا سَفَر جاری رکھے ہوئے ہے، جو کہیں پڑاؤ نہیں ڈالتا اور تمام لوگوں سے بے پَرْوا ہو کر اپنی مَنْزِلِ مَقْصُود کی جانِب گامزن رہتا ہے، قوموں کے عُرُوج و زَوال میں وَقْت کا کردار بہت اَہَم رہا ہے، جو قومیں وَقْت کی قَدْر دان ہوتی

---

1 ... تفسیر خزائن العرفان، پ۳۰، التکاثر، تحت الآیۃ: ۸، ص ۱۱۱۸

2 ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ ... الخ، باب فی القیامۃ، ۴/۱۸۸، حدیث: ۲۴۲۴

www.dawateislami.net

ہیں اور اپنے صبح و شام کو وَقْت کا پابند بنالیتی ہیں تو تَرَقّی خود آگے بڑھ کر اُن کا اِستقبال کرتی ہے ،اِس کے بَرعکس جو قومیں وَقْت کو بیکار سمجھ کر یُوں ہی گنوا دیتی ہیں تو ایسی قومیں غُلامی کی زِنْدَگی بَسَر کرتی ہیں، وَقْت کی بَربادی اُنہیں ذِلَّت و رُسوائی کے گڑھے میں اس طریقے سے دَھکیل دیتی ہے کہ اُن کا نام و نِشان بھی باقی نہیں رہتا۔ وَقْت کے مُعامَلے میں اگر ہم اپنی زِندَگی اور اللہ کریم کے نیک بندوں کی زِنْدَگیوں کا تقابل کریں تو ہمارے اور اُن کے اندازِ زِندَگی میں واضح فَرق دیکھ کر شاید ہم اَفسوس و شَرْمِندگی کے سَمُنْدر میں ڈُوب جائیں، کیونکہ یہ حضرات ٹائم پاس (Time pass) کرنے کے عادِی نہ تھے، بلکہ اِن کے ذہن و دِماغ میں وَقْت کی قَدْر و مَنْزِلَت کُوٹ کُوٹ کر بَھری ہُوئی تھی، نَزع کے عالَم میں اِنسان پر جو گُزرتی ہے، اس کو مرنے والا ہی جانتا ہے مگر اللہ والے اُس نازُک گھڑی میں بھی وَقْت کی اَہَمِیَّت سے غافِل نہیں ہوتے تھے بلکہ وہ آخری لمحات بھی نیکیوں میں گزارنا چاہتے تھے۔ آیئے! ایک اِیمان اَفروز حِکایَت سُنتی ہیں اور وَقْت کی قَدْر و قیمت کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہیں، چنانچہ

اَبھی وَقْت ہے

حضرت سَیِّدُنا اَحمد بن محمد بن زِیاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے منقول ہے: میں نے حضرت سَیِّدُنا ابو بَکْر عَطّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب حضرت سَیِّدُنا اَبُو قاسم جُنَیْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ انتِقال ہُوا تو میں اور میرے کچھ دوست وہاں مَوْجُود تھے، ہم نے دیکھا کہ انتِقال سے کچھ دیر قَبْل ضُعْف (یعنی کمزوری) کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیٹھ کر نَماز پڑھ رہے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دونوں پاؤں سُوجے ہوئے تھے۔ جب رُکُوع و سُجُود کرتے

www.dawateislami.net

تو ایک پاؤں موڑ لیتے جس کی وجہ سے بہت تکلیف اور پریشانی ہوتی۔ دوستوں نے یہ حالت دیکھی تو کہا: اے ابُو قاسِم! یہ کیا ہے؟ آپ کے پاؤں سُوجے ہوئے کیوں ہیں؟ فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَر یہ تو نعمت ہے۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت سَیِّدُنا ابُو محمد حَرِیرِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کہا: اے ابُو قاسِم! اگر آپ لیٹ جائیں تو کیا حَرَج ہے؟ فرمایا: ابھی وَقْت ہے جس میں کُچھ نیکیاں کرلی جائیں، اِس کے بعد کہاں موقع ملے گا۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہا اور اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی رُوح اِس دارِ فَانی سے عالَمِ بالا کی طرف پَرْواز کر گئی۔ یہ بھی منقول ہے کہ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کہا گیا: حُضُور! اپنی جان پر کچھ نَرْمی کیجئے، تو فرمایا: اب میرا نامۂ اَعمال بند کیا جارہا ہے، اِس وَقْت نیک اَعمال کا مُجھ سے زِیادہ کون حاجت مَند ہو گا۔ (1)

کر جَوانی میں عِبادت کاہِلی اچّھی نہیں
جب بُڑھاپا آ گیا کچھ بات بن پڑتی نہیں
ہے بُڑھاپا بھی غَنِیمت جب جَوانی ہو چکی
یہ بُڑھاپا بھی نہ ہو گا مَوت جس دَم آ گئی

(مرآۃ المناجیح، ۳/۱۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! عقلمند خاتون نہ تو خُود اپنا وَقْت ضائِع کرتی ہے اور نہ ہی دُوسروں کا وَقْت بَرْباد کرتی ہے بلکہ وہ تو اپنے وَقْت کی قَدْر کرتی، اپنے کام سے کام رکھتی، وَقْت کو اچّھے اچّھے کاموں میں صرف کرتی اور دُوسری اسلامی بہنوں کو بھی اِس کی ترغیب دِلاتی ہے، ٹائم پاس کرنے کی سوچ رکھنے والیوں کی اِصلاح کرتی اور فُضُول بات نکل جانے کی صورت میں فکرِ مدینہ کرتے ہوئے اپنا اِحْتِسَاب

1 . . . عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والستون بعد المائتین، ص ۲۵۰

www.dawateislami.net

بھی کرتی ہے۔ یہی وہ مَدَنی سوچ ہے کہ جس کے واضح آثار ہمیں بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُاللہ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت میں نُمایاں طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ آیئے! بَطورِ ترغیب 2 اِیمان اَفْروز واقِعات سُنتی اوران سے عِبرت کے مَدَنی پھول چُنتی ہیں، چنانچہ

ٹائم پاس کرنے والے کی اِصلاح

دعوتِ اِسلامی کے ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”اِحیاءُ العُلُوم“ جِلد2 صَفْحہ نمبر829 پر ہے: حضرت فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ مسجِدِ حَرام میں اَکیلے تشریف فرما تھے کہ ایک دوست اُن کے پاس آیا تو آپ نے اُس سے آنے کا سبب دَرْیافْت کیا، اُس نے کہا: میں آپ سے اُنْسِیَّت (Company) پانے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ تو وَحشت والا کام ہے! تم یہی چاہتے ہو کہ تم میرے لئے اپنا کلام مُزَیَّن کرو، میں تمہارے لئے اپنا کلام مُزَیَّن کروں، تم میرے لئے جھوٹ بولو اور میں تمہارے لئے جُھوٹ بولوں؟ (لہٰذا بہتری اِسی میں ہے کہ) یا تو تم میرے پاس سے چلے جاؤ یا میں تمہارے پاس سے چلا جاتا ہوں۔[1]

ایک سال کے روزے رکھے

دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **”منہاجُ العابدین“** صَفْحہ نمبر173 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا حَسّان بن سِنان تابِعی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ ایک بالاخانے (بُلند و بالا مکان) کے پاس سے گُزرے تو اُس کے مالک سے دَرْیافت کیا: یہ بالا خانے بنائے تمہیں کتنا عَرْصہ گزرا ہے؟ یہ سُوال کرنے کے بعد آپ دل میں سخت نادِم ہوئے اور

1... احیاء العلوم، ۲/ ۸۲۹

www.dawateislami.net

اپنے نَفْس سے مُخاطِب ہو کر یُوں فرمایا: اے مَغْرُور نَفْس! تُو فُضُول و بے مقصد سُوالات میں قیمتی وَقْت کو ضائع کرتا ہے۔ پھر اِس فُضُول سُوال کے کَفّارے میں آپ نے ایک سال کے روزے رکھے۔[1]

نَفْس یہ کیا ظُلْم ہے جب دیکھو تازہ جُرْم ہے ناتُواں کے سَر پہ اِتنا بوجھ بھاری واہ واہ!

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۴)

کلامِ رَضا کی وَضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس شعر میں فرماتے ہیں: اے بَدْکار نَفْس! تیرے ظُلْم و سِتَم کی بھی اب حَد ہو گئی! تُو ہر لَمحہ میری خطاؤں میں برابر اِضافہ کرواتا اور مجھ کمزور ترین کے سَر گناہوں کا بھاری بوجھ لَدْوَاتا چلا جا رہا ہے۔

وقت ضائع کرنے والے امور

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ہمارے بُزُرگانِ دِین وَقْت کے بارے میں کس قدر مُحتاط تھے۔ اگر اُن کا کوئی دوست مَحض اِس لئے آتا کہ تھوڑا دل بہل جائے اور کچھ ٹائم پاس ہو جائے تو یہ حضرات اُسے وَقْت کی اَہَمِیَّت پر مَدَنی پھول عطا فرماتے اور وَقْت کی بَربادی کے نُقصانات بتا کر اُس کی اِصلاح فرماتے۔ مگر افسوس کہ ہم اپنا وقت ضائع کر کے اُس پر نادم ہونے اور پچھتانے کے بجائے فخر محسوس کرتی ہیں۔ وہ کون کون سے فُضُول کام ہیں جن میں مُبْتَلا ہو کر ہم اپنے قیمتی لمحات کو ضائع کر رہی ہیں اور ہمیں ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ آیئے! کچھ ایسے اُمور کے مُتَعَلِّق سنتی ہیں جن میں مبتلا ہو کر ہماری اکثریت اپنا قیمتی وقت ضائع کر رہی ہے: چنانچہ

---

1 . . . منہاج العابدین، ص۱۷۳

www.dawateislami.net

انٹرنیٹ (Internet)

وقت ضائع کرنے والے ذرائع میں سے ایک بہت بڑا ذریعہ انٹرنیٹ بھی ہے۔ انٹرنیٹ کا دُرُست استعمال جہاں بے شُمار فَوائد کے حُصول کا ذریعہ ہے، وہیں اس کے غلط اور غیر ضروری استعمال کی وجہ سے ان گنت نُقصانات کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا ہے، جن میں سے ایک بہت بڑا نُقصان وَقْت کا برباد ہونا بھی ہے۔ بعض اسلامی بہنیں انٹرنیٹ، فیس بُک (Facebook) اور واٹس ایپ (Whatsapp) کی ایسی عادی ہو چکی ہیں کہ ایک لمحے کیلئے بھی موبائل فون نہیں چھوڑتی اور وقفے وقفے سے اپنے سونے جاگنے، شاپنگ کرنے، اچھا کھانے پینے اور دیگر مُعاملات اپنی سہیلیوں سے شیئر (Share) کرتی ہیں، بے شرمی و بے حیائی کی حدوں کو توڑتی ہوئی بے پردہ لڑکیاں اپنی تصاویر (Pictures) عام کرنے میں فخر محسوس کرتی ہیں۔ ہماری نوجوان نسل (New Genretion) انٹرنیٹ کے غلط استعمال میں اس قدر منہمک ہو چکی ہے کہ وہ اپنے کئی گھنٹے اس میں ضائع کر دیتی ہے۔ اگر کسی دن استعمال نہ کر سکیں تو عجیب سی بے چینی محسوس کی جاتی ہے اور ٹائم پاس نہیں ہوتا۔ ذرا سوچئے! کسی دن قرآنِ پاک کی تلاوت کا ناغہ ہونے پر اس قدر بے چینی اور اُداسی ہُوئی؟ اِشراق و چاشت یا تہجد کے نوافل ادا نہ کرنے پر اس قدر بے چینی ہوئی؟ **اے کاش!** ہمیں **تِلاوتِ قرآن کا ذوق و شوق** نصیب ہو جائے، **اے کاش!** ہمیں **کثرتِ عبادت** کی توفیق نصیب ہو جائے۔

عبادت میں گُزرے میری زندگانی کرم ہو کرم یا خُدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

موبائل فون

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح انٹرنیٹ کا صحیح استعمال کرنے سے کثیر دِینی اور دُنیوی فوائد حاصل ہوسکتے ہیں، اِسی طرح موبائل فون کا ضروری استعمال بھی ہمارے رشتے داروں سے تعلُّقات، سہیلیوں سے حال واحوال اور دیگر ضروریات کیلئے ہمارا مددگار ہے۔ مگر ہم نے اسے وقت ضائع کرنے کا شاید ایک آلہ سمجھ رکھا ہے، بالخصوص ہماری نوجوان اسلامی بہنیں اس کا غلط اور بے جا استعمال کرتے ہوئے سارا سارا دن ویڈیو گیمز کھیلتی یا فُضُول SMS بھیجتی (Send) کرتی ہیں، جن میں بے ہُودہ مذاق، عِشقِیہ وفِسقِیہ اشعار، اخلاقیات کو بگاڑنے اور بعض اوقات تو ایسے غیر شرعی کلمات ہوتے ہیں، جن کی وجہ سے حکمِ کفر لازم آتا ہو۔ مزید یہ کہ ایسے SMS پڑھ کر مَعَاذَ اللہ! خُوشی کا اِظہار کرکے دُوسروں کو بھی بھیجتی (Forward) ہیں۔ **یاد رکھئے!** اس طرح سارا دن موبائل فون کا استعمال آنکھیں کمزور ہونے، تعلیمی نقصان ہونے، غور و فکر کی صلاحیت ختم ہونے، پیسے اور زندگی کے قیمتی لمحات ضائع کرنے کا بھی سبب ہے۔ اگر ہمارے پاس موبائل فون ہے تو ہمیں اپنا پیسہ اور قیمتی وقت بچاتے ہوئے اس کا صحیح استعمال کرنا چاہیے، موبائل فون پر گانے سننے کے بجائے مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے نعت و تلاوت اور اَمیرِ اَہلسنّت، نگرانِ شُوریٰ کے سُنّتوں بھرے بیانات، فرض عُلُوم کورس، علمِ دِین سے مالا مال رنگ برنگے قیمتی مدنی پھولوں کی خوشبوؤں سے مہکتے ہوئے مدنی مذاکروں والے میموری کارڈ ھدیۃً حاصل کیجئے اور توجہ کے ساتھ سُنئے، جی ہاں! علمِ دین کا شوق رکھنے والوں اور والیوں کے لیے دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی کی طرف سے

www.dawateislami.net

مختلف **ایپلی کیشنز** (Applications) بھی متعارف کروائی جاچکی ہیں، مثلاً مولانا محمد الیاس قادِری، الحاج عبید رضا عطاری، حاجی محمد عمران عطاری، اوقاتُ الصّلوٰۃ (Prayer Time)، القرآنُ الکریم، رُوحانی علاج، مدنی انعامات، مدنی چینل، مدنی خاکہ، **دارُالافتاء اَہلسنّت**، حج و عمرہ وغیرہ ان ایپلی کیشنز (Applications) کے ذریعے بھی معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً یہ زندگی چند روزہ ہے، اگر ہم اس کو بے مقصد کاموں میں ضائع کرنے کے بجائے فائدہ مند کاموں میں صرف کریں، گُناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں گُزاریں تو ہماری دنیا بھی اچھی اور آخرت بھی بہتر ہوگی۔ ہمارے اَسلاف وقت کے بڑے قدردان ثابت ہوئے تو آج تک اُن کے چرچے عوام و خَواص کی زبانوں پر جاری ہیں، مثلاً صَحابۂ کِرام، اَہلِ بَیتِ اَطہار، تابِعین، تبعِ تابعین رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن، اَوْلیائے کاملین، مُحَدِّثین، مُفَسِّرین، فُقَہائے کِرام اور صُوفِیائے کِرام وغیرہ وہ عظیم ہستیاں ہیں کہ جن کا ذِکْرِ خَیْر کرنا ہم اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھتی ہیں اور اِن کا نام آتے ہی مُنہ سے بے ساختہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جاری ہو جاتا ہے، کیوں؟ اِس لئے کہ وہ حضرات وَقْت کی قدر و اہمیت سے بخوبی واقف تھے۔ انہی وقت کی قدر کرنے والوں میں ایک نمایاں نام اہلِ بیتِ اطہار کے چشم و چراغ حضرت امام زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا بھی ہے۔ آپ نے وقت کی ایسی قدر کی زینُ العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) اور سجّاد (یعنی کثرت سے سجدہ کرنے والے) کے لقب سے مشہور ہو گئے، آیئے! اسی مناسبت سے آپ کی سیرت کی چند جھلکیاں سنتی ہیں: چنانچہ

www.dawateislami.net

سیرت حضرتِ امام زَینُ العابدین

☆آپ کا نام علی بن حسین ہے، ☆آپ کی وِلادت 38 ہجری میں مدینۃُ المنوّرہ میں ہوئی۔ ☆آپ کی کُنیت ابو محمد، اَبُوالحُسن، اَبُوالقاسم اور اَبُو بکر ہے، جبکہ کثرتِ عبادت کے سبب آپ کا لقب سجّاد، زینُ العابدین، سیِّدُ العابدین اور امین ہے۔ ☆آپ نے 2 سال تک اپنے دادا حضور حضرتِ سیِّدُنا علی المُرتضیٰ کی آغوش میں پرورش پائی، ☆ پھر 10 سال اپنے تایا جان حضرتِ سیِّدُنا امام حسن کے زیرِ سایہ رہے اور تقریباً 11 سال اپنے والد ماجد حضرتِ سیِّدُنا امام حسین کی زیرِ نگرانی تربیت پاکر علومِ معرفت کی منازل طے کیں۔ ☆آپ اپنے اکابرین کی پاکیزہ زندگیوں کی چلتی پھرتی تصویر تھے اور خوفِ خدا کے پیکر تھے۔ ☆امام مالک نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کا موت تک روزانہ ایک ہزار رکعت نفل پڑھنے کا معمول تھا اوران کو کثرت عبادت کی وجہ سے "زینُ العابدین" کہا جاتا تھا۔[1] ☆امام زُہری حضرت علی بن حسین کا تذکرہ کرتے ہوئے روتے تھے اور انہیں زینُ العابدین کے نام سے یاد کرتے تھے۔[2] ☆امام ابو نعیم نے فرمایا کہ حضرت امام زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عبادت گزاروں کی زینت، قانتین کی علامت، عبادت کا حق ادا کرنے والے اور انتہائی سخی و مشفق تھے۔[3] ☆آپ جب وضو کرتے تو خوف کے مارے آپ کے چہرے کا رنگ زرد پڑ جاتا۔ گھر والے دریافت کرتے، یہ وضو کے وقت آپ کو کیا

1... سیر اعلام النبلا، رقم: ۵۲۴، علی بن حسین، ۵/۳۳۶

2... حلیۃ الاولیاء، زین العابدین علی بن الحسین، ۳/۱۵۹، رقم: ۳۵۴۲

3... حلیۃ الاولیاء، زین العابدین علی بن الحسین، ۳/۱۵۷

www.dawateislami.net

ہو جاتا ہے؟ تو فرماتے: تمہیں معلوم ہے کہ میں کس کے سامنے کھڑے ہونے کا ارادہ کر رہا ہوں؟[1] ☆ میدانِ کربلا کی طرف جانے والے حسینی قافلے کے شرکا میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی شامل تھے مگر جب 10 محرّمُ الحرام کو بزمِ شہادت سجی تو آپ شدید بیمار تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حسینی قافلے کے واحد مرد تھے جو اس معرکہ حق و باطل کے بعد زندہ بچے تھے۔ ☆58 برس کی عمر میں ولید بن عبدُالملک نے آپ کو زہر دیا جس کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ محرّمُ الحرام 94 ہجری میں شہادت کے منصب پر فائز ہو کر مدینہ شریف میں جنّتُ البقیع میں آرام فرما ہوئے۔

سَیِّدِ سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے عِلمِ حَق دے باقرِ علمِ ہُدیٰ کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَمیرِ اہلِ سنّت اور وقت کی قدر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت امام زینُ العابدین کی سیرت طیّبہ کے روشن پہلوؤں سے معلوم ہوا کہ آپ اپنے وقت کے بہت زیادہ پابند تھے، تبھی تو اتنی زیادہ عبادات و ریاضات آپ کی زندگی کا حصہ تھیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج کے اِس پُر فِتَن دور میں شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اَسلافِ کِرام کی یاد تازہ کرنے والی وہ عظیم ہستی ہیں کہ جن کا ہر عمل ہمارے لئے لائقِ تقلید ہے، کیونکہ آپ نے اپنے وَقْت کو ایک بہترین انداز میں تقسیم کیا ہوا ہے چنانچہ نَماز، اَوْرَاد و وَظائف، بَیانات، مدنی مُذاکرے، مُطالعہ، روزوں کا تَسَلسُل، نَوافل کی کثرت، مَدَنی مشورے،

1 ... احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الصحابة والتابعین... الخ، ۴/۲۲۷

www.dawateislami.net

سَحَری و اِفطار، مُریدین ومُتَعَلِّقین اور عُلَما و عوام سے مُلاقات، مکتوبات کے جوابات، مَریضوں کی عِیادت، مرحومین کے لواحقین سے تعزیت، مدنی کاموں کی ترقی پر ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کی حوصلہ افزائی کے مدنی پھول، اَہلِ خانہ کی ضرورت، اپنی اولاد کی مدنی تربیت کے ساتھ ساتھ نواسوں، نواسیوں، پوتوں اور پوتیوں کی مَدَنی تَرْبِیَت، تَحریری کام، آرام اور روز مَرَّہ زِندگی کے بے شُمار مَعمولات کو مُختلِف اَوقات میں تقسیم کرکے اِسْتِقَامَت سے اس پر عمل آپ کا وَقْت کی قَدْر دانی کا مُنہ بولتا ثُبوت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آپ نے مسلمانوں کے دل ودماغ میں وَقْت کی اَہَمِّیَّت کا اِحساس بیدار کرنے اور اُن کے سینوں میں بُزرگوں کی مَدَنی سوچ مُنْتَقِل کرنے کے لئے قرآنی آیات، اَحادیثِ مُبارَکہ، اَقْوالِ بُزرگانِ دِین اور نصیحت سے بھرپور مَدَنی پھولوں سے آراستہ **"انمول ہیرے"** نامی ایک رِسالہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجلسِ تراجم کی طرف سے اِس رِسالے کا مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی ہوچکا ہے، ان میں عربی، انگلش، ہندی، گجراتی اور سندھی وغیرہ شامل ہیں۔ آج ہی مکتبۃُ الْمدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرماکر خود بھی مُطالَعہ کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی تُحْفَۃً پیش کیجئے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَمیرِ اَہلِ سنّت نہ صرف خود وقت کے پابند ہیں بلکہ آپ کی صحبت سے فیض یافتہ ہونے والے عاشقانِ رسول بھی اپنے وقت کی قدر کرتے ہیں، آپ کے مریدین میں اپنے وقت کی قدر کرنے والوں میں ایک نمایاں نام، مرحوم رکنِ شوریٰ، مفتیٔ دعوتِ اسلامی، مفتی محمد فاروق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ہے، آپ وقت کے بڑے پابند تھے، ہر کام وقت پر کرنے کے عادی اور آج کا کام کل پر نہ چھوڑنے

www.dawateislami.net

کا عملی نمونہ تھے، آیئے! مفتیٔ دعوتِ اسلامی کے چند اوصاف سنتی ہیں: چنانچہ

مختصر تعارف

♣ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا نام "محمد فاروق" تھا۔ ♣ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی وِلادت 26 اگست 1976 کو رَمَضانُ الْمبارک کے مہینے میں لاڑکانہ بابُ الْاِسلام سندھ میں ہوئی۔ ♣ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔ ♣ 7 فروری 2002ء میں اپنے مرشدِ کریم، حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ساتھ حج وزِیارتِ مدینۂ منوّرہ کی سعادت سے مُشَرَّف ہوئے۔[1] ♣ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا معمول تھا کہ ہر ماہ پابندی سے مدنی انعامات کا رسالہ جمع کرواتے۔[2] ♣ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرائض، واجبات، سُنّتوں اور مُستحبّات کے عامل، وَقْت کے قدردان اور بہترین امام تھے۔ ♣ اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب "غیبت کی تباہ کاریاں" کے صفحہ 466 پر فرماتے ہیں: ♣ دعوتِ اسلامی کی "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے رُکن مُفْتیٔ دعوتِ اِسلامی مولانا مفتی محمد فاروق عطاری مدنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں میرا حُسنِ ظن ہے کہ وہ دعوتِ اسلامی کے مخلِص مبلّغ اور اللہ پاک سے ڈرنے والے بُزرگ تھے۔ ♣ گویا (وہ) اِس حدیثِ پاک کے مِصداق تھے: کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ یعنی "دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو۔[3] ♣ 18 مُحَرَّمُ الْحرام 1427ھ مطابق 17 فروری 2006 جُمُعہ

1... مفتیٔ دعوتِ اسلامی، ص۱۳ تا ۱۶، ملخصاً وملتقطاً

2... مفتیٔ دعوتِ اسلامی، ص۲۵

3... بخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی: کن فی الدنیا... الخ، ۴/۲۲۳، حدیث: ۶۴۱۶

www.dawateislami.net

الْمبارک کو بعد نمازِ جمعہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس دنیا سے پردہ فرمایا۔[1] ♣ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نمازِ جنازہ دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ الْمدینہ کراچی میں اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے پڑھائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مَزارِ پُر انوار صحرائے مدینہ (نزد ٹُول پلازہ) کراچی میں ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وَقْت کی قدر کرنے کا طریقہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اپنے وقت کی قدر کرنے کے جذبے کو مزید پروان چڑھانے کیلئے چند ایسے طریقے سنتی ہیں، جن پر عمل کی بدولت ہمیں ثابت قدمی نصیب ہو سکتی ہے، چنانچہ

❀ موبائل فون و انٹرنیٹ کے غیر ضروری استعمال سے پرہیز کیجئے اور ضرورتاً سادہ اور سستا سا موبائل استعمال کیجئے۔ ❀ حتّی الاِمکان لکھ کر گفتگو کی عادت ڈالئے ورنہ کم سے کم الفاظ میں گفتگو کی ترکیب بنایئے۔ ❀ وقت کی قدر کا جذبہ بڑھانے کے لئے خود کو زیادہ سے زیادہ نیکی کے کاموں میں مشغول رکھئے اور پورے دن کا ایک جدول (Schedule) بنالیجئے، جس میں فُضُول اور وقت ضائع کرنے والے کام شَامل نہ ہوں۔ ❀ صبح جلدی اُٹھ کر ہو سکے تو نمازِ تہجد ادا کیجئے۔ ❀ گھر والوں کو صدائے مدینہ لگا کر نمازِ فجر کے لئے جگایئے۔ ❀ نمازِ فجر کے بعد قرآنِ کریم کی 3 آیات مع ترجمہ و تفسیر پڑھ یا سُن کر اس کی برکتیں لُوٹنے کو معمول بنایئے۔ درسِ فیضانِ سُنّت، شجرۂ

1... مفتی دعوتِ اسلامی، ص۵۷ ملخصاً

2... مفتی دعوتِ اسلامی، ص۶۱ تا ۶۵ ملخصاً وملتقطاً

www.dawateislami.net

قادریہ رضویہ عطّاریہ اور اِشراق و چاشت کے نوافل بھی ادا کیجئے۔ رات کا کھانا اور عشا کی نماز ادا کرنے کے بعد ضروری مُعاملات سے فارغ ہو جانے کے بعد جلدی سونے کی عادت بنائیے۔ بِلاوجہ زیادہ دیر تک جاگنے سے صبح نمازِ فجر کیلئے اُٹھنے میں سُستی ہو گی۔ اس جدول کے علاوہ سارا دن فُضُول باتوں سے بچنے کیلئے زبان کا قُفلِ مدینہ لگائیے، فارغ لمحات میں ذِکر و دُرود کی کثرت کیجئے، فلمیں ڈرامے اور گناہوں بھرے مختلف چینلز دیکھنے کے بجائے خود بھی 100 فیصد اسلامی چینل، **مدنی چینل** دیکھئے اور گھر والوں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیے۔ اگر اس طرح ہم جدوَل بنا کر اس پر عمل کریں تو اِنْ شَآءَ اللہ ہمارا وَقت فُضُول کاموں میں برباد ہونے کے بجائے نیکیوں میں بسر ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: تمام سُرموں

---

1 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

میں بہتر سرمہ **"اِثمد"** (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[1] ☆پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں۔☆سُرمہ سوتے وَقْت استِعمال کرنا سُنّت ہے۔[2] ☆سُرمہ استعمال کرنے کے تین 3 منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:(1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں،(2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو،(3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔[3] ☆اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔☆ادب و تعظیم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے کریم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگائیے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** هدِیَّةً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...ابن ماجه، کتاب التحفه، باب الکحل بالاثمد، ۴/۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷

2...مرآۃ المناجیح، ۶/ ۱۸۰

3...شعب الایمان، باب فی الملابس والاوانی، ۵/۲۱۸، حدیث: ۶۴۲۸

www.dawateislami.net

بیان:6 ہر بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبّت کی وجہ سے تین، تین مَرتبہ دُرودِ پاک پڑھا، اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔[1]

کعبہ کے بدرُ الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ... معجم کبیر، ۱۸/۳۶۲، حدیث: ۹۲۸

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج کے بیان میں صحابۂ کرام اور اَہلِ بیتِ عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مقام و مَرتبے اور اُن کی شان سُننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ پہلے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان سے متعلق قرآنِ پاک کی آیت اور کچھ احادیثِ مبارکہ بیان کی جائیں گی۔ اِس کے بعد اَہلِ بیتِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبّت کی اَہمیّت اور اِس سے متعلق احادیثِ مبارکہ سُنیں گی۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نبیِّ پاک عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آل سے کیسی محبّت کرتے تھے اِس کے چند واقعات بھی بیان کئے جائیں گے۔ اللہ کرے! ہم پورا بیان سُننے میں کامیاب ہو جائیں۔ بعض اسلامی بہنیں دورانِ بیان تسبیح کے ذریعے ذِکْر و دُرود شریف وغیرہ

www.dawateislami.net

پڑھتی رہتی ہیں۔ یاد رکھئے! یہ اِس کا موقع نہیں ہے، ہم چونکہ عِلْمِ دین سیکھنے کی نیّت سے یہاں جمع ہیں تو دورانِ بیان پوری توجہ بیان کی طرف ہی ہونی چاہئے۔ ویسے عِلْمِ دین سیکھنے پر مشتمل بیان سُننا بھی ذِکْرُ اللہ ہی میں شامل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم کی اَصحابِ کہف سے ملاقات

کتاب "**فیضانِ فاروقِ اعظم**" جلد 1 صفحہ نمبر 304 پر لکھا ہے: ایک دن اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ربِّ کریم کی بارگاہ میں اَصحابِ کہف سے مُلاقات کی آرزو کی تو اُسی وقت حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یَا رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ اُنہیں دنیا میں ظاہری طور پر نہیں دیکھ پائیں گے، البتہ اپنے صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے چار (4) صحابیوں کو اُن کے پاس بھیج دیں تاکہ وہ آپ کا پیغام اُن تک پہنچائیں اور انہیں آپ پر ایمان لانے کی دعوت دیں۔ بھیجنا یوں ہے کہ آپ اپنی چادر (Shawl) مبارک بچھائیے! ایک طرف حضرتِ ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ، دوسری طرف حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ، تیسری طرف حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور چوتھی طرف حضرتِ ابو ذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بٹھا دیجئے۔ پھر اُس ہوا کو بلائیے جو حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے تابع تھی اور اُسے حکم فرمائیے کہ اِن چاروں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اَجْمَعِیْن کو اُٹھائے اور اُس غار تک لے جائے جہاں اَصحابِ کہف آرام فرما ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا ہی فرمایا۔ ہَوا نے وہ چادر جس پر چاروں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آرام و سُکون سے بیٹھے تھے اُسے

www.dawateislami.net

اٹھایا اور اَصحابِ کہف کے غار کے پاس چادر کو زمین پر رکھ دیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے غار کے قریب پہنچ کر اُس کے دہانے سے پتھر ہٹایا، جیسے ہی روشنی اندر پہنچی تو اَصحاب کہف کے کتے نے ہلکی سی آواز نکالی اور حملہ کرنے کے لیے باہر آیا لیکن جب اُس نے رسولِ پاک، سَرْوَرِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو دیکھا تو اُن کے قدموں کو چومنے اور اپنی دُم ہِلانے لگا اور پھر سَر کے اِشارے سے اندر آنے کو کہا۔ چاروں صحابہ غار کے اندر گئے اور سوئے ہوئے اَصحابِ کہف کو یوں سلام کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہ۔ اللہ پاک نے اپنے کرم سے اَصحابِ کہف کو بیدار فرمایا اور اُنہوں نے بھی جواب میں سلام کیا۔ چاروں صحابہ نے اپنا تعارف کروایا اور سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سلام پہنچایا۔ اُنہوں نے سلام کا جواب دیا اور سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لے آئے، دینِ اسلام کو قبول کیا اور عَرض کی: ہماری طرف سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سلام پیش کیجئے گا۔ پھر وہ اپنی اپنی جگہوں پر دوبارہ لیٹ گئے۔ وہ چاروں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان دوبارہ چادر پر بیٹھ گئے اور ہَوا اُنہیں بارگاہِ رسالت میں پہنچانے کے لیے چادر کو لے کر چل پڑی۔

اُدھر حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہو گئے اور اُن چاروں صحابہ کے ساتھ جو ہوا سب کچھ بیان کر دیا۔ جب چاروں صحابہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے بھی پورا واقعہ بیان کیا اور اَصحابِ کہف کا سلام بھی پہنچایا، یہ سُن کر نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت خوش ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھا دیئے اور بارگاہِ الٰہی میں یوں

www.dawateislami.net

دعا فرمائی: اے ربِّ کریم! میرے، میرے رشتہ داروں، میرے دوستوں اور مجھ سے مَحَبَّت کرنے والوں کے درمیان کبھی جُدائی نہ ڈالنا اور جو مجھ سے، میرے اَہلِ بیت اور میرے اَصحاب (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) سے مَحَبَّت کرتا ہے اُن سب کی مغفرت فرمادے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت کے اندر بہت سے نکات موجود ہیں، آیئے! ہم بھی چند نکات سُننے کی کوشش کرتی ہیں:

(1) اللہ کریم نے نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالِک و مختار بنایا بلکہ ایسی حکمرانی و بادشاہی اور شہنشاہی عطا فرمائی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کائنات کی ہر ہر چیز پر اللہ پاک کے حکم سے حکومت فرماتے ہیں۔ چنانچہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہَوا کو حکم اِرشاد فرمایا تو وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی بجا آوری کرتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اَصحابِ کہف کے غار (Cave) تک لے گئی، یقیناً یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک زبردست معجزہ ہے کہ ہواؤں پر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حکمرانی کا سکہ چلتا ہے۔

خالقِ کُل نے آپ کو مالکِ کُل بنا دیا　　دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اِختیار میں

(2) تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان یہ ہے کہ انسان تو انسان بے زبان جانور بھی اُنہیں پہچانتے اور اُن کی تعظیم و توقیر بجا لاتے تھے، چنانچہ غار کے اندر موجود اَصحابِ کہف کے کتے نے جب صحابیوں کو دیکھا تو اُن کے مبارک قدموں کو چومنے لگا، اپنی دُم (Tail) ہِلانے لگا

---

1 ... تفسیر ثعلبی، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ:۱۶، ۶/۱۵۶، روح البیان، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ:۱۶، ۵/۲۳۱، انوار آفتاب صداقت، ۲/۱۹۸ - فیضانِ صدیق اکبر، ص۶۱۲ - فیضان فاروق اعظم، ۱/۳۰۴

www.dawateislami.net

اور پھر سَر کے اِشارے سے اندر آنے کو کہا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

دامنِ مصطفٰے سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا جس کے حُضور ہو گئے اُس کا زمانہ ہو گیا

(3) صحابۂ کرام اور اَہلِ بیتِ مصطفٰے عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے محبّت کرنے والوں کے لئے اللہ پاک کے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مغفرت کی دعا اِرشاد فرمائی، ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اَہلِ بیتِ کرام اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے عقیدت و محبّت رکھیں، اُن کی شان و عظمت کے ترانے گنگناتی رہیں، اُن کی بے ادَبی سے بچتی رہیں اور اُن کی تعظیم و توقیر بجا لاتی رہیں۔ اے کاش! دعائے مصطفٰے میں سے ہمیں بھی حِصّہ نصیب ہو جائے اور اللہ پاک اُن سے محبّت کرنے کی برکت سے ہمیں بھی مغفرت یافتہ لوگوں میں شامل فرمالے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بے مثل ہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح کسی مسلمان کی بڑی سے بڑی نیکی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی چھوٹی سی نیکی کے برابر نہیں ہو سکتی، اِسی طرح کوئی کتنا ہی بڑا ولی، غوث اور قُطب بن جائے اور اُس کی ذات سے کثرت سے کرامات بھی ظاہر ہوتی رہیں، لیکن پھر بھی وہ کسی ادنیٰ صحابی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا۔

کتاب "**کراماتِ صحابہ**" کے صفحہ نمبر 53 پر لکھا ہے: تمام عُلَمائے اُمَّت و اکابرینِ اُمَّت کا اِس مسئلہ پر اِتّفاق ہے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم "اَفْضَلُ الاَولیا" ہیں یعنی قِیامت تک کے تمام اَوْلیا (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) اگرچہ وہ دَرَجۂ وِلایت کی بلند ترین منزل پر

www.dawateislami.net

فائز ہو جائیں، مگر ہر گز ہر گز کبھی بھی وہ کسی صحابی کے کمالاتِ ولایت تک نہیں پہنچ سکتے۔ خدا وَندِ قُدُّوس نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَمْعِ نُبُوَّت کے پروانوں کو مَرتبۂ ولایت کا وہ بلند و بالا مقام عطا فرمایا ہے اور اُن مُقَدَّس ہستیوں کو ایسی ایسی عظیمُ الشّان کرامتوں سے سرفراز فرمایا ہے کہ دوسرے تمام اَوْلیا (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کے لیے اِس معراجِ کمال کا تَصوُّر بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اِس میں شک نہیں کہ حضراتِ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے اِس قدر زیادہ کرامتوں کا صُدور نہیں ہوا، جس قدر کہ دوسرے اَوْلیائے کرام (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) سے کرامتیں منقول ہیں، لیکن واضح رہے کہ کثرتِ کرامت افضلیتِ وِلایت کی دلیل نہیں، کیونکہ وِلایت درحقیقت قُربِ الٰہی کا نام ہے۔ قُربِ الٰہی جس کو جس قدر زیادہ حاصل ہو گا، اُسی قدر اُس کی ولایت کا دَرَجہ بلند سے بلند تَر ہو گا۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم چونکہ نگاہِ نُبُوَّت کے اَنوار اور فیضانِ رسالت کے فُیوض و برکات سے مُسْتَفِیْض (فیض یافتہ) ہیں، اِس لیے بارگاہِ خداوَندی میں اُن بزرگوں کو جو قُرب و تَقَرُّب حاصل ہے، وہ دوسرے اَوْلِیاءُ اللّٰہ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کو حاصل نہیں۔ (1)

شانِ صحابہ اور قرآن و حدیث

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان ایسی بے مثال ہے کہ کوئی بھی اُن کے مقام و مَرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔ یہ وہ مبارَک ہستیاں ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا، یہ وہ خوش نصیب اَفراد ہیں

1 . . . کَراماتِ صحابہ، ص۵۲

www.dawateislami.net

جنہیں اللہ پاک نے اپنے محبوبِ پاک عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دوستی ووفاداری کے لیے منتخب فرمایا، یہی وہ مقدّس جماعت ہے جسے سب سے پہلے تبلیغِ اسلام کی سعادتیں ملیں، یہی وہ پاکیزہ لوگ ہیں جنہوں نے دینِ اسلام کی ترویج واِشاعت کے لیے ظالموں کے ظلم وستم کو برداشت کیا، یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ابتدائے اسلام کے مشکل ماحول میں بھوک پیاس برداشت کر کے، پیٹ پر پتھر باندھ کر، قریبی رشتہ داروں کی دشمنیاں مول لے کر بھی پرچمِ اسلام کو بلند رکھا، یقیناً اُن کی دن رات کی مسلسل محنتوں اور قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہم اللہ پاک اور اُس کے پیارے رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نام لیوا ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مقام ومَرتبہ اِس قدر بلند ہے کہ خود اللہ پاک نے قرآنِ پاک کی مختلف آیات میں اِنتہائی شاندار طریقے سے اُن کی تعریف فرمائی ہے۔ آیئے! اُن پاک ہستیوں کی شان وعظمت کے بارے میں قرآنِ پاک کی ایک آیتِ مبارکہ سنتی ہیں، تاکہ ہمارے دلوں میں بھی اُن کی عظمت وعقیدت مزید اُجاگر ہو جائے، چنانچہ

پارہ 11 سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ کی آیت نمبر 100 میں اِرشاد ہوتا ہے:

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝۱۰۰ (پ ۱۱، التوبۃ: ۱۰۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور اُن کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ اُن میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان کس قدر بلند و بالا ہے کہ اللہ پاک نے اُن کے اَعمال قبول فرما کر اُنہیں اپنی رِضا اور جنّتی نعمتوں کی خوشخبری سُنائی اور

www.dawateislami.net

بھی کئی آیات ہیں جن میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان اور دیگر خوبیاں و کمالات بیان ہوئے ہیں۔ اللہ پاک کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی مختلف مواقع پر اپنے پیارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کی شان و عظمت اور اُن کے مقام و مَرتبے کو عظیمُ الشَّان انداز میں بیان فرمایا ہے۔ آیئے! برکت حاصل کرنے کیلئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت پر 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں: چنانچہ

1. اِرشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک نے مجھے چُن لیا اور میرے لئے میرے اَصحاب کو پسند فرمایا، پھر اُن میں سے میرے وزیر، مددگار اور رشتے دار بنائے، فَمَنْ سَبَّھُمْ پس جو اُنہیں گالی دے گا، فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ اُس پر اللہ پاک، اُس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا، روزِ قیامت اللہ پاک نہ اُس کا کوئی فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔ (1)

2. اِرشاد فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرتے رہو۔ میرے بعد اُنہیں (اِلزاموں اور بُری باتوں کا) نشانہ مَت بنانا، پس جس نے اُن سے محبّت کی، تو اُس نے مجھ سے محبّت کی وجہ سے ایسا کیا اور جس نے اُن سے دشمنی رکھی تو اُس نے مجھ سے دشمنی کی وجہ سے ایسا کیا، جس نے اُنہیں اَذِیَّت دی، اُس نے مجھے اَذِیَّت دی اور جس نے مجھے اَذِیَّت دی، اُس نے اللہ پاک کو اَذِیَّت دی اور جو اللہ پاک کو اِیذا دے، عنقریب اللہ پاک اُس کی پکڑ فرمائے گا۔ (2)

---

1 . . . الصواعق المحرقہ، ص۴

2 . . . مشکاۃ، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابہ، ۲/۴۱۴، حدیث: ۶۰۱۴

www.dawateislami.net

3. اِرشاد فرمایا: جس نے میرے اَصحاب کے متعلق بُری بات کہی تو وہ میرے طریقے سے ہٹ گیا، اُس کا ٹھکانا آگ ہے۔[1]

اَہلِ بیت کی محبّت کی اَہمیّت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے دشمنی رکھنے والے حدیثِ پاک کے مطابق، اللہ پاک، اُس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت کے حق دار ہیں۔ اِس لیے ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ہمیشہ پیار اور ادب کا تعلق رکھنا چاہیے، اللہ پاک ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبّت میں ہمیشہ گم رکھے، اُن کی محبّت کا چراغ ہمارے دلوں میں سدا روشن رہے اور ہم یہی چراغ لے کر قبر میں جائیں اور اِس کی برکت سے ہماری قبر کا اندھیرا دور ہو جائے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ساتھ اَہلِ بیتِ عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے محبّت و عقیدت رکھنا بھی ضروری ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے محبّت ہو اور دل مَعَاذَ اللہ اَہلِ بیتِ عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی دشمنی سے بھرا ہو، یا اَہلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبّت تو دل میں ہو ساتھ ہی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مَعَاذَ اللہ دشمنی کے بیج بھی دل میں ہوں ایسا ہر گز نہیں ہونا چاہیے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچے وفادار ساتھی ہیں تو اَہلِ بیتِ عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد ہیں۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی لاڈلی شہزادی حضرت بی بی فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ

---

1 ... الریاض النضرۃ، الباب الاول، ذکر ما جاء فی الحث علی حبھم والاحسان الیھم... الخ، ۱/ ۲۲

www.dawateislami.net

عَنْہَا کی اَولاد ہیں۔ حبیبِ خدا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اپنی سچی محبّت کا اِظہار کرنے کیلئے ہمیں بھی اپنے دل میں اَہلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبّت رکھنی چاہیے۔

مصطفےٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو وسیلہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میری بارگاہ میں اُس کی کوئی خدمت ہو، جس کے سبب میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں، اُسے چاہئے کہ میرے اَہلِ بیت (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کی خدمت کرے اور اُنہیں خوش کرے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! کس قدر خوش قسمت ہے وہ اسلامی بہن جو اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آلِ پاک کو خوش کرنے والے کام کرے اور اِسی وجہ سے اُن کے نانا جان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت کی اُمید وار بن جائے۔ جبکہ کتنی بد نصیب ہے وہ جو اَہلِ بیتِ پاک عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے دشمنی رکھے اور اِسی دشمنی میں زندگی گزار دے۔

یاد رکھئے! جس طرح اَہلِ بیتِ پاک عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے محبّت کرنا رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کرنا ہے ایسے ہی اَہلِ بیتِ پاک عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے دشمنی رکھنا گویا سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے دشمنی ہے۔ وہ لوگ جو اَہلِ بیت پاک عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے دشمنی رکھتے ہیں اور اُن کی شان میں نامناسب الفاظ کہتے ہیں ایسوں کو سوچنا چاہیے کہ کل بروزِ قیامت جب شفیعِ اُمّت، نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُن سے منہ موڑ لیں گے تو پھر یہ کِدھر جائیں گے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خود اپنے اَہلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے

1 . . . برکاتِ آلِ رسول، ص ۱۱۰

www.dawateislami.net

دشمنی رکھنے پر وعیدیں اِرشاد فرمائی ہیں۔ آیئے! عبرت کے لیے 3 وعیدیں سنتی ہیں:

1. جو اَہلِ بیت (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) سے جنگ کرے میں اُس سے جنگ کرنے والا ہوں اور جو اِن سے صُلح کرے اُس کی مجھ سے صُلح ہے۔ (1)

2. خبر دار! جو اَہلِ بیت (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کی دشمنی پر مَرا، وہ قیامت کے دن اِس حال میں آئے گا کہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا۔ "یہ اللہ پاک کی رَحمت سے نا اُمید ہے۔" (2)

3. جو اَہلِ بیت (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) سے دشمنی یا حسد کرے گا، اُسے قِیامت کے دن حَوضِ کَوثر سے آگ کے کوڑوں سے دُور کیا جائے گا۔ (3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! اَہلِ بیتِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے دشمنی کتنی ہلاکت والی ہے کہ اِن سے جنگ کرنا گویا آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے جنگ کرنا ہے اور اُن سے جنگ کرنا قیامت کے دن اللہ پاک کی رَحمت سے دُوری کا سبب ہے، اِسی طرح اُن سے جنگ کرنا کل بروزِ قیامت حَوضِ کَوثر سے محرومی کا سبب ہے۔ وہ حَوضِ کَوثر کہ جس سے نیک لوگ سیراب ہو رہے ہوں گے اور شاہِ کوثر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھوں سے بھر بھر کر جام پی رہے ہوں گے۔ اللہ پاک اَہلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبّت سے ہمارے دلوں کو آباد فرمائے، مَرتے دَم تک ہم اِسی محبّت پر

1...ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل فاطمة، ۵/۴۶۵، حدیث: ۳۸۹۶

2...الشرف المؤبد، ص ۸۱

3...کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل اهل البیت، جزء ۱۲، ۶/۴۸، حدیث: ۳۴۱۹۸

www.dawateislami.net

قائم و دائم رہیں، کل بروزِ قیامت اَہلِ بیتِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نانا جان، سَرورِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت بھی نصیب ہو اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہاتھوں سے کَوثر کے جام بھی نصیب ہوں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حَوضِ کَوثر کیا ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حَوضِ کَوثر کیا ہے؟ اِس بارے میں مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: یہ حَوض نبی (کریم) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مَرحَمت ہوا (ملا) حق ہے۔ اِس حَوض کی مَسافت ایک مہینے کی راہ ہے، اِس کے کناروں پر موتی کے قُبّے ہیں، چاروں گوشے برابر ہیں، اِس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے، اِس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اِس پر (جو) برتن (رکھے ہوئے ہیں وہ) ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ ہیں۔ جو اِس کا پانی پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا، اِس میں جنّت سے دو پَر نالے (Drains) ہر وقت گرتے ہیں، ایک سونے کا، دوسرا چاندی کا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابہ کرام اور عشقِ رسول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس بات میں کوئی شک و شُبہ نہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نبیِّ کریم، رءوفٌ رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سچے اور سب سے بڑے عاشق تھے، آج ہم بھی یہ دعویٰ کرتی ہیں کہ ہمیں نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

1 ... بہارِ شریعت، ۱/ ۱۴۵ حصہ: ۱

www.dawateislami.net

وَسَلَّم سے عشق ہے مگر عشق کے تقاضے پورے نہیں کرتیں جبکہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم وہ عظیم ہستیاں ہیں کہ جنہوں نے اپنے کردار سے یہ ثابت کر کے بتادیا کہ عشقِ رسول ہی دینِ حق کی پہلی شرط ہے، گویا اُنہوں نے عشقِ حبیب میں خود کو گم کر دیا، یہی وجہ ہے کہ آج کئی صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی یہ حضرات عاشقانِ رسول کے دلوں کی دھڑکن ہیں۔ عموماً بعض مریضوں کو ڈاکٹر مخصوص (Specified) دوائیں کھانے کا کہتے ہیں، مریض اگر وہ دوائیں کھائیں تو ٹھیک رہتے ہیں اور نہ کھائیں تو اُن کی حالت بگڑتی چلی جاتی ہے، اِسی طرح صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کا حال تھا کہ یہ عشقِ رسول کے مُقدّس مریض تھے، اِن کے لیے دیدارِ مصطفٰے، صحبتِ مصطفٰے، اِطاعتِ مصطفٰے اور اِتّباعِ مصطفٰے دوا کی سی حیثیت رکھتے تھے اور یہ ایسی دوا تھی کہ جس سے اِن کی موت و زندگی وابستہ تھی، اِس کے بغیر اِن کا جینا دشوار تھا۔ اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے یہ سچے جانثار اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک ایک ادا کو نوٹ کرتے اور پھر اُس پر عمل کرتے۔ رسولِ اکرم، نبیِّ محترم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنے اَہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے پیار اور اُلفت کا بَرتاؤ یہ ایسا مُعاملہ تھا جو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے چُھپا ہوا نہ تھا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اچھی طرح جانتے تھے کہ آقا کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے اَہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے کیسی محبّت رکھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام بھی اَہلِ بیت کرام سے سچی محبّت کرتے تھے اور ہمیشہ اُن سے ادب اور پیار کا تعلق رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے زیادہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو عزیز رکھتے تھے۔ چنانچہ،

www.dawateislami.net

صحابۂ کرام اور اَہلِ بیت کی محبّت

منقول ہے: حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جب مومنوں کے امیر اور مسلمانوں کے خلیفہ چُن لئے گئے تو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تعلق کی وجہ سے آپ اَہلِ بیتِ اَطہار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کا بہت خیال رکھا کرتے اور اَہلِ بیتِ اَطہار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: نبیِ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رشتہ دار مجھے اپنے رشتہ داروں سے زیادہ پیارے ہیں۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر کو اَہلِ بیت کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے کیسی محبّت تھی کہ اُنہیں اپنے گھر والوں پر ترجیح دیتے۔ آیئے! صحابۂ کرام کی اَہلِ بیتِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے محبّت کے مزید کچھ واقعات سنتی ہیں:

1. حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی بارگاہ میں حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! جب حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کلام فرماتے تو آپ کی آواز میں شیر کی سی گرج (Thunder) ہوتی، جب ظاہر ہوتے تو چاند کی طرح روشن ہوتے اور جب نوازتے تو بارش کی طرح بے انتہا عطا فرماتے۔ بعض حاضرین نے پوچھا: آپ افضل ہیں یا حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ؟ فرمایا: حضرت سَیِّدُنا علی کے چند نقوش بھی آلِ ابو سفیان سے بہتر ہیں۔ پھر فرمایا: جو شخص حضرت علی کی تعریف میں اُن کے شایانِ شان شعر سُنائے

---

1 ... بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث بنی نضیر، ۳/۲۹، حدیث: ۴۰۳۶

www.dawateislami.net

میں اُس کو ہر شعر کے بدلے ہزار (1000) دینار اِنعام دُوں گا۔ چنانچہ حاضرین نے شعر سُنائے، حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے تھے: اِن اَشعار میں جو آپ نے **"امیرُ المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان و عظمت بیان کی آپ اِس سے بھی زیادہ افضل ہیں۔"** پھر حضرت سَیِّدُنا عَمْرُو بن عاص نے بھی حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان و عظمت پر کئی اَشعار پڑھے۔[1]

2. منقول ہے: کسی جنازے میں نواسۂ رسول حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین اور مشہور صحابیِ رسول حضرت ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا جمع تھے۔ وہاں سے واپسی پر حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو تھکاوٹ محسوس ہوئی تو ایک جگہ آپ آرام کے لئے کچھ دیر بیٹھ گئے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنی چادر سے حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاؤں سے گرد و غبار صاف کرنے لگے تو حضرتِ امامِ حُسین نے اُنہیں منع فرمایا۔ اِس پر حضرت سَیِّدُنا ابو ہُریرہ نے عرض کی: فَوَ اللّٰہِ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مِنْكَ مَا اَعْلَمُ لَحَمَلُوْكَ عَلٰی رِقَابِهِمْ یعنی اللہ پاک کی قسم! آپ کی جو عظمت میں جانتا ہوں اگر لوگوں کو پتہ چل جائے تو وہ آپ کو اپنے کندھوں پر اُٹھالیں۔[2]

3. حضرت سَیِّدُنا محمد بن ابو یعقوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے ملاقات ہوئی تو حضرتِ امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مَرْحَبًا وَّ اَهْلًا بِابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یعنی "اے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بیٹے! خوش

1... الناهية، ص ۱۳۲ مختصراً

2... تاریخ ابن عساکر، رقم ۱۵۶۶، الحسین بن علی۔۔الخ، ۱۴/ ۱۷۹ مختصرا

www.dawateislami.net

آمدید" کہتے ہوئے اُن کا اِستقبال فرمایا اور حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بارگاہ میں تین لاکھ درہم پیش کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا۔ (1)

4. حضرتِ امامِ حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک بار امیرُ المؤمنین سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! میری تمنا(Wish) ہے کہ آپ ہمارے پاس آیا کریں۔ چنانچہ میں ایک دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے گھر گیا مگر آپ حضرت امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ علیحدگی میں مصروفِ گفتگو تھے اور آپ کے بیٹے حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا دروازے پر کھڑے انتظار کر رہے تھے۔ کچھ دیر انتظار کے بعد جب وہ واپس جانے لگے تو میں بھی لوٹ آیا۔ بعد میں سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا: لَمْ اَرَکَ یعنی آپ ہمارے پاس دوبارہ آئے ہی نہیں؟ میں نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! میں تو آیا تھا مگر آپ حضرت امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ مصروفِ گفتگو تھے۔ آپ کے بیٹے حضرت عبدُ اللہ بن عُمر بھی باہر کھڑے انتظار کر رہے تھے (میں نے سوچا جب بیٹے کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے مجھے کیسے ہو سکتی ہے) لہٰذا میں واپس چلا گیا۔ آپ نے فرمایا: اَنْتَ اَحَقُّ بِالْاِذْنِ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ اِنَّمَا اَنْبَتَ فِیْ رُؤُوْسِنَا اللّٰہُ ثُمَّ اَنْتُم یعنی آپ میری اولاد سے زیادہ اِس بات کے حق دار ہیں کہ اندر آجائیں۔ ہمارے سروں پر یہ جو بال ہیں اللہ پاک کے بعد تم نے ہی تو اُگائے ہیں۔ (2)

1... الطبقات الکبیر لابن سعد، حسین بن علی، ۶/ ۴۰۹

2... تاریخ ابن عساکر، رقم ۱۵۶۶، الحسین بن علی۔۔۔الخ، ۱۴/ ۱۷۹، ریاض النضرہ، باب الثانی، ذکر صلۃ اقارب رسول اللّٰہ، ۱/ ۳۴۱

www.dawateislami.net

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی زہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پھول

(حدائقِ بخشش، ص۷۹)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس شعر میں اپنے آپ کو مخاطب کر کے یوں اِرشاد فرماتے ہیں: اے رضاؔ اُس کرم و رحمت والے باغ کی کیا بات ہے، جس باغِ رسالت کی کلی فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا ہوں اور امامِ حسن و امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُما جس میں مہکتے ہوئے پھول ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تعظیمِ سادات کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے تعظیمِ سادات کے بارے میں چند آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں: پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) فرمایا: جو میرے اہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں روزِ قیامت اس کا صِلہ (بدلہ) اُسے عطا فرماؤں گا۔[1] (2) فرمایا: جو شخص اَولادِ عَبْدُ الْمُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا صِلہ (بدلہ) دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ روزِ قیامت مجھ سے ملے گا۔[2] ☆ساداتِ کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام۔[3] ☆ساداتِ کرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رسُولِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1... جامع صغیر، ص۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱

2... تاریخ بغداد، رقم ۵۲۲۱، عبداللہ بن محمد بن ابی کامل، ۱۰/۱۰۲

3... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۷

www.dawateislami.net

وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔[1] ☆اللہ پاک کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم وتوقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔[2] تعظیم کے لیے نہ یقین دَرکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت، لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔[3] ☆جو واقع میں سیِّد نہ ہو اور دِیدہ ودِانستہ (جان بوجھ کر) سَیِّد بنتا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔[4] ☆اگر کوئی بدمذہب سیِّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بدمذہبی حدِّ کفر تک پَہُنچ چکی ہو تو ہرگز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔[5] ☆سادات کی تعظیم پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔[6] ☆استاد بھی سیِّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔[7] ☆ساداتِ کرام کو ایسے کام پر ملازم رکھا جاسکتا ہے جس میں ذِلَّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلَّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔[8] ☆سیِّد کی بطورِ سیِّد یعنی وہ سیِّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔[9]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ الْمدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت**

1... سادات کرام کی عظمت، ص۷

2... **الشفاء، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل ومن اعظامہ... الخ، جزء: ۲، ص ۵۲**

3... سادات کرام کی عظمت، ص۱۴

4... سادات کرام کی عظمت، ص۱۶

5... سادات کرام کی عظمت، ص۱۷

6... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۴۲۳ ماخوذا، سادات کرام کی عظمت، ص۸

7... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۸۴

8... سادات کرام کی عظمت، ص۱۲

9... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۶

www.dawateislami.net

حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بیان:7 ہر مُبارک بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔[1]

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا ہم مُفلِس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۳۲۶/۲، حدیث: ۲۵۹۰

2 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج ہمارے بیان کا **موضوع** ہے **"اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے"** اس بیان میں ہم سنیں گی کہ اسلام نے عورتوں پر کیا کیا احسانات فرمائے ہیں، اس تعلق سے حضرت عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے دور کا ایک دلچسپ واقعہ بھی بیان ہو گا، اسلام نے والدین کے حوالے سے ہمیں کیا تعلیمات ارشاد فرمائی ہیں اس بارے میں کچھ اہم باتیں بھی سنیں گی۔ پڑوسیوں کے حقوق بیان کرنے کے ساتھ اس تعلق سے کچھ احادیثِ طیّبہ بھی بیان کی جائیں گی، اس بارے میں کچھ واقعات بھی سنیں گی۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کرلیں۔

www.dawateislami.net

بعض اسلامی بہنیں دورانِ بیان تسبیح کے ذریعے ذِکر و درود شریف وغیرہ پڑھتی رہتی ہیں۔ یاد رکھئے! یہ اِس کا موقع نہیں ہے، ہم چُونکہ عِلمِ دِین سیکھنے کی نیّت سے یہاں جمع ہوئی ہیں تو دورانِ بیان پوری توجہ بیان کی طرف ہی ہونی چاہئے، کیونکہ عِلمِ دِین سیکھنے پر مشتمل بیان سُننا بھی ذِکْرُ اللہ ہی میں شامل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں کوئی شک نہیں کہ اِسلام ایک امن پسند، سچا، پیارا، کامل و اکمل، انتہائی تیزی کے ساتھ پھیلتا ہوا، عالمگیر اور آفاقی مذہب ہے۔ اسلام میں دینی، دنیاوی، اُخروی، اخلاقی، ظاہری، باطنی، گھریلو، خاندانی، معاشرتی اور معاشی اَلْغَرَض! زندگی کے تمام شعبہ جات سے وابستہ افراد کے لئے بہترین اُصول و ضوابط اور شاندار ہدایات موجود ہیں۔ اسلام کی یہ تعلیمات اور ہدایات اس بات کی دلیل ہیں کہ **"اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے"**۔ اسلام کی شان یہ ہے کہ خود خالقِ کائنات نے اسے پسندیدہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ پارہ 6 سورۃُ المائدۃ کی آیت نمبر 3 میں ربِّ کریم کا فرمانِ حقیقت بنیاد ہے:

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (پ۶، المائدۃ:۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

اس آیت سے کئی احکام معلوم ہوئے: (1) صرف اسلام اللہ کریم کو پسند ہے

www.dawateislami.net

یعنی جو اَب دینِ محمدی کی صورت میں ہے، باقی سب دین اب نا قابلِ قبول ہیں۔ (2)اس آیت کے نازل ہونے کے بعد قیامت تک اسلام کا کوئی حکم منسوخ نہیں ہو سکتا۔ (3)اصولِ دین میں زیادتی کمی نہیں ہو سکتی۔ اجتہادی فروعی مسئلے ہمیشہ نکلتے رہیں گے۔ (4)نبیوں کے سلطان، سَرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا کیونکہ دین کامل ہو چکا۔ سورج نکل آنے پر چراغ کی ضرورت نہیں، لہٰذا قادیانی جھوٹے، بے دین اور اللہ پاک کے کلام اور دین کو ناقص سمجھنے والے ہیں۔ (5)اسلام کو چھوڑ کر کوئی لاکھوں نیکیاں کرے اللہ پاک کو پیارا نہیں کیونکہ اسلام جڑ ہے اور اعمال شاخیں اور پتے اور جڑ کٹ جانے کے بعد شاخوں اور پتوں کو پانی دینا بے کار ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دینِ اسلام نے عورتوں کے حوالے سے بہت سے حقوق بیان فرمائے ہیں اور انہیں معاشرے میں وہ مقام و مرتبہ بخشا ہے جس نے انسانیت کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ آیئے! عورتوں کے بارے میں اسلام کی عطا کردہ حَسِین تعلیمات کی ایک روشن مثال ملاحظہ کرتی ہیں تاکہ ہمیں بھی اس بات کا یقینِ کامل حاصل ہو جائے کہ بِلاشُبہ **"اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے"** چنانچہ

فاروقِ اعظم کا بہترین جواب

تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن میں ہے: ایک شخص اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت لے کر حاضر ہوتا ہے۔ جب آپ

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ۶، المائدہ، تحت الآیۃ: ۳، ۲/ ۳۸۳

www.dawateislami.net

کے دروازے پر پہنچا تو ان کی زوجہ اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو ناراضی کے عالم میں گفتگو کرتے سنا۔ وہ شخص یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ گیا کہ میں تو اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے ارادے سے ان کے پاس آیا تھا (مگر) یہی معاملہ تو خود ان کے ساتھ بھی ہے (لہٰذا یہ کیسے میرا مسئلہ حل کر پائیں گے؟) اَمِیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اسے بلوایا اور آنے کا مقصد دریافت فرمایا۔ اس نے عرض کی کہ میں تو آپ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے ارادے سے آیا تھا، تو جب میں نے (آپ کے بارے میں) آپ کی زوجۂ محترمہ کی گفتگو سنی تو (مایوس ہو کر) واپس لوٹ گیا۔ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس سے ارشاد فرمایا: میری بیوی کے مجھ پر چند حقوق (Rights) ہیں، (یعنی مجھے اس سے چند فوائد حاصل ہوتے ہیں) جن کی بنا پر میں اس سے درگزر کرتا ہوں: (1) وہ میرے لئے جہنّم سے آڑ ہے، اس کی وجہ سے میرا دل حرام سے بچا رہتا ہے۔ (یعنی میں اس کے ذریعے خواہشِ نفس کی تسکین کر لیتا ہوں اور یوں حرام کام سے بچ جاتا ہوں) (2) جب میں اپنے گھر سے نکل جاتا ہوں تو وہ میری خزانچی اور میرے مال کی حفاظت کرنے والی بن جاتی ہے۔ (3) میری دھوبن ہے، میرے کپڑے دھوتی ہے۔ (4) میرے بچے کی پرورش کرتی ہے اور (5) میرے لئے روٹیاں اور کھانا پکاتی ہے۔ یہ سن کر وہ شخص بولا کہ مجھے بھی اپنی بیوی سے وہی فائدے حاصل ہوتے ہیں جو آپ کو حاصل ہیں مگر میں نے اس کے ساتھ کبھی درگزر سے کام نہ لیا۔ اب میں بھی درگزر سے کام لوں گا۔[1]

سُبْحٰنَ اللّٰہ! سُنا آپ نے! اسلام عورتوں کے حقوق کا کتنا بڑا محافظ، پیارا اور

---

1 ... تنبیہ الغافلین، باب حق المرأۃ علی الزوج، ص ۲۸۰

www.dawateislami.net

مُہذَّب ترین مذہب ہے کہ نہ صرف ہر قسم کی ظلم و زیادتی سے روکتا ہے بلکہ اپنے ماننے والوں کو قوّتِ برداشت کا بھی درس دیتا ہے چنانچہ جب ایک شخص بارگاہِ فاروقی میں اپنی بیوی کی شکایت لے کر حاضر خدمت ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دیانت داری کا ثبوت دیتے ہوئے اس معاملے میں اسلامی تعلیمات کو اس کے سامنے نہایت حسین انداز میں اُجاگر فرمایا۔ جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اسلام ہی عورت کی عزت و ناموس کا حقیقی پاسبان ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام سے پہلے عورتوں کا حال بہت خراب تھا، عورتیں دن رات محنت مزدوری کر کے جو کچھ کماتیں وہ بھی مردوں کو دے دیا کرتی تھیں مگر مرد پھر بھی ان عورتوں کی کوئی قدر نہیں کرتے تھے بلکہ جانوروں کی طرح ان کو مارتے پیٹتے، ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کے کان ناک و دیگر اعضا کاٹ لیا کرتے۔ کبھی تو عورت کو قتل بھی کر ڈالتے۔ خصوصاً عرب کے لوگ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے، عورتوں کو ان کے ماں باپ بھائی بہن یا شوہر کی میراث میں سے کوئی حصہ نہیں ملتا تھا نہ عورتیں کسی چیز کی مالک ہوا کرتی تھی۔ جب رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے مہکتے پھول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"دینِ اسلام"** لے کر تشریف لائے تو دنیا بھر کی ستائی ہوئی عورتوں کی قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا۔ اسلام کی بدولت ظالم مردوں کے ظلم و ستم سے کچلی اور روندی ہوئی عورتوں کا درجہ اس قدر بلند و بالا ہو گیا کہ بیٹی کی صورت میں اس کو رحمت قرار دیا، ماں کے روپ میں اس کے قدموں کو جنّت کی چوکھٹ سے تشبیہ دی اور معاشرے میں اسے وہ عزت اور مقام دیا جس کا اس سے پہلے تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا، عبادات و معاملات بلکہ زندگی اور موت کے ہر مرحلے اور ہر

www.dawateislami.net

موڑ پر مردوں کی طرح عورتوں کے بھی حقوق مقرر ہو گئے، چنانچہ

عورتوں کو مالکانہ حقوق حاصل ہو گئے، عورتیں اپنے مہر کی رقموں، اپنی تجارتوں، اپنی جائیدادوں کی مالک بنادی گئیں، اپنے ماں باپ، بھائی بہن اولاد اور شوہر کی میراثوں کی وارث قرار دی گئیں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماں باپ سے متعلق اسلامی تعلیمات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماں باپ وہ عظیم ہستیاں ہیں جن کا سب کچھ ان کی اولاد ہوا کرتی ہے، اولاد چاہے ناکارہ ہو، نافرمان ہو، اگرچہ معذور ہی کیوں نہ ہو مگر وہ والدین کے جگر کا ٹکڑا ہوتی ہے۔ افسوس! والدین معاشرے کے وہ مجبور ولاچار افراد ہیں کہ جو ہر دور میں ظلم و ستم کی چکی میں بُری طرح سے پسے ہوئے نظر آتے ہیں، والِدَین کے سارے احسانات کو بُھلا کر انہیں اب اپنے لئے کباب میں ہڈّی کی طرح خیال کیا جاتا ہے، والدین کے ساتھ نوکروں سے بھی بُرا سُلُوک کیا جاتا ہے، والدین اولاد کی بہتری کے لئے کوئی نصیحت کر دیں تو انہیں گھور گھور کر دیکھا جاتا ہے، انہیں جھاڑا جاتا، طعنے دیئے جاتے اور گھر سے بے دخل کر دینے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں حتّٰی کہ معاملات اب اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ بعض ملکوں میں تو گھر سے بے دخل کئے اور اولاد کے ستائے والدین کی دیکھ بھال کے لئے باقاعدہ اب اولڈ ہاؤسز (Old Houses) قائم ہیں جہاں پر ان بیچاروں کی ساری زندگی اپنی اولاد کی

1 . . . جنتی زیور، ص۳۹ تا ۴۲ ملخصاً وملتقطاً

www.dawateislami.net

جدائی کے غم، ان کی یاد میں روتے بلکتے اور ایڑیاں رگڑتے رگڑتے گزر جاتی ہے۔ اسلام ان تمام چیزوں کی سختی کے ساتھ بُرائی بیان فرماتا ہے، ماں باپ کی عزت و ناموس اور ان کے حقوق کی بجا آوری کے حوالے سے اسلام میں بڑی واضح ہدایات بکثرت موجود ہیں، والدین کے حقوق کی بجا آوری اور ان کی عزت و ناموس کے تحفظ کی اسلام نے جس قدر ترغیب و تاکید ارشاد فرمائی ہے وہ غافلوں کو بیدار کرنے کے لئے کافی ہے۔ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتے ہوئے ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ۲۳ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ۲۴

(پ۱۵، اسراء:۲۳۔۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سُلُوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دنوں نے مجھے چھٹپن (بچپن) میں پالا۔

بیان کردہ آیاتِ مبارکہ کے تحت صدرُ الْافاضِل حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب والدین پر ضُعف (کمزوری) کا غلبہ ہو، اعضا میں قوّت نہ رہے اور جیسا تو بچپن میں ان کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخرِ عمر میں تیرے پاس ناتُواں رہ جائیں تو کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ

www.dawateislami.net

سمجھا جائے کہ ان کی طرف سے طبیعت پر کچھ گرانی ہے۔ نہ انہیں جھڑکنا، نہ تیز آواز سے بات کرنا بلکہ کمالِ حُسنِ ادب کے ساتھ ماں باپ سے اس طرح کلام کر جیسے غلام و خادم آقا سے کرتا ہے۔ ان سے نرمی و تواضع سے پیش آ! اور ان کے ساتھ تھکے وقت میں شفقت و محبّت کا برتاؤ کر کہ انہوں نے تیری مجبوری کے وقت تجھے محبّت سے پرورش کیا تھا اور جو چیز انہیں دَرکار ہو وہ ان پر خرچ کرنے میں دَرَیغ (بخل) نہ کر۔ مُدعا یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سُلُوک اور خدمت میں کتنا بھی مبالغہ کیا جائے لیکن والدین کے احسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہِ الٰہی میں اُن پر فضل و رحمت فرمانے کی دعا کرے اور عرض کرے کہ یارب! میری خدمتیں ان کے احسان کی جزا نہیں ہو سکتیں تو ان پر کرم کر کہ ان کے احسان کا بدلہ ہو۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آیاتِ مُبارکہ میں والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے، آیئے! اسی مناسبت سے والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے اور ان کے حقوق سے متعلق تین احادیث سنتی ہیں: چنانچہ

1. حضرت ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے عرض کی: یَارَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! سب سے زیادہ حُسنِ صحبت (یعنی احسان) کا مستحق کون ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں (یعنی ماں کا حق سب سے زیادہ ہے۔) انہوں نے پوچھا: پھر کون؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ انہوں نے پوچھا: پھر کون؟ حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تمہاری ماں۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ پھر کون؟ ارشاد فرمایا: تمہارا والد۔[2]

1... تفسیر خزائن العرفان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۲۳

2... بخاری، کتاب الادب، باب من احقّ الناس بحسن الصحبۃ، ۴/۹۳، حدیث: ۵۹۷۱

www.dawateislami.net

2. حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے روایت ہے، رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میں جنّت میں گیا اس میں قرآن پڑھنے کی آواز سنی، میں نے پوچھا: یہ کون پڑھتا ہے؟ فرشتوں نے کہا: حارثہ بن نعمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں۔ پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہی حال ہے احسان کا، یہی حال ہے احسان کا۔[1] اور شعب الایمان کی روایت میں مزید یہ بھی ہے کہ حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنی ماں کے ساتھ بہت بھلائی کرتے تھے۔[2]

3. حضرت ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی اطاعت والد کی اطاعت کرنے میں ہے اور اللہ پاک کی نافرمانی والد کی نافرمانی کرنے میں ہے۔[3]

شَیْخُ الحدیث، حضرتِ علامہ مولانا عَبْدُ المصطفٰے اَعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ماں باپ کے حُقوق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (1) خبردار خبردار ہرگز ہرگز اپنے کسی قول و فعل سے ماں باپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ دیں۔ اگرچہ ماں باپ اولاد پر کچھ زیادتی بھی کریں مگر پھر بھی اولاد پر فرض ہے کہ وہ ہرگز ہرگز کبھی بھی اور کسی حال میں بھی ماں باپ کا دل نہ دکھائیں۔ (2) اپنی ہر بات اور اپنے ہر عمل سے ماں باپ کی تعظیم و تکریم کرے اور ہمیشہ ان کی عزت و حرمت کا خیال رکھے۔ (3) ہر جائز کام میں ماں باپ کے حکموں کی فرماں برداری کرے۔ (4) اگر ماں باپ کو کوئی بھی حاجت ہو تو

1...شرح السنّۃ، کتاب البرّ والصلۃ، باب برّ الوالدین، ۶/۴۲۶، حدیث: ۳۳۱۲

2...شعب الایمان، الخامس والخمسون من شعب الایمان۔۔۔الخ، ۶/۱۸۴، حدیث: ۷۸۵۱

3...معجم اوسط، ۱/۶۴۱، حدیث: ۲۲۵۵

www.dawateislami.net

جان و مال سے ان کی خدمت کرے۔ (5) اگر ماں باپ اپنی ضرورت سے اولاد کے مال و سامان میں سے کوئی چیز لے لیں تو خبردار خبردار ہرگز ہرگز برا نہ مانیں۔ نہ اظہار ناراضی کریں بلکہ یہ سمجھیں کہ میں اور میرا مال سب ماں باپ ہی کا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حُضورِ انور، بی بی آمنہ کے دلبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص سے یہ فرمایا کہ اَنْتَ وَ مَالُكَ لِاَبِیْكَ یعنی تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔[1] (6) ماں باپ کا انتقال ہو جائے تو اولاد پر ماں باپ کا یہ حق ہے کہ ان کے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے رہیں اور اپنی نفلی عبادتوں اور خیرات کا ثواب ان کی روحوں کو پہنچاتے رہیں۔ کھانوں اور شیرینی وغیرہ پر فاتحہ دلا کر ان کی ارواح کو ایصالِ ثواب کرتے رہیں۔ (7) ماں باپ کے ذمہ جو قرض ہو اس کو ادا کریں یا جن کاموں کی وہ وصیت کر گئے ہوں، ان کی وصیتوں پر عمل کریں۔ (8) جن کاموں سے زندگی میں ماں باپ کو تکلیف ہوا کرتی تھی ان کی وفات کے بعد بھی ان کاموں کو نہ کریں کہ اس سے ان کی روحوں کو تکلیف پہنچے گی۔ (9) ماں باپ کے لئے دعائے مغفرت کریں اس سے ماں باپ کی اَرواح کو خوشی ہو گی اور فاتحہ کا ثواب فرشتے نور کی تھالیوں میں رکھ کر ان کے سامنے پیش کریں گے اور ماں باپ خوش ہو کر اپنے بیٹے بیٹیوں کو دعائیں دیں گے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! اسلام کتنا پیارا دین ہے کہ جس نے حقیقی معنٰی میں ماں باپ کے حقوق کے حوالے سے لوگوں میں عقل و شعور

---

1 ... ابن ماجه، کتاب التجارات، باب ما للرجل من مال ولده، ۳/۸۱، حدیث: ۲۲۹۲

2 ... جنتی زیور، ص ۹۲ تا ۹۴ ملخصاً

www.dawateislami.net

بیدار کیا، اگر اسلام کی جلوہ گری نہ ہوتی تو اس عظیمُ الشّان طریقے سے ان کے حقوق کے تحفظ کی پاسداری کا سبق کون سکھاتا؟ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اسلامی تعلیمات کو عملی طور پر اپناتے ہوئے ماں باپ کی قدر کریں، ان کے حقوق بجالائیں، ان کی ناراضی والے کاموں سے بچیں اور ان کی خدمت کو اپنا معمول بنالیں۔ اللہ کریم ہمیں والدین کا ادب واحترام اور ان کی اطاعت وفرمانبرداری کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بڑے بھائی کے حوالے سے اسلامی تعلیمات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! والدین کے بعد بہن بھائی کا رشتہ بہت قریبی شمار کیا جاتا ہے۔ والدین کے مرنے کے بعد عُموماً ان کے درمیان تعلُّقات خراب ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ لہٰذا بھائی بہنوں کے درمیان ناراضیوں کا دروازہ بند کرنے کے لئے والدین کے بعد گھر کے افراد میں سے جس شخصیت کے مقام و مرتبے کو اسلام نے شان وشوکت سے نوازا اور جس کے ادب واحترام کا درس دیا ہے وہ ہے بڑا بھائی۔ بڑے بھائی کے مقام کی اَہمیّت کو اُجاگر کرتے ہوئے نبیِّ رحمت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: حَقُّ کَبِیْرِ الْاِخْوَۃِ عَلٰی صَغِیْرِھِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ یعنی بڑے بھائیوں کا حق اپنے چھوٹے بہن بھائیوں پر ایسا ہے جیسا کہ باپ کا حق اپنے بیٹے پر۔[1]

بڑے بھائی کا مقام اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم ان کا ادب کریں، والِدَین کی

1 ... شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۲۱۰/۶، حدیث: ۷۹۲۹

www.dawateislami.net

غیر مَوْجُودگی میں انہیں اپنے والدین کا مرتبہ دیں، انہیں اپنا سرپرست سمجھیں، ان کی غیبت، چُغلی اوران کے مُتعلّق بدگمانیوں سے بچیں۔ حتّی الامکان ان کے اَحکامات کی تکمیل کریں، ہمیشہ ان سے اچھے تعلُّقات قائم رکھیں اوراگر کبھی ناراضی ہوجائے تو خود بڑھ کر بڑے بھائی سے معافی مانگیں اور انہیں منانے کیلئے جس قدر ممکن ہو کوشش کریں۔

بڑے بھائی سے اچّھا سُلُوک کیجئے

حضرت سَیِّدُنا جَرِیر بن حازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میرا سر میرے ہاتھوں میں ہے، اس کی تعبیر جاننے کیلئے میں نے اپنا یہ خواب حضرت سَیِّدُنا امام اِبْنِ سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو سنایا (جو خوابوں کی تعبیر بتانے میں زبردست مہارت رکھتے تھے) اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں، ارشاد فرمایا: کیا تمہارا کوئی بڑا بھائی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک سے ڈرتے رہو، اس کے ساتھ اچّھا سُلُوک کیا کرو اور اس سے تعلّق توڑنے سے باز رہو۔[1]

بڑے بھائی بہن کا میں کہا مانا کروں ہر دم
کروں ماں باپ کی دن رات خدمت یَارَسُوْلَ اللّٰہ

(وسائلِ بخشش مرتّم، ص۳۳۱)

چھوٹوں پر شفقت

یاد رکھئے! اسلام نے جہاں چھوٹوں کو بڑے بھائی کا ادب کرنے کا درس دیا ہے،

1 ... شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۶/۲۱۰، حدیث: ۷۹۲۸

www.dawateislami.net

وہیں بڑوں کو بھی حکم دیا ہے کہ وہ بھی اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ شَفْقَت و محبّت کا برتاؤ کریں۔ آیئے! بطورِ ترغیب 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتی ہیں، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: جس کی 3 بیٹیاں یا 3 بہنیں ہوں، یا 2 بیٹیاں یا 2 بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سُلُوک کرے اور ان کے معاملے میں اللہ پاک سے ڈرے تو اس کے لئے جنّت ہے۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی عزّت نہ کرے اور ہمارا حق نہ پہچانے، وہ ہم سے نہیں۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بڑے بہن بھائیوں پر چھوٹوں کے کیا حُقُوق ہیں اور چھوٹوں پر اپنے بڑے بہن بھائیوں کے کیا حُقُوق ہیں؟ آیئے یہ بھی سنتی ہیں

بڑے بہن بھائیوں پر چھوٹوں کے حُقُوق و آداب

بڑے بھائی اور بڑی بہن پر، چھوٹے بھائی بہنوں کے حقوق میں سے ہے کہ

1. والِدَین کی وفات پر چھوٹے بہن بھائیوں کی پرورش کرنا اور ان کی اَچّھی تَربِیَت کرنا۔
2. ان کی ضروریاتِ زندگی کو پُورا کرنا اور ہر مُشْکِل گھڑی میں ان کا ساتھ دینا اور جتنا ہو سکے ان کی حاجت رَوائی و دِلداری کرنا۔

1... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی النفقة علی... الخ، ۳/۳۶۷، حدیث: ۱۹۲۳

2... معجم کبیر، ۱۱/۳۵۵، حدیث: ۱۲۲۷۶

www.dawateislami.net

3. والِدَین کی حیات میں بھی ان سے شَفقت و مَحبَّت سے پیش آنا۔

4. غیبت، چُغلی، بدگُمانی اور حسد عام مُسلمان سے حرام ہے تو ان سے بدرجۂ اَولیٰ ناجائز ہے۔

5. بتقاضائے بشریت ان سے سرزد ہونے والی خطاؤں کو مُعاف کرنا اور ہمیشہ ان سے نرمی کا برتاؤ کرنا۔

چھوٹے بہن بھائیوں پر بڑوں کے حُقُوق و آداب

اسی طرح چھوٹے بہن بھائیوں پر بڑوں کے یہ حُقُوق و آداب ہیں کہ

1. ان کی عزّت واِحترام کرتے ہوئے ان کے شایانِ شان مرتبہ و مقام دینا۔

2. والِدَین کی غیر مَوجُودگی میں انہیں والدین کا مرتبہ دینا، ورنہ انہیں اپنا سرپرست ورَہنُما سمجھنا۔

3. حتَّی الاِمکان ان کے جائز اَحکامات پر عمل کی کوشش کرنا۔

4. اپنی طرف سے ہونے والی غلطیوں پر خُود بڑھ کر مُعافی مانگنا۔

5. ان کی دل آزاریوں سے بچنے کی کوشش کرنا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ دینِ اسلام کی خوبصورتی ہے کہ اس نے ہماری ہر معاملے میں رہنمائی فرمائی ہے۔ ابھی ہم نے بڑوں اور چھوٹوں کے ساتھ حسنِ سلوک کے حوالے سے سنا اور بڑوں چھوٹوں کے حقوق کے متعلق بھی سماعت کیا، یقیناً اگر ہم ان باتوں پر عمل کی کوشش کریں گی، تو ان کی برکت سے بہن بھائیوں کے درمیان ہونے والی ناراضیوں اور اس کی وجہ سے پیدا ہونے والی دُوریوں سے کافی

www.dawateislami.net

حد تک چھٹکارا مل جائے گا اور بہن بھائیوں کے درمیان محبت والی فضاء قائم ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رشتے داروں کے حوالے سے اسلامی ضابطۂ حیات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح گھریلو رشتوں کے حوالے سے دینِ اسلام ہماری تربیت و رہنمائی فرماتا اور ایک دوسرے کے حقوق کی رعایت کرنے کا درس دیتا ہے اسی طرح رشتے داروں کے حوالے سے بھی اس مذہب میں ہمارے لئے رہنما اُصول و قوانین موجود ہیں۔ رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سلوک کے حوالے سے اسلام ہمیں کیا حکم فرماتا ہے اور ہمیں ان کے ساتھ کس طرح کا رویہ (Behavior) رکھنا چاہئے۔ آیئے! سنئے اور رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے کی بھرپور کوشش کیجئے،

چنانچہ پارہ 4 سورۃ النسآء کی پہلی آیتِ مبارکہ میں ارشادِ رحمٰن ہے:

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝ (پ:۴، النساء: ۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رِشتوں کا لحاظ رکھو، بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

تفسیرِ نعیمی میں اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: مُسلمانوں پر جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ضروری ہے، ایسے ہی اپنے قَرابت داروں کے حق اَدا کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ مزید اِرشاد فرماتے ہیں: اپنے عزیزوں، قریبوں پر اچھا سُلُوک بہت ہی مُفید ہے، دُنیا میں بھی، آخرت میں بھی، اس سے زِندگی، موت، آخرت سب سنبھل جاتی ہے۔[1]

1 ... تفسیر نعیمی، پ۴، النساء، تحت الآیۃ: ۱، ۴/ ۴۵۵-۴۵۶ ملتقطا

www.dawateislami.net

شَیخُ الحدیث حضرتِ علّامہ مَولانا عَبدُ المصطفٰے اَعظمی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: دادا، دادی، نانا، نانی، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ وغیرہ کے حقوق بھی ماں باپ ہی کی طرح ہیں۔[1] ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: رشتوں کو کاٹنا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے، لہٰذا ہر مُسلمان کو ہمیشہ اِس کا خیال رکھنا چاہیے کہ کسی رشتے دار سے تَعَلُّق نہ کاٹے بلکہ ہمیشہ اِس کوشش میں لگا رہے کہ رشتے داروں سے تَعَلُّق قائم رہے اور کبھی بھی رشتہ کٹنے نہ پائے۔ بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ جو رشتے دار ہم سے تَعَلُّق رکھے گا، ہم بھی اُس سے تَعَلُّق رکھیں گے اور جو ہم سے کٹ جائے گا، ہم بھی اُس سے کٹ جائیں گے، یہ کہنا اور یہ طریقہ بھی اِسلام کے خِلاف ہے۔ (مزید فرماتے ہیں:) رشتے داروں کے ساتھ تَعَلُّق کاٹ دینے کی ایک ہی صُورت جائز ہے اور وہ یہ کہ شریعت کے مُعاملے میں تَعَلُّق کاٹ دیا جائے، مثلاً کوئی رشتے دار اگرچہ کتنا ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہو، اگر وہ مُرتَد (یعنی اسلام سے پھر جائے) یا گمراہ و بددِین ہو جائے تو پھر اُس سے تَعَلُّق کاٹ لینا واجب ہے یا کوئی رشتہ دار کسی گُناہِ کبیرہ میں گرفتار ہے اور منع کرنے پر بھی باز نہیں آتا بلکہ اپنے گُناہِ کبیرہ پر ضِد کر کے اَڑا ہوا ہے تو اُس سے بھی قطعِ تَعَلُّق کر لینا ضروری ہے، کیونکہ اُس کے ساتھ تَعَلُّق رکھنا اور تَعاوُن کرنا گویا اُس کے گُناہِ کبیرہ میں شرکت کرنا ہے اور یہ ہرگز ہرگز جائز نہیں۔[2] لیکن اگر یہ اس کے گناہ میں کسی طرح کی معاونت (مدد) نہیں کرتی اور اس کے گناہ کی وجہ سے اس کے اندر گناہوں کی نحوست پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو پھر قطعِ تعلق کرنا واجب نہیں ہے اور اگر ممکن ہو تو نیکی کی

---

1 . . . جنتی زیور، ص ۹۴

2 . . . بہشت کی کنجیاں، ص ۱۹۷ ملتقطا و ملخصا

www.dawateislami.net

دعوت ضرور دیتی رہے تاکہ وہ گناہوں سے باز رہے۔ یاد رہے! شریعتِ مطہرہ نے سب کے حقوق بیان کیے ہیں مگر شریعت کے دائرے کے مطابق، والدین ہوں یا رشتہ دار، بہن بھائی ہوں یا پڑوسی بہر صورت حقوق کی پاسداری اسی صورت میں ہے جب وہ شریعت کے عین مطابق ہو، اگر والدین یا رشتہ دار یا دوست احباب خلافِ شریعت کام کا حکم دیں تو پھر کسی کی اطاعت نہیں کی جائے گی اور نہ رشتہ نبھایا جائے گا بلکہ اللہ پاک اور رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کی جائے گی کیونکہ اللہ پاک کی نافرمانی والے کاموں میں مخلوق میں سے کسی کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ یہ نکتہ ہمیں ہر جگہ پیشِ نظر رکھنا چاہیے اور ہر جگہ اس پر عمل پیرا رہنا ضروری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

معاشرتی اعتبار سے اسلامی رہنمائی کے روشن پہلو

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معاشرے میں انسان کا سب سے زیادہ جن لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے وہ اس کے پڑوسی (Neighbors) ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسلام کا انسانیت پر یہ بہت بڑا فضل و احسان ہے کہ اس نے پڑوسیوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک بجالانے کا حکم فرما کر اپنے ماننے والوں کو ایک دوسرے کی عزت و ناموس کا محافظ بنادیا۔ آیئے! فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی روشنی میں ہم سنتی ہیں کہ اسلام نے پڑوسیوں کے متعلق ہمیں کیا رہنمائی عطا فرمائی ہے اور ہم پر ان کے حقوق کی بجاآوری کس قدر لازم و ضروری ہے: چنانچہ

ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟ یہ کہ جب وہ تم سے مدد

www.dawateislami.net

مانگے اس کی مدد کرو، جب قرض مانگے اسے قرض دو، جب محتاج ہو اسے دو، جب بیمار ہو اس کی عیادت کرو، جب اسے خیر پہنچے تو اسے مبارک باد دو، جب مصیبت پہنچے تو اس سے تعزیت کرو، بغیر اس کی اجازت کے اپنی عمارت بلند نہ کرو کہ اس کی ہوا روک دو، اپنی ہانڈی سے اس کو تکلیف نہ دو مگر یہ کہ اس میں سے کچھ اسے بھی دے دو، اگر پھل خریدو تو اس کے لئے بھی بھیجو، اگر بھیجنا (ممکن) نہ ہو تو چھپا کر مکان میں لاؤ اور تمھارے بچے اسے لے کر باہر نہ نکلیں کہ پڑوسی کے بچے کو تکلیف ہو گی۔[1]

ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! وہ (کامل) مومن نہیں ہو گا، اللہ پاک کی قسم! وہ (کامل) مومن نہیں ہو گا، اللہ پاک کی قسم! وہ (کامل) مومن نہیں ہو گا۔ عرض کی گئی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! کون؟ ارشاد فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو۔[2]

ایک شخص نے عرض کی: یَارَسُولَ اللہ! مجھے ایسا عمل بتایئے کہ جس سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟ تو رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نیک بن جاؤ۔ اس نے عرض کی: مجھے اپنے نیک بن جانے کا عِلم کیسے ہو گا؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے **"پڑوسیوں"** سے پوچھو اگر وہ تمہیں نیک کہیں تو تم نیک ہو اور اگر وہ بُرا کہیں تو تم بُرے ہی ہو۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ

---

1 ... شعب الایمان، باب في اکرام الجار، ۷/۸۳، حدیث: ۹۵۲۰ ملتقطا

2 ... بخاری، کتاب الادب، باب اثم من لا یامن جارہ بوائقہ، ۴/۱۰۴، حدیث: ۶۰۱۶

3 ... شعب الایمان، باب فی اکرام الجار، ۷/۸۵، حدیث: ۹۵۶۷

www.dawateislami.net

اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی مبارک زندگیاں اسلامی سانچے میں ڈھلی ہوئی ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ حضرات اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہا کرتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب 2 ایمان افروز حکایات ملاحظہ کیجئے! چنانچہ

غریب نواز اور پڑوسیوں کے حقوق

دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"بہتر کون؟"** کے صفحہ نمبر 62 پر ہے کہ حضرتِ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے پڑوسیوں کا بہت خیال رکھا کرتے، ان کی خبر گیری فرماتے، اگر کسی پڑوسی کا انتقال ہو جاتا تو اس کے جنازے کے ساتھ ضرور تشریف لے جاتے، اس کی تدفین کے بعد جب لوگ واپس ہو جاتے تو آپ تنہا اس کی قبر کے پاس تشریف فرما ہو کر اس کے حق میں مغفرت و نجات کی دعا فرماتے نیز اس کے اَہلِ خانہ کو صبر کی تلقین کرتے اور انہیں تسلّی دیا کرتے۔ (1)

پڑوسیوں کے لئے بھی گوشت خریدتے تھے

ایک بزرگ فرماتے ہیں: ہم نے ہمیشہ صوفی بزرگ حضرتِ شیخ ابو عبداللہ محمد عَرَبی فِشْتالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پڑوسیوں سے اُن کی تعریفیں ہی سنی ہیں، آپ کے پڑوسی بہت اچھے الفاظ سے آپ کو یاد کرتے تھے۔ پڑوسیوں نے یہ بھی بتایا تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب بھی گھر والوں کے لئے گوشت خریدتے تو پڑوسیوں کے لئے بھی خریدتے اور فرماتے تھے: میں اکیلا گوشت پکا کر اپنے پڑوسیوں کو محروم نہیں چھوڑ سکتا۔ (2)

1 . . . بہتر کون، ص ۶۲

2 . . . بہتر کون، ص ۵۵

www.dawateislami.net

احکام کے حوالے سے اسلامی ضابطۂ حیات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معاشرے کو فتنہ و فساد اور خون ریزی سے بچانے کے لئے اسلامی نظام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اسلامی احکام برادریوں کے اعتبار سے نہیں بدلتے اور نہ ہی کسی کے رتبے اور مقام کی وجہ سے ان میں تبدیلی ہوتی ہے بلکہ امیر و غریب، گورے کالے، عربی عجمی سب کے لئے اسلام کے احکام برابر (Equal) ہیں جس کا اندازہ اس روایت سے لگایئے کہ حضرت بی بی عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: قریش ایک مخزومی عورت کے بارے میں بہت ہی پریشان تھے جس نے چوری کی تھی، لوگ کہنے لگے کہ اس بارے میں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے گفتگو کون کرے؟ بعض آدمیوں نے کہا کہ حضرت سَیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے علاوہ ایسی جُرأت اور کون کر سکتا ہے کیونکہ وہ حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہیتے ہیں۔ جب حضرت سَیِّدُنا اُسامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس بارے میں حُضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے گفتگو کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم اللہ پاک کی حدود کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: بے شک تم سے پہلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے تھے کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ اللہ پاک کی قسم! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کے ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔[1]

---

1 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ۵۶، ۲/۴۶۸، حدیث: ۳۴۷۵

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ دینِ اسلام کی بہت بڑی خوبی ہے کہ اس میں شرعی سزائیں دینے میں کسی بھی صاحبِ مرتبہ یا مال دار آدمی کی رعایت نہیں کی جاتی، جب شرعی حدود کا معاملہ آجاتا ہے تو امیر و غریب کا فرق کیے بغیر صرف اور صرف اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم دیکھا جاتا ہے اور اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں دینِ اسلام سے سچی پکی محبت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صِلۂ رحمی کے نِکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے صِلۂ رحمی کے بارے میں چند نِکات سُننے کی سعادت حاصِل کرتی ہیں۔

پہلے دو(2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ہر حُسنِ سُلوک صَدَقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔[1] (2) جس نے والدین سے حُسنِ سُلوک کیا اُسے مُبارَک ہو کہ اللہ پاک نے اُس کی عُمر بڑھادی۔[2] ☆ صِلۂ رحم واجِب ہے اور قَطعِ رحم حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[3] ☆ رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بَدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آئی تم اس کے پاس چلی گئیں۔ حقیقتاً صِلۂ رحمی یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴

2 ... مستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب من بر والدیہ ... الخ، ۵/۲۱۳، حدیث: ۷۳۳۹

3 ... بہار شریعت، ۳/۵۵۸، حصہ: ۱۶

www.dawateislami.net

جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتی ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقوق کی رعایت و لحاظ کرو۔[1] ☆صِلۂ رحمی کی مُختلِف صورَتیں ہیں، اُن کو ہَدِیّہ و تحفہ دینا، اُنہیں کسی بات میں تمہاری اِمداد درکار ہو تو اِس کام میں اُن کی مدد کرنا، اُنہیں سلام کرنا، اُن کی ملاقات کو جانا، اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے بات چیت کرنا، اُن کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ ☆محارم رشتے داروں سے ناغہ دے کر ملتی رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے کہ اِس طرح کرنے سے مَحبَّت و اُلفت زیادہ ہوتی ہے، باقی قَرابَت داروں سے جُمعہ جُمعہ ملتی رہے یا مہینے میں ایک بار۔ ☆حق اور جائز باتوں میں قبیلے اور خاندان والوں کو مُتَّحِد ہونا چاہئے یعنی اگر رشتے دار حق پر ہوں تو دوسروں سے مقابلہ اور اِظہارِ حق میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔ ☆رشتے دار حاجت پیش کرے تو ردّ کر دینا گناہ ہے، جب کوئی رشتے دار حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت روائی کرے، اس کو رَد کر دینا رِشتہ توڑنا ہے۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۷۸

2 ... کتاب الدرر الحکام، ۱/۳۲۳

www.dawateislami.net

بیان:8 ہر شُبہے بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اپنے دل کے اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس (10) رَحمتیں نازِل فرمائے گا، اُس کے دس (10) دَرَجے بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس (10) گناہ مٹادے گا۔[1]

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...سنن کبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ثواب الصلاۃ علی النبی، ۶/۲۱، حدیث: ۹۸۹۲

2...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج کے بیان میں ہم **"معاشرے کی رسومات"** میں سے چند بُری رسموں کے بارے میں سُنیں گی۔ مصر میں ایک انسانیت سوز رَسم جو کافی عرصے سے جاری تھی۔ وہ رَسم کیا تھی اور کس عظیم ہستی کی کرامت سے اس کا خاتمہ ہوا؟ اس بارے میں سنیں گے۔ ماہِ صفر سے متعلق بہت سی غلط باتیں اور رَسمیں ہمارے معاشرے میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے بارے میں علمائے دین کے بیان کردہ اِرشادات بھی سنیں گی اور یہ بھی سنیں گی کہ آج کل معاشرے میں شادی بیاہ کے موقع پر کون کون سی غیر شرعی رَسومات رائج ہیں، اللہ کرے کہ ہم پورا بیان سننے میں کامیاب ہوجائیں۔ بعض اسلامی بہنیں دورانِ بیان تسبیح کے ذریعے ذکر و درود وغیرہ میں مشغول رہتی ہیں۔ یاد رکھئے! یہ اِس کا موقع نہیں، ہم چُونکہ عِلْمِ دِین سیکھنے

www.dawateislami.net

کی نیّت سے یہاں جمع ہوئی ہیں، لہٰذا دورانِ بیان پوری توجہ بیان کی طرف ہی ہونی چاہئے، ویسے عِلمِ دین سیکھنے پر مشتمل بیان سُننا بھی ذِکْرُ اللہ ہی میں شامل ہے۔

رُکے دَرْیا کو جاری کر دیا فاروقِ اعظم نے

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"کراماتِ فاروقِ اعظم"** میں ایک حکایت نقل فرماتے ہیں: جب مصر فتح ہوا تو ایک روز اہلِ مِصر نے حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے عرض کی: اے امیر! ہمارے دریائے نیل کی ایک رَسْم ہے جب تک اُس کو ادا نہ کیا جائے دریا جاری نہیں رہتا۔ انہوں نے اِسْتِفْسار فرمایا (یعنی سوال کیا): کیا؟ کہا: ہم ایک کُنواری لڑکی کو اُس کے والِدَین سے لے کر عُمدہ لباس اور نفیس زیور (Fine Jewellery) سے سجا کر دریائے نیل میں ڈالتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: اسلام میں ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا اور اسلام پُرانی واہِیات رَسموں کو مٹاتا ہے۔ پس وہ رَسْم موقوف رکھی (یعنی روک دی) گئی اور دریا کی روانی کم ہوتی گئی، یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں سے چلے جانے کا قَصْد (یعنی ارادہ) کیا، یہ دیکھ کر حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اَمیرُ الْمُؤمنین خلیفۂ ثانی حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی خدمت میں تمام واقعہ لکھ بھیجا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے جواب میں تحریر فرمایا: تم نے ٹھیک کیا بے شک اسلام ایسی رسموں کو مٹاتا ہے۔ میرے اس خط میں ایک رُقعہ ہے اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا۔ حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس جب اَمیرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا خط پہنچا اور اُنہوں نے وہ رُقعہ اس خط میں سے نکالا تو اُس میں لکھا تھا: (اے دریائے

www.dawateislami.net

نیل!) اگر تُو خود جاری ہے تو نہ جاری ہو اور اللہ پاک نے جاری فرمایا تو میں اللہ پاک سے عرض گزار ہوں کہ تجھے جاری فرمادے۔ حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے یہ رُقعہ دَریائے نیل میں ڈالا، ایک رات میں 16 گز پانی بڑھ گیا اور یہ رَسْم مِصر سے بالکل ختم ہو گئی۔[1]

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے، کایا ہی پلَٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی، سردار کا عالَم کیا ہو گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! کائنات میں اسلامی تعلیمات کا نور پھیلنے سے پہلے کیسی کیسی عجیب و غریب، دردناک اور غیر شرعی رسومات و خُرافات نے مُعاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا، مثلاً جب دریائے نیل خشک ہونے لگتا تو اہلِ مصر کے لوگ ہر سال ایک بے گناہ نوجوان لڑکی کو زیورات سے آراستہ کرکے اُسے دریا کی بھینٹ چڑھاتے یعنی دریا میں ڈال دیا کرتے اور یہ باطل نظریہ قائم کرلیا تھا کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو دریائے نیل خشک (Dry) ہو جائے گا، مگر قربان جایئے! نگاہِ نُبُوّت سے فیض یافتہ، بارگاہِ رِسالت کے تربیت یافتہ اَمیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر! جن کی بدولت برسا برس سے جاری اس جاہلانہ اور شرمناک رَسْم کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . کرامات فاروق اعظم، ص ۱۲

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح اَہلِ مصر میں دریائے نیل کو جاری رکھنے کے لئے غَلَط اِعتقاد پر مبنی رسمِ بد جاری تھی اِسی طرح دورِ حاضِر میں بھی بہت سے غَلَط اِعتقادات، تَوَہُّمات، ناجائز رُسومات اور غیر شرعی تہواروں کی تباہ کاریوں نے معاشرے کو شریعت و سنّت سے دور کرکے تباہی کے قریب لا کھڑا کیا ہے۔ آیئے! چند ناجائز رَسومات و تہواروں کے بارے میں سنتی ہیں: چنانچہ

ماہِ صفر سے متعلق پھیلے بے بنیاد خیالات

دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"بدشگونی"** میں ہے کہ نُحوست کے وہمی تصورات کے شکار لوگ ماہِ صفر کو مصیبتوں اور آفتوں کے اُترنے کا مہینا سمجھتے ہیں خصوصاً اس کی ابتدائی تیرہ(13) تاریخیں جنہیں **"تیرہ تیزی"** کہا جاتا ہے بہت منحوس تصوُّر کی جاتی ہیں۔ وہمی لوگوں کا یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ صفر کے مہینے میں نیا کاروبار شروع نہیں کرنا چاہئے نقصان کا خطرہ ہے، سفر کرنے سے بچنا چاہئے ایکسیڈنٹ (Accident) کا اندیشہ ہے، شادیاں نہ کریں، بچیوں کی رخصتی نہ کریں گھر برباد ہونے کا امکان ہے، ایسے لوگ بڑا کاروباری لین دین نہیں کرتے، گھر سے باہر آمد و رفت میں کمی کر دیتے ہیں، اس گمان کے ساتھ کہ آفات نازل ہو رہی ہیں اپنے گھر کے ایک ایک برتن کو اور سامان کو خوب جھاڑتے ہیں، اسی طرح اگر کسی کے گھر میں اس ماہ میں میت ہو جائے تو اسے منحوس سمجھتے ہیں اور اگر اس گھرانے میں اپنے لڑکے یا لڑکی کی نسبت طے ہوئی ہو تو اس کو توڑ دیتے ہیں۔ تیرہ تیزی کے عنوان سے سفید چنے (کابُلی چنے) کی نیاز بھی دی جاتی ہے۔ نیاز فاتحہ کرنا مُستَحَب و باعثِ ثواب ہے

www.dawateislami.net

اور ہر طرح کے رزقِ حلال پر ہر ماہ کی ہر تاریخ کو دی جاسکتی ہے لیکن یہ سمجھنا کہ اگر تیرہ تیزی کی فاتحہ نہ دی اور سفید چنے پکا کر تقسیم نہ کئے تو گھر کے کمانے والے افراد کا روزگار متاثر ہو گا، یہ بے بنیاد خیالات ہیں۔

عربوں میں ماہِ صفر کو منحوس سمجھا جاتا تھا

دورِ جاہلیت میں (یعنی اسلام سے پہلے) بھی ماہِ صفر کے بارے میں لوگ اسی قسم کے وہمی خیالات رکھا کرتے تھے کہ اس مہینے میں مصیبتیں اور آفتیں بہت ہوتی ہیں، چنانچہ وہ لوگ ماہِ صفر کے آنے کو منحوس خیال کیا کرتے تھے۔[1]

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سوال ہوا: کیا مُحرم و صفر میں نکاح کرنا منع ہے؟ ارشاد فرمایا: نکاح کسی مہینہ میں منع نہیں، یہ غلط مشہور ہے۔[2]

صَدرُ الشَّریعہ، حضرت علّامہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ماہِ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے، لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں، خصوصاً ماہِ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ نحس (یعنی نُحوست والی) مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ **"صفر کوئی چیز نہیں۔"**[3] یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غَلَط ہے۔ اسی طرح ذیقعدہ کے مہینہ

1 . . . عمدۃ القاری، کتاب الحج، باب التمتع . . . الخ، ۷/۱۱۰، تحت الحدیث: ۱۵۶۴ مفهوما

2 . . . ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۹۵

3 . . . بخاری، کتاب الطب، باب الجذام، ۴/۲۴، حدیث: ۵۷۰۷

www.dawateislami.net

کو بھی بہت لوگ بُرا جانتے ہیں اور اس کو خالی کا مہینا کہتے ہیں یہ بھی غَلَط ہے اور ہر ماہ میں 3، 13، 23، 8، 18، 28 (تاریخ) کو منحوس جانتے ہیں یہ بھی لَغْو (یعنی بے کار) بات ہے۔[1]

اصل نحوست تو گناہوں میں ہے

حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اسلام میں کوئی دن یا کوئی ساعت (وقت) منحوس نہیں ہاں! بعض دن بابرکت ہیں۔[2] تفسیرِ رُوح البیان میں ہے: صفر وغیرہ کسی مہینے یا مخصوص وَقْت کو منحوس سمجھنا دُرُست نہیں، تمام اوقات اللہ کریم کے بنائے ہوئے ہیں اور ان میں انسانوں کے اعمال واقع ہوتے ہیں۔ جس وَقت میں بندۂ مومن اللہ کریم کی اطاعت و بندگی میں مشغول ہو وہ وَقْت مبارک ہے اور جس وَقْت میں اللہ کریم کی نافرمانی کرے وہ وَقْت اس کے لئے منحوس ہے۔ درحقیقت اصل نُحوست تو گناہوں میں ہے۔[3]

دن رات مسلسل ہے گناہوں کا تسلسل کچھ تم ہی کرو نا یہ نحوست نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۳۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معاشرے کی ناجائز رسومات اور تہواروں میں سے ایک "بَسَنْت میلا" بھی ہے۔ یہ تہوار اگرچہ غیر مسلموں کا ایجاد کردہ ہے مگر عِلمِ دین سے دوری کے باعث مسلمانوں میں بھی اب اس تہوار کو منانے کا رواج زور پکڑتا جارہا

1 ... بہار شریعت، ۳/ ۶۵۹، حصہ: ۱۶

2 ... مرآۃ المناجیح، ۵/ ۴۸۴

3 ... تفسیر روح البیان، پ: ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۳۷، ۳/ ۴۲۸

www.dawateislami.net

ہے۔ یاد رکھئے! بَسَنْت میلا کثیر برائیوں اور بے حیائی کا مجموعہ، پیسے برباد کرنے کا ذریعہ اور قیمتی جانوں کے ضائع ہونے کا سبب ہے۔

بَسَنْت میلے اور پتنگ بازی کی آفات

شیخِ طریقت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: بَسَنْت میلا یہ ایک گستاخِ رسول کی یادگار ہے اسے جاری کرنے والے مرکھپ کر اپنے کیفرِ کردار کو پہنچ گئے مگر افسوس! صد کروڑ افسوس! اپنی یقینی اور اٹل موت سے غافل مسلمانوں نے اسے جاری رکھنے میں اپنا کردار ادا کیا اور کررہے ہیں جس کی وجہ سے اب بھی یہ گناہوں بھرا سلسلہ تمام تر ہلاکت خیزیوں کے ساتھ اپنی نحوستیں لُٹا رہا ہے۔ آج مسلمان کہلانے والے "بَسَنْت" کے نام سے غیر مسلموں کے اس تہوار کو فخریہ طور پر بڑی دھوم دھام سے مناتے ہیں جس میں پتنگ بازی کے خوب مقابلے ہوتے ہیں، ایک دوسرے کی ڈوریں کاٹی اور لوٹی جاتی ہیں، مکانوں کی چھتوں پر ڈیک لگا کر فُحش گانے چلائے جاتے ہیں۔ پتنگ کٹ جانے پر اتنی خوشی منائی جاتی ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے مل کر رَقص کرتے ہیں، مرد تو مرد خواتین بھی اس کارِ گناہ میں مردوں سے پیچھے رہ جانے کو گویا خلافِ شان خیال کرتی ہیں، بڑے بڑے شہروں میں پہلے ہی سے ہوٹل اور اونچی اونچی عمارتوں کی چھتیں بک ہو جاتی ہیں، جس میں ملک کے طول و عرض سے بے شمار لوگ شریکِ مَعاصی (گناہ) ہوتے ہیں، اَلْغَرَض! بے حیائی و فحاشی اور دیگر گناہوں کا بازار خوب گرم ہوتا ہے کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔

ہر سال اس منحوس تہوار کے باعث بے شمار افراد چھتوں سے گر کر، پتنگ کی

www.dawateislami.net

ڈور پھنسنے، بجلی کی تاروں کے گرنے یا مقابلہ بازی کے دوران آپس میں لڑ جھگڑ کر موت کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں، نہ جانے کتنے ہی بچّوں کی شہ رَگیں تیز ڈور سے کٹ جاتی ہیں، بیسیوں افراد ٹانگیں یا بازو تُڑوا کر عمر بھر کے لئے اپاہج اور والدَین اور دیگر اہلِ خانہ کیلئے وبالِ جان بن جاتے ہیں اور کئی ماں باپ اپنے بچّے کو اس منحوس تہوار کی نَذر کر کے پوری زندگی کے لیے دل پر اولاد کی جُدائی کا داغ لیے پھرتے ہیں۔ اہم شخصیتوں کے علاوہ غیر ملکی سفیروں کو بھی مدعُو کر کے پتنگ بازی کے نظارے کی زحمت دی جاتی ہے اور وہ لوگ اس قوم کی ان کارستانیوں (شرارتوں) کو دیکھ کر مسکراتے ہیں کہ اس قوم کا بچّہ بچّہ ہزاروں کا مقروض ہے لیکن یہ قوم اپنے ملک (Country) کو بچانے کے بجائے کروڑوں روپے پتنگ بازی کی نذر کر رہی ہے۔ اَلْغَرَض! نفس و شیطان کی چال میں آکر بے شمار مسلمان اپنا وقت اور پیسہ ضائع کرنے کے ساتھ ساتھ بسا اوقات اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ اللہ پاک سبھی مسلمانوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے اور ان فضول و بیہودہ کاموں سے خود بھی بچنے اور دوسروں کو بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے معاشرے میں منگنی اور شادی کے موقع پر مختلف رسومات ادا کرنے کا بہت زیادہ رواج ہے۔ پھر ہر علاقے، ہر قوم اور ہر خاندان کی اپنی مخصوص رسوم ہوتی ہیں۔ چونکہ یہ رسوم محض عُرف کی بنیاد پر ادا کی جاتی ہیں اور کوئی بھی انہیں فرض و واجب تصور نہیں کرتا لہٰذا جب تک کسی رسم میں

1 . . . یقینِ کامل کی برکتیں، ص۲۶

www.dawateislami.net

کوئی شرعی قباحت (خرابی) نہ پائی جائے اسے حرام وناجائز نہیں کہہ سکتے۔ جیسا کہ

صدرُ الشَّریعہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رسوم کی پابندی اسی حد تک کی جاسکتی ہے کہ کسی فعلِ حرام میں مبتلا نہ ہونا پڑے مگر بعض لوگ اس قدر پابندی کرتے ہیں کہ ناجائز فعل کرنا پڑے تو پڑے مگر رسم کا چھوڑنا گوارا نہیں۔ مثلاً لڑکی جوان ہے اور رسوم ادا کرنے کو روپیہ نہیں تو یہ نہ ہوگا کہ رسوم چھوڑ دیں اور نکاح کر دیں کہ سُبکدوش (آزاد) ہو جائیں اور فتنہ کا دروازہ بند ہو بلکہ سُود جیسی لعنت کو گلے لگانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ (1)

یہ شادی ہوئی یا اعلانِ جنگ؟

مزید فرماتے ہیں: شادی میں ناچ باجے کا ہونا بعض کے نزدیک اتنا ضروری اَمر (معاملہ) ہے کہ نسبت (یعنی منگنی) کے وقت طے کر لیتے ہیں کہ ناچ گانا ہوگا ورنہ ہم شادی نہ کریں گے۔ لڑکی والا یہ نہیں خیال کرتا کہ بیجا صرف (ضرورت سے زائد خرچ) نہ ہو تو اُسی کی اولاد کے کام آئے گا۔ ایک وقتی خوشی میں یہ سب کچھ کر لیا مگر یہ نہ سمجھا کہ لڑکی جہاں بیاہ کر گئی وہاں تو اب اُس کے بیٹھنے کا بھی ٹھکانا نہ رہا۔ ایک مکان تھا وہ بھی سود میں گیا اب تکلیف ہوئی تو میاں بی بی میں لڑائی ٹھنی اور اس کا سلسلہ دراز ہوا تو اچھی خاصی جنگ قائم ہوگئی، یہ شادی ہوئی یا اعلانِ جنگ۔ ہم نے مانا کہ یہ خوشی کا موقع ہے اور مدت کی آرزو کے بعد یہ دن دیکھنے نصیب ہوئے بے شک خوشی کرو مگر حد سے گزرنا اور حدودِ شرع سے باہر ہو جانا کسی عاقل کا کام نہیں۔ (2)

1... بہارِ شریعت ۲/۱۰۴، حصہ: ۷ ماخوذا

2... بہارِ شریعت، ۲/۱۰۶، حصہ: ۷

www.dawateislami.net

گانے باجے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایک تعداد ہے جہاں رواج ہے کہ شادی کے ایام میں رشتہ دار اور محلے کی عورتیں جمع ہو کر ڈھولک بجاتی اور گیت گاتی ہیں، یہ حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام پھر عورتوں کا گانا، مزید یہ کہ عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچانا اور وہ بھی گانے کی۔ جو عورتیں اپنے گھروں میں بات کرتے وقت گھر سے باہر آواز جانے کو معیوب (بُرا) جانتی ہیں ایسے موقعوں پر وہ بھی شریک ہو جاتی ہیں گویا ان کے نزدیک گانا کوئی عیب ہی نہیں، کتنی ہی دور تک آواز جائے کوئی حرج نہیں نیز ایسے گانے میں جوان کنواری لڑکیاں بھی شریک ہوتی ہیں۔ ایسے اشعار پڑھنا یا سننا کس حد تک ان کے دبے ہوئے جوش کو اُبھارے گا اور اخلاق و عادات پر اس کا کہاں تک اثر پڑے گا یہ باتیں ایسی نہیں جن کے سمجھانے کی ضرورت ہو یا ثبوت پیش کرنے کی حاجت ہو۔ (1)

مہندی کی رسم

اسی طرح مہندی کی رسم بھی ہے جس میں نوجوان لڑکیاں غیر شرعی لباس پہنے خوب بن سنور کر بے پردہ حالت میں بازاروں اور گلیوں میں سے مہندی کے تھال لئے ہوئے گزرتی ہیں اور پھر دلہن یا دولہا کے گھر جا کر ناچ گانے کی **"پرائیویٹ"** محفل سجاتی ہیں اور طرح طرح کے فتنوں کی پیدائش کا ذریعہ بنتی ہیں۔ (2)

1 . . . بہار شریعت، ۲/ ۱۰۵، حصہ: ۷ ماخوذا

2 . . . تربیت اولاد، ص ۳۶

www.dawateislami.net

میوزیکل فنکشن

اسی پر بس نہیں بلکہ اب تو باقاعدہ میوزیکل فنکشن کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں سازوآلات کے ساتھ گلوکاروں اور گلوکاراؤں سے اسپیکر (Speaker) پر گانے سنے جاتے ہیں اور طوائفوں کا ناچ دیکھا جاتا ہے اور ہاتھ پیٹ پیٹ کر تالیوں کی صورت میں انہیں "داد" بھی دی جاتی ہے۔ اس قسم کی محافل میں جن فواحش و بدکاریوں اور اخلاق خراب کرنے والی باتوں کا اجتماع ہوتا ہے ان کے بیان کی حاجت نہیں۔ مَعَاذَاللہ! ماں باپ، بیٹا بیٹی، بھائی بہن ایک ساتھ ان خوشیوں میں مگن ہوتے ہیں اور "حیا" دُور کھڑی شرم سے پانی پانی ہو رہی ہوتی ہے۔ ایسی ہی محفلوں کی وجہ سے اکثر نوجوان آوارہ ہو جاتے ہیں اور اپنا دھن دولت برباد کر بیٹھتے ہیں۔[1]

منگنی کی رسم

منگنی شادی کے وعدہ کا نام ہے۔ لیکن اس موقع پر بھی بے ہودہ رسموں کا انعقاد ضروری سمجھا جاتا ہے جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لڑکا خود اپنے ہاتھوں سے اپنی منگیتر کے ہاتھ میں انگوٹھی پہناتا ہے۔[2] مرد کو سر اور داڑھی کے بالوں کے سوا مہندی لگانا ناجائز ہے مگر کچھ دولہے اپنے ہاتھ بلکہ پاؤں کو بھی مہندی سے رنگے ہوئے ہوتے ہیں۔[3] بینڈ باجے والے بلوائے جاتے ہیں جو بارات کی آمد کے موقع پر اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ساز وآلات بجانے کے گناہ کمانے کے ساتھ ساتھ سوئے

1 . . . تربیت اولاد، ص ۳۷

2 . . . تربیت اولاد، ص ۳۷

3 . . . تربیت اولاد، ص ۳۷

www.dawateislami.net

ہوئے مسلمانوں اور مریضوں کو اذیت بھی پہنچاتے ہیں۔[1]

دودھ پلائی کی رسم

رخصتی کے موقع پر دُودھ پلائی کی رسم ادا کی جاتی ہے جس میں دولہے کو نامحرم خواتین کے مجمع (Crowd) میں بلایا جاتا ہے۔ اس کے دوست ایسے موقع پر اسے تنہا نہیں چھوڑتے اور اس کے ساتھ ہی تشریف لاتے ہیں۔ پھر کوئی نامحرم نوجوان لڑکی اپنی ہم عمر لڑکیوں کے جھرمٹ میں دولہے کو دودھ کا گلاس پیش کرتی ہے اور پھر ہلہ گلہ ہوتا ہے اور دولہا کے دوست نامحرم عورتوں کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے ہیں، پھر آخر میں دولہے سے دودھ پلائی کا مطالبہ کیا جاتا ہے جو عموماً اس کی حیثیت سے کئی گنا زائد ہوتی ہے۔[2]

آتش بازی

ناچ باجے آتش بازی حرام ہیں، کون ان کی حرمت سے واقف نہیں مگر بعض لوگ (ان کاموں میں) ایسے منہمک (مشغول) ہوتے ہیں کہ یہ نہ ہوں تو گویا شادی ہی نہ ہوئی بلکہ بعض تو اتنے بے باک ہوتے ہیں کہ اگر شادی میں یہ محرمات (شرعاً ممنوع کام) نہ ہوں تو اسے غمی اور جنازہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ ایک تو گناہ اور شریعت کی مخالفت ہے، دوسرے مال ضائع کرنا، تیسرے تمام تماشائیوں کے گناہ کا یہی سبب ہے اور سب کے مجموعہ کے برابر اس پر گناہ کا بوجھ۔ آتش بازی میں

1 . . . تربیت اولاد، ص ۳۸

2 . . . تربیت اولاد، ص ۳۸

www.dawateislami.net

کبھی کپڑے جلتے کبھی کسی کے مکان میں آگ لگ جاتی ہے کوئی جل جاتا ہے۔ مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے ہر کام کو شریعت کے موافق کرے، اللہ (پاک) ورسولِ (کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی مخالفت سے بچے اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”ویلنٹائن ڈے“ کی خُرافات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معاشرے میں پھیلی ہوئی ناجائز رسومات و تہواروں میں سے ایک **”ویلنٹائن ڈے“** بھی ہے۔ بسنت کی طرح یہ بھی غیر مسلموں کے تہواروں میں سے ایک تہوار ہے جو کثیر برائیوں کا مجموعہ ہے۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! بَسَنْت کی طرح **”ویلنٹائن ڈے“** کے موقع پر بھی بعض نادان لوگ تمام شرعی حُدود کو پامال کرتے ہوئے گناہوں کا بازار خوب گرم کرتے ہیں۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے بے پردگی و بے حیائی کے ساتھ میل ملاپ، تحفے تحائف کے لین دَین سے لے کر فحاشی و عُریانی کی ہر قسم کا مُظاہرہ کھلے عام یا چوری چُھپے جس کا جتنا بس چلتا ہے عام دیکھا سُنا جاتا ہے، گفٹ شاپس (Gift shops) اور پھولوں کی دُکان پر رش میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ان اشیا کو خریدنے والے بھی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہوتی ہیں۔ ویلنٹائن ڈے پر ہوٹلز کی بکنگ عام دنوں کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے۔ مَعَاذَ اللہ! شراب کا بہت زیادہ کاروبار ہوتا ہے جبکہ ساحلِ سمندر پر بے پردگی اور بے حیائی کا ایک نیا سمُندر ہوتا ہے۔

وہ ممالک جہاں غیر مسلم مذہبی اور اخلاقی پابندیوں سے آزاد رہتے ہیں اور بے

1 . . . بہارِ شریعت، ۲/ ۱۰۶، حصہ: ۷ ملتقطا

www.dawateislami.net

حیائی کے کاموں کو وہاں ہر طرح کی قانونی چُھوٹ حاصل ہے۔اِس دن کے ہنگامے سے بعض اوقات وہ بھی پریشان ہو جاتے ہیں اور اس کے خلاف بعض اوقات کہیں کہیں سے دَبی دَبی صدائے احتجاج بھی بلند ہوتی رہتی ہے لیکن اِنتہائی دُکھ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اِس دن کو غیر مسلموں کی طرح بے حیائی کے ساتھ منانے والے بہت سے مسلمان بھی اللہ پاک اور اُس کے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عطا کردہ پاکیزہ احکامات کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے کھلم کھلا گناہوں کا اِرتکاب کرکے نہ صرف اپنے نامۂ اعمال کی سیاہی میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ مسلم مُعاشرے کی پاکیزگی کو بھی ناپاک وآلُودہ کرتے ہیں۔بد نگاہی، بے پردگی، فحاشی وعُریانی، اَجنبی لڑکے اور لڑکیوں کا میل ملاپ، ہنسی مذاق، اِس ناجائز تعلُّق کو مضبوط رکھنے کے لئے تحائف کا تبادلہ اور آگے بدکاری تک کی نوبتیں یہ سب وہ باتیں ہیں جو اِس دن زور وشور سے جاری رہتی ہیں۔ اِن شیطانی کاموں کے ناجائز وحرام ہونے میں کسی مسلمان کو بالکل بھی شبہ نہیں ہوسکتا کیونکہ قرآنِ کریم کی روشن آیات اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے واضح اِرشادات سے اِن کاموں کی حُرمت ومذمت ثابت ہے۔اِس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اِس طرح کی تمام خُرافات سے بچیں اور اللہ کریم کو راضی کرنے والے کاموں میں لگ جائیں۔ربِّ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صدقہ مجھے سرکار نواسوں کا عطا ہو اغیار کے ٹکڑوں سے شہنشاہ بچالو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم معاشرے کی بُری رَسم ورَواج اور ان کی

www.dawateislami.net

تباہ کاریوں کے بارے میں سُن رہی ہیں۔ عموماً بعض نادان خوشی و غمی کے موقع پر غیر شرعی رسومات کرنے اور غیر مسلموں کے تہوار منانے کے حد سے زیادہ شیدائی ہوتے ہیں۔ دنیا اِدھر سے اُدھر ہو جائے، آندھیاں، طوفان، سیلاب یا زلزلے آجائیں، قانون حرکت میں آجائے مگر پھر بھی وہ ان ناجائز رسومات کو ادا کرنے اور غیر مسلموں کے تہواروں کو منانے کے بُرے ارادے سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہیں ہوتے، بالفرض کوئی ان کی اصلاح کرنے کی کوشش کرے اور انہیں ان خرافات کے دینی و دنیاوی نقصانات بتلائے تو جواب ملتا ہے کہ یہ ہماری خاندانی رسمیں ہیں اور ہمارے باپ دادا کے زمانے سے چلتی آرہی ہیں، لہٰذا ہم ان رسموں کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔ یاد رکھئے! ناجائز رسموں کے لئے خاندان (Family) وغیرہ کے عمل کو دلیل بنالینا ہرگز عقلمندی نہیں بلکہ شریعت کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔

غمی خوشی کی ناجائز رسموں میں مبتلا لوگوں کو نصیحت

تفسیرِ صراط الجنان میں ہے: ان لوگوں کو اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہئے جو غمی خوشی کے موقع پر شریعت کے خلاف رسمیں بجالانے اور دیگر اَفعال کرنے پر کوئی شرعی دلیل پیش کرنے کی بجائے یہ کہنے لگتے ہیں کہ ہمارے بڑے بوڑھے عرصۂ دراز سے یہ رسم و کام کرتے چلے آرہے ہیں اور ہمارے خاندان میں شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جو غمی خوشی کے موقع پر ان رسموں اور کاموں کو نہ کرتا ہو، پھر ہم کسی کے کہنے پر ان چیزوں کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں! اگر یہ لوگ اللہ پاک اور اس کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیئے ہوئے احکام کو سامنے رکھ کر اپنے طرزِ عمل پر صحیح

www.dawateislami.net

طریقے سے غور کریں تو انہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ ان کی کچھ رسمیں اور افعال شریعت کے سراسر خلاف ہیں اور یہ ان کے کندھوں پر اپنے اور دوسروں کے گناہوں کا بہت بھاری بوجھ ہیں۔[1]

شریعت کے مقابلے میں باپ دادا کی پیروی کرنا کیسا؟

(یاد رکھئے!) گناہ کے کاموں میں باپ دادا کی پیروی ناجائز ہے کہ بحکمِ حدیث اللہ کریم کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔[2]

ہمارے ہاں شادی، مرگ اور دیگر کئی مواقع پر شریعت پر چلنے کا کہا جائے تو لوگ آگے سے یہی باپ دادا، خاندان اور برادری کے رسم ورواج کا عذر پیش کرتے ہیں یہ بھی سراسر غلط وباطل ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ بُروں کی پیروی بُری ہے اور اچھوں کی پیروی اچھی جیسے ہم صحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان)، تابعین، ائمہ مجتہدین، اولیا و صالحین (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اجمعین) کی پیروی کرتی ہیں تو یہ بہت اچھی ہے کہ اس کا حکم خود قرآن نے دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور سچوں کے ساتھ ہو۔

(پ۱۱، التوبہ:۱۱۹)

ہر نماز میں بزرگوں کی پیروی کی دعا مانگنے کا حکم دیا گیا: چنانچہ فرمایا:

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ ترجَمۂ کنزالایمان: راستہ اُن کا جن پر تُو نے اِحسان کیا۔

(پ۱، الفاتحہ:۷)

---

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۱۹، الشعراء، تحت الآیۃ:۷۶، ۷/۱۰۴

2 . . . مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب طاعۃ الامراء . . . الخ، ص ۷۸۹، حدیث ۴۷۶۵

www.dawateislami.net

اللہ کریم ہمیں اچھوں کی پیروی کرنے اور بُروں کی پیروی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے معاشرے میں پائی جانے والی مختلف رسوم اور تہواروں کے بارے میں سنا۔ یاد رکھئے! ہر وہ رَسم اور رواج جو شریعت سے ٹکرائے ہمیں اس سے خود بھی بچنا چاہیے اور اپنے گھر والوں کو بھی بچانا چاہیے۔ اس میں شک نہیں کہ اگر ہم یہ عہد کرلیں کہ ہم اپنے گھر میں اپنے خاندان میں کوئی بھی غیر شرعی رسم و رواج نہیں ہونے دیں گی اور شریعت کے تقاضوں کے مطابق اس کی پوری کوشش بھی کریں تو تمام غیر شرعی رسوم و رواج خود بخود دم توڑ جائیں گے۔ لہٰذا آج سے پختہ ذہن بنائیے کہ آئندہ غیر شرعی رسم و رواج سے بچنے کی پوری کوشش کیا کریں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[2]

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۷۰، ۱/۱۷۲ ملتقطا

2 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

بیٹھنے کی چند سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیٹھنے کی چند سنتیں اور آداب سنتی ہیں: ☆چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے۔ ☆جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہئے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔[1] قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔[2] ☆اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، مَوْلانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: پیر و استاذ کی نشست پر ان کی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔[3] ☆جب کبھی اِجتماع یا مجلس میں آئیں تو دوسروں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ☆جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔[4] ☆مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو اسلامی بہن مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: "**سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ**" ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا

1 ... ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، ۴/۳۳۸، حدیث: ۴۸۲۱

2 ... رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص ۲۲۹

3 ... فتاوٰی رضویہ، ۲۴/۳۶۹، ۴۲۴

4 ... جامع صغیر، ص ۴۰، حدیث: ۵۵۴

www.dawateislami.net

ہوں۔[1] ☆جب والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** هدِیَّةً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، ۴/۳۴۷، حدیث: ۴۸۵۷

www.dawateislami.net

بیان:9 ہر مُبارک بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ کریم فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جِن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یَومِ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ مُجھ پر کَثْرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔[1]

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی کوئی کمی سَروَرا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

1... کنز العمال، کتاب الاذکار، قسم الاقوال، ۱/۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴

2... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے بیان میں ہم **"حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امّت کی خصوصیات"** کے بارے میں سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ سب سے پہلے ہم سنیں گی کہ تورات شریف میں اُمّتِ مصطفٰے کی کن کن خصوصیات (Characteristics) اور فضائل و کمالات کو اُجاگر کیا گیا ہے، جب حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اُمّتِ محبوب کی خصوصیات کا علم ہوا تو انہوں نے کس چیز کی خواہش کا اِظہار کیا، اس خواہش کے بارے میں بھی ہم سنیں گی، اس کے بعد اُمّتِ محبوب کی افضلیت کی وجہ اور اُمّتِ سرکار کے 6 عظیمُ الشّان فضائل بھی بیان ہوں گے، اُمّتِ محبوب کے افراد کے حافظے کس قدر مضبوط ہوتے ہیں اس تعلّق

www.dawateislami.net

سے بُزرگوں کے اَقْوال اور حافِظ الْحدیث حضرت سَیِّدُنا امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بے مثال یادداشت کا ایک واقعہ بھی ہم سنیں گی۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔ بعض اسلامی بہنیں دورانِ بیان تسبیح کے ذریعے ذِکرودرود شریف وغیرہ پڑھتی رہتی ہیں۔ یاد رکھئے! یہ اِس کا موقع نہیں ہے، ہم چُونکہ عِلمِ دِین سیکھنے کی نیّت سے یہاں جمع ہوئی ہیں تو دورانِ بیان پوری توجہ بیان کی طرف ہی ہونی چاہئے، کیونکہ عِلمِ دین سیکھنے پر مشتمل بیان سُننا بھی ذِکْرُ اللہ ہی میں شامل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تورات میں امّتِ محمدیہ کے فضائل

دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃُ المدینہ کی بہت ہی پیاری کتاب **"اللہ والوں کی باتیں"** جلد 5 صفحہ نمبر 516 پر ہے: حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے مولا! میں نے تورات میں ایک ایسی امّت کا ذکر پایا ہے جو سب امّتوں سے بہتر (Better) ہوگی، لوگوں کو بھلائی کا حکم دے گی اور بُرائی سے منع کرے گی، وہ پہلے اور بعد والی تمام کتابوں پر ایمان لائے گی، گمراہوں سے قِتال کرے گی حتّٰی کہ کانے دجّال کو بھی قتل کرے گی۔ حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پاک پروردگار! اسے میری امّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! وہ احمدِ مُجتبٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں نے ایک ایسی اُمّت کا ذکر پایا

www.dawateislami.net

جس کے لوگ اللہ پاک کی بہت حمد کریں گے، سورج کا خیال رکھیں گے (یعنی نماز اور روزوں کی وجہ سے ہمیشہ سورج کے طلوع وغروب کا حساب رکھیں گے اور اس کی جنتریاں چھاپا کریں گے۔ اسلامی نمازیں اِفطار سحری تو سورج سے ہیں مگر خود روزے عیدیں حج وغیرہ چاند سے اس لئے مسلمان دونوں کا حساب رکھتے ہیں اور کوئی قوم یہ دونوں کام نہیں کرتی۔)[1] اور جب کسی کام کا ارادہ کریں گے تو کہیں گے: اِنْ شَآءَ اللہ ہم اس کام کو کریں گے۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پَروَرْدَگار! اسے میری اُمّت بنا دے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! وہ احمدِ مُجتبٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ربِّ کریم! میں نے تورات میں ایسی اُمّت کا ذکر پایا جن کی دعائیں قبول ہوں گی اوران کے حق میں دعائیں قبول کی جائیں گی، ان کی سفارش قبول ہو گی اوران کے حق میں سفارش قبول کی جائے گی۔ یہ کہہ کر حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: الٰہی! تُو انہیں میری اُمّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! وہ احمدِ مجتبٰے، مُحمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ربِّ کریم! میں نے تورات میں ایسی اُمّت کا ذکر پایا ہے جو بلندی پر چڑھیں گے تو اللہ پاک کی کبریائی بیان کریں گے اور جب کسی وادی میں اُتریں تو اللہ پاک کی حمد وثنا بیان کریں گے، ان کے لئے پوری زمین پاک ہو گی اور وہ جہاں بھی ہوں ساری زمین ان کے لئے قابلِ نماز ہو گی، وہ

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۵ ملتقطا

www.dawateislami.net

ناپاکی سے پاکی حاصل کریں گے، جہاں پانی(Water) نہ پائیں گے وہاں مٹی سے پاکی حاصل کرنا ان کے لئے ایسا ہو گا جیسے پانی سے اور بروزِ قیامت وضو کے اثر سے ان کے اعضائے وضو چمکتے ہوں گے۔ یہ کہہ کر حضرت سیّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پَروَرْدَگار! تُو انہیں میری اُمّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ احمدِ مُجتبٰے، محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔ حضرت سیّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ربِّ کریم! میں نے (تورات میں) ایسی اُمّت کا ذکر پایا ہے کہ جب وہ کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کریں گے تو ان کے لئے ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور جب وہ نیکی کر لیں گے تو ان کی نیکی کو 10 سے 700 گُنا تک بڑھا دیا جائے گا اور اگر کسی گناہ کا ارادہ کریں گے تو ان کے لئے کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر گناہ کا اِرتکاب کر بیٹھیں گے تو اُن کے لئے صرف وہی گناہ لکھا جائے گا۔ یہ کہہ کر حضرت سیّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پَروَرْدَگار! تُو انہیں میری اُمّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ اَحمدِ مُجتبٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔ حضرت سیّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے اللہ پاک! میں نے ایک اُمّتِ مرحُومہ کا ذکر پایا جو کمزور ہونے کے باوجود کتابُ اللہ کے وارث ہوں گے اور تُو نے انہیں چن لیا ہے، ان میں سے کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہو گا، کوئی درمیانی راہ چلنے والا ہو گا اور کوئی نیکیوں میں سبقت کرنے والا ہو گا، میں نے ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں پایا جس پر رحم نہ کیا گیا ہو۔ یہ کہہ کر حضرت سیّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے پاک پروردگار! تُو انہیں میری اُمّت بنا دے۔ اللہ پاک

www.dawateislami.net

نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ احمدِ مُجتبٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔

حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو عرض کی: اے اللہ پاک! ان کے مَصاحِف ان کے سینوں میں (محفوظ) ہوں گے، وہ اَہْلِ جنّت کا سا مختلف (Different) رنگوں کا لباس پہنیں گے اور جہنَّم میں ان میں سے وہی شخص داخل ہو گا جو نیکیوں سے اس طرح خالی ہو جیسے پتھر درخت کے پتوں سے خالی ہوتا ہے۔ یہ کہہ کر حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پَروَرْدگار! تُو انہیں میری اُمَّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ احمدِ مُجتبٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔ جب حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو اس فضیلت سے تعجب ہونے لگا جو اللہ پاک نے سیِّدُ الْاَنبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کی اُمَّت کو عطا فرمائی تو کہنے لگے: کاش! میں حضرت سیِّدُنا محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَصحاب میں سے ہوتا۔ تو اللہ پاک نے ان کی رضا کے لئے تین آیات نازل فرمائیں:

یٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَیْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَ بِكَلَامِیْ ۪ فَخُذْ مَاۤ اٰتَیْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ كَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِیْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۴۴، ۱۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اے موسٰی میں نے تجھے لوگوں سے چُن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے تُو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور شکر والوں میں ہو اور ہم نے اس کے لئے تختیوں میں لکھ دی ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل اور فرمایا اے موسٰی اسے مضبوطی سے لے اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس کی اچھی باتیں اختیار کریں عنقریب میں تمہیں دکھاؤں گا بے حکموں کا گھر۔

www.dawateislami.net

وَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ یَعْدِلُوْنَ۝۱۵۹ (پ ۹، الاعراف: ۱۵۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ ہے کہ حق کی راہ بتاتا اور اسی سے انصاف کرتا۔

یہ سن کر حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پوری طرح راضی ہو گئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! سُنا آپ نے! اُمّتِ سرکار کو ربِّ کریم نے دو چار یا پانچ نہیں بلکہ بے شمار فضائل و برکات اور کئی خصوصیات سے نوازا ہے، وہ تورات شریف جسے اللہ پاک نے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل فرمایا اس مقدّس آسمانی کتاب کے اندر بھی اس عظیم اُمّت کے فضائل و کمالات اور شاندار خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے، حتّٰی کہ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو علم ہوا کہ یہ تمام فضائل و کمالات اُمّتِ سرکار کے ہیں تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اس اُمّت کو اپنی اُمّت بنانے کی درخواست کی مگر جب اس کی اجازت نہ ملی تو پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُمَّتِ محبوب میں شامل ہونے کی خواہش کا اِظہار ان الفاظ میں کیا کہ **"کاش! میں حضرت سیِّدُنا محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب میں سے ہوتا۔"** اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ احسان ہے کہ اس نے رسولِ کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں ہمیں مسلمان بنایا اور ہمیں رحمتِ کونین، نانائے حَسَنَیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت میں شامل فرما کر ہم پر اتنا بڑا احسان فرمایا ہے کہ اگر ہم اس کے اس احسان پر ساری زندگی بھی اس کا شکر بجالاتی رہیں تب بھی اس کا حق ادا نہ کر پائیں۔

---

1 . . . اللہ والوں کی باتیں، ۵/ ۵۱۶ تا ۵۱۹ ملخصاً و ملتقطاً

www.dawateislami.net

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دیوان "وسائلِ بخشش" میں لکھتے ہیں کہ

شکر تیرا کہ اُن کی امّت میں مجھ کو اے ذُوالجلال رکھا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۴۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اُمّتِ سرکار کے افضل ہونے کی وجہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں، بِلا تشبیہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے صدقہ میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی اُمّت تمام اُمّتوں سے افضل۔[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہم کتنی خوش نصیب ہیں کہ اللہ کریم کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامنِ کرم ہمارے ہاتھوں میں آیا یقیناً ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں سب سے افضل ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت بھی پچھلی تمام اُمّتوں سے افضل ہے پارہ4، سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 110 میں ہے:

كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ (پ۴، آلِ عمران: ۱۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

1 . . . بہارِ شریعت، ۱/۵۴، حصہ:۱

www.dawateislami.net

تفسیرِ خازن میں اس آیتِ مُبارکہ کے تحت لکھا ہے: اس اُمّت کو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کی بدولت دیگر تمام اُمّتوں پر فضیلت دی گئی ہے اور اسی سبب سے یہ اُمّت تمام امّتوں میں سب سے بہترین اُمّت ہے، پس ثابت ہوا! اس اُمّت کے بہترین ہونے کی وجہ اس کے افراد کا نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا ہے۔[1]

اب ہمیں اپنے بارے میں غور کرنا چاہیے کہ کیا ہم نیکی کی دعوت دینے والیاں اور بُرائی سے روکنے والیاں ہیں؟ یاد رہے! اگر ہمارا گمان غالب ہو کہ بُرائی کرنے والی کو بُرائی سے روکیں گی تو وہ بُرائی سے رُک جائے گی تو ہمیں روکنا واجب ہے، نہ روکیں گی تو گناہ گار ہوں گی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کا اِحسان ہے کہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمیں نصیب ہے، قربان جائیے! اَمیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مبارک سوچ پر! جنہوں نے ایک عظیمُ الشّان **مَدَنی مقصد** ہمیں عطا فرمایا ہے **عاشقانِ رسول** کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی **نمازی بڑھاؤ تحریک** ہے، **کاش!** ہم بھی اِس تحریک کا حصہ بن کر عملی طور پر نیکی کی دعوت دینے والیوں میں شامل ہو جائیں، یہ بہت اچھا ہے کہ ہم زِیادہ سے زِیادہ نیکی کی دعوت کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں، **"نیکی کی دعوت"** عام کرنے کی تو بہت زِیادہ ضرورت ہے، اس کے لیے ہمیں وَقْت کی قربانی دینی ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

---

1 ... تفسیرِ خازن، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ۱/۲۸۹

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اُمّتِ مصطفٰے کے مزید فضائل و کمالات کے بارے میں سنتی ہیں، چنانچہ

اُمّتِ محبوب کے 6 فضائل

مشہور مُفَسِّرِ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کردہ آیتِ مُبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے بے شمار فضائل ہیں، یہاں ان میں سے کچھ عرض کئے جاتے ہیں: (1) یہ اُمّت آخر اُمَم ہے، گزشتہ اُمّتوں کے عُیُوب قرآنِ کریم میں بیان ہوئے، جس سے وہ ساری دُنیا میں بدنام ہو گئیں، مگر اِس اُمّت کے بعد نہ کوئی نیا نبی آئے گا، نہ کوئی آسمانی کتاب جس میں اِس کے عُیُوب بیان ہوں، غرضیکہ اس اُمّت کی پردہ پوشی کی گئی۔ (2) پچھلی کُتُب میں اس اُمّت کے اَوصاف کا ذِکر تو تھا ان کے عُیُوب کا تذکرہ نہ تھا جس کے باعث وہ لوگ اس اُمّت میں ہونے کی تمنّا (Wish) کرتے تھے۔ (3) جیسے ربِّ کریم نے دیگر اَنبیائے کرام (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو نام لے کر پُکارا ہمارے حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَلْقاب سے، اسی طرح ان کی اُمّتوں کو نَسَبی ناموں سے پکارا گیا: (یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ، یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْۤا) وغیرہ مگر اس اُمّت کو (یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا) کے دِلکش و پیارے خطاب سے نوازا گیا۔ (4) پچھلی اُمّتیں اپنے نبیوں کے بعد ساری ہی گمراہ ہو جاتی تھیں مگر اِس اُمّت میں تا قیامت ایک فرقہ (سوادِ اعظم یعنی اَہلسنّت وجماعت) حق پر رہے گا۔ (5) اِس اُمّت میں ہمیشہ اَولیاءُ اللہ وعُلَمائے رَبّانی ہوتے رہیں گے، جس درخت کی جڑ ہری رہے اس میں پھل پھول آتے ہی رہتے ہیں۔ (6) یہی اُمّت کل قیامت کے دِن بارگاہِ الٰہی

www.dawateislami.net

میں گزشتہ نبیوں کی گواہی دے گی کہ خدایا! انہوں نے اپنی قوموں کو تبلیغ کی تھی۔[1]

اے خدائے دو جہاں احسان تیرا ہے بڑا تُو نے پیدا ان کی امّت میں ہمیں فرمایا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۴۶۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمّتِ سرکار کو ربِّ کریم نے جن خصوصیات سے نوازا ہے ان میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے اس امّت کو حافظے کی مضبوطی کی عظیمُ الشان نعمت عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ

کم عمری میں علم کا حُصُول

حضرت سَیِّدُنا حسین بن عبدُ الرَّحیم عراقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس اُمّت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ لوگوں نے اپنی کم عمری میں جن علوم پر عبور حاصل کیا، گزشتہ امتیں لمبی عمر ملنے کے باوجود حاصل نہ کر سکیں، یہی وجہ ہے کہ اتنی کم عمری میں اس اُمّت کے مجتہدین پر علوم و معارف کے خزانے کھل گئے۔[2]

حفظ و یادداشت کی صلاحیت

حضرتِ سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ کریم نے اس اُمّت کو حفظ و یاد داشت کی وہ صلاحیت عطا فرمائی ہے جو پچھلی اُمّتوں میں سے کسی کو بھی عطا نہیں کی گئی، (حیرت انگیز حافظے کی) اللہ پاک نے اس نعمت کو سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب

1 . . . تفسیر نعیمی، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ۴/ ۹۱

2 . . . شرح زرقانی علی المواھب، خصائص امتہ . . . الخ، ۷/ ۴۷۸

www.dawateislami.net

وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کے ساتھ خاص فرمایا اور اس کی بدولت اس اُمّت کی عزت افزائی فرمائی۔[1]

آیئے! حُصولِ برکت کے لئے قوتِ حافِظہ کے عظیم جوہر سے مالا مال اور اُمّتِ محبوب کو فیضانِ حدیث سے فیضیاب فرمانے والے ایک عاشقِ رسول بُزرگ کے قوتِ حافِظہ کے بارے میں سُنئے اور جھومئے، چنانچہ

تین لاکھ احادیثِ مبارکہ

نَاصِرُ الحَدِیْث، اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن فِی الْحَدِیْث حضرت سَیِّدُنا ابو عَبْدُ اللہ محمد بن اسماعیل بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قوتِ حافظہ بیان کرنے کے لئے یہ بات ہی کافی ہے کہ جس کتاب کو وہ ایک نظر دیکھ لیتے تھے وہ انہیں حفظ ہو جاتی تھی، تحصیلِ علم کے ابتدائی دور میں انہیں ستر ہزار (70000) اَحادیث حِفظ تھیں اور بعد میں جا کر یہ عدد تین لاکھ تک پہنچ گیا، جن میں سے ایک لاکھ اَحادیث صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح تھیں، ایک مرتبہ "بلخ" نامی شہر گئے تو وہاں کے لوگوں نے فرمائش کی آپ اپنے شُیوخ سے ایک ایک روایت بیان کریں تو آپ نے ایک ہزار شُیوخ سے ایک ہزار اَحادیث زَبانی بیان کر دیں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمّتِ محبوب کی خصوصیات میں سے ایک بہترین خصوصیت یہ بھی ہے کہ بروزِ قیامت جب پچھلی اُمتیں اپنے نبیوں کو جھٹلائیں

---

1 ... شرح زرقانی علی المواھب، خصائص امتہ... الخ، ۷/۴۷۸

2 ... ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/۵۹ ملتقطا

www.dawateislami.net

گی تو اللہ کریم اُمّتِ سرکار کو یہ شرف عطا فرمائے گا کہ اس دن یہ انبیائے کرام کے حق میں گواہی دے گی، جیسا کہ

نبیوں کے حق میں اُمتِ محبوب کی گواہی

نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کریم قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی اُمّت کو بُلائے گا اور فرمائے گا: تم نے نوح کو کیا جواب دیا تھا؟ وہ کہیں گے: انہوں نے نہ ہمیں کبھی دعوت دی، نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کبھی نصیحت کی اور نہ ہمیں کسی چیز کا حکم دیا اور نہ منع کیا، حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: اے میرے ربّ کریم! میں نے انہیں ایسی دعوت دی جو اوّلین و آخرین سب کو شامل تھی، اللہ کریم فرشتوں سے فرمائے گا: احمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اور ان کی اُمّت کو بلاؤ، تو سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمّت اس شان سے حاضر ہوں گے کہ ان کا نُور ان کے آگے آگے ہو گا۔ حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت سے کہیں گے: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے اپنی قوم کو اللہ پاک کا پیغام پہنچا دیا تھا اور انہیں سمجھانے کی بہت کوششیں کی تھیں، انہیں پوشیدہ اور علانیہ طور پر دوزخ سے بچانے کی کوششیں کیں لیکن پھر بھی یہ میری دعوت سے دُور بھاگتے رہے۔ تو مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ کی اُمّت کہیں گے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے، وہ سب سچ ہے۔ اس پر حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کہے گی: اے احمد: آپ کو اور آپ

www.dawateislami.net

کی اُمّت کو اس کا کیا علم؟ ہم سب سے پہلی اُمّت ہیں جبکہ آپ اور آپ کی اُمّت سب سے آخر میں تشریف لائے ہیں، تو مکی مدنی سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سورۂ نوح تلاوت فرمائیں گے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سورت ختم فرمائیں گے تو آپ کی اُمّت کہے گی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ سچا واقعہ ہے اور اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک اللہ پاک ہی غالب حکمت والا ہے۔[1]

یہ سب اللہ کی عنایت ہے مل گئی مصطفٰے کی اُمّت ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طاعون اس امّت کے لئے رحمت ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! طاعون ایک جان لیوا وبائی بیماری ہے جس کو ڈاکٹر (پلیگ) Plague کہتے ہیں۔ اس بیماری میں آم کی گٹھلی کے برابر گلٹیاں نکل آتی ہیں۔ جن میں بے پناہ درد اور ناقابلِ برداشت سوزش ہوتی ہے۔ شدید بخار چڑھ جاتا ہے، آنکھیں سرخ ہو کر دردناک جلن سے شعلے کی طرح جلنے لگتی ہیں، (بالآخر) مریض شدتِ درد اور شدید بے چینی و بے قراری میں تڑپ تڑپ کر بہت جلد مر جاتا ہے۔[2]

یاد رہے! طاعون کا یہ تباہ کن مرض پچھلی اُمّتوں کے لئے عذاب مقرر کیا گیا تھا مگر یہ اُمّتِ محبوب کی خصوصیات میں سے ہے کہ اللہ پاک نے اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ

1... مستدرک، کتاب: تواریخ المتقدمین۔۔الخ، شهادة نبینا وامته... الخ، ۳/۴۱۴، حدیث: ۴۰۶۶

2... عجائب القرآن، ص۲۶۱

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں اسی مرض کو مسلمانوں کے لئے باعثِ رحمت بنا دیا، چنانچہ

اُمّتِ محمدیہ پر اللہ کریم کا ایک خاص فضل

بُخاری شریف کی حدیثِ پاک میں ہے کہ تمام نبیوں کے سردار، جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ پاک جس پر چاہتا اسے بھیجتا۔ پھر اللہ کریم نے مؤمنین کے لئے اسے رحمت بنادیا۔ تو جو شخص طاعون پھیلنے کے زمانے میں اپنے شہر میں صبر کے ساتھ طلبِ ثواب کے لئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرا رہے کہ اسے وہی پہنچے گا جو اللہ کریم نے اس کے لئے لکھ دیا ہے تو اس کے لئے شہید کی مثل ثواب ہے۔[1]

حضرت علامہ غلام رسول رَضَوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اس اُمّتِ مُحَمَّدِیَہ پر اللہ کریم کی بہت مہربانی ہے کیونکہ جو بیماری دوسری اُمّتوں کے لئے عذاب مقرر کی گئی ہے وہ اس امّت کے لئے اللہ پاک کی رحمت ہے۔ طاعون بنی اسرائیل کے لئے عذاب اور اِس امّت کے لئے رحمت ہے۔[2] دوسرے مقام پر فرمایا: اس اُمّت کے مومنوں کے لئے طاعون کو رحمت کیا ہے اس کا رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ یہ شہید کے ثواب کو شامل ہے اگرچہ صورت کے اعتبار سے سخت تکلیف دہ ہے۔[3]

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ کریم کی رحمت پر قربان کہ اس نے مدینے کے تاجدار، دو

---

1 ... بخاری، کتاب الطب، باب اجر الصابر فی الطاعون، ۴/۳۰ حدیث: ۵۷۳۴

2 ... تفہیم البخاری، ۵/۳۵۵

3 ... تفہیم البخاری، ۸/۸۰۰

www.dawateislami.net

عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے لئے طاعون جو پچھلی اُمّتوں کے لئے بطورِ عذاب مقرّر تھا اسے اس اُمّت کے لئے رحمت بنادیا۔ جس سے یہ اندازہ لگانا ذرا بھی مشکل نہیں کہ اللہ پاک اپنے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کی امّت سے کتنی محبّت فرماتا ہے۔ ذرا سوچئے! گناہوں کے ارتکاب کے سبب اگر اس اُمّت کے لئے بھی طاعون کو عذاب بنادیا جاتا تو کس قدر ذلت و رسوائی ہوتی، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ پاک کی نافرمانیوں سے بچیں، خوب خوب نیکیاں بجا لائیں اور سُنّتوں بھری زندگی گزاریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شبِ قدر وہ عظیم الشّان رات ہے جس کی اَہَمِّیَّت و فضیلت کو مسلمان کا بچہ بچہ جانتا ہے، کیونکہ اِس رات میں قُرآنِ کریم اُتارا گیا، یہ رات ہزار (1000) مہینوں سے افضل ہے، اِس رات کی فضیلت میں قرآنِ کریم کے تیسویں پارے میں ایک مکمل (Complete) سُورت بھی موجود ہے اس کے علاوہ اس رات کے اور بھی بہت سے فضائل و برکات کتابوں میں موجود ہیں۔ یاد رہے! اس اُمّت سے پہلے بھی کئی اُمتیں آئیں مگر کسی کو بھی یہ عظیم الشّان نعمت نہیں ملی مگر ربِّ کریم نے تمام نبیوں کے سردار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امّت کو یہ شرف بخشا کہ اسے شبِ قدر جیسی عظیم الشان اور مبارک رات کا تُحفہ عطا فرمایا، چنانچہ

شبِ قدر عطا کی گئی

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ ہوا، جس نے ایک ہزار ماہ اللہ کریم کی راہ میں لڑائی کی۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اس سے بہت تعجب ہوا اور تمنّا کرنے لگے: کاش! ان کے لئے بھی ایسا ممکن ہوتا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے ربِّ کریم! تو نے میری اُمّت کو کم عمر عطا فرمائی اب ان کے اعمال بھی کم ہوں گے۔ تو اللہ کریم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شبِ قدر عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو میں نے تجھے اور تیری اُمّت کو ہر سال عطا فرمائی ہے۔ یہ رات ماہِ رمضان میں تمہارے لئے اور قیامت تک آنے والے تمہارے اُمّتیوں کے لئے ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے! ہمارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی اُمّت پر کس قدر مہربان ہیں کہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا قصہ بیان ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ غمِ اُمّت میں بے قرار ہوگئے اور اسی بے قراری کے عالم میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بارگاہِ الٰہی میں غمِ اُمّت کا اِظہار کیا تو اللہ پاک نے رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لعل صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری اُمّت کو شبِ قدر جیسی مبارک نعمت سے سرفراز فرمایا۔ یاد رہے! غمِ اُمّت کا یہ پہلا واقعہ نہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی اُمّت سے اتنی محبّت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کئی مواقع پر

---

1 . . . الروض الفائق، المجلس السابع فی فضائل لیلۃ القدر . . . الخ، ص ۴۹

www.dawateislami.net

گناہگار امّت کو یاد فرمایا: چنانچہ

دنیا میں جلوہ اَفروز ہوتے ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سجدہ فرمایا اور ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِی یعنی پروردگار! میری اُمّت میرے حوالے فرما۔[1]

امام زُرقانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: ''اُس وَقْت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُنگلیوں کو اِس طرح اُٹھائے ہوئے تھے جیسے کوئی گِڑگِڑا وزاری کرنے والا اُٹھاتا ہے۔[2]

رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِی کہتے ہوئے پیدا ہوئے حق نے فرمایا کہ بخشا الصَّلٰوۃُ والسَّلام

(قبالۂ بخشش، ص۹۴)

اِسی طرح رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سفرِ معراج پر روانگی کے وقت گناہگار اُمّت کو یاد فرما کر آبدیدہ ہوگئے، دیدارِ جمالِ خُداوندی اور خصُوصی نوازشات کے وقت بھی گنہگار اُمّت کو یاد فرمایا۔[3] عُمر بھر (وقتاً فوقتاً) گنہگار اُمّت کے لیے غمگین رہے۔[4] جب قبر شریف میں اُتارالبِ جاں بخش کو جُنبِش تھی، بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے کان لگا کر سُنا، آہستہ آہستہ اُمَّتِی (میری اُمَّت) فرماتے تھے۔ قیامت میں بھی اِنہیں کے دامن میں پناہ ملے گی، تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام سے نَفْسِی نَفْسِی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِی (یعنی آج مجھے اپنی فکر ہے کسی اور کے پاس چلے جاؤ) کہیں گے اور اس غمخوارِ اُمّت کے لب پر یَا رَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِیْ (اے رَبّ! میری اُمّت کو بخش دے) کا شور ہوگا۔[5]

1... فتاویٰ رضویہ، ۳۰ ۱۲۷

2... شرح زرقانی علی المواهب، ولادته وعجائب ومارات...الخ، ۱/ ۲۱۱

3... بخاری، کتاب التوحید، باب قوله تعالٰی (وکلم الله موسٰی تکلیمًا)، ۴/ ۵۸۱، حدیث: ۷۵۱۷ مفهوما

4... مسلم، کتاب الایمان، باب دعاء النبی لامته،... الخ، ص ۱۰۹، حدیث: ۴۹۹ مفهوما

5... مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اهل الجنّة منزلة فیها، ص ۱۰۶، ۱۰۵، حدیث: ۴۸۰ مفهوما

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم گناہگار اُمّت سے کتنی مَحَبَّت واُلفت فرماتے ہیں اور آپ کو اپنی اُمّت کا کتنا خیال رہا۔ جبکہ دوسری جانب اگر ہم اس اُمّت کے حالِ زار کا جائزہ لیں تو یہ دل خراش حقیقت (Reality) سامنے آئے گی کہ اُمّتِ مسلمہ کی اکثریت اب اپنے اس محسن و مہربان آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے احسانات اور فرامین کو بُھلا کر فرائض و واجبات کی ادائیگی سے غافل ہو کر نفس و شیطان کی پیروی میں مشغول ہے، قرآنِ کریم کے ارشادات کو بُھلا بیٹھی ہے، علم کی اہمیّت سمجھنے سے محروم دکھائی دیتی ہے، اپنے بزرگوں کی تعلیمات کو بالکل فراموش کر چکی ہے، سنّتوں سے منہ موڑ کر فیشن پرستی کی دلدل میں دھنستی جارہی ہے، حقوق اللہ و حقوق العباد کی ادائیگی کی اہمیت سے غافل ہو چکی ہے، قطعِ رِحمی کی آفت میں مبتلا ہے، جبکہ جھوٹ، غیبت، حسد، تکبر، وعدہ خلافی، ظلم، عیب جوئی، والدین کی نافرمانی، بے حیائی اور بے پردگی جیسی کئی تباہ کُن بُرائیوں کا شکار ہے۔ حالانکہ ہمیں تو زیادہ سے زیادہ اپنے کریم آقا کے فرامین پر عمل کرنا چاہیے۔ ان کی پیروی کرنی چاہیے۔ اے کاش کہ ہمیں عمل کی توفیق مل جائے۔ اٰمین

وہی اُمّت خطاؤں میں پڑی ہے رات میں جن کے
لئے رویا کئے مانند شبنم یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صفر المظفر کا مبارک مہینا ہمارے درمیان اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے۔ 17 صفر المظفر 1398ھ اُمِّ عطّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کا یوم ہے۔ تو آیئے!

www.dawateislami.net

اسی مناسبت سے اُمِّ عطّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کا مختصر تعارف سنتی ہیں:

اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کا ذِکرِ خَیر

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدہ ماجدہ ایک نیک، صالحہ اور پرہیز گار خاتون تھیں۔ شوہر کی وفات کے باوجود سخت ترین معاشی آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی خُطوط پر مدنی تربیت کی، جس کا مُنہ بولتا ثُبوت خود امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکت ہے۔ امیرِ اَہلِ سنّت نے ایک بار بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ والدۂ محترمہ کا شروع ہی سے فرائض و واجبات پر عمل کرنے اور کروانے کا اس قدر ذہن تھا کہ چھوٹی عمر ہی سے ہم بہن بھائیوں کو نمازوں کی تلقین فرمانے کے ساتھ سختی سے عمل بھی کرواتیں، بالخُصوص نمازِ فجر کے لئے ہم سب کو لازمی اُٹھاتیں۔ والدۂ ماجدہ کی اس طرح تلقین و مدنی تَربِیَت کی بَرَکت سے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میری بچپن میں بھی کبھی نمازِ فجر چُھوٹی ہو۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: والدۂ محترمہ کا شبِ جُمُعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) کو میٹھادر (کراچی) کے علاقے میں اِنتقال ہوا۔ موت کے وَقْت مجھے بہت یاد کر رہی تھیں، ہمشیرہ نے بتایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کلمہ طَیِّبَہ اور اِستِغفار پڑھنے کے بعد زبان بند ہوئی۔ بِالخُصوص غُسل دینے کے بعد چہرہ نہایت ہی رَوشن ہو گیا تھا۔ جس حصّۂ زمین پر رُوح قَبض ہوئی، اس سے کئی روز تک خوشبو آتی رہی اور خُصوصاً رات کے جس حصے میں اِنتِقال ہوا تھا، اس میں طرح طرح کی خوشبوئیں آتی رہیں۔ سوئم والے دن صبح کے وَقْت چند گُلاب کے پھول لا کر رکھے تھے

www.dawateislami.net

جو شام تک تقریباً تر و تازہ رہے جو میں نے اپنے ہاتھ سے والدہ کی قبر پر چڑھائے۔ یقین جانیں اُن میں ایسی عجیب بھینی بھینی خوشبو تھی کہ میں حیران رہ گیا، کبھی گُلاب کے پھولوں میں، میں نے ایسی خوشبو نہیں سُونگھی تھی نہ ابھی تک سونگھی ہے بلکہ گھنٹوں تک وہ خُوشبو میرے ہاتھوں سے بھی آتی رہی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتی ہوں۔ سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اَمیرِ اَہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے لباس پہننے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: پہلے دو (2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے:

☆ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتر کے درمیاں پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے۔[3] حکیمُ الْاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

---

1 ... تذکرۂ امیرِ اہلسنت (قسط 2)، ص ۴۱

2 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

3 ... معجم اوسط، ۲/۵۹، حدیث: ۲۵۰۴

www.dawateislami.net

جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جِنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔[1] ☆جو کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔[2] ☆جو باوُجُودِ قدرت زَیب وزِینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔[3] ☆لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نَماز قَبول نہیں ہوتی۔ ☆پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنّت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں ☆ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے۔ ☆مرد مردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔ ☆تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے تکبُّر ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت تھی اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آ گیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صفت ہے۔[4]

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۱/۲۶۸

2 ... شعب الایمان، باب الملابس والاوانی، ۵/۱۸۱، حدیث: ۶۲۸۵

3 ... ابوداود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ۴/۳۲۶، حدیث: ۴۷۷۸

4 ... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، مطلب فی اللبس، ۹/۵۷۹، بہارِ شریعت، ۳/۴۰۹، حصہ: ۱۶

www.dawateislami.net

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ الْمدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بیان:10 ہر مُباحِ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔(1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے، (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) اور مجھ پر کَثْرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔[1]

شافعِ روزِ جَزا تم پہ کروروں دُرُود دافعِ جُملہ بَلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...البدور السافرۃ للسیوطی، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶

2...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کا ہمارا بیان اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے تصوف کے واقعات پر مشتمل ہو گا، سب سے پہلے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بیعت و خلافت کا ایک دلچسپ واقعہ، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف (Introduction) اور آپ کی سیرت کی چند جھلکیاں بیان ہوں گی، اعلیٰ حضرت کو نماز سے کیسی محبّت تھی، آپ توکّل و قناعت میں کس قدر بلند مقام پر فائز تھے۔ اس تعلّق سے آپ کی سیرت کے کچھ واقعات بھی ہم سنیں گی۔ اللہ کرے کہ ہم دِلجمعی کے ساتھ اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی بیعت و خلافت

دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے **"پیر پر اِعتراض منع ہے"** کے صَفْحہ نمبر **47** پر ہے: اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اکیس (21) سال کی عمر میں اپنے والدِ ماجد رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے ساتھ حضرت سیّد شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سِلسلۂ عالیہ قادِرِیَّہ میں ان سے بیعت کی۔ ان کے مرشِد نے (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو مُرید بنانے کے ساتھ ساتھ) تمام سِلسلوں کی اجازت و خلافت کے ساتھ سندِ حدیث بھی عطا فرمائی۔ حالانکہ حضرت شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ خلافت واجازت کے معاملے میں بڑے محتاط تھے۔ مگر جب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو مرید ہوتے ہی تمام سِلسلوں کی اجازت ملی تو خانقاہ کے ایک خادم سے رہا نہ گیا۔ عرض کی: حُضور! آپ کے خاندان میں تو خلافت بڑی ریاضت اور مجاہدے کے بعد دی جاتی ہے۔ ان کو آپ نے فوراً خلافت عطا فرمادی۔ حضرت شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اس شخص سے ارشاد فرمایا: لوگ گندے دل اور نفس لے کر آتے ہیں، ان کی صفائی پر خاصا وقت لگتا ہے مگر یہ پاکیزہ نفس کے ساتھ آئے تھے۔ صرف نسبت کی ضَرورت تھی، وہ ہم نے عطا کر دی۔ پھر حاضرین (Audience) سے مخاطب ہو کر فرمایا: مجھے مدّت سے ایک فکر پریشان کئے ہوئے تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! وہ آج دور ہو گئی۔ قِیامت میں جب اللہ پاک پوچھے گا کہ **آلِ رسول! ہمارے لئے کیا لایا ہے؟ تو میں اپنے مُرید اَحمد رضا خان کو پیش کر دوں گا۔** پھر آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو وہ تمام اعمال واشغال عطا فرمادیئے جو خانوادۂ بَرَکاتیہ میں سینہ در سینہ چلے آرہے ہیں۔

www.dawateislami.net

جو ہے اللہ کا ولی بے شک عاشقِ صادقِ نبی بے شک
غوثِ اعظم کا جو ہے متوالا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ۵۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! ہمارے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تصوف کے کیسے بلند مراتب پر پہنچے ہوئے تھے، حالانکہ 21 سال کی بھری جوانی میں تو اُمیدیں جوان ہوتی ہیں، خواہشات کا ہجوم ہوتا ہے، دنیوی عیش ولذّت سے لطف اندوز ہونے کی تمنا ہوتی ہے، نفس و شیطان پوری طاقت سے انسان کو فکرِ آخرت اور نیک اعمال سے غافل کر کے اُس کی قبر و آخرت کو تباہ کرنے کی کوشش میں ہوتے ہیں، انسان پر مال و دولت جمع کرنے اور بینک بیلنس بڑھانے کا جُنون سوار ہو جاتا ہے، اَلْغَرَض! اس عمر میں انسان عموماً اللہ پاک کی یاد سے غافل ہو ہی جاتا ہے۔ لیکن قربان جایئے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پر! جنہوں نے جوانی کی نعمت کی قدر کرتے ہوئے ان تمام بُرائیوں سے اپنے دامن کو پاک وصاف رکھا، بچپن سے ہی زُہد و تقویٰ کو اختیار کیا اور سنّت کے مطابق زندگی گزاری، اسی لیے جب آپ جب اپنا روشن سینہ لے کر حضرت شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بارگاہِ مُقدّسہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اپنے نورِ فراست سے آپ کے باطن کو ملاحظہ فرمالیا اور ہاتھوں ہاتھ آپ کو اجازت و خلافت اور سندِ حدیث عطا فرما دی۔ اس تمام انعام واکرام سے نوازنے کے بعد آپ کے پیر و مرشد نے اپنے اس مریدِ کامل کی شان و عظمت کو یوں اُجاگر فرمایا کہ قیامت میں جب اللہ پاک پوچھے گا کہ **آلِ رسول! ہمارے**

www.dawateislami.net

لئے کیالایا ہے؟تو میں اپنے مرید احمد رضا خان کو پیش کردوں گا۔

بیان کردہ حکایت سے یہ مدنی پھول بھی ملا کہ اگر پیر اپنے کسی مرید کو نوازے تو اس عطا پر اس سے ہر گز کوئی حسد نہ کرے ورنہ اس کا نقصان خود حسد کرنے والے کو اُٹھانا پڑے گا۔ جیسا کہ حضرت امام عبدالوہّاب شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مرید پر لازم ہے کہ جب اس کا مرشد اس کے پیر بھائیوں میں سے کسی ایک کو اس سے آگے بڑھادے (یا کوئی منصب عطا کرے) تو وہ اپنے مرشد کے اَدَب کی وجہ سے اپنے اس پیر بھائی کی خدمت (اور اطاعت) کرے اور حَسَد ہر گز نہ کرے۔ ورنہ اس کے جمے ہوئے پاؤں پھسل جائیں گے اور اسے بڑا نقصان پیش آئے گا۔ لیکن اگر کوئی مرید اپنے پیر بھائیوں سے آگے بڑھنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مرشد کی خوب اطاعت کرے اور اپنے آپ کو ایسی صفات سے آراستہ کرلے جن کے ذریعہ وہ آگے بڑھ جانے کا مستحق ہو جائے اور اس وقت مرشد بھی اِسے اُسی پیر بھائی کی طرح دوسرے پیر بھائیوں سے آگے بڑھادے گا کیونکہ مرشد تو مریدوں کا حاکم اور ان کے درمیان عدل کرنے والا ہوتا ہے اور بہت کم ہے کہ کوئی مرید اس مرض سے بچ جائے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف اور آپ کی سیرت کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

تعارفِ اعلیٰ حضرت اور سیرتِ رضا کی چند جھلکیاں

☆اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادتِ

1...الانوار القدسیہ، الجزء الثانی، ص ۲۹

www.dawateislami.net

باسعادت بریلی شریف میں دس(10) شَوّالُ المُکَرَّم 1272ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظُہر مطابق چودہ(14) جُون 1856ء کو ہوئی۔[1] ☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خاندانی لحاظ سے پٹھان، مسلک کے لحاظ سے حنفی اور طریقت کے لحاظ سے قادِری تھے۔ ☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ ماجد مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دادا مفتی رضا علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔[2] ☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا پیدائشی نام "**محمد**" ہے۔ ☆والِدہ ماجِدہ "**اَمَّن میاں**" پکارتی تھیں ☆والدِ ماجد و دیگر رشتے داروں نے "**احمد میاں**" اور دادا نے "**احمد رضا**" نام رکھا ☆تاریخی نام "**اَلْمُخْتَار**" تھا ☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے نام سے پہلے "**عبدُ المصطفٰے**" لکھا کرتے تھے[3] ☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن ہی سے نہایت ذہین اور سنجیدہ طبیعت کے مالک تھے ☆چھ (6) سال کی ننھی سی عمر میں آپ نے میلادُ النبی کے ایک مجمع میں فصیح عربی زبان میں خطاب فرما کر لوگوں کو حیران کر دیا۔[4] ☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ قہقہہ نہیں لگاتے تھے ☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جماہی آنے پر انگلی دانتوں میں دبا لیتے اور کوئی آواز پیدا نہ ہوتی ☆سمتِ قبلہ کے ادب کی وجہ سے کلی کرتے وقت بایاں ہاتھ داڑھی شریف پر رکھ کر سر جھکا کر پانی منہ سے گراتے ☆قبلہ کی طرف رُخ کر کے کبھی نہ تھوکتے ☆نہ ہی قبلہ کی طرف پائے مبارک دراز کرتے ☆نمازِ پنجگانہ مسجد میں باجماعت ادا کرتے ☆فرض نماز باعمامہ پڑھا کرتے ☆مسواک

1...حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۷۱ تسہیلا

2...فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص ۶۷ بتغیر قلیل

3...تجلیات امام احمد رضا، ص ۲۱ بتغیر قلیل

4...فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۸۵

www.dawateislami.net

کیا کرتے اور سر مبارک میں تیل بھی ڈلواتے ☆آپ کا ظاہر و باطن ایک تھا جو کچھ آپ کے دل میں ہوتا وہی زبان سے ادا فرماتے اور جو کچھ زبان سے فرماتے اُس پر آپ کا عمل ہوتا☆جب کسی سنّی عالم سے ملاقات ہوتی دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے اور اس کی ایسی عزت و قدر کرتے جس کے لائق وہ اپنے کو نہ سمجھتا ☆آپ کے دروازے سے کوئی سائل خالی واپس نہ جاتا ☆کتبِ احادیث پر دوسری کتاب نہ رکھتے ☆ مجلسِ میلاد شریف میں ذکرِ ولادت شریف کے وقت صلوٰۃ و سلام پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے باقی شروع سے آخر تک ادباً دوزانو بیٹھے رہتے[1] ☆کسی بھی چیز کے لینے دینے میں سیدھا ہاتھ ہی اِستِعمال فرماتے اگر کبھی لینے والے نے اپنا اُلٹا ہاتھ آگے بڑھا دیا تو آپ اپنا ہاتھ روک لیتے اور فرماتے کہ سیدھے ہاتھ میں لیجئے کہ اُلٹے ہاتھ میں شیطان لیتا ہے۔[2] ☆آپ کا وصال 25صفر1340ھ 18اکتوبر 1921 میں ہوا۔[3] ☆آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ مَساجِد کا بہت اَدب کرتے ☆مسجد میں داخِل ہوتے ہوئے ہمیشہ دایاں قدم پہلے داخِل فرماتے ☆جبکہ باہر آتے ہوئے پہلے بایاں قدم جوتے کے بالائی حصے پر رکھتے پھر سیدھے پاؤں میں جوتا پہن کر اُلٹے پاؤں میں جوتا پہنتے (تاکہ سُنّت کے مُطابِق عمل ہو جائے) ☆ایک روز نمازِ فجر ادا کرنے کے لیے خلافِ مَعمُول اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو تھوڑی دیر ہو گئی، نمازیوں کی نگاہیں بار بار گھر کی طرف جا رہی تھیں کہ عین اِنتظار میں جلدی جلدی تشریف لائے، اس جلدی کی کیفیت میں اتّباعِ سنّت کا عالَم یہ

---

1 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۱۱۲-۱۱۳ ملتقطا

2 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۱۰۹

3 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۶۳۱

www.dawateislami.net

تھا کہ دروازۂ مسجد کے زینے پر جس وَقْت اُن کا قدم پہنچا تو سیدھا، مسجد کے نئے فرش اور پُرانے فَرش پر قدم پہنچا تو سیدھا، آگے صحنِ مَسجد میں ایک صَف بچھی تھی اُس پر قدم پہنچا تو سیدھا اور اِسی پر بَس نہیں ہر صَف پر پہلے سیدھا ہی قدم رکھا، یہاں تک کہ محراب میں مصلے پر بھی سیدھا قدم ہی پہنچایا۔[1]

اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **"وسائلِ بخشش"** میں تحریر فرماتے ہیں:

اس کی ہستی میں تھا عمل جوہر سُنّتِ مصطفٰے کا وہ پیکر
عالِمِ دین، صاحبِ تقویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تصوّف کس چیز کا نام ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ شریعت کے بہت بڑے مفتی اور تصوف و طریقت کے ولیِّ کامل تھے۔ یہاں یہ بات یاد رکھئے! **تصوف** اتباعِ شریعت کا نام ہے، **تصوف** گناہوں سے بچنے کا نام ہے، **تصوف** سنّتوں پر عمل پیرا ہونے کا نام ہے، **تصوف** رضائے الٰہی والے کام کرنے کا نام ہے، **تصوف** حُقُوقُ اللّٰہ کی پاسداری کا نام ہے، **تصوف** حقوقُ العِباد کی پابندی کا نام ہے، **تصوف** دین پر عمل کا نام ہے، **تصوف** نمازوں کے ساتھ ساتھ اشراق و چاشت اور تہجد کی بھی پابندی کا نام ہے، **تصوف** فرض و واجب اور مُستحب کو اپنانے کا نام ہے، **تصوف**

1 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت ۱۲۰ بتغیر

www.dawateislami.net

مسلمانوں کی پریشانیوں کو حل کرنے کا نام ہے، **تصوف** حُسنِ اَخلاق کا نام ہے، **تصوف** مسلمانوں کی خیر خواہی کا نام ہے، **تصوف** دوسروں کی خدمت کرنے کا نام ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نام کے نہیں بلکہ حقیقی صوفی تھے اور تصوف کی علامات آپ کی ذاتِ پاک میں پورے طور پر پائی جاتی تھیں اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ آپ کے سینے میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سنئے اور اس سے درس حاصل کیجئے، چنانچہ

عیادت کے لئے شہر سے باہر گئے

ایک مرتبہ شیر پور ضلع پیلی بھیت کے دو(2) صاحبان جو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کے بڑے عقیدت مند تھے، اُن کے رشتہ داروں میں کوئی عورت بیمار ہوئیں تو شیر پور سے کچھ لوگ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کو لینے کیلئے آئے اور ساتھ چلنے کیلئے بے حد اصرار کیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ نے ان کے ساتھ چلنے کا وعدہ فرمالیا، اسٹیشن پر بہت سے لوگ اِستقبال کیلئے موجود تھے، آپ کو بڑی شان و شوکت کے ساتھ لے گئے، جیسے ہی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ وہاں پہنچے ایک صاحب تشریف لائے اور عرض کی کہ حضور! آپ شاید ریل (Train) پر سوار ہوئے ہوں (گے) کہ مریضہ کو شفا ہونی شروع ہو گئی۔ اب حضور کے قدم مبارک آگئے ہیں تو بالکل صحت یاب ہو جائے گی اِنْ شَآءَ اللّٰہ! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ نے دو دن قیام فرمایا، اللہ پاک کے فضل و کرم سے مریضہ اچھی ہو گئی، ان لوگوں نے بڑی تعظیم کے ساتھ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کو رخصت کیا۔ (1)

1 ... فیضان اعلیٰ حضرت، ص ۱۸۳ ملخصا

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک باکرامت ولی تھے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دن رات خدمتِ دین میں مشغول رہنے کے باوجود لوگوں کی دِلجوئی میں بھی پیش پیش رہا کرتے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب بھی کسی سے وعدہ کرتے تو اسے ضرور پورا فرماتے تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مریضوں کی عیادت کر کے سنّت پر عمل کیا کرتے تھے۔ اب ہم اپنا اِحتساب کریں کہ کیا خدمتِ دین کا ایسا جذبہ ہمارے اندر بھی موجود ہے؟ کیا ہمارے سینے بھی دوسری اسلامی بہنوں کی دلجوئی کے جذبے سے سرشار ہیں؟ کیا ہم بھی وعدے کی پابندی کرتی ہیں؟ کیا ہمیں بھی دوسری اسلامی بہنوں کی عیادت کرنے کی سعادت ملتی ہے؟ اگر نہیں! تو آیئے! نیّت کیجئے کہ اعلیٰ حضرت کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دینِ اسلام کی خوب خوب خدمت کریں گی، دوسری اسلامی بہنوں کی دلجوئی میں پیش پیش رہیں گی، بلاوجہ شرعی کبھی بھی کسی کا دل نہیں دکھائیں گی، جائز وعدہ کریں گی تو اسے ضرور نبھائیں گی، مریضوں (Patients) کی عیادت والی سنّت پر عمل کی بھرپور کوشش کریں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بناوٹی صوفی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فی زمانہ تصوّف کو ایک عجیب رنگ دے دیا گیا ہے، شریعت کی خلاف ورزیوں اور فسق و فجور میں مبتلا لوگ تصوف اور طریقت کی آڑ لے کر عوام کو بیوقوف بنا رہے ہیں۔ یاد رکھئے! تصوّف شریعت کی خلاف ورزی کرنے،

www.dawateislami.net

نمازیں چھوڑنے کا نام نہیں، تصوّف منشیات کے نشے میں ڈوب کر طریقت طریقت کی رٹ لگانے، بالوں کے بڑھانے اور رنگ برنگے کپڑے پہننے کا نام نہیں۔

شریعت اور طریقت کا باہمی تعلق

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے یہ سوال ہوا کہ بعض لوگ اپنے آپ کو مَجْذُوب یا فقیر کا نام دے کر، خلافِ شَریعت کاموں کو مَعَاذَ اللہ! اپنے لئے جائز قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ طریقت کا معاملہ ہے، یہ تو فقیری لائن ہے ہر ایک کو سمجھ میں نہیں آسکتی۔ پھر اگر ان سے نماز پڑھنے کو کہا جائے تو مَعَاذَ اللہ! کہتے ہیں کہ یہ ظاہری شریعت، ظاہری لوگوں کے لیے ہے، ہم باطنی اَجسام کے ساتھ خانہ کعبہ یا مدینے میں نماز پڑھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ایسوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ اس سوال کے جواب میں اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:

شریعت چھوڑ کر خلافِ شرع کاموں کو طریقت یا فقیری لائن قرار دینا یا طریقت کو شریعت سے جُدا خیال کرنا گمراہی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شریعت اور طریقت کے باہمی تعلق کو یوں بیان فرماتے ہیں: شریعت مَنْبَع ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا ہے۔ عُموماً کسی مَنْبَع یعنی پانی نکلنے کی جگہ سے اگر دریا بہتا ہو تو اسے زمینوں کو سیراب کرنے میں مَنْبَع کی حاجت نہیں ہوتی لیکن شریعت وہ مَنْبَع ہے کہ اس سے نکلے ہوئے دریا یعنی طریقت کو ہر آن اس کی حاجت ہے کہ اگر شریعت کے مَنْبَع سے طریقت کے دریا کا تعلّق ٹوٹ جائے، تو صرف یہی نہیں کہ آئندہ کے لیے اس میں پانی نہیں آئے گا بلکہ یہ تعلّق ٹوٹتے

www.dawateislami.net

ہی دریائے طریقت فوراً فنا ہو جائے گا۔[1]

ظاہری اور باطنی شریعت کی حقیقت

صَدْرُ الشَّریعہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: طریقت منافیِ شریعت (یعنی شریعت کے خلاف) نہیں وہ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے، بعض جاہل مُتَصَوِّف جو یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ طریقت اور ہے شریعت اور، محض گمراہی ہے اور اس زُعمِ باطل (غَلَط خیال) کے باعث اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھنا صریح کُفر و اِلحاد (کفر و بے دینی ہے۔) احکامِ شرعیہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو سُبکدوش نہیں ہو سکتا۔ بعض جُہّال جو یہ بک دیتے ہیں کہ شریعت راستہ ہے، راستہ کی حاجت ان کو جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں، ہم تو پہنچ گئے۔ سیِّدُ الطائفہ حضرت جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے انہیں فرمایا: صَدَقُوْا لَقَدْ وَصَلُوْا، وَلٰکِنْ اِلٰی اَیْنَ؟ اِلَی النَّارِ وہ سچ کہتے ہیں بیشک پہنچے، مگر کہاں؟ جہنّم کو۔[2] البتہ اگر مَجْذوبیت سے عقلِ تکلیفی زائل ہو گئی ہو جیسے غشی والا تو اس سے قلمِ شریعت اُٹھ جائے گا مگر یہ بھی سمجھ لو جو اس قسم کا ہو گا اس کی ایسی باتیں کبھی نہ ہوں گی، شریعت کا مقابلہ کبھی نہ کرے گا۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تصوّف کا باب نہایت کشادہ ہے، صوفیائے کرام نے تصوف کی مختلف تعریفیں بیان کی ہیں، ایک تعریف یہ بھی ہے کہ

---

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۵۲۵، تسہیلا، ، فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط:10: ولی اللہ کی پہچان، ص ۲۱

2 . . . الیواقیت والجواھر، الفصل الرابع، المبحث السادس والعشرون، ص ۲۰۶ ماخوذا

3 . . . بہارِ شریعت، ۱/ ۲۶۵، حصہ: ۱

www.dawateislami.net

عجز و اِنکساری اپنانے اور توکُّل و قناعت اختیار کرنے کا نام تصوف ہے۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عاجزی و انکساری کے پیکر ہونے کے ساتھ ساتھ توکل و قناعت کی دولت سے مالا مال تھے اور آپ اِنتہائی کم غِذا اِستِعمال فرمایا کرتے تھے، آپ کی عام غِذا چکّی کے پسے ہوئے آٹے کی روٹی اور بکری کا قورمہ تھا، بڑھاپے میں یہ غِذا مزید کم ہو کر فقط ایک پیالی بکری کے گوشت کا شوربا بِغیر مرچ کا اور ایک ڈیڑھ بسکٹ (Biscuit) سُوجی کا تناوُل فرماتے تھے، اَلْغَرَض! کھانے پینے کے مُعاملے میں آپ نہایت سادہ تھے۔[2] اسی طرح روزہ رکھنا آپ کو بہت پسند تھا، کیسی ہی علالت (بیماری) ہوتی، کتنی ہی نقاہت (کمزوری) ہوتی (ماہِ رمضان کا) روزہ کبھی نہ چھوڑتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بھتیجے اور خلیفہ مَوْلانا حَسْنَیْن رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: روزے کی قَضا کے بارے میں نہ اُن کے کسی بڑے کی زَبانی سُنا نہ کسی برابر والے نے بتایا نہ ہم چھوٹوں نے کبھی ماہِ مُبارَک کا کوئی روزہ قَضا کرتے دیکھا۔ بعض مرتبہ ماہِ (رَمَضان) مُبارَک میں بھی عَلالت ہوئی مگر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے روزہ نہ چھوڑا، اگر کسی نے بَاِصرار عَرض بھی کیا کہ ایسی حالت میں روزے سے کمزوری اور بڑھے گی تو اِرشاد فرمایا: مَریض ہوں تو عِلاج نہ کروں؟ لوگ تعجّب سے کہتے تھے کہ روزہ بھی کوئی عِلاج ہے۔ اِرشاد فرمایا: اِکسیر عِلاج ہے، میرے آقا مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بتایا ہوا ہے۔ اِرشاد فرماتے ہیں: صُوْمُوا تَصِحُّوا یعنی روزہ رکھو تندرُست ہو جاؤ گے۔[3]

---

1 ... اللہ والوں کی باتیں، ۵/۳۹

2 ... فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۱۱۳

3 ... معجم اوسط، ۶/۱۴۶، حدیث: ۸۳۱۲

www.dawateislami.net

جب1339 ہجری کا ماہِ رَمَضان مئی، جون 1921 میں پڑا اور مسلسل عَلالت اور شدید کمزوری کے باعث اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) نے اپنے اندر موسمِ گرما میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ پائی تو اپنے حق میں یہ فتویٰ دیا کہ پہاڑ پر سردی ہوتی ہے وہاں روزہ رکھنا ممکن ہے لہٰذا روزہ رکھنے کے لیے وہاں جانا استِطاعت کی وجہ سے فَرض ہو گیا۔ پھر آپ روزہ رکھنے کے ارادے سے کوہِ بھوالی ضلع نینی تال تشریف لے گئے۔[1] اور ایسا بھی نہ تھا کہ روزوں میں پیٹ بھر کر کھانا کھانا آپ کے معمولات میں ہو، عام ایام میں جتنی غذا آپ کھاتے رمضان میں وہ اور کم ہو جاتی تھی۔

روزہ میں ایک وقت کھانا

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مَوْلانا محمد حُسین مِیرٹھی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بَیان ہے کہ میں نے رَمَضانُ الْمبارَک کی 20 تاریخ سے اِعتِکاف کیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مسجِد میں تشریف لائے تو فرمایا: جی تو چاہتا ہے کہ میں بھی اِعتِکاف کروں، مگر فُرصت نہیں ملتی۔ آخِر 26 رَمَضانُ الْمبارَک کو فرمایا: آج سے میں بھی مُعْتَکِف ہی ہو جاؤں۔ حضرت مَوْلانا محمد حُسین مِیرٹھی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آپ افطار کے بعد صرف پان کھالیتے اور سَحَر کے وَقْت صِرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرینی اور ایک پیالی میں چٹنی آیا کرتی تھی، وہ نوش فرمایا کرتے۔ ایک دن میں نے دریافت کیا: حُضُور! فیرینی اور چٹنی کا کیا جوڑ؟ فرمایا: نمک سے کھانا شروع کرنا اور نمک ہی پر خَتْم کرنا سُنّت ہے۔[2]

---

1 . . . تجلیاتِ امام احمد رضا، ص ۱۳۳ ماخوذا

2 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۳

www.dawateislami.net

مصطفےٰ کا وہ لاڈلا پیارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ! پیکرِ سنّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ میٹھی فیرینی سے قبل اور بعد اس لئے نمکین چٹنی استِعمال فرماتے تھے کہ کھانے کے اوّل آخر نمک استِعمال کرنے کی سُنّت ادا ہو جائے۔ کھانے کے اوّل آخِر نمک (یا نمکین) کھانے سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ستر (70) بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔[1] ہمیں بھی غور کرنا چاہیے کہ ہم کیوں پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتوں سے منہ موڑے بیٹھی ہیں؟ **ایک دور تھا کہ جب** کھڑے ہو کر کھانا یا کھلانا بہت ہی بُرا سمجھا جاتا تھا مگر اب ایسا کرنا گویا ایک فیشن بنتا جارہا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** اُلٹے ہاتھ سے کھانے پینے کو عیب شمار کیا جاتا تھا اور فوراً اِصلاح کی جاتی تھی جبکہ آج الٹے ہاتھ سے کھانا کھانے کو **"بچپن کی عادت"** کہہ کر ٹال دیا جاتا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** ایک ایک لقمے کی قدر کی جاتی اور برتن کو صاف کر کے کھانے کو ضائع ہونے سے بچایا جاتا تھا مگر اب بہت سا کھانا جان بوجھ کر یا عدم توجہی سے ضائع کر دیا جاتا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** مسلمان کا بچّہ بچّہ سُنّتوں کا شیدائی ہوا کرتا تھا مگر اب سُنّتوں پر عمل کا جذبہ ختم ہوتا جارہا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** ناجائز فیشن کرنے کو ہر کوئی بُرا سمجھتا تھا مگر اب اس کو باعثِ فخر سمجھا جاتا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** سُنّتیں اپنانے والوں کو ہر جگہ عزت دی جاتی تھی مگر اب پابندِ سنّت

---

1 . . . فیضانِ سنّت، ص۶۵۹

www.dawateislami.net

اسلامی بہنوں اور اسلامی بھائیوں کو طرح طرح سے ستایا جاتا، جی بھر کر ان کا مذاق اڑایا جاتا، ان کا دل دکھایا جاتا اور انہیں عجیب و غریب القابات سے نوازا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صوفیائے کرام شریعت کی پیروی کرنے والے، خواہشاتِ نفس کو مٹانے والے، فرائض وواجبات کی پابندی کرنے والے اور عشقِ رسول کو اپنے سینے میں بسانے والے ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایسے صوفی تھے جن میں یہ تمام خوبیاں پائی جاتی تھیں اور آپ فرائض وواجبات کی پابندی کا خوب اہتمام فرماتے تھے۔ آیئے! اس ضمن میں دو ایمان افروز واقعات سنتی ہیں: چنانچہ

سفر و حضر میں نمازِ باجماعت کا اہتمام

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سفر و حضر، صحت و علالت ہر حال میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری خیال فرماتے تھے۔ آپ کے معمولات میں تھا کہ کہیں سفر کرنا ہوتا تو پہلے سے تفتیش کرواتے کہ نماز کا وقت کہاں درپیش ہوگا۔ اگر اسٹیشن پر وقت بنتا تو ٹھیک ورنہ گاڑی بدل دیا کرتے تھے یا نمازِ باجماعت کے لیے کسی اسٹیشن (Station) پر اُتر جاتے اور اُس گاڑی کو چھوڑ دیتے پھر نمازِ باجماعت ادا کرنے کے بعد جو گاڑی ملتی بقیہ سفر اُس سے پورا فرماتے۔[1]

نماز سے محبّت کا عالَم

ایک دفعہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاؤں کا انگوٹھا پک گیا، اُن کے خاص طبیب

1 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت، ۱۳۶

www.dawateislami.net

نے اِس انگوٹھے کا آپریشن کیا، پٹی باندھنے کے بعد انہوں نے عرض کی: حضور اگر حرکت نہ کریں گے تو یہ زخم دس بارہ روز میں ٹھیک ہو جائے گا ورنہ زیادہ وقت لگے گا وہ یہ کہہ کر چلے گئے، یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ مسجد کی حاضری اور جماعت کی پابندی ترک کر دی جائے۔ جب ظہر کا وقت آیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وضو کیا کھڑے نہ ہو سکتے تھے تو بیٹھ کر باہر دروازے تک آ گئے لوگوں نے کُرسی پر بٹھا کر مسجد میں پہنچا دیا اور اسی وقت اہلِ محلہ اور خاندان والوں نے یہ طے کیا کہ ہر اذان کے بعد ہم سب میں سے چار مضبوط آدمی کرسی لے کر حاضر ہو جایا کریں گے اور پلنگ سے ہی کرسی پر بٹھا کر مسجد کی محراب کے قریب بٹھا دیا کریں گے۔ یہ سلسلہ تقریباً ایک ماہ تک بڑی پابندی سے چلتا رہا جب زخم اچھا ہو گیا اور آپ خود چلنے کے قابل ہو گئے تو یہ سلسلہ ختم ہوا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نماز تو نماز ہے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی جماعت کا ترک بھی بلا عُذرِ شرعی شاید کسی صاحب کو یاد نہ ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو نمازِ باجماعت سے کیسی مَحَبَّت تھی کہ کسی حال میں جماعت چھوڑنا گوارا نہ تھا، نمازِ باجماعت سے آپ کی مَحَبَّت کا عالم تو دیکھئے کہ پاؤں میں شدید زخم کے سبب چلنے میں دُشواری ہے لیکن پھر بھی مسجد میں جا کر نمازِ باجماعت ادا فرما رہے ہیں۔ بیان کردہ واقعات میں ان اسلامی بہنوں کے لئے عبرت کے مدنی پھول موجود ہیں جو نماز کے اوقات میں فضول باتوں یا فضول کاموں میں مشغول رہتی ہیں اور نماز چھوڑ دیتی ہیں۔

---

1 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت، ۱۳۶ ملتقطا

www.dawateislami.net

تقسیمِ رَسائل کی دُھومیں مَچایئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مسلمانوں کو نیک نمازی بنانے کے لیے مختلف طریقوں سے نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ دلاتے رہتے ہیں ان میں سے ایک طریقہ تقسیمِ رسائل بھی ہے۔ اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اکثر و بیشتر رسائل تقسیم کرنے کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف "نیکی کی دعوت" میں فرماتے ہیں: جن جن اسلامی بہنوں سے بن پڑے ایک "مَدَنی بیگ" خرید لیں اور اُس میں حسبِ توفیق مکتبۃُ الْمدینہ کے رسائل رکھیں۔ بے شک سارا دن نہ سہی صِرف حسبِ موقع وہ مدنی بیگ اپنے ساتھ ہو اور رسائل دوسروں کو تُحفۃً پیش کئے جائیں۔ موقع کی مناسَبَت سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض کو صرف پڑھنے کیلئے دیں، جب وہ پڑھ کر لوٹا دیں تو دوسرا رِسالہ پیش کریں۔ یوں کرنے سے آپ بے اندازہ ثواب کما سکتی ہیں مگر یہ سب کچھ اپنی جیبِ خاص سے ہو اِس کیلئے چندہ نہ کیا جائے۔ نیز جشنِ ولادت کے موقع پر یا اپنے مرحوم عزیزوں کے ایصالِ ثواب کیلئے مختلف اوقات میں تقسیمِ رسائل کی ترکیب بھی فرمایئے۔ درس و اجتماعات اور مدنی مشوروں میں اور ایصالِ ثواب کی مجالس میں مکتبۃُ الْمدینہ کے مَدَنی رسائل تقسیم فرما کر خوب خوب نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمایئے۔[1]

رسائل تقسیم کرنے والیوں کیلئے اَمیرِ اَہلِ سنّت کتنی پیاری دعا فرماتے ہیں کہ:

ہر مہینے جو کوئی بارہ رسالے بانٹ دے اِن شآءَ اللہ دو جہاں میں اُس کا بیڑا پار ہے

(فیضانِ سنت ص ۲۷۲)

---

1 . . . نیکی کی دعوت، ص ۶۲۴ بتصرف قلیل

www.dawateislami.net

ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی ترغیب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بہنوں کے لیے ہونے والے سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی خوب خوب بہاریں ہیں، اجتماع میں شرکت کی برکت سے جہاں کثیر اسلامی بہنوں کو توبہ کی توفیق ملی اور وہ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیک بن گئیں وہیں بعض اوقات ربِّ کائنات کی عنایات سے ایمان افروز کَرِشمات کا بھی ظُہُور ہوتا ہے مثلاً مریضوں کو شفا ملی، بے اولادوں کو اولاد نصیب ہوئی، آسیب زدہ کو خلاصی ملی، وغیرھا۔ پاکستان کے بے شمار شہروں اور دُنیا میں مُتَعَدَّد مقامات پر اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماعات ہوتے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اِجتماع میں کیا ہوتا ہے؟

یہ سُنّتوں بھرے اجتماعات تِلاوتِ قرآن، نعتِ رَحمتِ عالَمِیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنّتوں بھرے بیان، رِقّت اَنگیز دُعاؤں، ذِکر و دُرُود، صلوٰۃ و سلام کے مَدَنی پھولوں اور عِلْمِ دِین کے گُلْدَستوں سے سجے ہوئے ہوتے ہیں اور یقیناً اس طرح کے اِجتماعات میں شرکت کثیر اَجر و ثواب اور بَرَکات کے حُصول کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ

پاکیزہ باتیں چننے والے

رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: قِیامت کے دِن کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ انبیا ہوں گے نہ شُہَدا، (مگر) ان کے چہروں کا نُور دیکھنے والوں کی نِگاہوں کو خیرہ (یعنی چکاچوند) کرتا ہوگا۔ انبیا و شُہَدا ان کے مقام اور قُربِ الٰہی کو دیکھ کر اظہارِ مَسَرَّت فرمائیں گے۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے کسی صَحابی نے

www.dawateislami.net

عرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کون (خوش نصیب) ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ مختلف قبائل اور بستیوں کے لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) اللہ کریم کی یاد کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے تھے اور پاکیزہ باتیں اس طرح چُنتے تھے جس طرح کھجور کھانے والا بہترین کھجوریں چُنتا ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ نیک اجتماعات میں شرکت کرنے کی کتنی بڑی فضلیت ہے لہذا نیّت کیجئے کہ نہ صرف خود اِجتماع میں شرکت کریں گی بلکہ دوسری اسلامی بہنوں کو بھی شرکت کروائیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! 20 صَفَرُ الْمُظَفَّر کو حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری کا عرس شریف منایا جاتا ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے داتا حضور سیّد علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف سنتی ہیں:

ولادت و سِلسلۂ نسب

حُضُور سیّد داتا گنج بَخْش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وِلادَتِ با سَعادَت کم و بیش 400ھ میں غَزنی شہر (City) میں ہُوئی۔ کچھ عَرصے بعد آپ کا خاندان مَحلہ ہَجویر آ گیا، اِسی نِسبَت سے آپ ہَجویری کہلاتے ہیں۔ آپ کا نام **"عَلی"** والِد کا نام **"عُثمان"** ہے۔ آپ کا سِلسِلۂ نَسَب چھ (6) واسِطوں سے سَیِّدُ الشُّھَدا، راکِبِ دوشِ مُصْطَفٰے، حضرت سَیِّدُنا امامِ حَسَنِ مُجْتَبٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے جاملتا ہے۔ آپ کی کُنْیَت **"اَبُوالْحَسَن"** ہے۔[2]

1 . . . الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی حضور مجالس الذکر الخ، ۲/۲۵۲، حدیث: ۱۱

2 . . . فیضان داتا علی ہجویری، ص ۴ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

مَشہور و مَعرُوف لَقَب **"گنج بخش"** اور **"داتا صاحب"** ہے۔

آپ بہت بڑے عالمِ دین، شیخِ طریقت، عبادت گزار اور متقی بزرگ تھے، آپ کی کتاب کَشْفُ الْمَحْجُوب دنیا بھر میں مشہور ہے۔ آپ کا وصالِ پُر ملال 20 صَفَرُ الْمُظَفَّر 425ھ کو لاہور (پاکستان) کی سرزمین پر ہوا اور یہیں پر آپ کا مزار شریف واقع ہے جو دعاؤں کی قبولیت کا مرکز ہے۔ داتا صاحب کی سیرتِ مبارکہ کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃُ الْمدینہ کا رسالہ **"فیضانِ داتا علی ہجویری"** کا مُطالَعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نام رکھنے کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے نام رکھنے کے چند آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچّھے نام رکھا کرو۔[1] (2) ارشاد فرمایا: انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے ناموں پر نام رکھو۔[2] ☆ بچّے کی کُنیت رکھنا جائز ہے اور حُصُولِ برکت کے لئے بُزرگوں کی نسبت سے کُنیت رکھنا بہتر ہے، مثلاً ابو تُراب (یہ حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کُنیت ہے) وغیرہ[3] ☆ عَبدُ الْمُصطفٰے، عَبدُ النَّبی اور عَبدُ الرَّسول نام رکھنا بالکل جائز ہے کہ اس سے شرفِ نسبت مقصود ہے۔ عبد کے دو معانی ہیں، بندہ اور غلام، اس لئے یہ

1 ... ابو داود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۴۸

2 ... ابو داود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۵۰

3 ... بہار شریعت، ۳/۶۰۳، حصہ: ۱۶ ملخصاً

www.dawateislami.net

نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ غلام محمد، غلام صدیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حسین وغیرہ نام رکھنا جن میں غلام کی نسبت انبیا و صالحین کی طرف کی گئی ہو، بالکل جائز ہے۔[1] ☆ محمد بخش، احمد بخش، پیر بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام رکھنا جس میں نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملایا گیا ہو، بالکل جائز ہے (کہ اصل دینے والا صرف اور صرف اللہ پاک ہی ہے، اللہ پاک جسے چاہے اختیار دے تو اللہ پاک کے اختیار دینے سے ہی کوئی نبی، ولی دے سکتا ہے)۔[2] ☆ طٰہٰ، یٰسین نام نہ رکھے جائیں کہ یہ الفاظ مُقَطَّعَاتِ قُرآنیہ میں سے ہیں جن کے معانی معلوم نہیں۔[3] ☆ جو نام بُرے ہوں اُنہیں بدل کر اچھے نام رکھنے چاہئیں۔[4]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ الْمدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . بہار شریعت، ۳/۶۰۴، حصہ:۱۶ ماخوذا

2 . . . بہار شریعت، ۳/۶۰۴، حصہ:۱۶

3 . . . بہار شریعت، ۳/۶۰۵، حصہ:۱۶

4 . . . بہار شریعت،، ۳/۶۰۳، حصہ:۱۶

www.dawateislami.net

بیان:11 ہر مُبارک بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب آپس میں ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[1]

کعبہ کے بدرُ الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمت سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج جو بیان ہم سنیں گی اس کا عنوان ہے **"تبرکات کی برکتیں"** جس میں ہم تبرکات اور اس کے ثبوت میں دو (2) قرآنی واقعات سنیں گی، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نبیِّ اکرم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مقدّس تبرُّکات کی کیسی تعظیم کیا کرتے اس تعلق سے کچھ واقعات بھی سنیں گی۔ تبرُّکات کی تعظیم سے کیا کیا فائدے ہوتے ہیں اور تبرُّکات کی بے ادبی سے کیا نقصانات ہوتے ہیں یہ بھی سنیں گی۔ ضمناً کئی مدنی پھولوں کی مدنی مہک سے دل و دماغ کو معطّر کریں گی۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان توجہ کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

www.dawateislami.net

قحط سالی سے نجات مل گئی!

حضرتِ شیخ عبدُالحق محدّثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سخت قحط سالی ہوئی، لوگوں کی بہت دعاؤں کے باوجود بارش نہ ہوئی، حضرتِ سیِّدنا بابا نظامُ الدّین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی امّی جان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے کپڑے کا ایک دھاگا ہاتھ میں لے کر عرض کی: اے اللہ پاک! یہ اُس خاتون کے دامن کا دھاگا ہے جس پر کبھی کسی نامحرم کی نظر نہ پڑی، میرے مولیٰ! اسی کے صدقے رحمت کی برکھا (بارش) برسا دے! ابھی دعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ رحمت کے بادل گھر گئے اور رِم جِھم رِم جِھم بارش شروع ہوگئی۔ (1)

تبرُّکات کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ بُزرگوں سے نسبت رکھنے والے لباس کے ایک دھاگے کی بھی کتنی شان ہے کہ اسے ہاتھ میں رکھ کر مانگی گئی دعا قبول ہوگئی۔ اللہ پاک نے اپنے نیک بندوں کو ایسی برکتوں سے نوازا ہوتا ہے کہ جو چیزیں ان سے منسوب ہو جائیں وہ بھی بابرکت ہو جاتی ہیں۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیائے عظام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے منسوب چیزیں بڑی بابرکت اور فیض رساں ہوتی ہیں۔

تبرُّک کسے کہتے ہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تبرُّک کہتے کسے ہیں؟ تو یاد رکھیں کہ اس

1 . . . اخبار الاخیار، ص ۲۹۴

www.dawateislami.net

سے مراد بُزرگانِ دین کی وہ چیزیں ہیں جو برکت کے طور پر رکھی جائیں۔[1] پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسم سے مَسّ(Touch) ہونے والی اور نسبت رکھنے والی ہر ہر چیز بھی مُتَبَرَّک ہے، اسی طرح صحابۂ کرام و بُزرگانِ دین رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مبارک اَجسام سے چھو جانے والی (اور نسبت رکھنے والی) ہر چیز بھی مُتَبَرَّک ہے۔[2] ہمیں ہر اس چیز کا ادب واحترام کرنا چاہیے جسے بُزرگوں سے نسبت ہو جائے۔ ان کے موئے مبارک، قمیص، جبہ، دستار، پیالہ اَلْغَرَض! ان سے نسبت رکھنے والا کوئی تنکا ہو یا لباس کا دھاگا ہو اس کا ادب و احترام کرنے سے بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ برکتیں نصیب ہوں گی۔

فیض پانے کیلئے کامل اعتماد شرط ہے

تبرُّکات سے فیض پانے کیلئے اِعتِقاد پکّا ہونا چاہئے، ڈِھلمِل یقین (یعنی کچا یقین) نہ ہو، مثلاً یہ سوچنا کہ موئے مبارک سے برکتیں ملتی ہیں یا نہیں ملتی۔ زَم زَم پینے سے بیماریاں دُور ہوتی ہیں یا نہیں، تعویذات سے مشکلات حل ہوتی ہیں یا نہیں وغیرہ۔ اس طرح کے کچے اور مشکوک خیالات سے فائدہ نہیں ہوتا۔ فیض پانے کے لیے پختہ اعتقاد شرط ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ فیض ملنے میں وقت کی کوئی قید نہیں ہوتی، اپنا اپنا مقدّر ہوتا ہے کسی کو فوراً فیض مل جاتا ہے کسی کا برسوں تک کام نہیں ہوتا۔ کام ہو یا نہ ہو "یک در گیر و مُحکَم گیر یعنی ایک دروازہ پکڑ اور مضبوطی کے ساتھ پکڑ" کے

---

1 . . . تبرکات کا ثبوت، ص۲ بتغیر

2 . . . تبرکات کا ثبوت، ص۳-۴ ملتقطا

www.dawateislami.net

مِصداق بنے رَہنا چاہئے۔ اِنْ شَآءَاللہ! کبھی نہ کبھی نظرِ کرم ضرور ہوگی اور سوئی ہوئی قسمت جاگ جائے گی اور دنیا و آخرت میں بگڑی سنور جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تبرکات سے برکتیں ملتی، مشکلات دور ہوتی اور مصیبتیں ٹلتی ہیں یہ عقیدہ رکھنا کوئی نئی بات نہیں ہے، قرآنِ پاک کی کئی آیات میں تبرکات کی اہمیت اور پچھلی اُمّتوں کے تبرکات سے فیض پانے کے واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ تابوتِ سکینہ سے بنی اسرائیل کا برکتیں لینا، محرابِ مریم میں حضرت سیّدنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کا دعا مانگنا اور اس کا قبول ہونا۔ تبرکات سے برکتیں پانے کے یہ وہ واقعات ہیں جو قرآنِ پاک میں بڑی تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ آیئے تبرکات کی برکتیں ملنے سے متعلق دو قرآنی واقعات سنتی ہیں: چنانچہ

قمیصِ یوسف سے شفا ملنا

سورۂ یوسف میں اللہ پاک کے نبی حضرت سیّدنا یعقوب اور حضرت سیّدنا یوسف عَلَیْہِمَا السَّلَام کا طویل واقعہ بیان ہوا ہے، جب حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کے سوتیلے بھائیوں نے دھوکے سے کنویں میں ڈال دیا اور کچھ تاجر انہیں کنویں سے نکال کر مصر لے گئے اور وہاں بیچ دیا، حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اپنے بیٹے حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی جدائی سے بڑے غمگین ہوئے اور اس غم میں آنسو بہا بہا کر آنکھوں کی روشنی ختم کر بیٹھے، کئی سال بعد جب حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے بھائیوں کے ذریعے والدِ محترم کی بصارت کے ختم ہونے کا معلوم ہوا تو انہوں نے اپنا قمیص بطور

www.dawateislami.net

تبرُّک اپنے والد کیلئے بھیجا، اور جو کچھ فرمایا قرآنِ پاک میں وہ یوں بیان کیا گیا ہے:

اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا ۚ (پ۱۳، یوسف:۹۳)

ترجَمۂ کنزُالایمان: میرا یہ کُرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو اُن کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

جب حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائیوں نے وہ کرتا حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے چہرے پر ڈالا تو کیا ہوا، اسے کچھ آیات کے بعد یوں بیان کیا گیا ہے:

فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ۚ (پ۱۳، یوسف:۹۶)

ترجَمۂ کنزُالایمان: پھر جب خوشی سنانے والا آیا اس نے وہ کُرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں (روشن ہو گئیں)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! حضرت سیِّدنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام خود نبی ہیں، وہ ایک اور نبی یعنی اپنے والد حضرت سیِّدنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے آنکھوں کے مرض کیلئے بطور تبرُّک اپنا کُرتا بھیج رہے ہیں اور جب اس کُرتے کو ان کے چہرے پر ڈالا گیا تو اللہ پاک نے انہیں آنکھوں کی بیماری سے شفا عطا فرمادی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں سے نسبت رکھنے والی اشیا کو تبرک سمجھنا اور ان سے برکتیں لینا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا طریقہ ہے، اور اس واقعے کو قرآنِ پاک میں ذکر فرمانا اس بات کا اعلان ہے کہ تبرُّکات سے فائدہ ہوتا ہے۔

مقامِ ابراہیم سے تبرک

کعبۂ معظّمہ میں ایک پتھر ہے جسے مقامِ ابراہیم کہتے ہیں۔ یہ وہ پتھر ہے جس پر

www.dawateislami.net

اللہ پاک کے نبی، جنابِ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا قدم مبارک رکھا، تو جتنا ٹکڑا ان کے زیرِ قدم آیا تر مٹی کی طرح نَرم ہو گیا یہاں تک کہ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا قدم مبارک اس میں جم گیا، پھر جب ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے قدم اٹھایا اللہ پاک نے دوبارہ اس ٹکڑے میں پتھر کی سختی پیدا کر دی کہ وہ نشانِ قدم محفوظ رہ گیا۔[1] تو ربِّ کریم نے رہتی دنیا کے تمام مسلمانوں کو مقامِ ابراہیم کی تعظیم کرنے اور اس کا قرب پانے اور یہاں نماز پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا، چنانچہ

اللہ پاک پارہ 1 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 125 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ (پ ۱، البقرۃ: ۱۲۵)

تَرْجَمَۂ کنز الایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

مشہور مفسّرِ قرآن، حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مقامِ ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے کعبۂ معظمہ کی تعمیر کی وہ بھی حضرت خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی برکت سے شَعَائِرُ اللہ بن گیا اور اس کی تعظیم ایسی لازم ہو گئی کہ طواف کے نفل اس کے سامنے کھڑے ہو کر پڑھنا سُنّت ہو گئے۔ بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین کے قدم پڑ جانے سے صفا مروہ اور مقامِ ابراہیم شَعَائِرُ اللہ بن گئے اور قابلِ تعظیم ہو گئے۔[2]

"تفسیر صراط الجنان" میں ہے: اس (آیت) سے معلوم ہوا! جس پتھر کو نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی قدم بوسی حاصل ہو جائے وہ عظمت والا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا! جب پتھر

1 . . . فتاوی رضویہ، ۲۱ / ۳۹۹ ملتقطا

2 . . . علم القرآن، ص ۴۸ ملتقطا

www.dawateislami.net

نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قدم مبارک لگنے سے عظمت والا ہو گیا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ازواجِ مطہرات، اہلِ بیت اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کی عظمت کا کیا کہنا۔ (لہٰذا) اس سے تبرُّکات کی تعظیم کا بھی ثبوت (Proof) ملتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بدگمانی سے بچئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اولیائے کرام اور اللہ پاک کے نیک بندوں سے تبرُّک کے حصول میں دل میں کوئی شک و شبہ نہیں ہونا چاہیے، دل میں مختلف وساوس کو جگہ دے کر، امتحان لینے اور آزمانے کی آرزو لے کر تبرُّکات لینے والے کو ہاتھوں ہاتھ سزا بھی مل جاتی ہے، اس بات کو اس حکایت سے سمجھئے اللہ پاک کے ایک ولی کی خدمت میں بادشاہِ وقت قدم بوسی کے لئے حاضِر ہوا۔ ان کے پاس کچھ سیب نذر میں آئے تھے۔ انہوں نے ایک سیب بادشاہ کو دیا اور کہا: کھاؤ۔ اس نے عرض کی: حضور بھی نوش فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی۔ اس وقت بادشاہ کو دِل میں خیال گزرا کہ یہ جو سب سے بڑا خوش رنگ سیب ہے اگر اپنے ہاتھ سے اٹھا کر مجھے دے دیں تو میں جان لوں گا کہ یہ ولی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے وہی سیب اٹھا کر فرمایا: ہم مصر گئے تھے، وہاں بہت لوگ جمع تھے، دیکھا کہ ایک شخص ہے اس کے پاس ایک گدھا ہے اور اس گدھے کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے۔ ایک شخص کی ایک چیز دوسرے کے پاس رکھ دی جاتی ہے۔ اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے، گدھا

1... تفسیر صراط الجنان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۲۵، ۱/ ۲۰۵

www.dawateislami.net

ساری مَجْلِس کا دورہ کرتا ہے، جس کے پاس ہوتی ہے، جاکر سر ٹیک دیتا ہے۔ پھر وہ اللہ پاک کے ولی فرمانے لگے: یہ حِکایت ہم نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سیب نہ دیں تو ہم ولی ہی نہیں، اور اگر دیں گے تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال دِکھایا۔ یہ فرما کر سیب بادشاہ کی طرف پھینک دِیا۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! حُسنِ ظن میں فائدے ہی فائدے ہیں، جبکہ بدگمانی میں نقصانات ہی نقصانات ہیں۔ افسوس! آج کے دور میں ہماری ایک تعداد ہے جو حُسنِ ظن کی بجائے بدگمانی کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے۔ بات بات پہ بدگمانی کے نظارے عام ہیں۔ کسی کو فون کریں اور وہ ریسیو Receive نہ کرے تو بدگُمانی۔۔۔ بیٹے کی توجہ ماں سے کم ہو جائے تو فوراً بہو سے بدگُمانی۔۔۔ تنظیمی طور پر خِلافِ تَوَقُّع بات ہو گئی تو ذِمہ داران سے بدگُمانی۔۔۔ اِجْتِماع ذِکْر و نعت کے اِنْتِظامات میں کمزوری ہوئی تو فوراً مُنْتَظِمین سے بدگُمانی۔۔۔ اِجْتِماع ذِکْر و نعت میں کوئی اسلامی بہن مَحْجُوم رہی ہے یا رو رہی ہے تو بدگُمانی۔۔۔ کسی ذمہ دارہ نے اپنی ماتحت اسلامی بہنوں کی ترغیب کے لئے کوئی اپنا واقِعہ بیان کر دیا تو فوراً ان سے بدگُمانی۔۔۔ کسی نے وَقْت دیا اور آنے میں تاخیر ہو گئی تو بدگُمانی۔۔۔ کسی کے پاس تھوڑے ہی عرصے میں اچھّا مکان اور دیگر سہولیات آ گئیں تو بدگُمانی۔ الغرض! ہمارا معاشرہ اس وقت بدگمانی کی خوفناک آفت کی لپیٹ میں ہے۔

یاد رکھئے! **بدگمانی** دیگر کئی گناہوں میں مبتلا کرا دیتی ہے۔۔۔ **بدگمانی** دوسروں کے

1... بدگمانی، ص۳۰

www.dawateislami.net

عیبوں کی ٹوہ میں لگاتی ہے۔۔۔ **بدگمانی** حسد پر ابھارتی ہے۔۔۔ **بدگمانی** غیبت کرواتی ہے۔۔۔ **بدگمانی** دل میں نفرتوں کے بیج اُگاتی ہے۔۔۔ **بدگمانی** آپس میں مزید دوریاں بڑھاتی ہے۔۔۔ **بدگمانی** حُسنِ سلوک سے محروم کرواتی ہے۔۔۔ **بدگمانی** انسان کو بد خلق بناتی ہے۔۔۔ **بدگمانی** الزام تراشی پر ابھارتی ہے۔۔۔ **بدگمانی** دنیا اور آخرت میں رسوا کرواتی ہے۔ لہٰذا عقل مند وہی ہے جو بدگمانی کی بجائے حُسنِ ظن کی عادت اپنائے، کیونکہ ☆**حُسنِ ظن** ایک عمدہ عبادت ہے، ☆**حُسنِ ظن** گناہوں سے بچانے والا عمل ہے، ☆**حُسنِ ظن** رکھنا ایمان کے تقاضوں میں سے ہے، ☆**حُسنِ ظن** ایمان کا حصہ ہے، ☆**حُسنِ ظن** اللہ والوں کی عادات میں سے ہے، ☆**حُسنِ ظن** ثواب کا باعث ہے، ☆**حُسنِ ظن** دوسروں کی عزتوں کا محافظ ہے، ☆**حُسنِ ظن** سے سکون اور قرار ملتا ہے، ☆**حُسنِ ظن** انسان کو شیطان کے چنگل سے بچاتا ہے، ☆**حُسنِ ظن** ایمان کو تقویت دیتا ہے، ☆**حُسنِ ظن** قلب وروح کو پاکیزہ کرتا ہے، ☆**حُسنِ ظن** انسان کو نیک بناتا ہے، ☆**حُسنِ ظن** سے اللہ پاک اور اس کے مدنی حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا ملتی ہے۔ ایک بار نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کعبہ کو مُخاطب کر کے اِرشاد فرمایا: تُو خُود اور تیری فضا کتنی اچھی ہے؟ تُو کتنی عظمت والا ہے اور تیری حُرمت کتنی عظیم ہے؟ اُس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی جان ہے! اللہ پاک کے نزدیک مؤمن کی جان ومال اور اُس سے اچھا گمان رکھنے کی حُرمت، تیری حُرمت سے بھی زِیادہ ہے۔[1]

---

1 ۔۔۔ابن ماجہ، کتاب ابواب الفتن، باب حرمۃ دم المؤمن وماله، ۴/۳۱۹، حدیث: ۳۹۳۲

www.dawateislami.net

خُدایا عطا کر دے رحمت کا پانی رہے قلب اُجلا دُھلے بدگُمانی

(شیطان کے بعض ہتھیار، ص۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تبرکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ نبیِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سراپا رحمت و برکت ہیں، جو چیز بھی آقا کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت کا شرف پاتی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے باعثِ برکت سمجھتے۔ اسی لیے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کئی طریقوں سے پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے برکتیں پانے کی کوشش کرتے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو تبرُّک سمجھتے اور اس سے برکتیں اٹھاتے، جس پانی سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنا مبارک ہاتھ دھوتے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے اپنے چہروں اور بدن کے حصوں پر بطورِ تبرُّک ملتے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بچے ہوئے کھانے سے تبرُّک حاصل کرتے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پسینۂ مبارک، لعابِ دہن، موئے مبارک، انگوٹھی مبارک، بستر مبارک، لباس مبارک، چارپائی مبارک اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی استعمال فرمائی ہوئی چٹائی مبارک سے بھی برکتیں حاصل کرتے، اَلْغَرَض! ہر وہ شے جسے تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے تھوڑی یا زیادہ نسبت حاصل ہو جاتی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے اپنے لئے تبرُّک بنا لیتے، احادیثِ مبارکہ میں اس طرح کے درجنوں واقعات

www.dawateislami.net

ملتے ہیں۔ آیئے! ان میں سے 3 واقعات سنتی ہیں:

(1) منقول ہے کہ مشہور صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس نبیِّ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک قمیص اور مقدّس ناخنوں کے کچھ تراشے تھے۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا وقتِ وصال آیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے وصیت فرمائی کہ مجھے اُس قمیص میں کفن دیا جائے جو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں عطا فرمائی تھی اور وہ مبارک قمیص میرے جسم سے بالکل ملا کر رکھی جائے۔ جبکہ آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مبارک ناخنوں کے بارے میں وصیت فرمائی کہ باریک کرکے ان کی آنکھوں اور منہ پر رکھ دیئے جائیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مزید فرمایا: یہ کام ضرور انجام دینا اور مجھے سب سے زیادہ رحم و کرم کرنے والے ربِّ کریم کے سپرد کر دینا۔[1]

(2) امیرُ المؤمنین حضرتِ ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی صاحبزادی حضرت بی بی اسما رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پاس حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک جُبّہ تھا (ایک مرتبہ) آپ نے وہ جبہ نکالا اور فرمایا: یہ جُبّہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے، آپ اسے پہنا کرتے تھے اب ہم اسے بیماروں کے لئے دھوتے ہیں اور اس سے شفا حاصل کرتے ہیں۔[2]

مشہور مفسرِ قرآن، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب لوگ اس کی زیارت کرنے آتے تھے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا یہ فرما کر زیارت کراتی تھیں کہ یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم حیات شریف میں پہنا کرتے تھے جس سے معلوم

---

1 ... اسد الغابۃ، رقم: ۴۹۷۷، معاویہ بن صخر بن ابی سفیان، ۵/۲۲۳

2 ... مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم لبس الحریر... الخ، ص ۸۸۳، حدیث: ۵۴۰۹ ملخصا

www.dawateislami.net

ہوتا ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لباس کی زیارت کرانا سُنّتِ صحابہ ہے، جیسا کہ فی زمانہ موئے مبارک کی زیارت کرائی جاتی ہے۔ معلوم ہوا بُزرگوں کے تبرُّکات کی زیارت کرانا ان کا لباس دھو کر بیماروں کو پلانا سُنّتِ صحابہ ہے ان میں شفا ہے۔ آبِ زمزم حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلام کی ایڑی سے پیدا ہوا تمام بیماریوں کے لئے شفا ہے۔[1] بعض حضرات اُمّ المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی خدمت میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے تبرکات کی زِیارت کرنے آیا کرتے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا انہیں زِیارت کراتی تھیں۔[2]

(3) حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے اس پیالہ سے ہر قسم کے شربت، شہد، نبیذ، پانی اور دودھ پلائے ہیں۔[3]

حکیمُ الْاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا پیالہ تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے لوگوں کو دکھا کر فرمایا: اس پیالہ سے میں نے حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بہت قسم کے شربت اور دودھ پلایا ہے یعنی یہ پیالہ بڑا ہی مُتبَرَّک ہے کہ اسے حُضورِ انور کے ہاتھ اور لب بارہا لگے ہیں۔ معلوم ہوا! حضراتِ صحابہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے استعمالی برتنوں کو برکت کے لئے اپنے پاس رکھتے تھے اور لوگوں کو اس کی زیارت کراتے تھے۔

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۹۸ ملتقطا

2 ... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۹۱

3 ... مسلم، کتاب الاشربۃ، باب اباحۃ النبیذ... الخ، ص۸۵۷، حدیث: ۵۲۳۷

www.dawateislami.net

مثنوی شریف میں ہے: حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے گھر وہ کپڑے کا دستر خوان تھا جس سے حضور نے ہاتھ و منہ پونچھ لئے تھے جب وہ میلا ہو جاتا تھا تو اسے آگ میں ڈال دیتے، میل جل جاتا کپڑا محفوظ رہتا تھا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ عقیدہ تھا کہ آقا کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے **تبرکات میں برکتیں ہی** برکتیں ہیں۔ ہمیں بھی یہی عقیدہ رکھنا چاہیے، اور بزرگوں سے منسوب تبرکات مثلاً ان کے لباس، استعمال کی چیزیں، رہنے کی جگہیں، اَلْغَرَض! ان سے نسبت رکھنے والی کوئی بھی چیز ہو ہمیں اس کا ادب اور احترام کرنا چاہیے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** شفائیں ملتی ہیں، **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** فیض پانا انبیائے کرام کا طریقہ ہے۔ **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** رزق میں کشادگی ہوتی ہے۔ **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** سکون ملتا ہے۔ **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** فیض پانا صحابۂ کرام کا طریقہ رہا ہے۔ **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** دنیا و آخرت کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** بیماریاں ٹلتی ہیں۔ **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے اور **نیک لوگوں کے تبرکات** کے ادب و احترام کی وجہ سے سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے لوگ ہدایت پا جاتے ہیں۔

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۸۱ ملتقطا

www.dawateislami.net

اور یہ بھی حقیقت ہے کہ بزرگانِ دین کے **تبرُّکات کی زیارت سے** دلوں کو چین ملتا ہے، بزرگانِ دین کے **تبرُّکات کی زیارت سے** آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے، بزرگانِ دین کے **تبرُّکات کی زیارت** کے وقت قبولیتِ دعا کا امکان بڑھ جاتا ہے، بزرگانِ دین کے **تبرُّکات کی زیارت** سے اللہ پاک کی رحمتیں نصیب ہوتی ہیں، بزرگانِ دین کے **تبرُّکات کی زیارت سے** ان جیسا بننے کا جذبہ ملتا ہے، بزرگانِ دین کے **تبرُّکات کی زیارت سے** گناہوں سے دوری کا ذہن بنتا ہے، بزرگانِ دین کے **تبرُّکات کی زیارت سے** نیکیاں کرنے کا جذبہ ملتا ہے۔ آیئے! اسی تعلق سے ایک حکایت سنتی ہیں: چنانچہ

تبرّک کے ادب کی برکتیں

حضرت سَیِّدُنا ابو علی روزباری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بہن فاطمہ بنت احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا فرماتی ہیں: شہرِ بغداد میں کچھ نوجوانوں نے اپنے میں سے ایک کو کسی ضرورت سے بھیجا، اس نے لوٹنے میں تاخیر کر دی، یہ لوگ غضبناک ہونے لگے، اتنے میں وہ ایک خربوزہ لئے ہنستا ہوا پہنچا۔ نوجوانوں نے دریافت کیا: ایک تو تُو دیر سے آرہا ہے، اس پر ہنستا بھی ہے؟ لڑکے نے کہا: میں آپ لوگوں کے لئے ایک عجیب چیز لایا ہوں۔ سب نے پوچھا: وہ کیا؟ لڑکے نے اپنے ہاتھ کا خربوزہ انہیں پیش کیا اور کہا: اس خربوزہ پر حضرت سَیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ہاتھ رکھ دیا تھا، اس لئے میں نے اسے بیس درہم میں خرید لیا۔ اس کی بات سُن کر سب نے خربوزے کو چوما اور اپنی اپنی آنکھوں سے لگایا۔ ان میں سے ایک نے کہا: حضرت سَیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کس چیز نے

www.dawateislami.net

اس مقام پر پہنچایا؟ کسی نے کہا: تقویٰ نے۔ ایک نے کہا: میں تمہیں گواہ بنا کر اللہ پاک سے توبہ کرتا ہوں، اس کے بعد سب نے اسی کی طرح توبہ کی، پھر وہ سب طرطوس نامی شہر تشریف لے گئے اور وہیں شہادت کا رُتبہ پالیا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! حضرت سیدنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھ لگائے ہوئے خربوزے کا ادب کرنے کی وجہ سے ان نوجوانوں کے دلوں کی کایا پلٹ گئی، انہوں نے گناہوں سے توبہ کی اور شہادت کے عظیم مرتبے پر فائز ہوئے، اس حکایت سے ہمیں یہ مدنی پھول ملا کہ اگر بزرگوں سے نسبت رکھنے والی کسی شے کا خلوص سے احترام کیا جائے تو بندے دین و دنیا کی سعادتوں سے سرفراز ہو سکتے ہیں۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ جس طرح تبرُّکات اور آثار کی تعظیم اور احترام کرنے سے کئی فائدے ملتے ہیں اور برکتیں نصیب ہوتی ہیں اسی طرح اگر ان کی تعظیم نہ کی جائے اور ان کی بے ادبی اور توہین کی جائے تو بسا اوقات دنیا میں ہی اس کی سزا بھی مل جاتی ہے۔ اس کی سب سے واضح مثال تابوتِ سکینہ ہے، چنانچہ

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"عجائب القرآن مع غرائب القرآن"** کے صفحہ نمبر 52 اور 53 پر ہے: (تابوتِ سکینہ) شمشاد کی لکڑی کا ایک صندوق تھا جو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام پر نازل ہوا، آپ عَلَیْہِ السَّلام کی آخرِ زندگی تک آپ کے پاس ہی رہا، پھر بطور میراث یکے بعد دیگرے آپ عَلَیْہِ السَّلام کی اولاد کو ملتا رہا، یہ بڑا ہی مُقَدَّس اور بابرکت صندوق (Box) تھا۔ بنی اسرائیل میں جب کوئی اختلاف پیدا ہوتا تھا تو لوگ اسی صندوق سے فیصلہ کراتے تھے، صندوق سے فیصلہ کی آواز اور فتح کی بشارت سنی

1 ... روض الریاحین، الحکایۃ السادسۃ والثلاثون بعد المئتین، ص۲۱۸

www.dawateislami.net

جاتی تھی، بنی اسرائیل اس صندوق کو وسیلہ بنا کر دعائیں مانگتے تھے تو ان کی دعائیں مقبول ہوتی تھیں، بلاؤں کی مصیبتیں اور وباؤں کی آفتیں ٹل جایا کرتی تھیں، اَلْغَرَض! یہ صندوق بنی اسرائیل کے لئے تابوتِ سکینہ، برکت و رحمت کا خزینہ اور نصرتِ خداوندی کے نزول کا مُقَدَّس اور بہترین ذریعہ تھا۔ مگر جب بنی اسرائیل طرح طرح کے گناہوں میں ملوّث ہو گئے اور ان لوگوں میں معاصی و طغیان اور سرکشی و عصیان کا دور دورہ ہو گیا تو ان کی بداعمالیوں کی نحوست سے ان پر خدا کا یہ غضب نازل ہو گیا کہ قومِ عَمالِقہ کے کفار نے ایک لشکرِ جرّار کے ساتھ ان لوگوں پر حملہ کر دیا، ان کافروں نے بنی اسرائیل کا قتلِ عام کر کے ان کی بستیوں کو تاخت و تاراج کر ڈالا۔ عمارتوں کو توڑ پھوڑ کر سارے شہر کو تہس نہس کر ڈالا، اور اس مُتَبَرَّک صندوق کو بھی اٹھا کر لے گئے۔ اس مقدّس تبرُّک کو نجاستوں کے کوڑے خانہ میں پھینک دیا۔ لیکن اس بے ادبی کا قومِ عَمالِقہ پر یہ وبال پڑا کہ یہ لوگ طرح طرح کی بیماریوں اور بلاؤں کے ہجوم میں جھنجھوڑ دیئے گئے۔ چنانچہ قومِ عَمالِقہ کے پانچ شہر بالکل برباد اور ویران ہو گئے۔ یہاں تک کہ ان کافروں کو یقین ہو گیا کہ صندوق کی بے ادبی کا عذاب ہم پر پڑ گیا ہے تو ان کافروں کی آنکھیں کھل گئیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے اس مقدس صندوق کو ایک بیل گاڑی پر لاد کر بیلوں کو بنی اسرائیل کی بستیوں کی طرف ہانک دیا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا! بُزرگوں کے تبرُّکات کی اہانت و بے ادبی کرنا قہرِ قہار اور غضبِ جبار کو دعوت دینا ہے کیونکہ قوم عَمالِقہ نے جب اس بابرکت صندوق کی بے ادبی کی تو ان پر ایسا قہرِ الٰہی کا پہاڑ ٹوٹا کہ وہ

---

1 . . . عجائب القرآن، ص ۵۲-۵۳

www.dawateislami.net

بلاؤں کے ہجوم سے بلبلا اٹھے اور انہیں اس بات کا یقین ہو گیا کہ ہم پر بلاؤں اور وباؤں کا حملہ اسی بابرکت صندوق کی بے ادبی کی وجہ سے ہوا ہے۔ چنانچہ اسی لئے ان لوگوں نے اس مُقدّس صندوق کو بیل گاڑی پر لاد کر بنی اسرائیل کی بستی میں بھیج دیا تاکہ وہ لوگ بلاؤں سے نجات پالیں۔

اس واقعے سے یہ مدنی پھول بھی ملا کہ کوئی بھی قوم تب تک اللہ پاک کی رحمتوں اور نعمتوں سے حصہ پاتی رہتی ہے جب تک وہ اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتی رہے۔ جب وہ اللہ پاک کی نافرمانی اور گناہوں میں مبتلا ہو جائے تو دنیا اور آخرت کی کئی پریشانیاں ان کا مقدر بن جاتی ہیں، جیسا کے بنی اسرائیل کے ساتھ ہوا کہ جب تک وہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے تابعدار رہے، ان کی بیان کردہ باتوں پر عمل کرتے رہے اور ان کے احکامات کی پیروی کرتے رہے تو نہایت سکون اور اطمینان سے رہے لیکن جیسے ہی انہوں نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بتائے ہوئے احکاماتِ اِلٰہیہ سے منہ موڑا ذلّتیں اور رسوائیاں ان کا مقدّر بن گئیں۔ اگر غور کیا جائے تو آج مسلمانوں کی بھی یہی حالت ہے۔ صدیوں تک مسلمان دنیا پر غالب رہے اور ہر میدان میں ترقی کرتے رہے۔ لیکن جب سے قرآنِ کریم کے احکامات اور اس کی تعلیمات پر عمل سے دور ہونے لگے اور سَرورِ دوعالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت و فرمانبرداری سے روگردانی شروع کر دی اور اسلامی احکامات سے منہ موڑا تو طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہوتے گئے اور آج جو حالت ہے وہ سب کے سامنے ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اب بھی وقت ہے، آج بھی اگر ہم شریعت پر عمل کرنے والی بن جائیں تو تمام مصیبتیں ختم ہو سکتی ہیں۔ جب ہماری پیدائش کا

www.dawateislami.net

اصل مقصد اللہ پاک کی عبادت ہے اور ہم شریعت کے احکام سے آزاد بھی نہیں ہیں اور ہمیں قیامت کے دن اپنے ہر عمل کا حساب بھی بہر صورت دینا ہے تو اس کی عبادت سے غافل ہو جانا، اس کے احکامات کو پسِ پشت ڈال دینا اور دنیا کے کاموں میں ہی مصروف رہنا کہاں کی دانشمندی ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ ربیعُ النّور کی آمد آمد ہے، آیئے! اسی مناسبت سے **"جشنِ ولادت کے بارے میں مکتوبِ عطّار"** سنتی ہیں۔

جشنِ ولادت کے بارے میں مکتوبِ عطّار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے تمام اسلامی بہنوں کی خدمتوں میں جشنِ ولادت کی خوشی میں لہراتے ہوئے سبز سبز پرچموں، جگمگاتے بلبوں اور ننھے ننھے قُمقُموں کو چومتا ہوا جھومتا ہوا شہد سے بھی میٹھا مکی مَدَنی سلام،

السلامُ علیکم و رَحْمَۃُ اللّٰہ وبرکاتُہ الحمد للّٰہ رَبِّ العٰلمین علٰی کلِّ حال۔

تم بھی کرکے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ
اونچے میں اونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ
ربیعُ النُّور اُمّیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا
دعاؤں کی قَبولیَّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

(1): اسلامی بہن کا بے پردگی کرنا حرام ہے۔ برائے کرم! رَبیعُ النُّور شریف کی بَرَکت سے اسلامی بہنیں مُستَقِل شَرعی پردہ اور زَہے قسمت مَدَنی بُرقع پہننے کی نیّت کریں۔

www.dawateislami.net

(عورت کا بے پردگی کرنا حرام اور فوراً توبہ کر کے اس گناہ سے باز آنا واجب ہے)

جُھک گیا کعبہ سبھی بُت منہ کے بل اَوندھے گرے دَبدبہ آمد کا تھا، اَھْلاً وَّسَھْلاً مرحبا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۴۷)

سنّتوں اور نیکیوں پر استِقامت پانے کا عظیم مَدَنی نُسخہ یہ ہے کہ تمام اسلامی بہنیں روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے رسالے پُر کر کے ہر ماہ جَمع کروانے کی نیّت کریں اور دل میں کہیں: اِنْ شَآءَاللہ

بدلیاں رَحمت کی چھائیں بُوندیاں رَحمت کی آئیں
اب مُرادیں دل کی پائیں آمدِ شاہِ عَرَب ہے

(قبالہ بخشش، ص۳۳۷)

(2): تمام اسلامی بہنیں 30 دن تک روزانہ گھر کے اندر (صِرف گھر کی اسلامی بہنوں اور مَحرموں میں) درسِ **فیضانِ سنّت** جاری کریں اور پھر آئندہ بھی روزانہ جاری رکھنے کی نیّت فرمائیں۔

(3): اپنے گھر پر 12 عَدَد ورنہ کم از کم ایک عَدَد سبز سبز پرچم ربیعُ النّور شریف کی چاند رات سے لیکر سارا مہینہ لہرایئے۔ اِنْ شَآءَاللہ ہر گھر میں سبز سبز پرچموں کی بہاریں مسکُراتی نظر آئیں گی۔

ضَروری احتِیاط

اگر جھنڈے پر نقشِ نَعلِ پاک یا کوئی لکھائی ہو تو اس بات کا خیال رکھئے کہ نہ وہ لیرے لیرے ہو، نہ ہی زمین پر تشریف لائے۔ نیز جُوں ہی ربیعُ النُّور شریف کا مہینہ

www.dawateislami.net

تشریف لے جائے فوراً اُتار لیجئے۔ اگر احتیاط کرنا مشکل ہے اور بے ادبی ہو جاتی ہے تو بِغیر نقش و تحریر کے سادہ سبز پرچم لہرایئے۔

(4): اپنے گھر پر 12 جھالَروں (یعنی لڑیوں) یا کم از کم 12 بلبوں سے 12 دن تک خوب چَراغاں کیجئے۔ (مگر ان کاموں کیلئے بجلی چوری کرنا حرام ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں جائز ذرائع کی ترکیب بنایئے)

مشرِق و مغرِب میں اِک اِک بامِ کعبہ پر بھی ایک
نَصب پرچم ہوگیا، اَھْلاً وَسَھْلاً مرحبا
(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۴۶)

(5): ہر اسلامی بہن حسبِ توفیق مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل اور مَدَنی پھولوں کے مختلف پمفلٹ جلوسِ میلاد میں تقسیم کروائے۔

بانٹ کر مَدَنی رسائل دین کو پھیلایئے کرکے راضی حق کو حقدارِ جِناں بن جایئے

(6): سگِ مدینہ کا تحریر کردہ پمفلٹ ”جشنِ ولادت کے ۱۲ مدنی پھول“ ممکن ہو تو 112 ورنہ کم از کم 12 عدد نیز ہو سکے تو رسالہ ”صبحِ بہاراں“ 12 عدد مکتبۃُ المدینہ سے ھَدِیّۃً حاصل کرکے تقسیم کروایئے۔

(7): گیارہ کی شام کو ورنہ 12 ویں شب کو غسل کیجئے۔ ہو سکے تو اس عیدوں کی عید کی تعظیم کی نیّت سے ہو سکے تو نیا لباس پہنئے اور ممکنہ صورت میں اپنے استِعمال کی ہر چیز نئی لیجئے۔

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا عالَم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ وِلادت
(ذوقِ نعت، ص۹۵)

(8): 12 ویں شب گزار کر بوقتِ صبحِ صادِق اپنے ہاتھوں میں سبز سبز پرچم اُٹھائے

www.dawateislami.net

دُرُود و سلام کے ہار لئے اشکبار آنکھوں سے ”صبحِ بہاراں“ کا اِستِقبال کیجئے۔

عیدِ میلادُ النّبی تو عید کی بھی عید ہے بالیقیں ہے عیدِ عیداں عیدِ میلادُ النّبی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۳۸۰)

(9): ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ ولادت مناتے رہے۔ آپ بھی یادِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں 12 ربیعُ النُّور شریف کو روزہ رکھئے۔ اس دن جہاں تک ممکن ہو باوُضو رہئے۔ لب پر دُرُود و سلام اور نعتوں کے نغمے سجائے رکھئے۔

ربیعُ الاوّل تجھ پہ اہلسنّت کیوں نہ ہوں قرباں
کہ تیری بارھویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

(قبالہ بخشش، ص ۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تقسیمِ رَسائل کی دُھومیں مَچایئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مسلمانوں کو نیک نمازی بنانے کے لیے مختلف طریقوں سے نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ دلاتے رہتے ہیں ان میں سے ایک طریقہ تقسیمِ رسائل بھی ہے۔ اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اکثر و بیشتر رسائل تقسیم کرنے کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف ”نیکی کی دعوت“ میں فرماتے ہیں: جن جن اسلامی بہنوں سے بن پڑے ایک ”مَدَنی بیگ“ خرید لیں اور اُس میں حسبِ توفیق مکتبۃُ المدینہ کے

www.dawateislami.net

رسائل رکھیں۔ بے شک سارا دن نہ سہی صِرف حسبِ موقع وہ مدنی بیگ اپنے ساتھ ہو اور رسائل دوسروں کو تحفۃً پیش کئے جائیں۔ موقع کی مناسَبت سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض کو صرف پڑھنے کیلئے دیں، جب وہ پڑھ کر لوٹادیں تو دوسرا رِسالہ پیش کریں۔ یوں کرنے سے آپ بے اندازہ ثواب کما سکتی ہیں مگر یہ سب کچھ اپنی جیبِ خاص سے ہو اِس کیلئے چندہ نہ کیا جائے۔ نیز جشنِ ولادت کے موقع پر یا اپنے مرحوم عزیزوں کے ایصالِ ثواب کیلئے مختلف اوقات میں تقسیمِ رسائل کی ترکیب بھی فرمائیے۔ درس و اِجتماعات اور مدنی مشوروں میں اور ایصالِ ثواب کی مجالس میں مکتبۃُ المدینہ کے مَدَنی رسائل تقسیم فرما کر خوب خوب نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمائیے۔[1]

رسائل تقسیم کرنے والیوں کے لئے اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کتنی پیاری دعا فرماتے ہیں کہ:

ہر مہینے جو کوئی بارہ رسالے بانٹ دے
ان شآءَاللہ دو جہاں میں اُس کا بیڑا پار ہے

(آدابِ طعام، ص ۲۷۲)

ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی ترغیب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوت اسلامی کے تحت اسلامی بہنوں کے لیے ہونے والے سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی خوب خوب بہاریں ہیں، اِجتماع میں شرکت کی برکت سے جہاں کثیر اسلامی بہنوں کو توبہ کی توفیق

1 . . . نیکی کی دعوت، ص ۴۶۲ بتصرف

www.dawateislami.net

ملی اور وہ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیک بن گئیں وہیں بعض اوقات ربِّ کائنات کی عنایات سے ایمان افروز کَرِشمات کا بھی ظُہُور ہوتا ہے، مَثَلاً مریضوں کو شفا ملی، بے اولادوں کو اولاد نصیب ہوئی، آسیب زدہ کو خلاصی ملی، وغیرہا۔ پاکستان کے بے شمار شہروں اور دُنیا میں مُتَعَدَّد مقامات پر اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماعات ہوتے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں کیا ہوتا ہے؟

یہ سُنّتوں بھرے اِجتماعات تِلاوتِ قرآن، نعتِ رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم، سُنّتوں بھرے بیان، رِقّت انگیز دُعاؤں، ذِکر و دُرُود، صلوٰۃ و سلام کے مَدَنی پھولوں اور عِلْمِ دِین کے گُلْدَستوں سے سجے ہوئے ہوتے ہیں، لہٰذا آپ تمام اسلامی بہنیں نیت کیجئے کہ آنے والے 12 بارہ ہفتوں تک مکمل پابندی کے ساتھ نہ صرف خود اجتماع میں شرکت کریں گی بلکہ دوسری اسلامی بہنوں کو بھی شرکت کروائیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتی ہوں۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ

1 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "101 مَدَنی پھول" سے چھینکنے کی سُنّتیں اورآداب سنئے۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے:(1) اللہ پاک کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔[1] (2) جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اوراگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے۔[2] ☆چھینک کے وَقْت سَر جُھکا یئے، منہ چھپایئے اورآواز آہستہ نکالئے چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔[3] ☆چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے۔ (خزائن العرفان صفحہ 3 پر طحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حَمْدِ اِلٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدَہ لکھا ہے) ☆بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن جو سنے اس پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُکَ اللہ(یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے)کہے اور اتنی آواز سے کہے کہ جسے چھینک آئی وہ خُود سن لے۔[4] ☆جواب سُن کر چھینکنے والی کہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)[5] ☆مرآۃ المناجیح میں ہے کہ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔[6]

1... بخاری، کتاب الادب، باب اذا تثاوب فلیضع... الخ، ۴/۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶

2... معجم کبیر، ۱۱/۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴

3... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، مطلب فی البیع، ۹/۶۸۴

4... بہار شریعت، ۵/۴۷۷، حصہ: ۱۶

5... فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، باب السلام وتشمیت العاطس، ۵/۳۲۶

6... مرآۃ المناجیح، ۶/۳۹۶

www.dawateislami.net

☆حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مُبْتَلا نہیں ہو گا۔[1]

☆چھینک کا جواب ایک مَرتبہ واجِب ہے دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ الْمدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الادب، باب العطاس والتثاوب، ۸/۴۹۹، تحت الحدیث: ۴۷۳۹

2... فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، باب السلام وتشمیت العاطس، ۵/۳۲۶

www.dawateislami.net

بیان:12 ہر شُبہے بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ ابدِ قرار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جبریل (عَلَیْہِ السَّلام) نے مجھ سے عرض کی کہ ربِّ کریم فرماتا ہے: اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمّتی تم پر ایک بار دُرُود بھیجے، میں اُس پر دس رحمتیں نازل کروں اور آپ کی اُمّت میں سے جو کوئی ایک سلام بھیجے، میں اُس پر دس سلام بھیجوں۔ (1)

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ربِّ کریم کے سلام بھیجنے سے مُراد یا تو بذریعۂ مَلائکہ (فرشتوں کے ذریعے) اسے سلام کہلوانا ہے یا آفتوں اور مصیبتوں سے سلامت رکھنا (مراد ہے۔) (2)

دُنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت پیارے پڑھوں نہ کیوں کر تم پر سلام ہر دم

(ذوقِ نعت، ص۱۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... مشکاۃ، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی وفضلھا، ۱/۱۸۹، حدیث: ۹۲۸ ملتقطا

2... مرآۃ المناجیح، ۲/۱۰۲

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج کے بیان میں ہم "**آقا کریم** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کی اُمّت سے محبّت**" کے تعلق سے سنیں گی۔ یعنی آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی امّت سے کتنا محبّت فرماتے ہیں اس بارے میں سننے کی

۱... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

سعادت حاصل کریں گی۔ لہٰذا آج کے بیان میں ہم سنیں گی کہ بروزِ قیامت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **فکرِ اُمّت** میں کس قدر غمگین ہوں گے، گنہگار اُمّتیوں کی بگڑیاں بنائیں گے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے میں **اُمّتِ مصطفٰے** پر دنیا میں جو عنایتیں ہوئیں اور جو آخرت میں ہوں گی ان کی چند جھلکیاں بھی بیان ہوں گی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دنیا میں اپنی **کمزور اُمّت** کو کتنا یاد فرمایا اور **اُمّت کی یاد** میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کس قدر گریہ وزاری فرماتے رہے یہ بھی سنیں گی، اللہ کرے کہ ہم سارا بیان توجہ کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

لو وہ آیا میرا حامی

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اُمّت پر مہربان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عرش کے قریب وسیع میدان میں ٹھہرے ہوئے ہوں گے، آپ پر دو سبز کپڑے ہوں گے، اپنی اولاد میں سے ہر اُس شخص کو دیکھ رہے ہوں گے جو جنّت میں جارہا ہو گا اور اپنی اَولاد میں سے اُسے بھی دیکھ رہے ہوں گے جو دَوزَخ میں جارہا ہو گا۔ اسی دوران جنابِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام میرے ایک اُمّتی کو دَوزَخ میں جاتا ہوا دیکھیں گے۔ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پکاریں گے: یااَحْمد! یااَحْمد! میں کہوں گا: لَبَّیْکَ اے ابُوالْبَشَر! حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کہیں گے: آپ کا یہ اُمّتی دَوزَخ میں جا رہا ہے۔ یہ سن کر میں بڑی چُستی کے ساتھ تیز تیز (قدموں سے) فِرِشتوں کے پیچھے چلوں گا اور کہوں گا: اے میرے رَبّ کے فِرِشتو! ٹھہرو۔ وہ عرض کریں گے: ہم مُقَرَّر

www.dawateislami.net

کردہ فِرِشتے ہیں، جس کام کا ہمیں اللہ پاک نے حکم دیا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے، ہم وہی کرتے ہیں جس کا ہمیں حکم ملا ہے۔ جب میں افسردہ ہو جاؤں گا اور اپنی داڑھی کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر عرش کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے عرض کروں گا: اے میرے پَروَرْدَگار! کیا تُو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا ہے کہ تو مجھے میری اُمّت کے بارے میں رُسوا نہ فرمائے گا۔ عرش سے نِدا (پکار) آئے گی: اے فِرِشتو! محمد کی اِطاعت کرو اور اِسے لَوٹا دو۔ پھر میں اپنی جھولی سے سفید کاغذ نکالوں گا اور اُسے مِیزان کے دائیں پَلڑے میں ڈال کر کہوں گا: "بِسْمِ اللہ" تو وہ نیکیوں والا پلڑا برائیوں والے پَلڑے سے بھاری ہو جائے گا۔ آواز آئے گی: خوش بَخْت ہے، سعادت یافتہ ہو گیا ہے اور اس کا مِیزان بھاری ہو گیا ہے۔ اِسے جنّت میں لے جاؤ۔ وہ بندہ کہے گا: اے میرے پاک پَروَرْدَگار کے فِرِشتو! ٹھہرو، میں اِس بندے سے بات تو کر لوں جو اپنے رَبّ کے حُضُور بڑی عزت رکھتا ہے۔ پھر وہ کہے گا: میرے ماں باپ آپ پر فِدا ہوں، آپ کا چہرۂ انور کتنا حسین ہے اور آپ کی صورت کتنی خُوبصُورت ہے، آپ نے میری لغزِشوں کو مُعاف فرمایا اور میرے آنسوؤں پر رَحْم فرمایا، (آپ کون ہیں؟) تو میں اس سے کہوں گا: میں تیرا نبی محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) ہوں اور یہ تیرا وہ دُرُود ہے جو تُو مجھ پر بھیجتا تھا، اس نے تجھ کو پورا نفع پہنچایا جتنی تجھے اس کی ضرورت تھی۔ (1)

اس حکایت کی عکاسی کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:

---

1 ... موسوعۃ ابن ابی الدنیا کتاب حسن الظن باللہ، ۱/ ۹۱، حدیث: ۷۹

www.dawateislami.net

ان کی آواز پہ کر اُٹھوں میں بے ساختہ شور — اور تڑپ کر یہ کہوں اب مجھے پَروا کیا ہے
لو وہ آیا مِرا حامی مِرا غم خوارِ اُمم! — آگئی جاں تنِ بے جاں میں یہ آنا کیا ہے
پھر مجھے دامنِ اَقدس میں چُھپالیں سَرور — اور فرمائیں "ہٹو! اس پہ تقاضا کیا ہے"
چھوڑ کر مجھ کو فِرِشتے کہیں محکوم ہیں ہم — حکمِ والا کی نہ تعمیل ہو زَہرہ کیا ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ اپنے اندر کئی اہم نکات سموئے ہوئے ہے، مثلاً غیب دان آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کریم کی عطا سے غیب کا علم رکھتے ہیں، جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ آئندہ ہونے والا ہے بلکہ قیامت میں جو کچھ ہو گا تمام باتوں کا علم اللہ کریم نے آپ کو عطا فرمادیا، اسی لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں بتادیا کہ بروزِ قیامت وہ عرش کے قریب کشادہ میدان میں تشریف فرما ہوں گے، دو سبز کپڑے زیبِ تن کئے ہوں گے، اپنی اولاد کو بھی دیکھیں گے حتّٰی کہ نبیِّ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک اُمّتی کو دوزخ میں جاتے ہوئے ملاحظہ کرکے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی جانب مُتَوَجّہ کرکے اس کی مدد کریں گے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ دُرُودِ پاک پڑھنے کی بہت برکتیں ہیں، دُرودِ پاک پڑھنے والیاں جس طرح دنیا میں اس کی برکتوں سے فیضیاب ہوتی ہیں اِنْ شَآءَ اللہ! بروزِ قیامت بھی اِن کے وارے نیارے ہو جائیں گے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اپنے محسن آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاک بارگاہ میں اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اَلْغَرَض!

www.dawateislami.net

ہر وقت (Every time) دُرُودِ پاک کے نذرانے پیش کرتی رہا کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہ دُرُودِ پاک کی بَرَکت سے دنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت بھی سنور جائے گی۔

اس حکایت سے ایک مدنی پھول یہ بھی ملا کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے اُمّتیوں سے بڑی محبّت فرماتے ہیں۔ بروزِ قیامت جب ہر طرف نفسی نفسی کا عالم ہو گا، وہ دن جس کے بارے میں اللہ پاک اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم کے پارہ30 سورۂ عَبَسَ کی آیت 34 تا37 میں ارشاد فرماتا ہے:

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ۔ اور جورو اور بیٹوں سے۔ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے۔

(پ۳۰، عبس: ۳۴تا۳۷)

قربان جایئے! ایسے مشکل ترین وَقت میں بھی آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے گناہ گار اُمّتیوں کی خاطر بے چین و بے قرار ہوں گے، انہیں اپنے دامنِ رحمت میں چھپائیں گے، ربِّ کریم سے ان کی بخشش کروائیں گے اور بارگاہِ الٰہی میں سفارش کروا کر انہیں جنّت میں داخل کروائیں گے۔ آیئے! ایک اور ایمان افروز واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

بروزِ قیامت فکرِ اُمّت کا انداز

شفیعِ روزِ شمار، جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: قیامت کے دن تمام اَنبیائے کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) سونے کے منبروں پر جلوہ گر ہوں گے، میرا منبر

www.dawateislami.net

خالی ہو گا ، کیونکہ میں اپنے رب کے حُضُور خاموش کھڑا ہوں گا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنّت میں جانے کا حکم فرمادے اور میری اُمّت میرے بعد پریشان پھرتی رہے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے محبوب! تیری اُمّت کے بارے میں وُہی فیصلہ کروں گا جو تیری چاہت ہے۔ میں عرض کروں گا: اَللّٰھُمَّ عَجِّلْ حِسَابَھُمْ یعنی اے اللہ! ان کا حساب جلدی لے لے۔ یہ مسلسل عرض کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے دوزخ میں جانے والے میرے اُمّتیوں کی فہرست دے دی جائے گی (جو جہنّم میں داخِل ہو چکے ہوں گے انکی شَفاعت کرکے میں انہیں نکالتا جاؤں گا) یوں عذاب الٰہی کے لیے میری اُمّت کا کوئی فرد نہ بچے گا۔ (1)

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہو گی یا روزِ جزا دی اُن کی رَحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۰)

سُبْحٰنَ اللہ! ذرا سوچئے! حضورِ انور، شافِعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم پر کتنے شفیق و مہربان ہیں، اب ذرا ہم اپنے بارے میں بھی غور کریں کہ ہمیں اپنے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسی محبّت ہے؟ ہم نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِحسانات کے بدلے میں آپ کو کتنا خوش کیا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر ہم کتنا عمل کرتی ہیں؟ ذرا سوچئے! جو اپنے والدین سے مَحَبَّت کرتی ہیں وہ اُن کا دل نہیں دُکھاتی، جنہیں اپنے بچے سے مَحَبَّت ہوتی ہے وہ اُنہیں ناراض نہیں ہونے دیتیں، کوئی بھی اپنی سہیلی کو غم زدہ دیکھنا گوارا نہیں کرتی کیونکہ جس سے مَحَبَّت ہوتی ہے اُسے رَنجیدہ نہیں کیا جاتا مگر آہ! آج ہم عشقِ رسول کا دعوی تو کرتی ہیں مگر ہمارے کام نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خوش کرنے والے نہیں، ہم کیسے عشقِ رسول کا

---

1 . . . کنز العمال، کتاب القیامۃ، قسم الاقوال، جزء: ۱۴، ۷/۱۷۸، حدیث: ۳۹۱۱۱

www.dawateislami.net

دعویٰ کرتی ہیں کہ فرض نماز سے جی چُرا کر، جان بوجھ کر قضا کر کے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ پُر انوار کے لئے تکلیف کا سبب بنتی ہیں۔ یہ کون سی مَحَبَّت اور کیسا عشق ہے کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ماہِ رَمضان کے روزوں کی تاکید فرمائیں مگر ان کی محبّت کا دم بھرنے والیاں اِس حکمِ والا سے منہ موڑ کر ناراضیِ مُصطفٰے کا سبب بنیں، حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پردے کا حکم ارشاد فرمائیں اور ہم بے پردگی کریں، حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم گانے باجوں اور فلموں ڈراموں سے منع فرمائیں اور ہمارے گھروں میں فلمیں اور ڈرامے باجے چلیں، حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم والدین کی فرمانبرداری کا حکم ارشاد فرمائیں اور ہم والدین کی نافرمانی کرتی جائیں، سوچیں کیا یہی عشقِ رسول ہے؟ کیا یہی محبّتِ رسول ہے؟ کیا اسی کو اُلفتِ رسول میں جینا مرنا کہتے ہیں؟ کیا ہم یہی اَعمال لے کر اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش ہوں گی؟ یاد رکھیں! آج وقت ہے، ہمیں چاہیے کہ اس وقت سے فائدہ اٹھائیں اور نیک کام کرنے والی بن جائیں۔ آیئے! مل کر نیّت کرتی ہیں کہ آج سے ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی، ماہِ رمضان کا کوئی روزہ قضا نہیں ہونے دیں گی، زکوٰۃ فرض ہوئی تو پوری ادا کریں گی، حج (Hajj) فرض ہوا تو ادائیگی میں تاخیر نہیں کریں گی، ناجائز فیشن کے قریب بھی نہیں جائیں گی، شرعی پردے کا خیال کریں گی، فلموں ڈراموں اور گانے باجوں سے خود بھی بچیں گی اور اپنے گھر والوں کو بھی بچائیں گی، والدین کا دل نہیں دکھائیں گی، اللہ پاک اور بندوں کے حقوق کے معاملے میں غفلت نہیں کریں گی۔ اللہ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کائنات بہت بڑی ہے یہ سبھی کو پتا ہے مگر اس کی ایک حد تو ضرور ہے، زمین بہت کشادہ ہے یہ سبھی کو پتا ہے مگر اس کی ایک حد تو ضرور ہے، سمندر بہت بڑا ہے یہ سبھی کو پتا ہے مگر اس کے کنارے اور گہرائی (Depth) کی ایک حد تو ضرور ہے، ستاروں کی تعداد بہت زیادہ ہیں یہ سبھی کو پتا ہے مگر ان کی ایک حد تو ضرور ہے، مخلوقِ خدا کی تعداد بہت زیادہ ہے یہ سبھی کو پتا ہے مگر اس کی ایک حد ضرور ہے مگر یاد رکھئے! غمخوارِ اُمّت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اپنی اُمّت پر شفقت و محبّت ایک ایسے سمندر کی طرح ہے جس کی گہرائی اور کنارے کا نشان ملنا مشکل ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اپنی اُمّت سے محبّت و شفقت کا بیان قرآنِ کریم میں بھی موجود ہے، چنانچہ پارہ 11 سورۂ توبہ کی آیت نمبر 128 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾

(پ ۱۱، التوبۃ: ۱۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

یعنی قرآنِ پاک بھی گواہی دے رہا ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی امّت پر بڑے رحیم و کریم ہیں۔ آیئے! اب تفسیر صراطُ الجِنان سے مسلمانوں پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رحمت و شفقت کی چند مثالیں بھی ملاحظہ ہوں:

www.dawateislami.net

اُمّت پر شفقت ورحمت کی چند مثالیں

(1) اُمّت کے کمزور، بیمار اور کام کاج کرنے والے لوگوں کی مَشَقَّت کے پیشِ نظر عشا کی نماز کو تہائی رات تک مُؤَخَّر نہ فرمایا۔ (2) کمزور، بیماروں اور بچوں کا لحاظ کرتے ہوئے نماز کی قراءت کو زیادہ لمبا نہ کرنے کا حکم دیا۔ (3) رات کے نوافل پر ہمیشگی نہ فرمائی تاکہ یہ اُمّت پر فرض نہ ہو جائیں۔ (4) اُمّت کے مَشَقَّت میں پڑ جانے کی وجہ سے انہیں صومِ وصال کے روزے رکھنے سے منع کر دیا۔ (5) اُمّت کی مَشَقَّت کی وجہ سے ہر سال حج کو فرض نہ فرمایا۔ (6) مسلمانوں پر شفقت کرتے ہوئے طواف کے تین چکروں میں رَمل کا حکم دیا تمام چکروں میں نہیں دیا۔ (7) تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پوری پوری رات جاگ کر عبادت میں مصروف رہتے اور اُمّت کی مغفرت کے لئے اللہ پاک کے دربار میں انتہائی بے قراری کے ساتھ گریہ وزاری فرماتے رہتے، یہاں تک کہ کھڑے کھڑے اکثر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاؤں مُبارک پر وَرم آجاتا تھا۔[1]

اللہ کیا جہنّم اب بھی نہ سَرد ہوگا رو رو کے مصطفٰے نے دریا بہا دیے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۰۲)

مختصر وضاحت: اِس شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ربِّ کریم کے پاک دربار میں عرض گزار ہیں: اے پروردگار! کیا جہنّم کی آگ غلامانِ مصطفٰے کے حق میں اب بھی ٹھنڈی نہ ہوگی جبکہ تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی اُمّت کی بخشش کیلئے دعائیں کرتے ہوئے اتنا روئے ہیں اِتنا روئے ہیں، گویا رو رو کر دریا بہا دیئے ہیں۔

1... تفسیر صراط الجنان، پ۱۴، الحجر، تحت الآیۃ: ۸۸، ۵/ ۲۶۷ ملخصا

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے جو آیتِ مُبارکہ سنی اس کے تحت تفسیرِ صراطُ الجِنان میں یہ بھی لکھا ہے کہ لوگ تو اپنی اور اپنی اولاد کی بھلائی کے حریص (بھلائی کے چاہنے والے) ہوتے ہیں مگر یہ رسولِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمّت کی بھلائی اور ان کی خیر خواہی پر حریص ہیں۔ آیئے! اُمّت پر ان کی حرص اور شفقت کی جھلک سنتی ہیں: چنانچہ

اُمّت کے لئے دُعائیں

حُضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے مجھے تین (3) سوال عطا فرمائے، میں نے دوبار (تو دنیا میں) عرض کرلی: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ" اے اللہ! میری اُمّت کی مغفرت فرما، اے اللہ! میری اُمّت کی مغفرت فرما۔ "وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ کُلُّھُمْ حَتّٰی اِبْرَاھِیْمُ" اور تیسری عرض اس دن کے لیے اٹھا رکھی، جس میں مخلوقِ الٰہی میری طرف نیاز مند ہوگی، یہاں تک کہ (اللہ پاک کے خلیل) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بھی میرے نیاز مند ہوں گے۔ (1)

اے خدائے دو جہاں احسان تیرا ہے بڑا تُو نے پیدا اُن کی اُمّت میں ہمیں فرمایا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۴۶۲)

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے گنہگارانِ اُمّت! کیا تم نے اپنے مالک و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ کمال رأفت و رحمت (نرمی و رحمت کی انتہا) اپنے حال پر نہ دیکھی کہ بارگاہِ الٰہی سے تین (3) سُوال

1 . . . مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب بیان انّ القرآن علی سبعۃ . . . الخ، ص ۳۱۸، حدیث: ۱۹۰۴ ملتقطا

www.dawateislami.net

حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو ملے کہ جو چاہو مانگ لو عطا ہو گا۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے ان میں کوئی سوال اپنی ذات پاک کے لیے نہ رکھا، سب تمہارے ہی کام میں صَرف فرما دیئے، دو(2) سوال دنیا میں کیے وہ بھی تمہارے ہی واسطے، تیسرا آخرت کو اُٹھا رکھا (یعنی آخرت کے لئے باقی رکھ لیا)، وہ تمہاری اس عظیم حاجت کے واسطے جب اس مہربان مولیٰ، رؤف و رحیم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سوا کوئی کام آنے والا، بگڑی بنانے والا نہ ہو گا۔ قسم اس کی جس نے انہیں آپ پر مہربان کیا! ہر گز ہر گز کوئی ماں اپنے عزیز پیارے اکلوتے بیٹے (The only son) پر بھی بھی اتنی مہربان نہیں جس قدر وہ اپنے ایک اُمّتی پر مہربان ہیں۔ (1)

روتا ہے جو راتوں کو اُمّت کی محبّت میں وہ شافِعِ محشر ہے سردار مدینے کا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً کوئی بھی بچہ جب اس دنیا میں آتا ہے تو نہ اسے بولنا آتا ہے، نہ وہ چل سکتا ہے، نہ اپنی کوشش سے اِدھر اُدھر حرکت کر سکتا ہے، نہ کوئی بات سمجھ سکتا ہے اور نہ ہی کسی کو جانتا پہچانتا ہے، اَلْغَرَض! اسے کسی بھی چیز کی کچھ بھی سمجھ بوجھ نہیں ہوتی مگر میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تو شان ہی نرالی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ پاک نے سَرورِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ معجزہ عطا فرمایا تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دنیا میں جلوہ گر ہوتے ہی کلام فرمایا اور اس کلام میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی اُمّت کو یاد فرمایا، چنانچہ

1 . . . فتاوی رضویہ، ۲۹/ ۵۸۳ ملتقطاً

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا میں جلوہ اَفروز ہوتے ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سجدہ فرمایا اور ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ یعنی پروردگار! میری اُمّت میرے حوالے فرما۔ (1)

امام زُرقانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: اُس وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُنگلیوں (Fingers) کو اِس طرح اُٹھائے ہوئے تھے جیسے کوئی گریہ وزاری کرنے والا اُٹھاتا ہے۔ (2)

ہوتے ہی پیدا، کرتے ہیں اُمّت کو یاد آپ اُمّت کی مَغْفِرت کے طلب گار آگئے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۱۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آقائے مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ساری زندگی اپنی اُمّت کو یاد فرمایا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمّت کی بخشش و نجات کے لئے راتوں کو عبادت کرتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غاروں کی تنہائیوں میں جاکر اَشکباری فرماتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اَشک بار ہوتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمّت کے گناہگاروں اور قیامت کی سختیوں کا خیال کرکے بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری فرماتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قرآن کی اُس آیت کی تلاوت سُن کر اَشکباری فرماتے تھے کہ جس آیت میں ہر اُمّت سے گواہ لانے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام لوگوں پر گواہ بنانے کا ذکر موجود ہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کبھی ایک ہی آیت کی تلاوت کرتے ساری رات گزار دیتے، کبھی لمبے لمبے قیام و رکوع فرماتے، کبھی پیشانی سجدہ میں رکھ کر اُمّت کی

1... فتاویٰ رضویہ، ۳۰ ۱۲۷ ملخصا

2... شرح زرقانی علی المواهب، ولادته وعجائب ومارات... الخ، ۱/ ۲۱۱

www.dawateislami.net

بھلائی طلب فرماتے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم گریہ وزاری وشب بیداری فرماتے، رو رو کر گنہگار اُمّتیوں کی نجات اور قبر وحشر کی تکلیفوں سے بچانے کے لئے دعائیں کیا کرتے۔ چنانچہ

رونے کا سبب کیا ہے؟

بخشے بخشائے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں دستِ مُبارک اُٹھا کر اُمّت کے حق میں رو کر دُعا فرمائی اور عرض کیا: اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اے اللہ! میری اُمّت میری اُمّت۔ اللہ پاک نے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ تم میرے حبیب کے پاس جاؤ۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے مگر ان سے پوچھو کہ ان کے رونے کا سبب کیا ہے؟ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے حکم کے مطابق حاضر ہو کر دریافت کیا تو سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں تمام حال بتایا اور غمِ اُمّت کا اظہار کیا۔ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی کہ اے اللہ! تیرے حبیب یہ فرماتے ہیں اور اللہ پاک خوب جاننے والا ہے۔ اللہ پاک نے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ جاؤ اور میرے حبیب (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے کہو کہ ہم آپ کو آپ کی اُمّت کے بارے میں عنقریب راضی کریں گے اور آپ کے قلبِ مُبارک کو رنجیدہ نہ ہونے دیں گے۔ (1)

صَد شُکْر خدایا تُو نے دیا، ہے رَحمت والا وہ آقا
جو اُمّت کے رنج و غم میں، راتوں کو اَشک بہاتا رہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۴۷۵)

---

1 ... مسلم، کتاب الایمان، باب دعاء النبی لامته ... الخ، ص۱۰۹، حدیث: ۴۹۹

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: تُو نے کبھی سُنا ہے کہ جس کو تجھ سے اُلفتِ صادِقہ (سچی مَحَبَّت) ہے اور پھر محبوب بھی کیسا، جانِ ایمان وکانِ احسان (ایمان کی جان اور مہربانی کی کان)، جس کے جمالِ جہاں آرا (جہاں کو سجانے والی خوبصورتی) کا نظیر (مِثل) کہیں نہ ملے گا اور خامۂ قدرت نے اس کی تصویر بنا کر ہاتھ کھینچ لیا کہ پھر کبھی ایسا نہ لکھے گا، کیسا محبوب، جسے اس کے مالک نے تمام جہاں کے لئے رحمت بھیجا، کیسا محبوب، جس نے اپنے تن پر ایک عالَم کا بار اٹھالیا، کیسا محبوب، جس نے تمہارے غم میں دن کا کھانا، رات کا سونا ترک کر دیا، تم رات دن اس کی نافرمانیوں میں مُنہمِک (بہت مصروف) اور لَہْو ولَعب (کھیل کود) میں مشغول ہو اور وہ تمہاری بخشش کے لئے شب و روز گریاں و مَلول (یعنی دن رات روتے اور غمگین رہتے) شب، کہ اللہ کریم نے آسائش (آرام) کے لئے بنائی، صبح قریب ہے، ٹھنڈی نسیموں (ہواؤں) کا پنکھا ہو رہا ہے، ہر ایک کا جی اس وقت آرام کی طرف جھکتا ہے، بادشاہ اپنے گرم بستروں، نرم تکیوں میں مست خواب ناز (آرام میں مشغول) ہے اور جو محتاج بے نوا (بے سہارا) ہے اس کے بھی پاؤں دو گز کی کملی (چادر) میں دراز، ایسے سہانے وقت، ٹھنڈے زمانہ میں، وہ معصوم، بے گناہ، پاک داماں (پاک دامن)، عِصمت پناہ (جس کی پناہ میں پاکدامنی ہو) اپنی راحت وآسائش کو چھوڑ، خواب و آرام سے منہ موڑ، جبینِ نیاز (پیشانیِ اقدس کو) آستانۂ عزت پر (بارگاہِ الٰہی میں) رکھے (ہوئے) ہے کہ الٰہی! میری اُمّت سیاہ کار ہے، درگزر فرما، اور ان کے تمام جسموں کو آتشِ دوزخ (دوزخ کی آگ) سے بچا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۱۶۷-۱۷۱ ملتقطاً

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم آقا کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی اُمّت سے مَحَبَّت کے بارے میں سن رہی ہیں۔ آیئے! غور کریں کہ دنیا میں بے شمار ایسے لوگ بستے ہیں جن کا آپس میں پیار و مَحَبَّت کا رشتہ قائم ہوتا ہے، مثلاً والدین اپنی اولاد سے مَحَبَّت کرتے ہیں، اولاد اپنے والِدَین سے مَحَبَّت کرتی ہے، بہنیں اپنے بھائیوں سے مَحَبَّت کرتی ہیں، دوست اپنے دوستوں سے مَحَبَّت کرتے ہیں، رشتے دار آپس میں ایک دوسرے سے مَحَبَّت کرتے ہیں وغیرہ، مگر یاد رہے! یہ سب محبتیں عارضی ہوتی ہیں، یہ محبتیں فانی ہوتی ہیں، یہ محبتیں دنیا کی حد تک محدود ہوتی ہیں، اِدھر زندگی کی ڈور کٹی اُدھر محبتوں کے ان تمام سلسلوں کو گویا بریک (Brake) لگ جاتا ہے اور سب ایک دوسرے کو بھول کر اپنے اپنے معمولات میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

مگر یاد رہے! مَحَبَّت کا ایک ایسا رشتہ اب بھی قائم ہے جس کو زوال نہیں، جو کسی وقت کے ساتھ خاص نہیں، گزرتے زمانے کے ساتھ جس میں کمی نہیں آئی، اور وہ ہے کریم ومہربان آقا، مکے مدینے کے شہنشاہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنی اُمّت سے محبّت کا رشتہ، جی ہاں! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اُمّت کو اپنی حیاتِ ظاہری میں بھی یاد رکھا، قبرِ اطہر میں جسمِ انور کو اُتارا جارہا تھا تو اس وقت بھی اُمّت کو یاد کیا، قبرِ انور میں داخل ہونے کے بعد بھی یاد فرمارہے ہیں حتّٰی کہ قیامت میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمّت کو یاد فرمارہے ہوں گے، آیئے! اس ضمن میں دو واقعات سنئے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے، چنانچہ

(1) تا قِیامت ”اُمّتی اُمّتی“ فرمائیں گے

حضرت سیِّدُنا قُثَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہ شخص تھے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قبرِ انور

www.dawateislami.net

میں اُتارنے کے بعد سب سے آخر میں باہر آئے تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا بیان ہے کہ میں ہی آخری شخص ہوں جس نے حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا رُوئے مُنوّر، قبرِ اَطہر میں دیکھا تھا، میں نے دیکھا کہ سلطانِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم قَبرِ انور میں اپنے لبہائے مُبارَکہ کو جُنبِش فرمارہے تھے (یعنی مُبارَک ہونٹ ہل رہے تھے) میں نے اپنے کانوں کو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دَہَن (یعنی منہ) مُبارَک کے قریب کیا، میں نے سنا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے تھے: رَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِی (یعنی پروردگار! میری اُمّت میری اُمّت)۔ (مَدارِجُ النُّبوۃ، ۲/۴۴۲) اور فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب میری وفات ہوجائے گی تو اپنی قبر میں ہمیشہ پکارتا رہوں گا: یارَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِی یعنی اے پَروَردگار! میری اُمّت میری اُمّت یہاں تک کہ دوسرا صُور پھونکا جائے۔ (1)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

جنہیں مَرقَد میں تا حشر اُمّتی کہہ کر پکاروگے ہمیں بھی یاد کرلو اُن میں صدقہ اپنی رحمت کا

(حدائقِ بخشش، ص۳۹)

(2) مُحدِّثِ اعظم پاکستان نے فرمایا

مُحدِّثِ اعظم پاکستان، حضرت علّامہ مولانا سردار احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ حُضُورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو ساری عمر ہمیں اُمَّتی اُمَّتی کہہ کر یاد فرماتے رہے، قبرِ انور میں بھی اُمَّتی اُمَّتی فرمارہے ہیں اور حشر تک فرماتے رہیں گے یہاں تک کہ محشر کے روز بھی اُمّتی اُمّتی فرمائیں گے۔ حق یہ ہے کہ اگر صِرف ایک بار بھی

---

1 . . . کنز العمال، کتاب القیامۃ، قسم الاقوال، جزء: ۱۴، ۷/۱۷۸، حدیث: ۳۹۱۰۸

www.dawateislami.net

اُمّتی فرمادیتے اور ہم ساری زندگی یانبی یانبی، یَارَسولَ اللہ، یاحَبِیبَ اللہ کہتے تب بھی اُس ایک بار اُمّتی کہنے کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔[1]

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اپنے نعتیہ دِیوان **"حدائقِ بخشش"** میں لکھتے ہیں:

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے — آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے
وُسعتیں دی ہیں خدا نے دامنِ محبوب کو — جُرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے
آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں — لوحِ دل سے نقشِ غم کو اب مٹاتے جائیں گے

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۶،۱۵۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت سے کیسی اُلفت ہے کہ دنیا میں تو اُمّت کو یاد فرماتے ہی رہے، دنیا میں تو اُمّت پر احسانات فرماتے رہے، دنیا میں تو اُمّت کے لئے آسانیوں کی راہیں ہموار کرواتے رہے، دنیا میں تو اُمّت کی بگڑی بناتے رہے مگر قربان جایئے! بروزِ قیامت بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمّت کو یاد فرمائیں گے اور اُمّتیوں کی مدد بھی فرمائیں گے، بِلاشبہ یہ اُمّت پر حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اتنا بڑا احسان ہے کہ اگر ایک تو کیا کروڑوں زندگیاں بھی مل جائیں تب بھی اُمّت اس احسان کا بدلہ نہیں چکا سکتی۔

12 ہفتے تک اجتماع میں شرکت کی نیت کر لیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب نبیِّ کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1 ... عاشقِ اکبر، ص۵۳

www.dawateislami.net

وَسَلَّم ہم سے اتنی محبّت فرماتے ہیں تو ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی میٹھے میٹھے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی محبّت کا ثبوت دیں۔ وہ ایسے کہ ان کے فرامین پر عمل کریں، خود بھی سنّتوں پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں، اس کا ایک بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جانا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہر بدھ کو اسلامی بہنوں کا ہفتہ وار اجتماع ہوتا ہے جس میں محبّتِ رسول کے جام پلانے کے ساتھ ساتھ نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے، اپنے دل میں حقیقی عشقِ رسول کی شمع روشن کرنے کی ترغیبات دلائی جاتی ہیں، لہٰذا آپ بھی کم از کم اگلے 12 ہفتوں تک کے سنتوں بھرے اجتماعات میں نہ صرف خود بلکہ اپنے ساتھ کم از کم ایک اسلامی بہن کو لانے کی نیّت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تقسیمِ رسائل کی ترغیب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل کا مہینا اپنی برکتیں لٹاتا ہوا ہمارے درمیاں جلوہ فرما ہے۔ یہ وہ مُقَدَّس مہینا ہے جس میں ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دنیا میں تشریف لائے، آپ کے میلاد کی خوشی میں ہر مسلمان اپنے اپنے انداز میں خوشیاں مناتا ہے، ہمیں بھی منانی چاہئے لیکن اس دفعہ ہم اپنی خوشی یوں منائیں کہ ہم اپنے پیارے آقا کی میلاد کی خوشی میں اسلامی بہنوں میں رسائل تقسیم کریں، بِالْخصوص رسالہ **صبحِ بہاراں** اور بالعموم دیگر رسائل بھی تقسیم کریں۔ ہو سکتا ہے ہماری اس چھوٹی سی کوشش سے

www.dawateislami.net

کسی اسلامی بہن کو نیکیوں بھری زندگی نصیب ہو جائے اور وہ گناہوں سے بچ کر دوسری اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دینی والی بن جائے، لہٰذا ہر اسلامی بہن حَسْبِ تَوفیق زِیادہ ورنہ 112 یا کم اَز کم 12 روپے کے مکتبۃُ المدینہ کے رسائل اور مَدَنی پھُولوں کے مُختلف پمفلٹ بانٹے اور تقسیم کروائے۔ اِسی طرح سارا سال کچھ نہ کچھ رسائل تقسیم کر کے نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچایئے۔ شادی غَمی کی تَقاریب میں اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کی خاطِر بھی تقسیمِ رسائل کی ترکیب کیجئے اور دیگر اسلامی بہنوں کو بھی اِس کی ترغیب دیجئے۔ ڈھیروں ڈھیر ثواب ملے گا۔

بانٹ کر مَدَنی رسائل دِین کو پھیلایئے کر کے راضی حق کو حقدارِ جِناں بن جایئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تعزیت کے مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے تعزیت کرنے کے چند مدنی پھول سنتی ہیں:

پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اس کے لئے اس مصیبت زدہ جتنا ثواب ہے۔[1] (2) جو بندۂ مومن اپنے کسی مصیبت زدہ بھائی کی تعزیت کرے گا، اللہ پاک قیامت کے دن اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔[2] ☆ تعزیت کا معنیٰ ہے: مصیبت زدہ کو صبر کی تلقین کرنا۔ ☆ تعزیت

1... ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی اجر من عزی مصابا، ۳۳۸/۲، حدیث: ۱۰۷۵

2... ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عزی مصابا، ۲۶۸/۲، حدیث: ۱۶۰۱

www.dawateislami.net

مسنون (یعنی سنّت) ہے۔[1] ☆ دفن سے پہلے بھی تعزیت جائز ہے، مگر افضل یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو یہ اُس وقت ہے کہ اولیائے میّت جزع و فزع نہ کرتے ہوں، ورنہ ان کی تسلی کے لیے دفن سے پیشتر (پہلے) ہی کرے۔[2] ☆ مستحب یہ ہے کہ میّت کے تمام اقارب کو تعزیت کریں، چھوٹے بڑے مرد و عورت سب کو مگر عورت کو اُس کے محارم ہی تعزیت کریں۔ تعزیت میں یہ کہے، اللہ پاک میّت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔[3] ☆ میّت کے اَعِزّہ (یعنی رشتے داروں) کا گھر میں بیٹھنا کہ لوگ ان کی تعزیت کو آئیں اس میں حرج نہیں۔[4] ☆ جو ایک بار تعزیت کر آئے اسے دوبارہ تعزیت کے لیے جانا مکروہ ہے۔[5]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت**، حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... بہارِ شریعت، ۱/ ۸۵۲، حصہ: ۴

2... الجوهرة النيرة، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۴۱

3... بہارِ شریعت، ۱/ ۸۵۲، حصہ: ۴

4... رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، مطلب في كراهة الضيافة من اهل الميت، ۳/ ۱۷۶

5... الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ۳/ ۱۷۷

www.dawateislami.net

بیان:13 ہر شُبہے بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرودِ پاک کی فضیلت

تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس(10) رَحمتیں اُتارتا ہے اور جو مجھ پر دس(10) مَرتبہ دُرودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر سو (100) رَحمتیں اُتارتا ہے اور جو مجھ پر سو (100) مَرتبہ دُرودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بَروزِ قِیامت شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ... معجم اوسط، ۲۵۲/۵، حدیث: ۷۲۳۵

2 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج ہم کمالاتِ مصطفٰے سے متعلق بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ جس میں سب سے پہلے ہم سُنیں گی کہ مختصر سا کھانا چودہ سو (1400) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو کیسے کافی ہو گیا اور بکری کیسے زندہ ہو گئی؟ مُعْجِزَہ کسے کہتے ہیں؟ کرامت کیا ہوتی ہے؟ مَعُونت اور اِسْتِدْراج کیا ہے؟ یہ بھی سُنیں گی کہ اللہ پاک نے ہمارے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر کیسی عزت و عظمت عطا فرمائی ہے، اِس کے ساتھ ساتھ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب کسی کو برکت کی دعا دیتے تو کیسی برکتیں ظاہر ہوتی تھیں اِس بارے میں بھی سُنیں گی۔ اللہ کرے! ہم سارا بیان توجہ کے ساتھ سُننے میں کامیاب ہو جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بکری کان جھاڑتی اُٹھ کھڑی ہوئی

مشہور صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں: (غَزوۂ خندق کے موقع پر) خندق کھودتے وَقْت اچانک ایک ایسی چٹان ظاہر ہوگئی جو کسی سے نہ ٹُوٹتی تھی۔ جب ہم نے بارگاہِ رسالت میں یہ ماجرا عَرض کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُٹھے، تین(3) دن کا فاقہ تھا اور پیٹ مبارَک پر پتھر بندھا ہوا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ہاتھ مبارَک سے پھاوڑا مارا تو وہ چٹان ریت کے بِکھرے ہوئے بڑے ٹکڑے کی طرح بِکھر گئی۔[1] ایک اور روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس چٹان پر تین(3) مَرتبہ پھاوڑا مارا، ہر بار مارنے پر اُس میں سے ایک روشنی(Light) نکلتی تھی اور اُس روشنی میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شام و اِیران اور یَمَن کے شہروں کو دیکھ لیا اور اِن تینوں ملکوں کے فَتْح ہونے کی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو خوش خبری دی۔[2]

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: مسلسل فاقوں (بُھوکا رہنے) کی وجہ سے نبیِّ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیٹ مبارَک پر پتھر بندھا ہوا دیکھ کر میرا دل بھر آیا، میں حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اِجازت لے کر اپنے گھر آیا اور اپنی زَوجہ سے کہا: میں نے نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِس قدر شدید بُھوک کی حالت میں دیکھا ہے کہ مجھ سے صَبْر نہ ہو سکا۔ کیا گھر میں کچھ کھانا ہے؟ اُنہوں نے کہا: گھر میں ایک صاع (تقریباً چار کلو) جَو کے علاوہ کچھ بھی نہیں، میں نے

1...بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق...الخ، ۳/۵۱، حدیث: ۴۱۰۱
2...المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، باب غزوۃ الخندق...الخ، ۳/۳۱

www.dawateislami.net

کہا: تم جلدی سے اُس جَو کو پیس کر گُوندھ لو، پھر میں نے اپنے گھر کا پلا ہوا ایک بکری کا بچّہ ذَبح کر کے اُس کی بوٹیاں بنائیں اور زَوجہ سے کہا: جلد سے جلد سالن اور روٹیاں تیار کر لو، میں حُضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بُلا کر لاتا ہوں۔ چلتے وقت زَوجہ نے کہا: دیکھو! آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علاوہ صِرْف چند ہی اَصحاب عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو ساتھ لانا، کیونکہ کھانا کم ہے، زیادہ افراد لا کر مجھے رُسوا مت کر دینا۔ حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے خندق پر آکر آہستہ آواز میں عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ! ایک صاع (تقریباً 4 کلو) آٹے کی روٹیاں اور ایک بکری کے بچے کا گوشت میں نے گھر میں تیار کروایا ہے، لہٰذا آپ چند لوگوں کے ساتھ چل کر کھا لیجئے! ، یہ سُن کر حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے خندق والو! جابر نے کھانے کی دعوت دی ہے، لہٰذا سب لوگ اِن کے گھر چل کر کھانا کھالیں! پھر مجھ سے فرمایا: جب تک میں نہ آجاؤں روٹیاں مت پکوانا! چنانچہ

جب حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے تو گُوندھے ہوئے آٹے میں اپنا تُھوک مبارَک ڈال کر برکت کی دعا فرمائی اور گوشت کی ہانڈی میں بھی اپنا تھوک مبارَک ڈال دیا۔ پھر روٹی پکانے کا حکم دیا اور فرمایا: ہانڈی چُولہے سے نہ اُتاری جائے۔ جب روٹیاں پک گئیں تو حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زَوجہ نے ہانڈی سے گوشت نکال کر دینا شروع کیا، ایک ہزار (1000) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے پیٹ بھر کر کھانا کھالیا مگر گُوندھا ہوا آٹا جتنا پہلے تھا اُتنا ہی رہ گیا اور ہانڈی چولہے پر اُسی طرح جوش مارتی رہی۔ (1)

---

1 . . . بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق...الخ، ۳/۵۱، حدیث: ۴۱۰۱ ملخصا- سیرتِ مصطفٰے، ۳۲۵-۳۲۷ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: پھر نبیِّ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک برتن کے بیچ میں کھائی ہوئی ہڈیوں (Bones) کو جمع کیا، اُن پر اپنا ہاتھ مبارَک رکھا اور کچھ کلام پڑھا جسے میں نے نہیں سُنا۔ ابھی جس کا گوشت کھایا تھا وُہی بکری اچانک کان جھاڑتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: اپنی بکری لے جاؤ! میں بکری اپنی زوجۂ محترمہ کے پاس لے آیا۔ وہ (حیرت سے) بولیں: یہ کیا؟ میں نے کہا: اللہ پاک کی قسم! یہ ہماری وُہی بکری ہے جس کو ہم نے ذَبح کیا تھا۔ دعائے مصطفٰے سے اللہ کریم نے اِسے زندہ کر دیا ہے! یہ سُن کر اُن کی زَوجۂ محترمہ بے ساختہ پکار اُٹھیں: میں گواہی دیتی ہوں کہ بے شک وہ اللہ پاک کے سچے رسول ہیں۔ (1)

مُردوں کو جِلاتے ہیں روتوں کو ہنساتے ہیں — آلام مٹاتے ہیں بگڑی کو بناتے ہیں
سرکار کِھلاتے ہیں سرکار پلاتے ہیں — سلطان و گدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں

(فیضانِ سنّت، ص ۳۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کمالاتِ مصطفٰے کی جھلک

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! ہمارے ہاں کھانا کم ہو اور کھانے والے افراد زیادہ ہو جائیں تو سوائے کھانے کی مقدار بڑھانے کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا، چار (4) کلو آٹا اور بکری کا بچہ چاہے کتنا بھی صحت مند ہو مشکل سے پچاس (50) ساٹھ (60) افراد کے پیٹ بھر کر کھانے کا سامان بن سکتا ہے۔ لیکن نبیِّ رَحمت،

1 ... خصائص کبریٰ، باب آیاته فی احیاء الموتی وکلامهم، ۲/۱۱۲

www.dawateislami.net

شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تُھوک مبارک کی برکت سے اِتنا کھانا نہ صِرْف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مکمل جماعت کو پورا ہو گیا بلکہ جتنا پکایا تھا اُتنا ہی باقی بچا رہا۔ اور پھر بکری کی بچی ہوئی ہڈیوں پر کلام پڑھا تو وہ گوشت پوست پہن کر پہلے جیسی بکری ہو کر کان جھاڑتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ یہ حکایت سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کئی کمالات کو واضح کرتی ہے۔

حکیمُ الْاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اِس حدیثِ پاک کے تحت جو کچھ اِرشاد فرمایا ہے اُس میں سے کچھ سنتی ہیں: ✡جن اَفراد نے کھانا کھایا اُن کی تعداد چودہ سو(1400) تھی۔ اُن میں سے ایک ہزار(1000) تو خندق کھودنے والے تھے اور چار سو(400) وہ حضرات تھے جو بعد میں بچے کھچے رہے، جو مدینہ شریف کے گھروں، بازاروں وغیرہ میں تھے، مدینۂ مُنَوَّرَہ کے بچے عورتیں بھی اُس دعوت میں شامل کر لی گئی تھیں۔ غرض کہ کھانے والوں کے میلے لگ گئے تھے۔ خوش نصیب تھے وہ لوگ جو اُس برکت والے کھانے سے مُشَرَّف ہوئے۔ ✡حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن سب کی دعوت کر دی، اُس دن لنگر حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کا تھا(اور) گھر حضرت جابر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کا، لہٰذا یہ اعلان اور دعوت بالکل درست ہے۔ جو چیز استعمال سے گھٹے نہیں وہ مالک کی بغیر اجازت استعمال کی جا سکتی ہے جیسے کسی کے چراغ کی روشنی میں مطالعہ کر لینا، کسی کی دیوار سے سایہ لے لینا۔ آج یہ کھانا اُن کھانے والوں کے استعمال سے گھٹے گا نہیں لہٰذا حضرت جابر(رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کی بغیر اجازت حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سب کو دعوت دے دی۔ ✡حضرت جابر(رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) تمام

www.dawateislami.net

آدمیوں کو دعوت دینے اور اُن میں اعلان کرنے سے حیران رہ گئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کی حیرانی مُلاحظہ فرمائی اور تسکین (تَسَلّی) دینے کے لیے یہ فرمایا: گھبراؤ نہیں! اللہ (پاک) فضل کرے گا جو لائے گا وہ کھلائے گا، تم اِتنا کرنا کہ میرے آنے سے پہلے ہانڈی چولہے سے نہ اُتارنا اور آٹا پکانا شروع نہ کرنا پھر قدرتِ خدا کا تماشا دیکھنا۔

✡اِس واقعہ میں حُضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے لُعاب (تُھوک) شریف کے بہت سے معجزات ہیں: بوٹیوں میں کثرت و برکت، شوربے کے پانی میں برکت، شوربے کے نمک مرچ مصالحہ گھی میں برکت و کثرت، آٹے میں برکت و کثرت، جس لکڑی سے یہ چیزیں پکائی گئیں اُس میں برکت، روٹی پکانے والی کے ہاتھ میں قوّت و طاقت ورنہ اتنی بڑی جماعت کی دعوت کے لیے کئی مَن گوشت، لکڑیاں، آٹا چاہیے، بہت پکانے والے اور بہت تنور چاہئیں جیسا کہ آج کل شادیوں کی دعوتوں میں دیکھا جاتا ہے۔ ✡(حضرت) موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے عصا (یعنی لاٹھی) سے پانی کے بارہ(12) چشمے پتھر (Stone) سے پھوٹے یہاں حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے لُعاب (تُھوک مبارَک) سے ہانڈی سے بوٹیوں شوربے کے چشمے پھوٹے۔[1]

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا — تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرّہ تیرا
فیض ہے یا شہِ تَسنیم نِرالا تیرا — آپ پیاسوں کے تَجَسُّس میں ہے دریا تیرا
آسماں خَوان، زمیں خَوان، زمانہ مہمان — صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۱۵،۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۷۷-۱۷۹ ملتقطا

www.dawateislami.net

مُعْجِزَہ کی تعریف

حکیمُ الْاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ معجزے کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وہ کام جس کے مُقابَلہ سے بلکہ اُس کی سمجھ سے مخلوق عاجز ہو اُسے **"مُعْجِزَہ"** کہتے ہیں۔ شریعت کی اِصطلاح میں مُعْجِزَہ ہر وہ عجیب و غریب خلافِ عادت کام ہے جو نُبُوَّت کا دعویٰ کرنے والے کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ دعویٰ نُبُوَّت سے پہلے جو (خلافِ عادت کام) نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہو اُسے کہتے ہیں **"اِرہاص"**۔ اَولیاءُ اللہ کے ہاتھ پر جو عجیب بات ظاہر ہو اُسے کہتے ہیں **"کرامت"**۔ عام مؤمنین کے ہاتھ پر اگر کبھی کوئی عجیب بات ظاہر ہو وہ ہے **"مَعُونت"**۔ اور کفار کے ہاتھ سے جو عجوبہ (عجیب و غریب کام) ظاہر ہو وہ ہے **"اِسْتِدْرَاج"**۔ مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: سارے نبیوں کے معجزے قصے (Stories) بن گئے، ہمارے حُضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے بہت سے معجزے تاقیامت دیکھنے میں آئیں گے، ذِکرِ کثیر، محبوبیتِ قرآنِ مجید، پتھروں، جانوروں پر حُضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا نام کَنْدَہ (نقش کیا ہوا) ملنا وغیرہ یہ زندہ جاوید معجزات ہیں۔ حُضور کے اَولیاءُ اللہ ان کی کرامتیں حُضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے زندہ معجزے ہیں۔ (1)

جامعُ الْمُعْجِزات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مُعْجِزَہ نبی کی نُبُوَّت کی دلیل ہوا کرتا ہے، لہٰذا اللہ پاک نے ہر نبی کو اُس دَور کے ماحول اور اُن کی اُمّت کے مِزاجِ عَقْل و

1 ... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۶۲

www.dawateislami.net

فَہم (سوچنے سمجھنے کی صلاحیت) کے مناسب معجزات سے نوازا۔ مثلاً حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے دورِ نُبُوَّت میں چونکہ جادو(Magic) کے ذریعے کارنامے اپنی ترقّی کی اعلیٰ ترین منزل پر پہنچے ہوئے تھے، اِس لئے اللہ پاک نے آپ کو "یَدِ بَیْضا(سفید ہاتھ)" اور "عَصا(لاٹھی)" کے معجزات عطا فرمائے، جن سے آپ نے جادوگروں کے سَاحِرانہ (جادوئی) کارناموں پر اِس طرح غلَبہ حاصل فرمایا کہ تمام جادوگر سجدہ میں گر پڑے اور آپ پر ایمان لائے۔ اِسی طرح حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے میں عِلْمِ طِبّ اِنْتہائی ترقّی پر پہنچا ہوا تھا اور اس دَور کے طَبِیْبوں یعنی ڈاکٹروں نے بڑے بڑے امراض کا علاج کرکے اپنی فنّی مَہارت سے تمام انسانوں کو مَسْحُور (اپنے قابو میں) کر رکھا تھا، اِس لئے اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو مادر زاد (پیدائشی) اندھوں اور کوڑھیوں کو شفا دینے اور مُردوں کو زندہ کر دینے کا مُعْجِزہ عطا فرمایا، جس کو دیکھ کر آپ کے دور کے اَطِبَّا(یعنی ڈاکٹروں) کے ہوش اُڑ گئے اور وہ حیران رہ گئے، بالآخر اُنہوں نے ان معجزات کو انسانی کمالات سے بالاتَر (بہت اُونچا) مان کر آپ کی نُبُوَّت کا اِقْرار کر لیا۔ اَلْغرض! ہر نبی کو اُس دَور کے ماحول کے مطابق اور اُس کی قوم کے مِزاج اور اُن کی طبیعت کے مناسب کسی کو ایک، کسی کو دو(2)، کسی کو اِس سے زیادہ معجزات عطا ہوئے، مگر نبیِ آخرُ الزّماں، سَرورِ کَوْن و مَکاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چونکہ تمام نبیوں کے بھی نبی ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مُقدَّسہ تمام انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کی مُقدَّس زندگیوں کا خُلاصہ(Summary) ہے، آپ کی تعلیم تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعلیمات کا عطر (یعنی نچوڑ) ہے اور آپ دنیا میں ایک عالمگیر دین لے کر تشریف لائے تھے اور عالَمِ کائنات میں اَوَّلین و آخرین (پہلے اور بعد) کی تمام اَقْوام

www.dawateislami.net

اور ملّتیں آپ کی مُقدّس دعوت کی مُخاطب تھیں، اِس لئے اللہ پاک نے آپ کی ذاتِ مُقدّسہ کو انبیائے سابقین (پچھلے نبیوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے تمام معجزات کا مجموعہ (Collection) بنا دیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قِسم قِسم کے ایسے بے شمار معجزات سے سَرفراز فرمایا جو ہر طبقہ، ہر گروہ (جماعت)، ہر قوم اور تمام اَہلِ مذاہب کے مزاجِ عقل و فہم کے لئے ضروری تھے۔[1] اس کے علاوہ بے شمار ایسے معجزات سے بھی اللہ پاک نے اپنے آخری پیغمبر، شفیعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ممتاز فرمایا جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خصائص کہلاتے ہیں۔ یعنی یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وہ کمالات و معجزات ہیں جو کسی اور نبی و رسول کو عطا نہیں کئے گئے۔[2] لہٰذا ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات جامِعُ الْمُعْجِزَات ہے۔

سب سے اَولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی!

تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تمام کمالات، تمام اچھائیاں، اَوصاف اور سارے کے سارے معجزات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات میں موجود ہیں۔ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر آپ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی افضلیت کو قرآنِ پاک میں بھی بیان کیا گیا، پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 253 میں اِرشادِ باری ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ (پ۳، البقرۃ:۲۵۳)

ترجَمۂ کنزُالایمان: یہ رسول ہیں کہ ہم نے اِن میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا اِن میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر دَرَجوں بلند کیا

1 . . . سیرتِ مصطفٰے، ص ۱۲۷ تا ۱۴۷ ملخصاً وملتقطاً

2 . . . سیرتِ مصطفٰے، ص ۸۲۰ ملخصاً

www.dawateislami.net

تفسیرِ صراط الجنان جلد 1 صفحہ نمبر 379 پر اِس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: ❁ جن کے بارے میں فرمایا گیا کہ ہم نے انہیں دَرَجوں بلندی عطا فرمائی اِس سے مُراد ہمارے آقا و مولا، ملجا و ماویٰ (پناہ ملنے کی جگہ)، حُضورِ پُر نور، سَیِّدُ الْاَنْبِیاء، جنابِ محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ ❁ آپ کو کثیر (بے شُمار) دَرَجات کے ساتھ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر فضیلت عطا فرمائی۔ ❁ اِس جگہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نام کا ذِکْر نہ فرمانا بھی آپ کی بلندیِ شان کے لیے ہے۔ اِس طرح کہ بتانا مقصود ہے کہ جب بھی انبیائے کرام عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر فضیلت کا ذِکْر کیا جائے تو کسی اور طرف گمان نہ جائے بلکہ صِرْف حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذات ہی ذہن میں آئے۔ ❁ حُضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وہ خصائص (Qualities) و کمالات جن میں آپ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر فائق و افضل ہیں اور اُن میں آپ کا کوئی شریک نہیں، بے شمار ہیں۔ کیونکہ قرآنِ کریم میں یہ اِرشاد ہوا ہے کہ دَرَجوں بلند کیا اور اُن دَرَجوں کا کوئی شمار قرآنِ کریم میں ذِکْر نہیں فرمایا گیا تو اب اُن دَرَجوں کی کون حد لگا سکتا ہے۔ ❁ آپ کو ملنے والے خصائص میں سے کچھ یہ ہیں کہ آپ کی رسالت عامہ ہے یعنی تمام کائنات آپ کی اُمّت ہے۔ آپ پر نُبُوَّت ختم کی گئی۔ آپ کو تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے زیادہ معجزات عطا فرمائے گئے۔ آپ کی اُمّت کو تمام اُمّتوں پر افضل کیا گیا۔ حَوضِ کَوثر، مقامِ محمود، شفاعتِ کُبریٰ آپ کو عطا ہوئی۔ شبِ معراج خاص قُربِ الٰہی آپ کو مِلا۔ اِس کے علاوہ بے اِنتہا خصائص آپ کو عطا ہوئے۔ (1)

1... تفسیرِ صراط الجنان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵۳، ۱/ ۳۸۰

www.dawateislami.net

سب سے اَولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی — سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مَولیٰ کا پیارا ہمارا نبی — دونوں عالَم کا دُولہا ہمارا نبی
بُجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں — شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
خَلْق سے اَولیا اَولیا سے رُسُل — اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
مُلکِ کَونَین میں انبیا تاجدار — تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
کیا خبر کتنے تارے کِھلے چُھپ گئے — پَر نہ ڈوبے نہ ڈُوبا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۸،۱۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات بے شمار ہیں، اللہ پاک نے اپنی عطا سے آپ کو ایسا زبردست اِختیار دیا اور قوّت عطا فرمائی ہے کہ جس کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ آپ چاہیں تو چاند کے ٹکڑے کر دیں، آپ چاہیں تو ڈُوبا سورج پلٹا دیں، آپ چاہیں تو پانی میں پتھر تیرا دیں، آپ چاہیں تو لکڑیاں بلب کی طرح روشنی دینے لگیں، آپ چاہیں تو تُھوک مبارک ڈال کر کھاری کنوؤں کو میٹھا کر دیں، آپ چاہیں تو اُنگلیوں سے پانی کے چشمے بہا دیں، آپ چاہیں تو درختوں اور پتھروں سے کلام کریں، آپ چاہیں تو درخت آپ کی بارگاہ میں حاضری کو آئیں، آپ چاہیں تو تھوڑا سا دودھ سَتّر (70) آدمیوں کو کافی ہو جائے، آپ چاہیں تو تھوڑا سا کھانا کثیر جماعت کو کافی ہو، آپ چاہیں تو جانور انسانی بولی بولنے لگیں، اَلْغَرَض! آپ جیسا چاہیں اِس دنیائے رنگ و بو میں تَصَرُّف فرمائیں آپ کے پاس سب اِختیارات ہیں۔ آیئے! حُصولِ عِلْمِ دین کی نیّت سے چند مزید معجزاتِ رسول سنتی ہیں، چنانچہ

www.dawateislami.net

کھانے میں برکت ہوگئی

حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد نے بتایا: ہم ایک بار جنگی سفر میں نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے اور زادِ راہ تقریباً ختم ہو چکا تھا، جب بھوک کی شدت نے تنگ کیا تو لوگوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِس بات کی اجازت (Permission) طلب کی کہ "بعض سُواریاں ذَبح کر لی جائیں تاکہ کچھ تو بھوک کم کی جا سکے۔" حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جب یہ دیکھا کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُنہیں اِس بات کی اجازت دینے ہی والے ہیں تو اُنہوں نے آگے بڑھ کر عرض کی: یَارَسُولَ اللّٰہ! اگر ہم اپنی سُواریاں ذَبح کر کے کھانا شروع کر دیں تو دشمن کے سامنے ہم بھوکے اور بغیر سُواریوں کے ہوں گے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: یَارَسُولَ اللّٰہ! میری رائے یہ ہے کہ آپ ہمارا بچا ہوا زادِ راہ منگوائیں پھر اسے جمع فرمائیں پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس میں برکت کی دعا فرمائیں تو اللّٰہ پاک آپ کی دعا سے اُس کھانے میں ایسی برکت پیدا فرما دے گا کہ وہ کھانا ہم سب کے لیے کافی و وافی ہو گا۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بچا ہوا زادِ راہ طلب فرمایا۔ چنانچہ جس کے پاس جو کچھ بچا ہوا تھا سب نے بارگاہِ رسالت میں لا کر پیش کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: فَجَمَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَدَعَا مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدْعُوَ یعنی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن تمام چیزوں کو ایک جگہ جمع کر دیا، پھر کھڑے ہوئے اور اُس پر اللّٰہ پاک کی مرضی سے جو دعا فرمانی تھی فرمادی۔ پھر

www.dawateislami.net

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لشکر کے تمام لوگوں کو حکم اِرشاد فرمایا: اپنے اپنے برتن اِس سے بھر لیں۔ راوی فرماتے ہیں: فَمَا بَقِیَ فِی الْجَیْشِ وِعَاءٌ اِلَّا مَلَاؤُہٗ وَبَقِیَ مِثْلُہٗ یعنی لشکر میں موجود تمام کے تمام برتن اِس سے بھر گئے اور وہ ویسا ہی رہا اُس میں بھی کچھ کمی نہ آئی۔ یہ دیکھ کر حُضور نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اِتنا مسکرائے کہ آپ کی مُبارک داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ اِرشاد فرمایا: اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا یَلْقَی اللّٰہَ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِھِمَا اِلَّا حُجِبَتْ عَنْہُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ پاک کا رسول ہوں۔ یہ دونوں کلمات پڑھنے والا کل بروزِ قِیامت اللہ پاک سے اِس حال میں ملاقات کرے گا کہ اُس کے اور دوزخ کے درمیان ایک آڑ (Barrier) قائم کر دی جائے گی۔[1]

کَونَین بنائے گئے سرکار کی خاطر　　کَونَین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا
کُنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے　　محبوب کیا مالِک و مختار بنایا

(ذوقِ نعت، ص۴۷-۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس حدیثِ پاک سے جہاں رسولِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعا کی برکتیں معلوم ہوئیں وہیں اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے طرزِ عمل سے یہ بھی پتہ چلا کہ ہمیشہ دوسروں کی خیر خواہی کی کوشش کرنی چاہیے۔

---

1 ... مسند امام احمد، مسند المکیین، ۵/۲۶۴، حدیث: ۱۵۴۴۹

www.dawateislami.net

خیر خواہی کیجئے!

افسوس! آج ہمارے مُعاشَرے میں خیر خواہی کا جذبۂ خیر بھی دَم توڑتا نظر آ رہا ہے۔ حالانکہ ہمارا دین "دینِ اسلام" انسانیت کا سب سے بڑا خیر خواہ ہے۔ ایک دوسرے کی بھلائی چاہنا اور خیر خواہی کرنا اِس کی تعلیمات کا سنہری باب ہے۔ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس کی خوب ترغیب اِرشاد فرمائی ہے، چنانچہ

حضرت تمیم داری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دین خیر خواہی ہے، ہم نے عرض کی: کس کی؟ فرمایا: اللہ پاک کی، اُس کی کتاب، اُس کے رسول اور مسلمانوں کے اِماموں اور عوام کی۔ (1)

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "**منتخب حدیثیں**" صفحہ نمبر 231 پر لکھا ہے: خیر خواہی کے مفہوم میں بڑی وُسعت ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ "مسلمان کی خیر خواہی" یہ ایک ایسا عملِ خیر ہے کہ اگر ہر مسلمان اِس تعلیمِ نُبُوَّت کو حرزِ جان بنا کر اِس پر عمل شروع کر دے تو ایک دَم مسلمانوں کے بگڑے ہوئے مُعاشَرے کی کایا پلٹ جائے اور "مسلم مُعاشَرہ" آرام و راحت اور سُکون و اطمینان کا ایک ایسا گہوارہ بن جائے کہ دنیا ہی میں بِہِشْت (جنّت) کے سُکون و اِطمینان کا جلوہ نظر آنے لگے۔ (2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! لفظِ خیر خواہی اپنے مفہوم کے اعتبار سے عام ہے، مثلاً اپنے محارِم اور دیگر اسلامی بہنوں کے ساتھ نرمی و بھلائی سے پیش آنا، اُن کی مالی مدد کرنا، اُن کی پریشانی دور کرنا، اُنہیں کپڑے فراہم کرنا، اُنہیں کھانا

---

1 ... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین النصیحۃ، ص ۵۱، حدیث: ۱۹۶

2 ... منتخب حدیثیں، ص ۲۳۱

www.dawateislami.net

کھلانا، اُنہیں آرام و سُکون فراہم کرنا، اُن کی ضروری خواہشات کو پورا کرنا، شرعی رہنمائی کرنا یا کروادینا، بھٹکی ہوئی اسلامی بہنوں کو راہِ راست پر لانا، اَلْغَرَض! کسی بھی طرح سے اسلامی بہنوں کے ساتھ خیر خواہی کرنا ثواب کا کام ہے۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم **"یا شیخ اپنی اپنی دیکھ"** کے تحت صِرْف اپنے معاملات سُلجھانے کی فکر میں رہتی ہیں۔ ❁ ہمارے آس پاس کتنی اسلامی بہنیں پریشان حال ہیں، ہمیں اِس کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ ❁ وہ اسلامی بہنیں جن سے ہمارا روزانہ واسطہ پڑتا ہے اُن میں سے کتنی خوش دلی سے اور کتنی پریشان چہروں سے ہمیں ملتی ہیں، ہم نے کبھی اِس پر غور کیا؟ ❁ ہماری جاننے والیوں میں سے کتنی اسلامی بہنیں قرضوں میں جکڑی ہوئی ہیں بلکہ خاندان میں ہمارے کتنے محارِم رشتہ دار غربت و اَفلاس کی چکی میں پِس رہے ہیں، ہمیں اِس کی کوئی خبر نہیں۔ ❁ ہماری پڑوسنوں کو دو وقت کا کھانا بھی نصیب ہوتا ہے یا نہیں، ہمیں اِس سے کوئی سروکار نہیں۔ ❁ پہننے کے لئے مناسب کپڑے بھی ملتے ہیں یا نہیں، ہمیں اِس سے کوئی غرض نہیں۔ ❁ کتنی بیمار اسلامی بہنوں کی راتوں کی نیند اور دن کا سُکون پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے برباد ہورہا ہے، اِس طرف ہماری توجہ ہی نہیں ہوتی۔

یاد رکھئے! اچھی مسلمان خاتون وہی ہے جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسری اسلامی بہن کے لئے بھی پسند کرے۔ اس بات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہمیں بھی چاہئے کہ جو ہم اپنے لئے پسند کریں وہی اپنی اسلامی بہن کے لئے بھی پسند کریں۔ آیئے! اپنے دل میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی خیر خواہی کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں، چنانچہ

www.dawateislami.net

خیر خواہی کی فضیلت

♣ اِرشاد فرمایا: لوگوں کیلئے بھی وہی پسند کرو، جو اپنے لیے کرتے ہو اور جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو، اُسے دوسروں کے لیے بھی نا پسند کرو، جب تم بولو تو اچھی بات کرو یا خاموش رہو۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِجتماع کی ترغیب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسلامی بہنوں کی دینی خیر خواہی کا ایک بہترین ذریعہ اُنہیں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کروانا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شریک ہو کر اسلامی بہنیں نہ صرف عِلْمِ دین حاصل کرتی ہیں بلکہ اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے بھی کوششیں کرتی ہیں، یوں عِلْمِ دین کے ساتھ ساتھ عملِ خَیر کی برکتیں بھی پاتی ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہزاروں مقامات پر اِسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات ہوتے ہیں، جن میں لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرکے عِلْمِ دین حاصل کرتے اور اِس مدنی مقصد کے ساتھ واپس لوٹتے ہیں کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ**

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے سات سو سے زائد جبکہ

---

1 ... مسند امام احمد، مسند الانصار، ۸/۲۶۶، حدیث: ۲۲۱۹۳

www.dawateislami.net

اسلامی بہنوں کے سات ہزار سے زائد ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات ہوتے ہیں۔ آپ تمام اسلامی بہنوں سے گزارش ہے کہ کم از کم 12 ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات میں پابندی سے شرکت کی نیت کیجئے۔ اللہ کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خزانے لُٹانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم معجزات اور کمالاتِ مصطفٰے سے متعلّق سُن رہی تھیں۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سراپا معجزہ ہیں، جتنی کثرت سے معجزات آپ سے ظاہر ہوئے اور کسی نبی سے نہیں ہوئے۔ احادیثِ طیّبہ میں کئی ایسے واقعات ملتے ہیں کہ جب سَرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توجہ سے تھوڑا سا کھانا کئی افراد کے لیے کئی کئی مہینوں کے لیے کافی ہو جاتا تھا۔ اِن واقعات سے اندازہ ہو گا کہ اللہ پاک نے اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کتنے اِختیارات عطا فرمائے ہیں۔ جس کے حق میں آپ کے ہاتھ اُٹھ جاتے یا جس کے لیے آپ کے مبارک ہونٹ حرکت فرماتے دنیا و آخرت کی برکتیں اُس کا مُقدّر بن جاتیں۔ آیئے! عِلْمِ دین حاصل کرنے کی نیت سے دو(2) مزید معجزات سنتی ہیں: چنانچہ

1. حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک شخص نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کچھ کھانا طلب کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے نِصْف وَسْق (یعنی تقریباً ایک سو بیس کلو گرام) جَو دے دیئے، وہ آدمی، اُس کی بیوی اور اُن کے مہمان (ایک عرصہ تک) وہی جو کھاتے رہے یہاں تک کہ ایک دن

www.dawateislami.net

اُس شخص نے وہ جو ماپ (تول) لئے۔ پھر وہ حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر تم اُسے نہ ماپتے (یعنی نہ تولتے) تو تم وہ جَو کھاتے رہتے اور وہ یونہی باقی رہتے۔ (1)

2. صحابیِ رسول، حضرت ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا بیان ہے: میں حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں کچھ کھجوریں (Dates) لے کر حاضر ہوا اور عرض کی: یَارَسُولَ اللّٰہ! اِن کھجوروں میں برکت کی دعا فرما دیجئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کھجوروں کو جمع کر کے دعائے برکت فرما دی اور اِرشاد فرمایا: تم اِن کو اپنے توشہ دان میں رکھ لو اور جب چاہو ہاتھ ڈال کر اِس میں سے نکالتے رہو لیکن کبھی توشہ دان جھاڑ کر خالی نہ کرنا، حضرت ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اُن کھجوروں میں سے خود بھی کھاتے، لوگوں کو بھی کھلاتے اور مَنوں کے حساب سے اللہ پاک کی راہ میں بھی دیتے۔ آپ ہمیشہ اُس تھیلی کو اپنی کمر سے باندھے رہتے تھے یہاں تک کہ اَمیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت کے دن وہ تھیلی اُن کی کمر سے کٹ کر کہیں گر گئی۔ (2)

اِنہیں خدا نے کیا اپنے مُلک کا مالک — اِنہی کے قبضے میں رب کے خزانے آئے ہیں
جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اُسے دیں گے — کریم ہیں یہ خزانے لُٹانے آئے ہیں
سُنو گے "لا" نہ زبانِ کریم سے نوریؔ — یہ فیض و جُود کے دریا بہانے آئے ہیں

(سامانِ بخشش، ص۱۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مسلم، کتاب الفضائل، باب فی معجزات النبی، ص ۹۶۳، حدیث ۵۹۴۶

2 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب لابی ھریرہ، ۵/۴۵۴، حدیث: ۳۸۶۵

www.dawateislami.net

تقسیمِ رسائل کی ترغیب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مزید معجزات و کمالات کے بارے میں جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ مدنی رسائل کو خود بھی پڑھئے اور دوسری اسلامی بہنوں میں تقسیم بھی کیجئے۔ اگر ہم چاہتی ہیں کہ معاشرے کی اِصلاح ہو جائے، اگر ہم چاہتی ہیں کہ اسلامی بہنوں میں بھی حقیقی مدنی اِنقلاب آجائے، اگر ہم چاہتی ہیں کہ اسلامی بہنیں بھی زیورِ عِلْم سے آراستہ ہو جائیں، اگر ہم چاہتی ہیں کہ اسلامی بہنیں بھی نیک و پرہیز گار بن جائیں، اگر ہم چاہتی ہیں کہ مُعاشَرے سے بے حیائی کا خاتمہ ہو جائے، اگر ہم چاہتی ہیں کہ اسلامی بہنیں اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، مَرکزی مجلسِ شوریٰ، عالَمی مجلسِ مُشاورت اور اپنے والِدَین کی فرمانبردار بن جائیں، اگر ہم چاہتی ہیں کہ اللہ پاک اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہم سے راضی ہو جائیں، اگر ہم چاہتی ہیں کہ اسلامی بہنوں کو بھی صحابۂ کرام و صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن، اَولیائے کرام و ولیات رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سچی پکی محبّت و غلامی نصیب ہو جائے، تو مکتبۃُ المدینہ سے مدنی رسائل حاصل کر کے اِنہیں اسلامی بہنوں اور اپنے مَحارِم رشتے داروں میں تقسیم کر کے اپنے لئے صدقۂ جاریہ کا سامان کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت، چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت

www.dawateislami.net

سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیٹھنے کی چند سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: ✷چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ثابت ہے۔ ✷جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ ✷اللہ پاک کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اُس پر سے سایہ رُخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اُسے چاہیے کہ وہاں سے اُٹھ جائے۔ (2) ✷قبلہ رُخ ہو کر (قبلے کی طرف منہ کر کے) بیٹھیں۔ (3) ✷جب کبھی اِجتماع یا محفل میں آئیں تو اسلامی بہنوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ✷جب بیٹھیں تو جوتے اُتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔ (4) ✷محفل سے فارغ ہو کر یہ دعا تین (3) بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو اسلامی بہن محفلِ خیر و محفلِ ذکر میں پڑھے تو اُس کیلئے اُس خیر پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ پاک! تیرے ہی لئے تمام

1 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ... ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، ۴/۳۳۸، حدیث: ۴۸۲۱

3 ... رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص ۲۲۹

4 ... جامع صغیر، ص ۴۰، حدیث: ۵۵۴

www.dawateislami.net

خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتی ہوں اور تیری طرف توبہ کرتی ہوں۔[1]

✷جب کوئی سیّدہ اسلامی بہن یا والِدَین آئیں تو تعظیماً کھڑی ہو جانا ثواب ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب، **بہارِ شریعت** حِصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **" 163 مدنی پھول"** هَدِیَّةً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، ۴/۳۴۷، حدیث: ۴۸۵۷

www.dawateislami.net

بیان:14 ہر بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جمعرات کا دن آتا ہے، اللہ کریم فرشتوں کو بھیجتا ہے، جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون جمعرات کے دن اور جُمعہ کی رات مجھ پر زیادہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر

1 ... کنز العمال، کتاب الانکار، باب فی الصلاۃ علیہ ... الخ، جز: ۱، ۱/۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴

2 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے ہمارے بیان کا موضوع ہے **"اِمام مالک کا عشقِ رسول"** جس میں ہم عالِمِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف، آپ کی خِدمات اور آپ کے متعلق فرامینِ رسول سُننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ شہرِ مدینہ، خاکِ مدینہ اور حدیثِ پاک کے ادب و تعظیم کے بارے میں آپ کی سیرت کے چند ایمان افروز واقعات بھی بیان کریں گے۔ امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کتنے بڑے عبادت گزار تھے، تلاوتِ قرآن سے آپ کو کیسی محبّت تھی اور آپ کا اندازِ عبادت کس قدر حَسِین تھا اِس بارے میں عُلَمائے کرام کے اِرشادات بھی سُنیں گی۔ اللہ کرے! ہم دلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کرلیں۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

امام مالِک اور مسجدِ نبوی کا ادب

ایک دفعہ خلیفہ ابو جعفر منصور نے حضرت سَیِّدُنا امامِ مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مسجدِ

www.dawateislami.net

نبوی شریف میں مُناظَرہ کیا، دورانِ مُناظَرہ ابو جعفر کی آواز کچھ بلند ہوئی تو امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس کو (نیکی کی دعوت دیتے ہوئے) فرمایا: اے اَمیرُ المؤمنین! اِس مسجد میں اپنی آواز اُونچی نہ کرو، کیونکہ اللہ پاک نے ایک جماعت کو ادب سکھاتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ (پ۲۶، الحجرات:۲)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اے ایمان والو اپنی آوازیں اُونچی نہ کرو اُس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے

دوسری جماعت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (پ۲۶، الحجرات:۳)

ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسولُ اللہ کے پاس

اور ایک قوم کی مذمّت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ (پ۲۶، الحجرات:۴)

ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں

پھر امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و حُرمت اب بھی اُسی طرح ہے جس طرح آپ کی ظاہری زندگی میں تھی۔ یہ سُن کر ابو جعفر خاموش ہو گیا، پھر پوچھا: اے ابو عبدُ اللہ! میں قبلہ کی طرف مُنہ کر کے دعا مانگوں یا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف متوجہ ہو کر؟ فرمایا: تم کیوں حُضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے منہ پھیرتے ہو، حالانکہ حُضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

www.dawateislami.net

واٰلہٖ وَسَلَّم تمہارے اور تمہارے والد حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بروزِ قیامت اللہ پاک کی بارگاہ میں وسیلہ ہیں، لہٰذا تم حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم ہی کی طرف متوجہ ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے شفاعت مانگو پھر اللہ کریم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ (1)

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

تجھ سے چھپاؤں مُنہ تو کروں کس کے سامنے کیا اور بھی کسی سے تَوَقُّع نظر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! مالکیوں کے عظیم رہنما حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیسے زَبردست عاشقِ رسول تھے! آپ اپنی ذات کے لئے تو سب کچھ برداشت کر لیا کرتے تھے، لیکن اگر کوئی رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مسجد شریف میں آواز بلند کرکے بے ادبی کرتا تو آپ کو جوش آ جاتا، آپ اُس کی اِس نامناسب حرکت پر خاموش نہ رہ پاتے اور اُسی وقت اُسے نیکی کی دعوت دیتے ہوئے بارگاہِ رسالت کے آداب (Manners) یاد دلاتے کہ یہ وہ مُقدّس مقام ہے جس کے آداب ہمارے رب نے قرآنِ کریم میں بیان فرمائے ہیں۔ اِس واقعے میں جہاں حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے عشقِ رسول کا ظہور ہے وہیں یہ بھی

---

1 . . . الشفاء، الباب الثالث، فصل واعلم انّ حرمۃ النبی . . . الخ، ۲/۴۱

www.dawateislami.net

پتا چلا کہ آپ نیکی کی دعوت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ افسوس! اب نیکی کی دعوت کا جذبہ گزرتے دن کے ساتھ ساتھ ٹھنڈا ہوتا جا رہا ہے۔ اگر ہم نیک اعمال کر بھی لیں تو دوسری اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے روکنے میں سُستی کا شکار ہو جاتی ہیں، حالانکہ اَحادیثِ مُبارَکہ میں بُرائی سے روکنے کی ترغیبات موجود ہیں: چنانچہ

حُضورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سَیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تم میں سے کوئی جب کسی بُرائی کو دیکھے تو اُسے چاہیے کہ بُرائی کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اور جو اپنے ہاتھ سے بدلنے کی قوت نہ رکھے اُسے چاہیے کہ اپنی زبان سے بدل دے اور جو اپنی زبان سے بدلنے کی بھی طاقت نہ رکھے اُسے چاہیے کہ اپنے دل میں بُرا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان کی علامت ہے۔ (1)

کیا ہم دل میں بُرا جانتی ہیں؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنے آپ سے سُوال کیجئے کہ کسی کو گناہ کرتی دیکھ کر ہاتھ یا زبان سے روکنے میں خود کو بے بس پانے کی صورت میں کیا ہم نے دل میں بُرا جانا؟ صد کروڑ افسوس! اگر ہمیں ہماری پسند کے کھانے نہ ملیں، ہماری پسند کے کپڑے نہ ملیں تو ضرور ناگوار گزرتا ہے، بیٹا اسکول کی چھٹی کر لے تو ضرور غصہ آتا ہے لیکن گھر والوں (مثلاً والِدَین، بہن بھائیوں) کی روزانہ پانچوں نمازیں قضا ہو رہی ہوں تو ماتھے پر بَل تک نہیں آتے، اُنہیں سمجھانے کی کوشش تک نہیں کی جاتی۔ ذرا

1 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النهی عن المنکر . . . الخ، ص ۴۸، حدیث: ۱۷۷

www.dawateislami.net

سوچئے! میوزک بج رہا ہے، بے شک روکنے پر قدرت نہیں مگر کیا یہ ہمارے دل میں کھٹکتا ہے؟ کیا ہم اِسے بُرا محسوس کرتی ہیں؟ جی نہیں، اِس لئے کہ خود اپنے موبائل میں بھی تو مَعَاذَ اللہ **"میوزیکل ٹیون (Musical tune)"** موجود ہے۔ کسی اسلامی بہن نے جھوٹ بولا، کیا ہمیں ناگوار گزرا؟ جی نہیں، کیوں؟ اِس لئے کہ خود اپنی زبان سے بھی مَعَاذَ اللہ جھوٹ نکل ہی جاتا ہے۔ یہ مثالیں صِرف چوٹ کرنے کیلئے ہیں، ورنہ بہت سی اسلامی بہنوں کی حالت یہ ہے کہ اپنے فون میں میوزیکل ٹیون نہیں، گالی اور جھوٹ کی عادت نہیں، پھر بھی **"دل میں بُرا جاننے"** کا ذہن نہیں۔ اگر رضائے الٰہی کیلئے حقیقی معنوں میں بُرائی کو دل میں بُرا جاننے کی سوچ بن جائے، کڑھنے کی عادت پڑ جائے تب تو دوسری اسلامی بہنوں کو سمجھانا بھی شروع کر دیں گی، یوں ہر طرف سنّتوں کی بہاریں آجائیں گی اور **"نیکی کی دعوت"** کی دھوم مچ جائے گی۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رَحم فرمائے اور ہمیں عقلِ سلیم دے کہ ہم بھی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت اور نیکی کی دعوت کی دھوم مچانے والیاں بن جائیں۔

اِس حکایت سے ایک نکتہ یہ بھی مِلا کہ عالِمِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روضۂ رسول کی طرف رُخ کر کے دعا کرنے کو نہ صرف جائز سمجھتے تھے بلکہ اِس عمل کی تاکید فرماتے۔ چونکہ آپ عالِمِ مدینہ بھی تھے، لہٰذا اگر روضۂ رسول کی طرف رُخ کر کے دعا کرنا ناجائز یا شرک ہوتا تو آپ ضرور اِس عمل سے روکتے اور اِس کی ہرگز اجازت نہ دیتے۔ گویا آپ کا عشق یہ کہتا تھا کہ کعبے کی اَہمیّت و عظمت سے اِنکار نہیں، مگر یاد رکھو! کائنات میں جس کو جو کچھ بھی مِلا ہے بلکہ مِل رہا ہے، مکی مدنی مصطفےٰ،

www.dawateislami.net

دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہی مل رہا ہے، جیسا کہ امامِ عشق و محبّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ "**حدائقِ بخشش**" میں لکھتے ہیں:

لَا وَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو مِلا اُن سے مِلا بٹتی ہے کونین میں نعمت رسولُ اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب عالِمِ مدینہ حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف پر سنتی ہیں: چنانچہ

سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادت و سلسلۂ نسب

حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادتِ با سعادت درست ترین قول کے مطابق (ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل)93 ہجری مدینۂ مُنَوَّرہ میں ہوئی۔[1] آپ کا نام مالِک اور کُنْیَت ابوعبداللہ ہے، آپ کا سِلسلۂ نسب یہ ہے: مالِک بن اَنَس بن مالِک بن ابو عامر۔ آپ کے پَر دادا (Great grandfather) ابو عامر **"یَمن"** سے مدینۂ مُنَوَّرہ منتقل ہو کر نعمتِ اسلام سے سرفراز ہوئے اور صحابی ہونے کا شرف حاصل کیا۔[2] حدیثِ پاک کی مشہور کتاب **"مُؤَطّا امام مالِک"** حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تصنیفِ لطیف ہے۔[3] حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا وصال مدینۂ مُنَوَّرہ میں 179 ہجری ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل میں ہوا، جَنَّتُ الْبَقِیْع میں سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

1...تذکرۃ الحفاظ، رقم: ۱۹۹، مالک بن انس بن مالک، ۱/۱۵۷

2...ترتیب المدارک، ۱/۴۷ ملخصا

3...ترتیب المدارک، ۱/۱۰۰-۱۰۱ مفهوما

www.dawateislami.net

وَسَلَّم کے شہزادے حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے قُرب میں آپ کو دفن کیا گیا۔ (1) اور یہیں پر آپ کا مزارِ مُبارک بھی ہے۔

عالِمِ مدینہ کا حُلیۂ مبارَک

عالِمِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا قد لمبا، جسم بھاری اور رنگ زردی مائل سفید تھا۔ سر اور داڑھی کے بال سفید، نہایت اچّھے لباس والے تھے۔ آپ شہرِ عَدن کے بنے ہوئے نہایت عمدہ اور مہنگے کپڑے پہنتے تھے۔ اِس کے علاوہ خُراسان اور مِصر کے اعلیٰ قسم کے کپڑے بھی پہنا کرتے تھے۔ آپ کا لباس اکثر سفید ہوتا تھا اور آپ عطر لگایا کرتے تھے۔ (2)

عالِمِ مدینہ کے اَلقابات

آپ کو اِمامُ الْاَئِمّہ، عالِمِ مدینہ اور امامِ دارِ الْہِجرۃ کے القاب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

عالِمِ مدینہ کے اساتذہ کی تعداد

علامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے 900 سے زیادہ عُلَمائے کرام سے عِلْم حاصل کیا۔ (3)

دَرْس و تدْرِیس اور فتویٰ لکھنا

حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے سترہ (17) سال کی عُمْر میں عِلْمِ دین

1...وفیات الاعیان، ۵/۴ ملخصا

2...بستان المحدثین، ص۱۳ ملتقطا

3...شرح زرقانی علی الموطا، ۱/۳۵

www.dawateislami.net

پڑھنا شروع کیا۔ آپ کے اساتذہ بھی آپ کے پاس مسائل کے حل کے لئے آتے تھے۔ آپ نے تقریباً ستّر (70) سال تک فتاویٰ لکھے اور لوگوں کو عِلْمِ دین سکھاتے رہے۔ بڑے بڑے عُلَمائے کرام آپ سے شریعت اور حدیث کا عِلْم حاصل کرتے رہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عالِمِ مدینہ، حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ وہ عظیم مُحَدِّث اور بہت بڑے عالِمِ دین ہیں، جنہیں مُحَدِّثین و عُلَمائے کرام میں ایک خصوصی (Special) مقام حاصل ہے۔ بعض اَحادیث میں بھی آپ کے مقام و مرتبے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ آیئے! اسی بارے میں دو روایتیں سنتی ہیں: چنانچہ

امام مالِک کی شان میں 2 روایات

(1) فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: عِلْم ختم ہوجائے گا تو عالِمِ مدینہ سے زیادہ عِلْم والا باقی نہ رہے گا۔ (2)

(2) فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: عنقریب لوگ (عِلْم کے لئے) سفر کریں گے تو عالِمِ مدینہ سے زیادہ عِلْم والا کوئی نہ پائیں گے۔ (3)

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُحَدِّثینِ کرام کے نزدیک **"عالِمِ مدینہ"** سے مُراد حضرت سَیِّدُنا امام مالِک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہیں۔ (4) حضرت سَیِّدُنا

1...شرح زرقانی علی الموطا، ۱/۳۵، سیر اعلام النبلاء، رقم: ۱۱۸۰، مالک الامام، ۷/۳۸۷ ملخصا
2...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی عالم المدینۃ، ۴/۳۱۱، حدیث: ۲۶۸۹ ملتقطا
3...مستدرک، کتاب العلم، باب یوشک الناس...الخ، ۱/۲۸۰، حدیث: ۳۱۴
4...التمہید لابن عبد البر، زید بن رباح، ۲/۶۷۴، تحت الحدیث: ۱۲۲

www.dawateislami.net

عبدُ الرزّاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہماری رائے یہ ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امام مالِک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علاوہ کوئی بھی **"عالِمِ مدینہ"** کے نام سے معروف نہیں۔ لوگوں نے حُصولِ عِلْم کے لئے جتنا آپ کی طرف سفر کیا اِتنا کسی کی طرف نہیں کیا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک سچے عاشقِ رسول تھے، عشقِ رسول آپ کی نس نس اور رگ رگ میں سمایا ہوا تھا۔ اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے کے سبب آپ نبیوں کے سَرْوَر، رسولوں کے افسر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روشن فرامین، شہرِ مدینہ اور خاکِ مدینہ سے والہانہ عقیدت رکھتے، بلکہ اِن کی اِنتہائی تعظیم و تَوقیر اور ادب و احترام کرتے تھے۔ آیئے! ترغیب کے لئے چند ایمان افروز جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

امام مالِک اور حدیثِ پاک کا ادب

حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ (نے 17 سال کی عُمْر میں درسِ حدیث دینا شروع کیا) جب اَحادیثِ مُبارَکہ سُنانی ہوتی (تو نہاتے)، چَوکی (مَسنَد) بچھائی جاتی اور آپ عمدہ لباس پہن کر خوشبو لگا کر نہایت عاجِزی کے ساتھ اپنے حُجرۂ مُبارَکہ سے باہر تشریف لا کر اُس پر باادب بیٹھتے (درسِ حدیث کے دوران کبھی پہلو نہ بدلتے) اور جب تک اُس مجلس میں حدیثیں پڑھی جاتیں انگیٹھی (آگ رکھنے کے بَرتَن) میں عُود (ایک قسم کی کالی لکڑی جو آگ میں جل کر نہایت عمدہ خوشبو دیتی ہے) و لُوبان (ایک قسم کا گوند جو آگ

1 ... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی عالم المدینۃ، ۴/ ۳۱۱ ملخصا

www.dawateislami.net

پر رکھنے سے خوشبو دیتا ہے)سلگتا(جلتا)رہتا۔[1]

بچھو کا ڈسنا مگر درسِ حدیث نہ چھوڑنا

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ درسِ حدیث دے رہے تھے کہ بچھو نے آپ کو 16 ڈنک مارے۔ درد کی شِدَّت سے چہرۂ مبارک پیلا پڑ گیا مگر درسِ حدیث جاری رکھا۔ (اور پہلو تک نہ بدلا) جب دَرْسِ ختم ہوا اور لوگ چلے گئے تو میں نے عرض کی: اے ابو عبدُ اللہ! آج میں نے آپ میں ایک عجیب بات دیکھی ہے کہ بچھو نے آپ کو سولہ (16) ڈنک مارے مگر آپ نے پہلو نہیں بدلا؟ اِس میں کیا حکمت تھی؟ فرمایا: میں نے حدیثِ رسول کی تعظیم کی بِنا پر صبر کیا۔[2]

چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا

حضرت سَیِّدُنا مُصعَب بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْر کیا جاتا تو آپ کے چہرے کا رنگ تبدیل (Change) ہو جاتا اور کمر مُبارک جھک جاتی۔ ایک دن حاضرین نے امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اُن کی اِس کیفیت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: جو کچھ میں نے دیکھا ہے، تم دیکھتے تو مجھ پر اعتراض نہ کرتے۔ میں نے قاریوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے جب بھی کوئی

1 ... بستان المحدثین، ص۱۹ - ۲۰

2 ... الشفاء، الباب الثالث، فصل واعلم انّ حرمة النبی... الخ، ۲/۴۶

www.dawateislami.net

حدیث پوچھی تو وہ عظمتِ حدیث اور یادِ رسول میں رو دیتے یہاں تک کہ مجھے اُن کے حال پر رحم آنے لگتا۔[1] اے کاش! ہمیں بھی عشقِ رسول اور یادِ نبی میں رونا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور تعظیمِ خاکِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دروازے پر خُراسان یا مصر کے گھوڑے بندھے ہوئے دیکھے۔ اُن سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے میں دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی: ایک گھوڑا آپ اپنے لئے رکھ لیں۔ تو آپ نے فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اِس مُبارَک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں سے روندوں، جس میں اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف فرما ہیں۔[2]

قضائے حاجت میں احتیاطیں

حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے تعظیمِ خاکِ مدینہ کی وجہ سے مدینۂ مُنَوَّرہ میں کبھی بھی قضائے حاجت نہیں کی، اِس کیلئے ہمیشہ حرمِ مدینہ سے باہر (OutSide) تشریف لے جاتے تھے، البتہ حالتِ مَرَض میں مجبور تھے۔[3]

1 ... الشفاء، الباب الثالث، فصل واعلم انّ حرمة النبی ... الخ، ۲/۴۲ ملخصا

2 ... احیاء العلوم، کتاب العلم، باب الثانی فی العلم المحمود والمذموم واقسامهما واحکامهما، ۱/۴۸

3 ... بستان المحدثین، ص۱۹

www.dawateislami.net

مدینہ اِس لیے عطار جان و دل سے ہے پیارا کہ رہتے ہیں مِرے آقا مرے سَرْوَر مدینے میں

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۲۸۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کتنے زَبردست عاشقِ رسول تھے، جو نہ صِرْف آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات بلکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے کے سبب حدیثِ رسول، خاکِ مدینہ اور شہرِ مصطفٰے سے کس قدر عقیدت و محبّت فرماتے تھے۔ اے کاش! امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی حدیثِ رسول کے ادب کی مدنی سوچ نصیب ہو جائے اور ہم بھی شہرِ مصطفٰے کے حَسِین تصورات میں گم رہنے کی عادت بنالیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنا عشقِ رسول کے حُصول کا بہترین ذریعہ ہے، لہٰذا آپ بھی اِس مدنی ماحول سے وابستہ رہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! جس طرح عالِمِ مدینہ عشقِ رسول کی دولت سے مالا مال تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ ایک سچے عاشقِ رسول تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ کا سینہ شہرِ مصطفٰے کی محبّت سے سَرشار تھا، جس طرح عالِمِ مدینہ نسبتِ رسول کی اَہمیّت و فضیلت سے پوری طرح واقف تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ حدیثِ رسول کا دلنشین انداز میں ادب و اِحترام کرتے تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ حدیثِ رسول کی خدمت کی بدولت عوام و خواص میں مشہور و معروف تھے، اِسی طرح عالِمِ مدینہ کی مُبارَک سیرت کا ایک دلکش پہلو یہ بھی ہے کہ آپ عبادت و ریاضت اور تلاوتِ قرآن کے بھی بہت زیادہ شیدائی تھے۔ آیئے! عُلمائے کرام کی زبانی آپ کی عبادت و ریاضت اور تلاوتِ

www.dawateislami.net

قرآن سے محبّت کی چند ایمان افروز جھلکیاں سن کر اپنے اندر عبادت کا جذبہ بیدار کرنے کی کوشش کرتی ہیں: چنانچہ

امام مالک کی عبادت وریاضت

❁ حضرت سَیِّدُنا علامہ قاضی عِیاض مالِکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب بھی کسی (اسلامی) مہینے کی آمد ہوتی تو امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُس مہینے کی پہلی رات کو شب بیداری فرمایا کرتے یعنی رات بھر جاگ کر عبادت کرتے۔ ❁ مزید فرماتے ہیں: میرے خیال میں آپ یہ عبادت مہینے کا استقبال کرنے کی غرض سے کیا کرتے تھے۔ ❁ آپ کی صاحبزادی فاطمہ بنت مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا فرماتی ہیں: حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہر رات اپنا وظیفہ پورا کرتے تھے اور جب جُمعہ کی رات آتی تو پوری رات اللہ پاک کی عبادت میں مشغول رہتے۔ ❁ حضرت مُغِیرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ رات کے وقت لوگوں کے سو جانے کے بعد میں حضرت امام مالِک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس سے گزرا، میں نے دیکھا کہ آپ کھڑے ہو کر نماز میں مشغول ہیں، جب آپ سورۂ فاتحہ پڑھ چکے تو سورۂ "اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ" شروع کر دی، حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب اِس آیتِ کریمہ پر پہنچے:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾ (پ۳۰، التکاثر:۸)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: پھر بیشک ضرور اُس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

تو بہت دیر تک روتے رہے۔ میں آپ کی تلاوت سُننے میں مشغول ہو گیا اور

www.dawateislami.net

وہیں کھڑا رہا، آپ اِسی آیت کو دہراتے رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ صبح چمکنے لگی، پھر آپ نے رُکوع کیا۔ میں اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گیا، میں وُضو کر کے مسجد میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد میں (عِلْمِ دین کی) مجلس قائم ہے، لوگ آپ کے اِردْ گرد حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے چہرۂ مُبارَک میں خوبصورت نور چمک رہا ہے۔ ❁ محمد بن خالد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب بھی میں حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا چہرۂ مُبارَک دیکھتا ہوں تو آپ کے چہرے میں مجھے آخرت (کا خوف رکھنے والوں) کی نشانیاں نظر آتی ہیں۔ جب آپ کلام فرماتے ہیں تو میں جان لیتا ہوں کہ حق آپ کے منہ سے نکلتا ہے۔ ❁ حضرت ابو مُصْعَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ رات کے ایک حِصّے میں لمبے رُکوع اور سُجود کرتے تھے۔ جب آپ نماز میں کھڑے ہوتے تو یوں لگتا کہ جیسے کوئی خشک لکڑی ہو۔ جب آپ کو کوڑوں کی سزا دی گئی تو آپ سے کہا گیا: مختصر نماز پڑھ لیا کریں! فرمایا: بندے کو چاہئے کہ وہ اللہ پاک کے لئے جو بھی عمل کرے، اچھی طرح کرے۔ (پارہ29 سُوْرَۃُ الْمُلْک کی آیت نمبر 8 میں) اللہ پاک فرماتا ہے:

لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ (پ ۲۹، الملک: ۲)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے۔

حضرت اِبنِ وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالِک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے زیادہ مُتّقی و پرہیز گار نہیں دیکھا۔ ❁ اِبنِ قاسم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے خادم نے بتایا: حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے چالیس (40) سال تک اکثر عشا کے وُضو سے فجر کی نماز ادا کی۔

www.dawateislami.net

✿ اِبنِ وَہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دن و رات میں نفل عبادات اکثر اکیلے میں کرتے تھے تاکہ کوئی دیکھ نہ سکے۔[1] ✿ علامہ شعیب حَرِیْفِیْش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سحری کے وقت کثرت کے ساتھ نماز، ذِکرِ الٰہی اور اَوراد و وظائف کا اہتمام فرماتے، پھر دَرْس و تَدْرِیس (عِلْمِ دین پڑھانے) میں مشغول ہو جاتے۔[2]

مِرا ہر عمل بس تِرے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی
عبادت میں گزرے مِری زندگانی کرم ہو کرم یاخدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کتنے بڑے عبادت گزار تھے، جو دن رات تلاوتِ قرآن و نفل عبادات میں مشغول رہا کرتے تھے، آپ کا اندازِ عبادت بھی کتنا پیارا تھا کہ نفل عبادت ہمیشہ اکیلے میں کرتے تھے تاکہ لوگ آپ کو عبادت گزار نہ سمجھیں۔ مگر آہ! عبادت کے حوالے سے ہمارا کردار نہایت خراب ہے۔ ہم دوسروں کی کوتاہیوں کو تو نوٹ کرتی ہیں مگر اپنا مُحَاسَبَہ (Accountability) نہیں کرتیں، مثلاً ہم سوچیں کہ کیا ہم روزانہ پانچ وقْت کی فرض نمازیں پڑھتی ہیں؟ اگر پڑھتی ہیں تو کیا پابندی سے پڑھتی ہیں؟ جلدی جلدی پڑھتی ہیں یا اطمینان سے؟ کیا ہم عبادات میں اِخلاص پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہیں؟ نیکیاں کر کے دوسروں پر بِلاوجہ اِظہار کر کے کہیں اِنہیں ضائع تو

---

1 ... ترتیب المدارک، ۱/۹۲ ملتقطا

2 ... حکایتیں اور نصیحتیں، ص۴۲۱

www.dawateislami.net

نہیں کر بیٹھتیں؟ کیا نفل عبادات کی ادائیگی ہمارے معمولات میں شامل ہے؟ ہم روزانہ کتنے پارے تلاوت کرتی ہیں؟ اگر تلاوت کرتی ہیں تو کیا قواعد و مخارج کی رعایت بھی کرتی ہیں؟ کیا تلاوتِ قرآن کر کے یا سُن کر ہمیں خوفِ خُدا سے کبھی رونا آیا؟ کیا ہم دُرودِ پاک کی کثرت کرتی ہیں؟ کیا ہمارے لب بھی ذِکْرُ اللہ سے تَر رہتے ہیں؟ کیا ہماری آنکھوں سے بھی خوفِ خُدا کے سبب آنسو بہتے ہیں؟ کیا ہم نفل روزے رکھ پاتی ہیں؟ کیا ہمارا زیادہ وَقْت عبادت میں گزرتا ہے؟ کیا ہم موبائل، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا سو فیصد دُرُست استعمال کرتی ہیں؟ کیا مدرسۃُ المدینہ بالغات میں ہمارا پڑھنے یا پڑھانے کا معمول ہے؟ کیا ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور حیثیت کے مطابق مدنی رسائل تقسیم کرپاتی ہیں؟ اگر ایسا نہیں ہے تو جلد از جلد ان کاموں کو اپنی زندگی میں داخل کریں۔ بالخصوص ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور مدنی رسائل تقسیم کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع اور مدنی رسائل کی تو کیا ہی بات ہے کہ اِن کی برکت سے اسلامی بہنیں نہ صرف عِلْمِ دین حاصل کرتی ہیں بلکہ اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے بھی کوششیں کرتی ہیں، یوں عِلْمِ دین کے ساتھ ساتھ عملِ خَیر کی برکتیں بھی پاتی ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہزاروں مقامات پر اِسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات ہوتے ہیں، جن میں لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کر کے عِلْمِ دین حاصل کرتے اور اِس مدنی مقصد کے ساتھ واپس لوٹتے ہیں کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ**

لہٰذا تمام اسلامی بہنیں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات میں پابندی سے شرکت

www.dawateislami.net

کی نیّت کیجئے۔ اگر ہم پابندی سے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کریں گی تو ہمیں اِس کی ڈھیروں ڈھیر برکات نصیب ہوں گی۔ اللہ کریم تمام اسلامی بہنوں کو پابندی کے ساتھ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کرنے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی شرکت کروانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

تقسیمِ رسائل کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مکتبۃُ المدینہ سے شائع شدہ رسائل میں معلومات کا قیمتی خزانہ ہوتا ہے۔ یہ رسائل عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کی مشہوری کا ذریعہ ہے۔ ان رسائل میں ظاہری و باطنی اَمراض کی نشاندہی اور اِن کا علاج بھی تجویز کیا جاتا ہے۔ ان رسائل کے مطالعے کی برکت سے کئی اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مدنی اِنقلاب آچکا ہے، لہٰذا مکتبۃُ المدینہ سے زیادہ تعداد میں رسائل حاصل کریں اور اِنہیں اسلامی بہنوں اور اپنے مَحارِم رشتے داروں میں تقسیم کرکے اپنے لئے صدقۂ جاریہ کا سامان کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ رسول کے تقاضے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے عشقِ رسول کے بارے میں سُن رہی ہیں۔ یقیناً آج کثیر مسلمان سَرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق و محبّت کا دعویٰ کرتے ہیں، مگر یاد رہے! یہ دعویٰ اُسی صورت میں سچا مانا جاسکتا ہے جب ہم عشقِ رسول کے تقاضوں (Demands) پر بھی حقیقی معنیٰ میں عمل کریں گی۔ عشقِ رسولِ کن باتوں کا تقاضا کرتا ہے۔

www.dawateislami.net

آیئے! اُن میں سے 4 باتوں کے متعلق سنتی ہیں:

(1) اِطاعت و اِتّباع

عشق کا سب سے بنیادی تقاضا یہ ہے کہ محبوب کی اِطاعت و اِتّباع کی جائے، لہٰذا محبوبِ دو جہان، سَرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن باتوں کا حکم دیا ہے اُن پر عمل کیا جائے، جن چیزوں سے منع فرمایا ہے اُن سے بچا جائے، جن چیزوں سے پسندیدگی کا اِظہار فرمایا ہے اُنہیں اپنی پسند کا حِصّہ بنایا جائے اور جن چیزوں سے نفرت وبیزاری کا اِظہار فرمایا ہے اُن سے نفرت وبیزاری ظاہر کی جائے۔

(2) تعظیم و تکریم

عشق کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ بی بی آمِنہ کے لعل، رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حد درَجہ تعظیم و تکریم کی جائے۔ اللہ پاک نے اپنے پاکیزہ کلام میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم وتوقیر کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 26، سُوْرَۃُ الْفَتْح کی آیت نمبر 9 میں اِرشادِ باری ہے:

وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ (پ۲۶، الفتح: ۹) ترجَمۂ کنزُالایمان: اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔

(3) کثرتِ ذِکر

عشق کا ایک تقاضا کثرتِ ذکر بھی ہے۔ انسان جس سے عشق و محبّت کا دعویٰ کرتا ہے تو کثرت کے ساتھ اُس کا ذِکر بھی کرتا ہے کیونکہ عاشقِ صادق کو اپنے محبوب کے ذِکر سے لذّت ملتی ہے۔ چونکہ ہمارے عشق و محبّت کا مرکز سَرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مبارکہ ہے اِس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم کثرت سے آپ صَلَّی اللّٰہُ

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکْر کریں۔ جھوم جھوم کر شرعی تقاضوں کے مطابق آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نعتیں پڑھیں اور سُنیں، آپ کی شانیں بیان کریں اور سُنیں اور دُرودِ پاک کی کثرت کرتی رہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِس کی خوب خوب برکتیں نصیب ہوں گی۔

(4)دوستوں سے دوستی، دشمنوں سے دشمنی

عشق کے تقاضوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس طرح ایک سچے عاشق کو اپنے محبوب سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے محبّت ہوتی ہے، اپنے محبوب کے دوستوں اور اُس کے عزیزوں سے عقیدت ہوتی ہے اِسی طرح اُس کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا، اُن سے تعلق (Relation) نہ رکھنا بھی عشق کا تقاضا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی سَرورِ کَونَین، نبیِّ حَرَمَین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے والی چیزوں کو محبوب رکھیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دوستوں یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور آپ کے اَہلِ بیتِ اطہار رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے محبّت و اُلفت رکھیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے تعلق رکھنے والوں کی بے ادَبی و گستاخی کرنے والیوں سے بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں گی تو نہ صِرْف عشقِ مصطفےٰ نصیب ہو گا بلکہ اِس کے تقاضے پورے کرنے کی سوچ بھی نصیب ہو گی۔ اللہ کریم ہم سب کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت، چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

چلنے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مَدَنی پھول**" سے چلنے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں: چنانچہ

❁ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 37 میں اِرشادِ باری ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۳۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

❁ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ایک شخص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔ (2) ❁ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلتے تو ذرا سا آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بلندی سے اُتر رہے ہیں۔ (3) ❁ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے

1 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

2 ... مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی...الخ، ص ۸۹۰، حدیث:۵۴۶۵ ملخصا

3 ... شمائل ترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللّٰہ، ص ۸۷، رقم:۱۱۸

www.dawateislami.net

کنارے کنارے درمیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں اور نہ اِتنا آہستہ کہ آپ بیمار لگیں۔ ❁ راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروقار طریقے پر چلئے۔ ❁ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ❁ چلتے ہوئے جو بھی چیز آڑے آئے اسے لاتیں مارنا یہ قطعاً غیر مُہَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔ ❁ اخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور منزل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے ادبی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بیان:15 ہر شُبہے بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرودِ پاک کی فضیلت

سُلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمعہ کے دن اور رات میں سو(100) مَرتبہ دُرودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس کی سو (100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دنیا کی اور اللہ پاک ایک فرشتہ مُقرّر فرما دے گا جو اُس دُرودِ پاک کو میری قَبْر میں یوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشُبہ میرا عِلْم میرے وصال کے بعد ویسا ہی ہو گا جیسا میری زندگی میں ہے۔ (1)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹)

کلامِ رضا کی وضاحت: یعنی اُس آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود ہوں جو بے سہاروں کا سہارا ہیں اور اُن پر سلام ہو جو بے خبروں کی بھی خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... جمع الجوامع، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَبِیْعُ الْاَوَّل کا مُبارک مہینا چل رہا ہے، ہر طرف پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِکر کے چرچے ہیں۔ کہیں آپ کی ولادت کا ذکر ہے تو کہیں آپ کے کمالات کی بات ہے۔ کہیں آپ کی سیرت

---

1 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

کا بیان ہے تو کہیں آپ کی مُبارَک صورت کا ذِکْرِ خیر ہے۔

تقسیمِ رسائل کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بہنیں بھی مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ مدنی رسائل تقسیم کرکے میلادِ مصطفےٰ کی خوشیاں منانے اور بانٹنے میں مصروف نظر آتی ہیں۔ یاد رکھیں! مدنی رسائل تقسیم کرنا سیرتِ رسول کو اُجاگر کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ مدنی رسائل تقسیم کرنا عشقِ رسول کو فروغ دینے کا ذریعہ ہے۔ مدنی رسائل تقسیم کرنا لوگوں تک دُرست اسلامی معلومات پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ مدنی رسائل تقسیم کرنے کی برکت سے ظاہری و باطنی اَمراض کی نشاندہی اور اِن کا علاج کرنے میں مدد ملتی ہے۔ مدنی رسائل تقسیم کرنا ثوابِ جاریہ کا بہترین ذریعہ ہے، لہٰذا آپ بھی مکتبۃُ المدینہ سے زیادہ تعداد میں مدنی رسائل حاصل کرکے اِنہیں اسلامی بہنوں اور اپنے مَحارِم رشتے داروں میں تقسیم کرکے اپنے لئے صدقۂ جاریہ کا سامان کیجئے اور جشنِ ولادت کی خوشیوں میں شامل ہو جایئے۔

آیئے! رَبِیْعُ الْاَوَّل کی مُناسبت سے آج ہم **"اِمدادِ مصطفےٰ کے واقعات"** پر مُشْتَمِل بیانات سنتی ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور دیگر بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ مشکل حالات میں کس طرح رسولِ خُدا، شاہِ اَرض و سما صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے فریاد کرتے۔ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کس طرح اپنے اُمّتیوں کی مدد کرتے ہیں یہ بھی سُنیں گی۔ اِسی طرح آقا کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جانوروں کی بھی فریاد سُنتے اور امداد کرتے ہیں اِس کے بھی چند واقعات سُنیں گی۔ اِس کے ساتھ اور بھی کئی

www.dawateislami.net

طرح کے نکات سُننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ اللہ کرے! دلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساتھ بیان سننے کی سعادت حاصل کرلیں۔

آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

سَیفُ اللہ کی فریاد

دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ صِدّیقِ اکبر"** کے صفحہ نمبر 384 پر لکھا ہے: اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا عِکْرِمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو مُسَیْلِمَہ کَذّاب کی سَرکوبی (یعنی اُسے کچلنے) کے لیے روانہ فرمایا اور پھر حضرت سَیِّدُنا شُرَحْبِیل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اُن کی مدد کے لیے بھیجا لیکن اُن دونوں کے آگے اُس بد بخت نے ہتھیار نہ ڈالے کیونکہ حُضورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد مُسَیْلِمَہ کَذّاب کا کاروبار چمک اُٹھا تھا اور تقریباً ایک لاکھ سے زائد اَفراد اُس کے گِرد جمع ہو گئے تھے، حضرت سَیِّدُنا عِکْرِمہ اور حضرت سَیِّدُنا شُرَحْبِیل رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے بھی اُس کی خوب لڑائی ہوئی جس میں اُس کے کئی لوگ مارے گئے، اتنے میں اِن دونوں صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی مدد کے لیے حضرت سَیِّدُنا خالد بن وَلید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی آ پہنچے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے لشکر کی تعداد چوبیس ہزار (24000) تھی اور مُسَیْلِمَہ کَذّاب کے پاس اُس وقت چالیس ہزار (40000) فوج تھی، دونوں لشکر بہادری سے لڑے اور جنگ کا نقشہ کئی بار تبدیل ہوا، کبھی حالات مسلمانوں کے حق میں ہو جاتے اور کبھی مُرْتَدِّیْن (یعنی اِسلام سے پھر جانے والوں) کا پلڑا بھاری رہتا۔ ثُمَّ بَرَزَ خَالِدٌ وَدَعَا اِلَی الْبَرَازِ وَنَادٰی بِشِعَارِھِمْ وَکَانَ

www.dawateislami.net

شِعَارُھُمْ یَا مُحَمَّدَاہ، فَلَمْ یَبْرُزْ اِلَیْہِ اَحَدٌ اِلَّا قَتَلَہٗ یعنی جب حضرت سَیِّدُنا خالد بن وَلید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو یقین ہو گیا کہ بَنُوْحَنِیْفَہ قبیلے والے اُس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک مُسَیْلِمَہ کَذَّاب کو قتل نہ کر دیا جائے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بذاتِ خود میدان میں تشریف لائے اور مقابلے کے لیے مُسَیْلِمَہ کَذَّاب کے شہسواروں کو طلب کیا اور مسلمانوں کے شِعار یعنی عادت کے مطابق "یَا مُحَمَّدَاہ" کا نعرہ لگایا اور اُس وقت جنگ میں مسلمانوں کا شِعار یہ تھا کہ وہ مشکل وقت میں بآوازِ بلند یہ نعرہ لگایا کرتے تھے "یَا مُحَمَّدَاہ" یعنی یَا رَسُوْلَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! ہماری مدد فرمایئے۔ اِسی طرح حضرت سَیِّدُنا خالد بن وَلید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بھی نعرہ لگایا اور پھر دشمنوں کی طرف سے جو بھی مقابلے پر آیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُس کی گردن اُڑادی۔ بالآخر مُسَیْلِمَہ کَذَّاب کے ساتھیوں کو شکست ہوئی اور وہ سارے بھاگ کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں کی ایک جماعت نے اُن کا پیچھا کیا، بہت ساروں کو واصلِ جہنّم کیا اور بہت ساروں کو گرفتار کر کے قیدی بنا لیا۔ اس کے ساتھ بہت سامالِ غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔[1]

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے نعتیہ دیوان "**حدائقِ بخشش**" میں یوں عرض کرتے ہیں:

فریاد اُمَّتی جو کرے حالِ زار میں ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۰)

شعر کی مختصر وضاحت: یعنی بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مصیبت میں پھنسا ہوا کوئی اُمّتی خُلوصِ نیّت کے ساتھ آپ کو پکارے مگر تمام مخلوقات

1 . . . فیضانِ صدیقِ اکبر، ص۳۸۴ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

میں سب سے بہترین شخصیت یعنی حُضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُس پر آئی ہوئی مصیبت سے بے خبر رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے میں جس جنگ کا ذِکر ہے وہ جنگِ یَمامَہ ہے، جس میں حضرت سَیِّدُنا خالد بن وَلید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مشکل گھڑی میں شہنشاہِ کون و مکان، مَحبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد مدینۂ مُنَوَّرہ سے بہت دور ہو کر بھی **"یَا مُحَمَّدَاہ"** کے نعرے لگا رہے ہیں۔ غَور فرمایئے! وہ خالد بن وَلید جنہیں مکی مدنی سُلطان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہ یعنی اللہ پاک کی تلواروں میں سے ایک تلوار کے خطاب سے نوازا، وہ خالد بن ولید جو خود نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے تربیت یافتہ تھے، وہ خالد بن وَلید جو ایسے عظیم لشکرِ اسلام کے سپہ سالار تھے جس میں رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے تربیت یافتہ اور شریعت کے پابند بڑے بڑے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان موجود تھے، اگر نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو مدد کے لیے پُکارنا جائز نہ ہوتا تو یقیناً دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان خاموش نہ رہتے بلکہ اُسی وقت آپ کو اِس عمل سے روک دیتے، مگر اُنہوں نے نہ روکا لہٰذا اُن کا نہ روکنا ہی اِس بات کی دلیل بن گیا کہ خالد بن وَلید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا عمل شرعاً جائز تھا۔ لہٰذا جب کبھی کوئی مصیبت آجائے تو پوری تَوَجُّہ اور کامل یقین سے رسولِ کائنات، فَخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو مدد کے لئے پُکاریئے اور دل میں یہ یقین رکھئے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نہ صِرْف میری فریاد سُن رہے ہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا سے میری مدد بھی فرمائیں گے۔

www.dawateislami.net

یا رَسُوْلَ اللہ کے نعرے سے ہم کو پیار ہے ہم نے یہ نعرہ لگایا اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غَیْرُ اللہ سے مدد مانگنا کیسا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! ربِّ کریم کی ذات کے علاوہ کسی غیر سے مدد مانگنا بالکل جائز ہے، شریعت میں اِس کی کہیں بھی ممانعت موجود نہیں ہے، بلکہ اللہ پاک کے علاوہ دوسروں سے مدد مانگنے کا ثبوت موجود ہے جبکہ عقیدہ یہ ہونا چاہیے کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اُس کی عطا سے مدد فرماتے ہیں۔ جو لوگ اِس طرح کی باتیں بناتے ہیں کہ صرف ربِّ کریم ہی سے مدد مانگنی چاہیے، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے مدد نہیں مانگنی چاہئے، یہ اُن پر شیطانی وار ہوتا ہے، اِس طرح کی باتیں کرنے والے بسا اوقات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عِظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی توہین بھی کر جاتے ہیں اور توہینِ انبیا کے سبب سیدھا کُفر میں جا پڑتے ہیں۔

اِس وسوسے کی کاٹ کیلئے یہ بات ذہن میں بٹھا لیجئے کہ حقیقتاً مدد فرمانا صِرف اللہ پاک کی ذاتِ پاک کے ساتھ ہی خاص ہے۔ اُس کی عطا کے بغیر کوئی ذرّہ بھی فائدہ نہیں دے سکتا، ہاں! اُس کی عطا سے اُس کے مُقرّب بندے یا دیگر جاندار و بے جان چیزیں "**فائدہ و نقصان**" کے مالک ہو سکتے ہیں، جیسا کہ

پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 45 میں ربِّ کریم کا اِرشاد ہے:

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اور صَبر اور نماز سے مدد چاہو۔ (پ ۱، البقرۃ: ۴۵)

www.dawateislami.net

ذرا غور کیجئے! وہ مددگارِ حقیقی و مددگارِ عالَم اللہ پاک خود فرمارہا ہے کہ صبر اور نماز سے مدد مانگو۔ تو اگر اللہ کریم کے علاوہ مدد مانگنا ناجائز ہوتا تو اللہ پاک یہ حکم کیوں اِرشاد فرماتا کہ صبر اور نماز سے مدد چاہو! کیونکہ صبر اور نماز خدا نہیں ہیں بلکہ غَیرِ خُدا ہیں۔

اِسی طرح پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 64 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾

(پ۵، النسآء: ۶۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اُن کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قَبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اِمامِ اَہلسنّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس آیت کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: کیا اللہ پاک (اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے گناہوں کو) اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا۔ پھر یہ کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں اور تُو اللہ (پاک) سے اُن کی بخشش چاہے تو یہ (توبہ جیسی) دولت و نعمت پائیں گے۔ (ربِّ کریم کا گناہگاروں کو درِ مصطفےٰ پہ حاضری کا حکم دینا اور وہاں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنا سفارشی بنوانا یہی غَیْرُ اللہ سے مدد مانگنا ہے اور) یہی ہمارا مطلب ہے۔ جو قرآن کی آیت صاف فرما رہی ہے۔ [1]

خود انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی اللہ پاک کے سوا غیروں سے مدد مانگی ہے اور خود قرآنِ پاک میں اِس کو بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۳۰۵

www.dawateislami.net

حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حَواریوں سے مدد طلب فرمائی، چنانچہ پارہ 28 سُوْرَۃُ الصَّف کی آیت نمبر 14 میں اِرشاد ہوتا ہے:

قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ (پ۲۸، الصف:۱۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کون ہے جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں حواری بولے ہم دِیْنِ خُدا کے مدد گار ہیں۔

اِسی طرح حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو جب تبلیغ (نیکی کی دعوت) کے لیے فرعون کے پاس جانے کا حکم ہوا تو اُنہوں نے بندے کی مدد حاصل کرنے کے لیے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی، چنانچہ پارہ 16 سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر 29 تا 31 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ اجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ۙ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِی ۙ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ۙ﴿۳۱﴾ (پ۱۶، طٰہٰ:۲۹ تا ۳۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور میرے لئے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کر دے۔ وہ کون، میرا بھائی ہارون اُس سے میری کمر مضبوط کر۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً اِن آیاتِ مُبارَکہ کو سُن کر اِس شیطانی وسوسے کی ضرور کاٹ ہوگئی ہوگی، کیونکہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی اللہ کریم کے سِوا دوسروں سے مدد مانگی ہے۔ اگر مَعَاذَ اللہ! اللہ پاک کے سِوا کسی سے مدد مانگنا دُرست نہ ہوتا تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یہ کام کبھی بھی نہ کرتے اور اگر کوئی ایسا کرتا تو ضرور اُس کو منع فرما دیتے۔

ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مبارَکہ میں مدد کرنے

www.dawateislami.net

کی تو اتنی مثالیں موجود ہیں کہ اگر سب جمع کی جائیں تو ایک عظیمُ الشّان کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ آیئے! مختصراً چند مثالیں سنتی ہیں:

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تھوڑے سے کھانے سے پورے لشکر کو سیر فرما دیا۔[1] آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دودھ کے ایک پیالے سے 70 صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کو سیراب کر دیا۔[2] اُنگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کر کے چودہ سو (1400) یا اِس سے بھی زائد اَفراد کو سیراب کر دیا۔[3] لُعابِ دَہن (تھوک مُبارک) سے بہت سے لوگوں کو شفا عطا فرمائی۔[4] جنگِ بدر میں حضرت سَیِّدُنا عُکّاشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی تلوار ٹوٹ گئی تو وہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُنہیں ایک چھڑی دی جو اُن کے ہاتھ میں پہنچتے ہی تلوار بن گئی۔[5] جنگِ اُحد کے موقع پر حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی آنکھ تیر لگنے سے نکل گئی تو وہ ڈھیلا (آنکھ کے اندر کا گول حِصّہ) لے کر سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضر ہو گئے تو آپ نے ان کی آنکھ ٹھیک کر دی۔ اُنہیں آنکھ عطا کر دی۔[6] غزوۂ خَیبر کے موقع پر حضرت سَیِّدُنا سَلَمہ بن اَکْوَع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنی ٹوٹی ہوئی پنڈلی لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

---

1 ... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق ... الخ، ۳/ ۵۱-۵۲، حدیث: ۴۱۰۱ ماخوذا

2 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی ... الخ، ۴/ ۲۳۴، حدیث: ۶۴۵۲ ماخوذا

3 ... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الحدیبیۃ، ۳/ ۶۹، حدیث: ۴۱۵۲ ماخوذا

4 ... خصائص کبری، باب آیاتہ فی ابراء المرضی ... الخ، ۲/ ۱۱۵ ماخوذا

5 ... جامع الاصول، عکاشہ بن محصن، ۱۳/ ۳۲۴ ملخصا

6 ... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، باب فی فضل الانصار، ۷/ ۲۷۰، حدیث: ۳۲۰۳۱ ملخصا

www.dawateislami.net

وَسَلَّم نے اُسی وقت اُن کی پنڈلی کو دُرست کر دیا۔[1] قحط سے نجات پانے کیلئے ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دعا کی درخواست کی، حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعا فرمائی تو ایسی بارش بَرسی کہ ہفتہ بھر رُکنے کا نام نہ لیا۔[2] صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن ایک مرتبہ سفر میں پیاس سے بے قرار ہوئے تو بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہو کر اپنی پیاس کے بارے میں عرض کی، سرکارِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُنگلیوں سے پانی کے چشمے بہا کر اُنہیں سیراب کر دیا۔[3] نیز حضرت سَیِّدُنا رَبیعہ بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جنّت مانگی تو اُنہیں جنّت بھی عطا کر دی۔[4]

جہاں بانی عطا کر دیں بھری جنّت ہبہ کر دیں — نبی مختارِ کُل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کر دیں
جہاں میں اُن کی چلتی ہے دو دم میں کیا سے کیا کر دیں — زمیں کو آسماں کر دیں ثُرَیّا کو ثَرا کر دیں

(سفینۂ بخشش، ص۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجتماع کی ترغیب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس طرح کے مزید ایمان افروز واقعات سُننے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں خود بھی شرکت کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی

1 ... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر، ۳/۸۳، حدیث: ۴۲۰۶ ملخصا
2 ... بخاری، کتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء علی المنبر، ۱/۳۴۸، حدیث: ۱۰۱۵ ماخوذا
3 ... بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ... الخ، ۲/۴۹۵، حدیث: ۳۵۷۹ ماخوذا
4 ... مسلم کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود... الخ، ص ۱۹۹، حدیث: ۱۰۹۴ ماخوذا

www.dawateislami.net

اِس کی بھرپور ترغیب دلایئے بلکہ ہو سکے تو اِجتماع میں اِنہیں اپنے ساتھ لے کر آیئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شریک ہو کر اسلامی بہنیں نہ صرف عِلْمِ دین حاصل کرتی ہیں بلکہ سیرتِ رسول کے حَسِین واقعات سُن کر اپنے سینوں میں عشقِ رسول کو بڑھانے کا سامان کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہزاروں مقامات پر اِسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات ہوتے ہیں، جن میں لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کر کے عِلْمِ دین حاصل کرتے اور اِس مدنی مقصد کے ساتھ واپس لوٹتے ہیں کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ**

لہٰذا آپ تمام اسلامی بہنیں کم از کم 12 ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات میں پابندی سے شرکت کی نیت کیجئے۔ اگر ہم پابندی سے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کریں گی تو ہمیں اِس کی ڈھیروں ڈھیر برکات نصیب ہوں گی۔ اللہ کریم ہم تمام اسلامی بہنوں کو پابندی کے ساتھ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کرنے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی شرکت کروانے کی توفیق نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بِلاشک و شُبہ ہمارے آقا و مولیٰ، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اُمّتیوں پر مہربان ہیں اور بہت زیادہ لطف و عنایت بھی فرماتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے ہر اُمّتی کو نہ صِرف پہچانتے ہیں بلکہ

www.dawateislami.net

مشکل حالات میں پھنسے اُمّتیوں کی اِمداد بھی فرماتے ہیں۔ آیئے! اِس ضِمن میں دو ایمان افروز روحانی واقعات سنتی ہیں: چنانچہ

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے چہرے کی سیاہی دُور فرمادی

حضرت سَیِّدُنا سفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے دورانِ طواف ایک شخص کو ہر قدم پر حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھتے ہوئے دیکھا تو اُس سے پوچھا: اے بھائی! سُبْحٰنَ اللّٰہ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے بجائے دُرودِ پاک کا وِرد کئے جا رہے ہو، اِس میں کیا راز ہے؟ تو وہ پوچھنے لگا: اللہ پاک آپ کو معاف فرمائے، آپ کون ہیں؟ میں نے بتایا: میں سفیان ثَوری ہوں۔ تو اُس نے کہا: اگر آپ اَہلِ زمانہ میں اجنبی نہ ہوتے تو میں آپ کو اپنے حال اور اِس راز کی خبر نہ دیتا، پھر بولا کہ میں اپنے والدِ گرامی کے ساتھ حجِ بیتُ اللّٰہ کے اِرادے سے چل پڑا۔ دورانِ سفر میرے والدِ محترم بیمار ہو گئے، اُن کا چہرہ سیاہ (Black) ہو گیا، آنکھیں نیلی پڑ گئیں اور پیٹ پھول گیا، میں نے روتے ہوئے یہ پڑھا:

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۶)

ترجَمۂ کنزُالایمان: ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اُسی کی طرف پھرنا

(تھوڑی دیر بعد) اِسی ویرانے میں میرے والد کا انتقال ہو گیا، پھر میں نے اُن کے چہرے پر چادر ڈال دی۔ اچانک مجھ پر نیند کا غلَبہ ہوا اور میں سو گیا، میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس سے زیادہ حسین و جمیل اور صاف ستھرے لباس والا میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ میرے والدِ محترم کے قریب تشریف لائے اور اُن کے چہرے

www.dawateislami.net

سے چادر ہٹا کر اپنا مبارک ہاتھ چہرے پر پھیرنے لگے۔ تو اُن کا چہرہ دودھ سے زیادہ سفید ہو گیا۔ پھر اُنہوں نے پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو وہ پہلے کی طرح ہو گیا، پھر وہ پلٹنے لگے تو میں کھڑا ہو گیا اور میں نے اُن کی چادر کو تھام کر پوچھا: یا سَیِّدِی! اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، آپ کون ہیں؟ جن کے سبب اللہ پاک نے میرے والدِ محترم پر اِس ویرانے میں یہ اِحسان فرمایا ہے۔ اُنہوں نے پوچھا: کیا تم مجھے نہیں پہچانتے؟ میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) ہوں، تیرا یہ باپ بہت بڑا گناہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک بھیجتا تھا۔ جب یہ اِس بیماری میں مبتلا ہوا تو مجھ سے فریاد کی اور بے شک جو مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھتا ہے میں اُس کی فریاد کو پہنچتا ہوں۔ پھر میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ میرے والدِ گرامی کا چہرہ سفید اور پھولا ہوا پیٹ دُرست ہو چکا تھا۔ [1] تب سے میں ہر وقت درودِ پاک پڑھتا رہتا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

درد اور سُوجن سے نجات بخش دی

حضرت سَیِّدُنا عَبدُ الرَّحمٰن بن اَحمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (ایک دفعہ دورانِ غُسل) حَمَّام (نہانے کی جگہ) میں گرنے کے سبب مجھے ہاتھوں میں سخت تکلیف محسوس ہو رہی تھی پھر میرے ہاتھوں میں سُوجن بھی ہو گئی، اِسی تکلیف کے عالَم میں مجھے نیند آ گئی، سو یا تو خواب میں جنابِ رسالتِ مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا جلوہ نظر آیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! تمہارے دُرود نے مجھے

1 ... تفسیر روح البیان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۶، ۷/۲۲۵

www.dawateislami.net

(تمہاری جانب) متوجہ کیا۔ صبح اُٹھا تو مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی برکت سے سُوجن اور درد کا نام و نشان تک مِٹ چکا تھا۔[1]

مجھے آفتوں نے گھیرا ہے مصیبتوں کا ڈیرا یا نبی مدد کو آنا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۴۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے ہمارے پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مشکل وقت میں اپنے اُمّتیوں کی کس طرح مدد فرماتے ہیں! بیان کردہ واقعات میں جہاں آقائے دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ظاہری وصال کے بعد مدد کرنا ثابت ہو رہا ہے وہیں دُرودِ پاک کی فضیلت کا بھی بیان ہے اور یہ بھی معلوم ہوا! دُرودِ پاک پڑھنے سے بڑی سے بڑی بلا ٹل جاتی ہے نیز دُرودِ پاک پڑھنے والوں پر سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خُصوصی شفقتیں فرماتے اور مصیبت کے وقت اُن کی حاجت روائی بھی فرماتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم فضول کاموں میں اپنا وقت برباد کرنے کے بجائے اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت اپنی زبان کو ذِکر و دُرود سے تَر رکھنے کی کوشش کریں۔ آیئے! بطورِ ترغیب دُرودِ پاک پڑھنے سے حاصل ہونے والی برکات کے مُتَعَلِّق سنتی ہیں: چنانچہ

مشہور مُحَدِّث حضرت شیخ عبدُ الحق مُحدِّثِ دِہلَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ☆دُرود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں، ☆بیماریوں سے شِفا حاصل ہوتی ہے، ☆خوف دُور ہوتا

---

1 . . . سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف . . . الخ، ص ۱۴۰

www.dawateislami.net

ہے، ☆ظلم سے نجات حاصل ہوتی ہے، ☆دشمنوں پر فَتْح (Victory) حاصل ہوتی ہے، ☆اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے اور دل میں اُس کی محبت پیدا ہوتی ہے، ☆فرشتے اُس کا ذِکْر کرتے ہیں، ☆اَعمال کی تکمیل ہوتی ہے، ☆دل و جان، اَسباب و مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، ☆دُرود پڑھنے سے خوش حالی آتی ہے، ☆برکتیں حاصل ہوتی ہیں، ☆اَولاد دَر اَولاد چار نسلوں تک برکت رہتی ہے، ☆دُرود شریف پڑھنے سے قِیامت کی ہولناکیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے، ☆موت کی سختیوں میں آسانی ہوتی ہے، ☆دنیا کی تباہ کاریوں سے نجات ملتی ہے، ☆تنگدستی دُور ہوتی ہے، ☆بھولی ہوئی چیزیں یاد آجاتی ہیں، ☆فرشتے گھیر لیتے ہیں، ☆دُرود شریف پڑھنے والی جب پُل صِراط سے گزرے گی تو نُور پھیل جائے گا اور وہ اُس میں ثابت قدم ہو کر پلک جھپکنے میں نجات پاجائے گی، ☆عظیم تر سعادت یہ ہے کہ دُرود شریف پڑھنے والی کا نام حُضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے، ☆تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبّت بڑھتی ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خوبیاں دل میں گھر کر جاتی ہیں، ☆کثرتِ دُرود شریف سے حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا تصوُّر ذہن میں قائم ہو جاتا ہے، ☆خوش نصیبوں کو قُربتِ مصطفےٰ نصیب ہو جاتی ہے، ☆خواب میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دیدار نصیب ہوتا ہے، ☆فرشتے مرحبا کہتے ہیں اور محبّت رکھتے ہیں، ☆فرشتے اُس کے دُرود کو سونے کے قلموں سے چاندی کی تختیوں پر لکھتے اور اُس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور زمین پر سیر کرنے والے فرشتے دُرود شریف کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ بے

www.dawateislami.net

کَس پناہ میں پڑھنے والی اور اُس کے باپ کے نام کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔[1]

دُکھوں نے تم کو جو گھیرا ہے تو دُرود پڑھو جو حاضِری کی تمنا ہے تو دُرود پڑھو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِمدادِ مصطفےٰ کا باب بہت وَسیع و کُشادہ ہے، نبیوں کے سُلطان، مَحبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مشکل کُشائی کا یہ فیضان صِرْف انسانوں تک ہی محدود نہیں، اِس لئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ صِرْف انسانوں ہی کے نبی نہیں بلکہ تمام مخلوقات کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں لہٰذا جس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے دُکھیارے اُمّتیوں کی فریادیں سُنتے اور اللہ پاک کی عطا سے اُن کی مشکل کُشائی فرماتے ہیں۔ اِسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مصیبت میں مبتلا جانوروں، پرندوں حتّٰی کہ بے جان چیزوں کی بھی فریادیں سُنتے، اُن کی بولیاں سمجھ لیتے اور اُن کی مدد بھی فرماتے ہیں، چنانچہ

حکیمُ الْاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود تو عَرَبی بولتے تھے مگر ساری زبانیں سمجھتے تھے حتّٰی کہ جانوروں کی بولیاں بھی سمجھ لیتے تھے اِس لیے اُونٹوں، چڑیوں (Sparrows) نے حُضور (انور) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آستانے پر فریادیں کیں اور دادیں پائیں۔[2] ایک اور جگہ فرماتے ہیں: (حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو) پتھر (بھی) سلام کرتے تھے، لکڑی کا

---

1 ... جذب القلوب، ص ۲۲۹ بتغیر

2 ... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۹ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

سُتُون "حَنَّانَہ" حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے فِراق (یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جُدائی) میں رویا، آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے دل کا دُکھ دَرْد کہا اور حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے سب کچھ سمجھ لیا۔ آج حُضور (انور) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دروازے پر ہر اُمّتی اپنی بولی میں حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے فریادیں کرتا ہے کوئی ترجمہ کرنے والا درمیان میں نہیں ہوتا، سب کی سُنتے سمجھتے ہیں سب کی فریادرَسی کرتے (فریاد کو پہنچتے) ہیں۔ یہ ہے حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا سب زبانیں جاننے کا ثُبوت۔[1]

مزید فرماتے ہیں: حضرت (سَیِّدُنا) سلیمان (عَلَیْہِ السَّلَام) صِرْف چِڑیوں، چیونٹیوں کی بولی سمجھتے تھے، حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) شَجَر و حَجَر (درخت اور پتھر)، خُشک و تَر ساری مخلوق کی بولی جانتے ہیں، حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) حاجت رَوا، مشکل کُشا ہیں۔ یہ وہ مسئلہ ہے جسے جانور بھی مانتے ہیں۔[2]

آیئے! اب ہم جانوروں سے مُتَعَلِّق اِمدادِ مصطفےٰ کے دو ایمان اَفروز روحانی واقعات سنتی ہیں: چنانچہ

ہَرنی کی فریاد

حضرت سَیِّدُنا زَید بن اَرْقَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ مدینے کی گلیوں سے گزر رہا تھا، ہمارا گزر ایک اَعرابی کے خیمے کے پاس سے ہوا جس کے ساتھ ایک ہَرنی بھی بندھی ہوئی تھی۔ ہَرنی

1 ... مرآۃ المناجیح، ۸/۳۸

2 ... مرآۃ المناجیح، ۸ ۲۳۹

www.dawateislami.net

(Female Deer) نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ خیمے والا اَعرابی مجھے شِکار کر کے لے آیا ہے حالانکہ میرے دو(2) بچے جنگل میں موجود ہیں، یہ مجھے چھوڑتا نہیں کہ جنگل میں اپنے بچوں کو دودھ پِلا آؤں۔ ہَرنی کی فریاد سُن کر آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر میں تجھے چھوڑ دوں تو کیا پلٹ کر واپس آجائے گی؟ عرض کی: جی ہاں! اگر میں ایسا نہ کروں تو اللہ پاک مجھے (ناجائز) ٹیکس وُصول کرنے والے کا سا عذاب دے۔ تو حُضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے چھوڑ دیا، وہ بڑی تیزی و بے قراری سے جنگل کی طرف چلی گئی ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہ خوشی خوشی واپس آگئی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے خیمے کے ساتھ باندھ دیا۔ اتنے میں وہ اَعرابی بھی پانی کا مشکیزہ اُٹھائے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گیا۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس سے فرمایا: کیا یہ ہَرنی ہمیں بیچو گے؟ اُس نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ بطورِ ہَدِیَّہ پیشِ خدمت ہے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہَرنی کو آزاد فرما دیا۔ حضرت سَیِّدُنا زَید بن اَرقم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! میں نے اُس ہَرنی کو دیکھا کہ وہ جنگل (Jungle) میں تسبیح اور کلمۂ طَیِّبہ پڑھتی ہوئی جا رہی تھی۔ (1)

اُونٹ کی فریاد

حضرت سَیِّدُنا یعلیٰ بن مُرّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک دن ہم حُضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ سفر پر جا رہے تھے، اچانک ہمارا گزر ایک ایسے اُونٹ کے پاس

1 ... دلائل النبوۃ، باب ماجاء فی کلام الظبیۃ... الخ، ۶/۳۵

www.dawateislami.net

سے ہوا جس پر پانی کی مشکیزیں لادی جا رہی تھیں، جب اُونٹ نے حُضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھا تو وہ بِلْبِلانے (آوازیں نکالنے) لگا اور اپنی گردن کو جُھکا لیا، حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: اِس اُونٹ کا مالک کہاں ہے؟ (اتنے میں) وہ آ گیا، حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم اِسے میرے ہاتھ بیچ دو، اُس نے کہا بلکہ یہ میں آپ کو تحفۃً پیش کرتا ہوں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بلکہ اِسے بیچ دو، اُس نے کہا، بلکہ تحفۃً پیش کیا، البتہ وہ ایسے گھرانے کا ہے جس کا ذریعۂ روزگار اِس کے سوا اور کوئی نہیں، حُضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بہر حال جب تم نے اِس کا مُعاملہ ذِکْر کر ہی دیا ہے تو سُنو! اِس نے کام زیادہ لینے اور چارہ کم دینے کی شکایت کی ہے لہٰذا اِس کے ساتھ اچھا سُلوک کیا کرو۔[1]

اپنے مولیٰ کی ہے بس شانِ عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدے میں گِرا کرتے ہیں
ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اِسی دَر پر شُتُرانِ ناشاد گلۂ رَنج و عنا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۲-۱۱۳)

کلامِ رضا کی وضاحت: پہلے دو مِصرعوں کا مطلب یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں تو چڑیاں بھی آ کر فریاد کرتی ہیں، ہَرنی مدد طلب کرتی ہے جبکہ اُونٹ بُھوک و غم کی کہانی سُناتے ہیں۔ تیسرے اور چوتھے مِصرعے کا مطلب یہ ہے کہ

1 ... دلائل النبوۃ، ذکر المعجزات الثلاث التی شھدن ... الخ، ۲۳/۶

www.dawateislami.net

ہمارے آقا و مولیٰ، مکے مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری شان تو دیکھو! جانور اُن کا احترام کرتے ہیں، پتھر ادب سے سلام کرتے ہیں اور درخت اُنہیں سجدہ کرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوشبو کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے خوشبو لگانے کے بارے میں چند مدنی پھول بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں:

پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: مجھے تمہاری دنیا میں سے تین(3) چیزیں محبوب ہیں: خوشبو، عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز بنائی گئی۔ [1] (2) فرمایا: چار (4) چیزیں نبیوں کی سنّت میں داخل ہیں: نکاح، مسواک، حیا اور خوشبو لگانا۔ [2] ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خوشبو کا تحفہ رَد (نا منظور) نہیں فرماتے (تھے)۔ [3] ❁ نَماز میں ربِّ کریم سے مُناجات (اللہ پاک کی تعریف اور اپنی عاجزی کا اِظہار) ہے تو اِس کے لئے زینت (خوبصورتی اِختیار) کرنا، عطر لگانا مستحب ہے۔ [4] ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ عمدہ خوشبو استعمال کرتے اور اِسی کی دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے (تھے)۔ [5] ❁ نا خوشگوار بو یعنی بد بو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نا پسند

1... نسائی، کتاب عشرۃ النسآء، باب حب النسآء، ص ۲۴۴، حدیث: ۳۹۴۵

2... مشکاۃ، کتاب الطھارۃ، باب السواک، ۱/۸۸، حدیث: ۳۸۲

3... سنتیں اور آداب، ص ۸۵

4... نیکی کی دعوت، ص ۲۰۷

5... سنتیں اور آداب، ص ۸۳

www.dawateislami.net

فرماتے (تھے)۔ [1] ✤عورتوں کے لئے مہک کی ممانعت اُس صورت میں ہے جبکہ وہ خوشبو اجنبی مَردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خوشبو خاوند (شوہر) یا اولاد، ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔ [2] ✤اسلامی بہنوں کو ایسی خوشبو نہیں لگانی چاہیے جس کی خوشبو اُڑ کر غیر مَردوں تک پہنچ جائے۔ [3] ✤ارشاد فرمایا: عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی بدکاری کرنے والی ہے۔ [4] ✤سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "مُشْک" (خوشبو دار کالے رنگ کا مادہ جو ایک قسم کے ہرن کی ناف سے نکلتا ہے) سرِ اقدس کے مُقدّس بالوں اور داڑھی مبارک میں لگاتے (تھے)۔ [5] ✤ایئر فریشنر کے اِستعمال سے اِجتناب کرنا (بچنا) چاہیے۔ [6]

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سنتیں اور آداب**" هَدِیَّةً طلب کیجئے اور بغور اِس کا مطالعہ فرمایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... سنتیں اور آداب، ص۸۳

2 ... سنتیں اور آداب، ص۸۵

3 ... سنتیں اور آداب، ص۸۶

4 ... ترمذی، کتاب الادب، باب ما جآء فی کراھیۃ خروج المرأۃ متعطرۃ، ۴/۳۶۱، حدیث: ۲۷۹۵

5 ... سنتیں اور آداب، ص۸۳

6 ... سنتیں اور آداب، ص۸۴

www.dawateislami.net

بیان:16 ہر بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مَرتبہ دُرودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر دس(10) رَحمتیں اُتارے گا، اُس کے دس (10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس(10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس(10) گناہ مٹادے گا۔ (1)

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فضول

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ... سنن کبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم... الخ، باب ثواب الصلاۃ... الخ، ۶/۲۱، حدیث: ۹۸۹۲

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کیئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج کے بیان میں ہم **"انبیائے کرام کی نیکی کی دعوت کے واقعات"** کے بارے میں سُنیں گی۔ جس میں ہم سُنیں گی کہ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم کو کتنے عرصے تک دین کی دعوت دیتے رہے اور آپ کی قوم آپ کے ساتھ کیا سُلوک کرتی تھی، اِس کے ساتھ ساتھ یہ بھی سُنیں گی کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے کس طرح بہترین حکمتِ عَمَلی سے ملکۂ سبا کو دین کی دعوت دی اور وہ کیسے اپنی قوم کے ساتھ آپ پر ایمان لائی۔ اِس کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی سُنیں گی کہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دین کی دعوت دینے پر کتنا ستایا گیا اور آپ نے اُن ستانے والوں کے ساتھ کیا سُلوک کیا۔ اِس کے ساتھ ساتھ مزید کئی

www.dawateislami.net

نکات بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! سب سے پہلے اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام اور آپ کی نیکی کی دعوت کے بارے میں سنتی ہیں، چنانچہ

حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام اور نیکی کی دعوت

حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام حضرت اِدریس عَلَیْہِ السَّلَام کے پَڑپوتے ہیں۔ چالیس(40) یا پچاس(50) سال کی عُمر میں آپ نے نبوّت کا اِعلان فرمایا۔[1] نو سو پچاس(950) سال تک اپنی قوم کو دعوت دیتے رہے۔[2] آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کے لوگوں کو بُرائیوں سے روکا، اُنہیں تقویٰ اِختیار کرنے اور باطل معبودوں کو چھوڑ کر صِرْف معبودِ حقیقی کی عبادت کرنے کا حکم دیا۔[3] آپ عَلَیْہِ السَّلَام ایک لمبا عرصہ اپنی قوم کو تبلیغ فرماتے رہے۔[4] اور تبلیغ (نیکی کی دعوت) کے لیے آپ نے ہر طریقہ اِستعمال کیا لیکن صِرْف چند خوش نصیب ہی آپ پر ایمان لائے۔ لوگوں کی اکثریت حق سُننے اور ماننے کو تیار نہ تھی۔[5] اُلٹا وہ بد نصیب لوگ طرح طرح سے آپ کی تحقیر کرتے اور طرح طرح کی تکلیفوں سے آپ کو ستاتے۔ یہاں تک کہ کئی بار اُن ظالموں نے آپ کو اِس قدر مارا کہ آپ بے ہوش ہو گئے اور لوگوں نے آپ کو مُردہ

1 ... صراط الجنان، ۳/ ۳۴۷ ماخوذا

2 ... صراط الجنان، ۴/ ۴۲۵

3 ... پ۲۹، نوح: ۲، ۳ مفهوما

4 ... پ۲۰، العنکبوت: ۱۴ مفهوما

5 ... پ۱۲، هود: ۴۰ ملخصا

www.dawateislami.net

خیال کر کے کپڑوں میں لپیٹ کر مکان میں ڈال دیا۔ جب آپ ہوش میں آئے تو پھر مکان سے نکل کر دین کی تبلیغ فرمانے لگے۔ اِسی طرح وہ ظالم بار ہا آپ کا گلا گھونٹتے رہے یہاں تک کہ آپ کا دم گھٹنے لگا اور آپ بے ہوش ہو جاتے مگر اُن تکلیفوں اور مصیبتوں پر بھی آپ یہی دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے میرے پَروَرْدَگار! تُو میری قوم کو بخش دے اور ہدایت عطا فرما کیونکہ یہ مجھ کو نہیں جانتے، نو سو(900) سال سے زائد عرصہ گزر گیا اور آپ نیکی کی دعوت دیتے رہے مگر قوم اپنی سَرکشی سے باز نہ آئی تو حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی کوشش اور قوم کی ہٹ دھرمی کے بارے میں عرض کی اور اُن کی تباہی و بربادی کی دعا کی۔ اللہ پاک نے اُن کی قوم کے نافرمانوں پر طوفان(Storm) کا عذاب بھیجا اور وہ لوگ ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔ قرآنِ پاک میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی تبلیغ (نیکی کی دعوت) کے واقعات کو مختلف جگہ کافی تفصیل سے بیان فرمایا گیا ہے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں سے حضرت سَیِّدُنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام نے دورانِ تبلیغ کتنی تکلیفیں برداشت فرمائیں لیکن پھر بھی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے اَہم فریضے کو نہیں چھوڑا۔ یہ حقیقت ہے کہ نیکی کی دعوت دینے والوں کو بڑی مصیبتوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر جب کوئی اِس راہ میں مستقل مزاجی سے ثابت قدم رہتے ہوئے صَبر وتَحَمُّل کے ساتھ اِس اَہم فریضے کو انجام دے تو اللہ پاک غیب سے اُس کی کامیابی(Success) کا سامان پیدا فرما دیتا ہے۔ وہ ربِّ کریم دلوں کو بدلنے

---

1 ... عجائب القرآن، ص ۱۱۳ ملخصا

www.dawateislami.net

والا اور ہدایت دینے والا ہے۔ وہ ربِّ کریم ایک لمحے میں لوگوں کے دلوں کو بدل دیتا ہے اور اُن کے دلوں میں ہدایت کا نور پیدا فرما دیتا ہے۔ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوموں کو نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے اُنہیں ربّ کے ایک ہونے کا یقین دلایا اور باطل معبودوں کو پوجنے کے بجائے اللہ پاک کی عبادت کی طرف بُلایا تو اُن میں سے کچھ لوگ اُن پر ایمان لاتے اور اکثر اُن کی دعوت قبول کرنے سے اِنکار کر دیتے مگر اُن انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی اپنی کوشش جاری رکھتے ہوئے اِس فریضے کو نبھانے میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ آیئے! اب حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی نیکی کی دعوت کا واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی نیکی کی دعوت

جب فرعَون نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا تو اللہ پاک نے اپنے رسول حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو فرعَون کی طرف بھیجا۔[1] حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام دینِ حق کی دعوت دینے فرعَون کے محل (Palace) پہنچے، وہاں وہ اپنی قوم کے عزت دار لوگوں کے ساتھ موجود تھا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: اللہ پاک نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اور میں تمہارے پاس اُس کا پیغام لے کر آیا ہوں۔[2] فرعَون نے کہا: میں تو خود ہی خدا ہوں اور یہ بھی یاد رکھو! اگر تم نے اِنکار کیا تو میں تمہیں قید کر دوں گا۔[3] جب فرعَون نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی باتیں ماننے سے اِنکار کر

1 ... پ۱۵، طٰہٰ: ۴۴

2 ... تفسیر خازن، ۲/۱۲۴

3 ... پ۱۹، الشعراء: ۲۹ مفہوما

www.dawateislami.net

دیا اور اُنہیں قید کرنے کی دھمکی دی تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرعَون سے کہا: مجھے میرے ربِّ کریم نے معجزات عطا کئے ہیں۔ فرعَون نے کہا: ہمیں بھی دکھاؤ وہ معجزات کیا ہیں؟ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا عصا زمین پر پھینکا تو وہ بہت بڑا اژدہا بن گیا اور جب آپ نے اژدہے کو پکڑا تو دوبارہ عصا بن گیا۔ فرعَون نے کہا: اور بھی کچھ لائے ہو؟ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے ہاتھ کو گریبان میں ڈال کر نکالا تو ہاتھ سورج کی طرح چمکنے لگا۔[1] حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام جب اپنے معجزے دکھا چکے تو فرعون نے سرداروں سے کہا: یہ تو جادوگر ہے اور اپنے جادو کے زور پر تم سے تمہارا ملک چھیننا چاہتا ہے، مشورہ دو کہ اب کیا کریں؟[2] سرداروں نے اُسے شہروں سے جادوگروں کو بُلانے کا مشورہ دیا، جب تمام جادوگر جمع ہو گئے تو لوگوں میں میلے کا اعلان کر دیا گیا کہ سب لوگ میلے والے دن جمع ہو جائیں۔[3] جب میلے والے دن سب ایک جگہ جمع ہو گئے اور مقابلہ ہوا تو جادوگروں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے اپنی رسیاں اور لکڑیاں پھینک دیں، اُنہوں نے اپنے جادو کا اتنا زبردست مُظاہرہ کیا کہ دیکھنے والوں کو میدان میں سانپ ہی سانپ نظر آنے لگے۔[4] حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا عصا زمین پر پھینکا تو وہ بہت بڑا اژدہا بن گیا[5] اور

1...پ۱۹، الشعراء: ۲۹تا۳۳ملخصا

2...پ۱۹، الشعراء: ۳۴تا۳۵ملخصا

3...پ۱۹، الشعراء: ۳۶تا۳۹ملخصا

4...تفسیر خازن، ۲/۱۲۷

5...پ۱۹، الشعراء: ۳۲

www.dawateislami.net

تمام سانپوں(Snakes) کو کھا گیا۔[1] جادو گر یہ منظر دیکھ کر فوراً سجدے میں گر گئے اور مسلمان ہو گئے۔ کیونکہ اُنہیں یقین ہو گیا تھا کہ یہ جادو نہیں بلکہ معجزہ ہے۔[2] مگر فرعونی ظلم و ستم، اپنی نافرمانی اور کفر پر قائم رہے۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا! حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی تمام چیزوں کی پروا کئے بغیر دینِ حق کی دعوت دی اور اِس راہ میں دی گئی دھمکیاں بھی آپ کے مقصد کو ناکام نہ کر سکیں۔ آپ اِستقامت کے ساتھ نیکی کی دعوت اور تبلیغِ دین کا فریضہ سر انجام دیتے رہے۔ آپ کا یہ عمل ہمارے لئے بھی ایک بہترین مثال ہے کہ ہم بھی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِس مقصد کو اپنی زندگی کا ایک اہم مقصد سمجھیں۔ یاد رکھئے! زندگی میں قدم قدم پر آزمائشیں آتی ہیں، اللہ پاک اپنے بندوں کو کبھی مَرَض سے آزماتا ہے، تو کبھی جان و مال کی کمی سے اُن کا اِمتحان لیا جاتا ہے، کبھی دشمن کے خوف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تو کبھی کسی نقصان سے دو چار ہونا پڑتا ہے، کبھی مصیبتیں گھیر لیتی ہیں تو کبھی نِت نئے فتنے استقبال کرتے ہیں۔ یہ تو عام زندگی کی حالت ہے جبکہ راہِ دین اور تبلیغِ دین تو خُصوصیت سے ایسا راستہ ہے جس میں قدم قدم پر تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اِس میں آزمائشیں کئی گُنا بڑھ جاتی ہیں، اِسی سے کھرے اور کھوٹے میں پہچان ہوتی ہے، اِسی سے اللہ پاک کے فرمانبردار و نافرمان کے راستے جُدا ہوتے ہیں، اِس سے عشقِ حقیقی کے کھوکھلے نعرے

---

1 ... پ۱۹، الشعراء:۴۵

2 ... خازن، ۲/۱۲۷

3 ... تفسیر خازن، ۲/۳۰تا۳۲ ملتقطاً وملخصا

www.dawateislami.net

لگانے والوں اور حقیقت میں اِس کا دم بھرنے والوں میں فرق ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام پر اکثر قوم کا ایمان نہ لانا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا آگ میں ڈالا جانا، اپنے حقیقی بیٹے کو قربانی کیلئے پیش کرنا، حضرت اَیّوب عَلَیْہِ السَّلَام کا مختلف مصیبتوں کا سامنا کرنا، اُن کی اَولاد اور اَموال کو ختم کر دیا جانا، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا مِصر اور مَدْیَن کی طرف ہجرت کرنا، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ستایا جانا اور کئی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا شہید کیا جانا یہ سب آزمائشوں اور صَبْر ہی کی مثالیں ہیں۔ اِن مُقدَّس ہستیوں کی آزمائشیں اور صَبْر ہر مسلمان کے لئے ایک نمونے (Model) کی حیثیت رکھتی ہیں۔ لہٰذا ہر اسلامی بہن کو چاہئے کہ اُسے جب بھی کوئی مصیبت آئے اور وہ کسی تکلیف میں مبتلا ہو تو بے صَبْری کرنے، کسی کے سامنے اپنی پریشانی کا رونا رونے کے بجائے اللہ پاک کی ذات پر بھروسا رکھے اور صَبْر کا دامن تھامے رکھے۔

یاد رکھئے! بیماری اور پریشانی پر شِکوہ شکایت کرنے سے مصیبت دُور نہیں ہو جاتی بلکہ بے صَبْری کرنے سے صَبْر کا اَجر ضائع ہو جاتا ہے۔ بِلا ضرورت بیماری و مصیبت کا اِظہار کرنا بھی اچھی بات نہیں، چنانچہ

سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اُس نے اُسے چھپایا اور لوگوں سے اُس کی شکایت نہ کی تو اللہ پاک پر حق ہے کہ اُس کی مغفرت فرمادے۔ (1)

مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ تو بڑے رُتبہ والوں کی شان

---

1 ... معجم اوسط، ۱/۲۱۴، حدیث: ۷۳۷

www.dawateislami.net

ہے کہ (وہ) تکلیف کا بھی اُسی طرح اِستقبال کرتے ہیں جیسے راحت (آرام وسُکون) کا (اِستقبال کرتے ہیں) مگر ہم جیسے (لوگ) کم سے کم اِتنا تو کریں کہ (جب کوئی مصیبت یا تکلیف آئے تو) صَبر و اِستقلال سے کام لیں اور جَزع و فَزع (یعنی رونا پیٹنا) کر کے آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ (جانے) دیں۔ سب جانتے ہیں کہ بے صَبری سے آئی ہوئی مصیبت جاتی نہ رہے گی پھر اُس بڑے ثواب (جو مصیبتوں میں صَبر کرنے پر ملتا ہے اُس) سے محرومی دوہری (دُگنی) مصیبت ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی نیکی کی دعوت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! انبیائے کرام میں سے ایک حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام بھی ہیں۔ آیئے! ان کے بارے میں کچھ سنتی ہیں: چنانچہ منقول ہے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک سے دعا کی تھی کہ اُنہیں ایسی حکومت عطا کی جائے جو کسی اور کو نہ ملی ہو۔[2] ایسی بے مثل سلطنت (حکومت) کی دعا کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ سلطنت (Empire) بھی آپ کا مُعْجِزَہ ہو۔ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو تیرہ (13) سال کی عُمر میں سلطنت عطا کی گئی اور چالیس (40) سال تک آپ نے حکومت فرمائی۔[3] جِنّوں، انسانوں، پرندوں اور جانوروں سب پر آپ کی حکومت تھی اور آپ ہر ایک کی زبان جانتے تھے۔[4] آپ کے لشکر میں جنات اور

1 . . . بہارِ شریعت، ۱/۷۹۹ ملخصا

2 . . . پ۲۳، صٓ: ۳۵

3 . . . تفسیر خازن، ۳/۴۰۴، ۴۱۴

4 . . . تفسیر خازن، ۳/۴۰۴

www.dawateislami.net

جانوروں کی طرح پرندوں کا ایک دستہ بھی شامل ہوا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام مکّۂ مُکَرَّمَہ سے واپس آتے ہوئے یمن کے علاقے صنعا پہنچ کر ٹھہر گئے۔ پرندوں کے دستے میں موجود ہُدہُد نے اِس موقعے کو غنیمت جانا اور سیر کو نکل گیا۔ وہ اُڑتے اُڑتے ملکِ سبا کی ملکہ "بلقیس" کے باغ میں پہنچ گیا۔ وہاں اُسے ایک اور ہُدہُد نظر آیا۔ اُس ہُدہُد نے ملکہ بلقیس اور اُس کی سلطنت، لشکر اور تخت کے بارے میں بتایا اور بلقیس کی سلطنت کا نظارہ بھی کروایا اِس لیے اُسے کافی دیر ہو گئی۔[1] ہُدہُد کی ذِمّہ داری ہوتی تھی کہ جہاں بھی حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام ٹھہرا کرتے وہاں یہ پانی کی نشاندہی کرتا۔ کیونکہ وہ پانی کے قریب یا دور ہونے کے بارے میں جان لیتا تھا، جہاں اُسے پانی نظر آتا وہ اپنی چونچ سے اُس جگہ کو کھودنا شروع کر دیتا پھر جنات آتے اور اُس جگہ کو کھود کر پانی نکال لیتے تھے۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام جب اُس جگہ اُترے تو آپ کو پانی کی حاجت ہوئی۔ لشکر والوں نے پانی تلاش کیا لیکن اُنہیں نہ مِلا۔ ہُدہُد کو دیکھا گیا تاکہ وہ پانی کے بارے میں بتائے لیکن ہُدہُد موجود نہ تھا۔[2] جب ہُدہُد حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس سے تاخیر کا سبب پوچھا: اُس نے نہایت ادب سے عرض کی: میں ملکِ سبا کی خبر لایا ہوں، اُس ملک پر ایک عَورت حکومت کر رہی ہے، اُس کے پاس ہر وہ چیز ہے جو بادشاہوں کے شایانِ شان ہے اور اُس کے پاس ایک بہت بڑا اور عالیشان تخت بھی ہے۔ وہ عَورت اور اُس کی قوم شیطان کے بہکانے کی وجہ سے اللہ پاک کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتی ہے،

1 ... تفسیر معالم التنزیل، ۳/۳۵۳

2 ... تفسیر معالم التنزیل، ۳/۳۵۳ ملتقطا

www.dawateislami.net

حالانکہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں۔[1] جب ہُدہُد نے اپنی پوری بات سُنادی تو حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ہم (تمہارا امتحان لے کر) دیکھتے ہیں کہ تم نے سچ کہا ہے یا جھوٹ۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہُدہُد کو ایک خط (Letter) دیا اور کہا: میرا یہ خط لے جاؤ اور اُس پر پھینک دو۔ پھر دور ہٹ کر دیکھنا کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ ایک دن جب ملکہ بلقیس وزیروں اور درباریوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی، اتنے میں ہُدہُد آیا اور اُس نے خط ملکہ پر پھینک دیا۔ ملکہ نے خط اُٹھایا اور اُس پر لگی ہوئی مہر دیکھ کر وزیروں سے کہا: میرے پاس ایک بہت بڑے بادشاہ کا عزت والا خط آیا ہے۔ پھر اُس نے خط پڑھ کر سُنایا، اُس خط کا مضمون قرآنِ پاک میں بھی بیان فرمایا گیا ہے، چنانچہ پارہ 19 سُوْرَۃُ النَّمْل کی آیت نمبر 30 اور 31 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۳۰﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَ اْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾

ترجَمۂ کنزُالعرفان: بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا ہے۔ یہ کہ میرے مقابلے میں بلندی نہ چاہو اور میرے پاس فرمانبردار بنتے ہوئے حاضر ہو جاؤ۔ (پ ۱۹، النمل: ۳۰، ۳۱)

پھر ملکہ نے اپنے مُشیروں (Advisors) سے مشورہ کیا، طے یہ پایا کہ پہلے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف تحفہ بھیجا جائے۔ اِسی سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ بادشاہ ہیں یا نبی، اگر وہ صِرف بادشاہ ہیں تو تحفہ قَبول کر لیں گے اور اگر نبی ہیں تو قَبول نہیں کریں گے بلکہ وہ صِرف اِسی پر راضی ہوں گے کہ ہم اُن کے دین کی پیروی کریں۔ ایسے ہی ہوا یعنی حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے سارے تحفے واپس لوٹا دیئے اور نمائندے

---

1 . . . تفسیر معالم التنزیل، ۳/۳۵۴ ملتقطا

www.dawateislami.net

سے فرمایا: اگر ملکہ اور اُس کی قوم کے لوگ میرے پاس مسلمان ہو کر حاضر نہ ہوئے تو اُن کا انجام یہ ہو گا کہ ہم اُنہیں جنگ میں شکست دے کر وہاں سے نکال دیں گے۔ نمائندے نے آکر ملکہ بلقیس کو جب بتایا تو اُسے یقین ہو گیا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام صِرْف بادشاہ نہیں بلکہ اللہ پاک کے نبی بھی ہیں۔ پھر وہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات کرنے کے لیے ایک لشکر لے کر آپ کی طرف روانہ ہوئی۔ جب وہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دربار کے قریب پہنچی تو آپ نے اپنے درباریوں میں سے اپنے ایک وزیر حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے پلک جھپکنے سے پہلے اُس کا تخت منگوایا[1] اور اپنے خادموں کو حکم دیا کہ ملکہ کے تخت کی شکل وصورت کو تبدیل کر دیا جائے، تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ اپنے تخت کو پہچان پاتی ہے یا نہیں؟ جب ملکہ بلقیس حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دربار میں آئی تو اُس سے پوچھا گیا: کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ اُس نے جواب دیا: گویا یہ وہی ہے۔ اُسے بتایا گیا کہ یہ تیرا ہی تخت ہے۔ پھر اُسے کہا گیا: صحن میں آجاؤ، وہ صحن شفاف شیشے کا بنا ہوا تھا، اُس کے نیچے پانی جاری تھا، پانی میں مچھلیاں تیر رہی تھیں اور اُس صحن کے درمیان میں حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام اپنے تخت پر تشریف فرما تھے۔ ملکہ نے جب اُس صحن کو دیکھا تو وہ سمجھی کہ پانی بہہ رہا ہے، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس سے فرمایا: یہ پانی نہیں بلکہ یہ تو شیشہ سے بنا ہوا ایک صحن ہے۔ یہ سُن کر ملکہ بلقیس حیران رہ گئی اور اُس نے یقین کر لیا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا ملک اور حکومت اللہ پاک کی طرف سے ہے۔ جب حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اُسے دعوتِ اسلام دی تو اُس نے اللہ پاک کے ایک ہونے کا اِقرار کرتے ہوئے اسلام

---

1 ... تفسیر معالم التنزیل، ۳/ ۳۵۹، ۳۶۰، ملتقطا

www.dawateislami.net

قبول کر لیا اور سورج کی عبادت کو چھوڑ کر اللہ پاک کی عبادت کرنا شروع کر دی۔[1]

نیکی کی دعوت میں حکمتِ عَمَلی کی اَہمیت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا! کیسے دلکش انداز میں حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے غیر مسلموں تک دین کا پیغام پہنچایا۔ یقیناً یہ آپ کی حکمت سے بھرپور دعوت کا اثر تھا کہ اُن لوگوں نے اللہ کریم کے ایک ہونے کا اِقرار کرتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔ اِس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا! نیکی کی دعوت دینے میں ہمیشہ حکمت اور تدبیر (Strategy) کو مدِّ نظر رکھنا چاہیے، بسا اوقات حکمت اور سمجھداری بڑی بڑی رُکاوٹوں سے بچا لیتی ہے۔ اِس لیے موقع کی مناسبت سے حکمتِ عَمَلی اور پکی تدبیر سے بھی کام لینا چاہیے۔ خود قرآنِ پاک میں اِس کی ترغیب دلائی گئی ہے، چنانچہ پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل کی آیت نمبر 125 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُؕ (پ۱۴، النحل:۱۲۵)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بُلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور اُن سے اُس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔

تفسیرِ صراطُ الجنان میں اِس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: اِس آیت میں تین(3) طریقوں سے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کا حکم فرمایا: **(1) حکمت کے ساتھ** ۔ اِس سے وہ مضبوط دلیل مُراد ہے جو حق کو واضح اور شُبہات (یعنی وَسْوَسوں) کو زائل (ختم) کر دے۔ **(2) اچھی نصیحت کے ساتھ۔** اِس سے مُراد ترغیب و ترہیب

1 ... تفسیر معالم التنزیل، ۳/ ۳۶۱، ۳۶۰ ملتقطا

www.dawateislami.net

ہے یعنی کسی کام کو کرنے کی ترغیب دینا اور کوئی کام کرنے سے ڈرانا۔ **(3)** سب سے **اچھے طریقے سے بحث** کرنے کے ساتھ۔ اِس سے مُراد یہ ہے کہ اللہ پاک کی طرف اُس کی آیات اور دلائل سے بُلائیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس میں کوئی شک نہیں کہ اگر ہم قرآن کی بتائی ہوئی اِن تین(3) باتوں کو مدِّ نظر رکھنا شروع کر دیں تو ہماری دی ہوئی نیکی کی دعوت میں پہلے سے کئی گنا زیادہ اثر پیدا ہو سکتا ہے۔ آیئے! حکمتِ عَمَلی اور نرم گفتگو سے لبریز نیکی کی دعوت دینے کا ایک حیرت انگیز واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

میٹھے بول کی برکتیں

خُراسان کے ایک بُزرگ کو خواب میں حکم ہوا: ”تاتاری قوم میں اسلام کی دعوت پیش کرو!“ اُس وقت ہلاکو کا بیٹا تگودار اِقتِدار میں تھا۔ وہ بُزرگ سفر کر کے تگودار کے پاس تشریف لے آئے۔ سنّتوں کے پیکر چہرے پر داڑھی شریف سجائے مسلمان مُبَلِّغ کو دیکھ کر اُسے مَستی سوجھی اور کہنے لگا: ”میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچھے یا میرے کُتّے کی دم؟“ بات اگرچہ غُصّہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مُبَلِّغ تھے لہٰذا نہایت نرمی (اور حکمتِ عَمَلی) کے ساتھ فرمانے لگے: ”میں بھی اپنے خالِق و مالِک اللہ پاک کا کتّا ہوں، اگر جاں نثاری اور وفاداری سے اُسے خوش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو میں اچھا ورنہ آپ کے کُتّے کی دُم ہی مجھ سے اچھی“ تگودار نے اپنے ”زہریلے کانٹے“ کے جواب میں اُس با عمل مُبَلِّغ کی

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۱۲۵، ۵/ ۴۰۳ بتغیر

www.dawateislami.net

طرف سے ”خوشبو دار پھول“ پایا تو پانی پانی ہو گیا اور نرمی سے بولا: آپ میرے مہمان(Guest) ہیں! میرے ہی یہاں قِیام فرمایئے۔ چنانچِہ آپ اُس کے پاس مقیم ہو گئے۔ تگودار روزانہ رات آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اُسے نیکی کی دعوت پیش کرتے۔ آپ کی انفرادی کوشش نے تگودار کے دل میں انقلاب پیدا کر دیا! وُہی تگودار جو کل تک اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے تھا آج اسلام کا شیدائی بن چکا تھا۔ اُسی با عمل مُبَلِّغ کے ہاتھوں تگودار اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہو گیا اور اُس کا اسلامی نام احمد رکھا گیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُبَلِّغ کو کیسا ہونا چاہئے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً اگر تگودار کے کڑوے جملے پر وہ بُزرگ غصّے میں آ جاتے تو ہر گز یہ نتائج بر آمد نہ ہوتے۔ لہٰذا کوئی کتنا ہی غُصّہ دلائے ہمیں اپنی زبان کو قابو میں ہی رکھنا چاہیے کہ زبان جب بے قابو ہو جاتی ہے تو بعض اوقات بنے بنائے کھیل بھی بگاڑ کر رکھ دیتی ہے۔

اِس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نیکی کی دعوت دیتے ہوئے بسا اَوقات سخت لہجوں، کڑوے جملوں، خراب چہروں اور نیکی کی دعوت قَبول کرنے سے منہ موڑنے والیوں سے بھی سامنا کرنا پڑ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی صَبْر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہیے، دل بڑا کرنا چاہیے، ہمت اور حوصلے سے کام لینا چاہیے اور اِس عظیم

1 . . . غیبت کی تباہ کاریاں، ص۱۵۴ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

کام کی اَہمیت کو سمجھتے ہوئے اِخلاص کے ساتھ نیکی کی دعوت دینے پر ہی توجہ رکھنی چاہیے۔ یاد رکھئے! نیکی کی دعوت دینا ایسا بہترین کام ہے جس میں ناکامی کی کوئی وجہ تو ہو ہی نہیں سکتی۔ کیوں کہ اچھی نیت کی صورت میں نیکی کی دعوت دینے والی ثوابِ آخرت کی حق دار تو ہو ہی جاتی ہے، جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: کسی بزرگ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "نیکی کی دعوت" دینے والے مسلمان کو چاہیے کہ اپنے آپ کو صَبْر کا عادی بنائے اور اللہ پاک کی طرف سے نیکی کی دعوت کے (بدلے) ملنے والے ثواب پر یقین رکھے۔ جس کو ثواب کا کامِل یقین ہو اُس کو اِس مبارَک کام میں تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔[1] اسلامی بہنوں کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف کی وجہ سے نیکی کی دعوت دینے سے رُکنا نہیں چاہیے کہ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام نے تکالیف برداشت کرنے کے باوجود ساڑھے نو سو (950) سال تک تبلیغ فرمائی (یعنی نیکی کی دعوت دی۔) تبلیغِ دین (نیکی کی دعوت) کیلئے جُرأت اور ہمت کی ضرورت ہوتی ہے، بُزدل اور ڈرپوک انسان تبلیغ (نیکی کی دعوت) کا حق ادا نہیں کر سکتا۔[2] نیکی کی دعوت دینے کا مُعاملہ ہو یا بُرائی سے منع کرنے کا ہر صورت نرمی کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ نرمی کے جو فوائد ہیں وہ سختی سے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے۔

اِسی طرح یہ بات بھی ذہن نشین رکھئے کہ مُبَلِّغَہ کو ہر جگہ مُبَلِّغَہ ہی ہونا چاہیے، اُسے ہر وَقت ہر جگہ اپنا انداز سنتوں بھرا رکھنا چاہیے اور موقع کی مُناسبت سے

---

1 . . . احیاء العلوم، ۲ / ۴۱۰

2 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۱۱، یونس، تحت الآیۃ: ۷۱، ۴ / ۳۵۸ بتغیر

www.dawateislami.net

نیکی کی دعوت دینے میں شرم بھی نہیں کرنی چاہیے۔ ایک مُبَلِّغَہ کو کن اَوصاف سے مالا مال ہونا چاہیے، آیئے! سنتی ہیں:

مُبَلِّغَہ کے اَوصاف

❁ مُبَلِّغَہ ارکانِ اسلام کی پابند اور سنّتِ رسول کی حقیقی آئینہ دار ہو، کیونکہ زیورِ عِلْم کے ساتھ عمل کی قوّت دعوت کو زیادہ مُؤثِّر و کارآمد بناتی ہے۔ ❁ نیکی کی دعوت دیتے وقت خالص اللہ پاک کی رضا کی نیت پر دلی توجہ رہے، اِس عظیم کام کے بدلے میں کسی دُنیوی مال و جاہ یا نمود و نمائش کی طلب نہ ہو بلکہ صِرف بارگاہِ الٰہی سے اَجر و ثواب کی اُمّید رکھنے والی ہو۔ ❁ مُبَلِّغَہ اپنے عِلْم کی کثرت، زورِ بیان اور صلاحیت و قابلیت پر نہیں بلکہ اللہ پاک پر بھروسا کرنے والی ہو کہ وُہی ہدایت دینے والا ہے۔ ❁ مُبَلِّغَہ حُسنِ اخلاق کی پیکر اور نرمی کی عادی ہو۔ ❁ مُبَلِّغَہ کو کبھی راہِ خدا میں کوئی مشکل پیش آ جائے، کسی سخت کلام اسلامی بہن سے واسطہ پڑ جائے تو صَبْر کرنے والی ہو۔ ❁ مُبَلِّغَہ کیلئے ضروری ہے کہ حالات بھانپ کر اور موقع دیکھ کر اُس کے مطابق گفتگو کرے۔ ❁ مُبَلِّغَہ کو خود کسی بحث و تکرار میں نہیں اُلجھنا چاہیے۔ ❁ مُبَلِّغَہ کو چاہیے کہ ہمیشہ اللہ پاک کی رَحمت پر نظر رکھے اور مایوسی کو قریب بھی نہ آنے دے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا

1 . . . سرکار کا اندازِ تبلیغِ دین، ص ۲۰ تا ۲۴ ملخصاً بتغیر

www.dawateislami.net

یہ وہ بنیادی مقصد ہے جس کی تکمیل کے لیے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اِس کائنات میں تشریف لائے، قرآنِ پاک کی سورۂ انبیا میں حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت ابراہیم، حضرت لوط، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت نُوح، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت ایّوب، حضرت اسماعیل، حضرت اِدریس، حضرت ذُوالْکِفْل، حضرت یونس، حضرت زَکَرِیّا، حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات بیان فرمائے گئے۔ ان تمام واقعات کو بیان کرنے کے بعد فرمایا گیا: سب انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہی ایک مقصد تھا کہ وہ مخلوق کو اللہ پاک کی عبادت کی دعوت دیں۔[1] امامُ الانبیا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا عظیم منصب (Status) لے کر اِس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے۔ آج جہاں کہیں دین کی روشن کرنوں سے یہ زمانہ روشن ہو رہا ہے یہ سب ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دی ہوئی نیکی کی دعوت کا صدقہ ہے۔ آپ کی ہی مسلسل محنتوں اور کوششوں سے دین کا جھنڈا ہر سمت لہرایا۔ آیئے! آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیکی کی دعوت دینے کی ایک جھلک ملاحظہ کیجئے،

طائف میں نیکی کی دعوت

ابتدائے اسلام میں جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طائف والوں کو اسلام کی دعوت دینے کیلئے "طائف" کا سفر فرمایا تو حضرت سَیِّدُنا زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ طائف میں بڑے بڑے مالدار لوگ رہتے تھے۔ اِن

1 . . . تفسیر صراط الجنان، ۶/ ۲۷۷ ملخصا

www.dawateislami.net

میں "عَمرو" کا خاندان تمام قبائل کا سردار شُمار کیا جاتا تھا۔ یہ لوگ تین(3) بھائی تھے: (1)اِبْنِ عَبْدِیَالِیل۔ (2)مسعود اور(3)حبیب۔ حُضورِ پاک عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام اِن تینوں کے پاس تشریف لے گئے اور اسلام کی دعوت دی۔ اِن تینوں نے اسلام قبول نہیں کیا بلکہ انتہائی گستاخانہ جواب دیا۔ اِن بد نصیبوں نے اِسی پر بس نہیں کیا بلکہ طائف کے شریروں کو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ بُرا سُلوک کرنے پر اُبھارا۔ چنانچہ اِن شریروں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ہر طرف سے حملہ کر دیا اور آپ پر پتھر برسانے لگے، یہاں تک کہ آپ کا جسمِ نازنین زخموں سے لہولہان ہو گیا۔ نَعْلَینِ مبارَک خون سے بھر گئیں۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ زخموں سے بے تاب ہو کر بیٹھ جاتے تو یہ ظالم انتہائی بے دردی کے ساتھ آپ کا بازو پکڑ کر اُٹھاتے اور جب آپ چلنے لگتے تو پھر آپ پر پتھروں کی بارش کرتے اور ساتھ ساتھ طعنہ زَنی کرتے، گالیاں دیتے، تالیاں بجاتے، ہنسی اُڑاتے۔

حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دوڑ دوڑ کر حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر آنے والے پتھروں کو اپنے بدن پر لیتے تھے اور حُضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بچاتے تھے، یہاں تک کہ وہ بھی خون میں نہا گئے اور زخموں سے نڈھال ہو گئے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انگور کے ایک باغ میں پناہ لی۔[1]

جنگِ اُحد سے بھی سخت دن

اِس سفر کے لمبے عرصے بعد ایک مرتبہ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا: یَارَسُولَ اللّٰہ صَلَّ

۱... مواھب لدنیہ، ھجرتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۱۳۷، ۱۳۶

www.dawateislami.net

اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آپ پر گزرا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: ہاں اے عائشہ! وہ دن میرے لئے جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت تھا، جب میں نے طائف میں وہاں کے ایک سردار "اِبْنِ عَبْدِ یَالِیْل" کو اسلام کی دعوت دی۔ اُس نے دعوتِ اسلام کو حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا اور طائف والوں نے مجھ پر پتھراؤ کیا۔ میں اِس رَنج و غم میں سَر جھکائے چلتا رہا، یہاں تک کہ مقامِ "قَرْنُ الثَّعالِب" میں پہنچ کر میرے ہوش و حواس بحال ہوئے۔ وہاں پہنچ کر جب میں نے سَر اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بدلی (بادل کا چھوٹا سا ٹکڑا) مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے، اُس بادل میں سے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام نے مجھے آواز دی اور کہا: اللہ پاک نے آپ کی قوم کا قول اور اُن کا جواب سن لیا اور اب آپ کی خدمت میں پہاڑوں کا فرشتہ حاضر ہے تاکہ وہ آپ کے حکم کی تعمیل کرے۔ حُضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے: پہاڑوں کا فرشتہ مجھے سلام کر کے عرض کرنے لگا: اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں "اَخْشَبَیْن" (اَبُوقُبَیْس اور قُعَیْقِعان) دونوں پہاڑوں کو اِن پر اُلٹ دوں تو میں اُلٹ دیتا ہوں۔ یہ سُن کر حُضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جواب دیا: نہیں، بلکہ میں اُمید کرتا ہوں کہ اللہ پاک اِن کی نسلوں سے اپنے ایسے بندوں کو پیدا فرمائے گا جو صِرْف اللہ پاک کی ہی عبادت کریں گے اور شِرْک نہیں کریں گے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم اٰمین... الخ، ۲/۳۸۶، حدیث: ۳۲۳۱

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس واقعے سے جہاں سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نیکی کی دعوت دینے کا عظیم جذبہ ظاہر ہو رہا ہے۔ وہیں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوّتِ برداشت اور معاف کرنا بھی ظاہر ہو رہا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مکمل زندگی صَبْر و تَحَمُّل سے بھری ہوئی ہے، ظالموں نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے، پتھر برسائے، راہ میں کانٹے بچھائے، ڈرایا، دھمکایا، قتل کی سازشیں کیں مگر کائنات کے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی کوئی انتقامی کاروائی نہ کی، خود بھی صَبْر سے کام لیا اور رہتی دنیا تک اپنے ماننے والوں کو بھی مصیبتوں میں صَبْر کی تلقین ارشاد فرمائی، چنانچہ

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے: جسے کوئی مصیبت پہنچے اُسے چاہیے کہ اپنی مصیبت کے مقابلے میں میری مصیبت یاد کرے بے شک وہ سب مصیبتوں سے بڑھ کر ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! اِنفرادی زندگی ہو یا اِجتماعی، گھریلو ہو یا سماجی، صَبْر کے بغیر زندگی کی کتاب نامکمل رہتی ہے۔ آج ضرورت اِس چیز کی ہے کہ ہم ہر وقت صبر کی سُواری پر سُوار رہیں، مصیبتوں، پریشانیوں، بے جا مخالفتوں اور غموں کا سامنا ہوتا ہی رہے گا، صَبْر اِن تمام چیزوں کا بہترین جواب ہے۔ اللہ پاک ہمیں صَبْر کی دولت عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے

۱... جامع کبیر، ۹۸/۷، حدیث: ۲۱۳۴۶

www.dawateislami.net

سنّت کی فضیلت، چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔

شہنشاہِ نُبُوَّت، مصطفےٰ جانِ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

زُلفوں اور سر کے بالوں وغیرہ کی سنّتیں اور آداب

آیئے! اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے سر کے بالوں وغیرہ کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: ❁ عَورت کا سَر مُنڈوانا حرام ہے۔ (2) ❁ عَورت کو سر کے بال کٹوانا ناجائز و گناہ ہے اور اُس پر لعنت آئی۔ شوہر نے ایسا کرنے کو کہا جب بھی یہی حکم ہے کہ عَورت ایسا کرنے میں گنہگار ہو گی کیونکہ شریعت کی نافرمانی کرنے میں کسی (یعنی ماں باپ یا شوہر وغیرہ) کا کہنا نہیں مانا جائے گا۔ (3) ❁ چھوٹی بچیوں کے بال مردانہ طرز پر نہ کٹوایئے، بچپن ہی سے اِن کو لمبے بال رکھنے کا ذہن دیجئے۔ ❁ بعض لوگ سیدھی یا اُلٹی جانب مانگ نکالتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے۔ ❁ سنّت یہ ہے کہ بیچ میں مانگ نکالی جائے۔ ❁ آج کل قینچی یا مشین کے ذریعے بالوں کو مخصوص طرز پر کاٹ کر کہیں بڑے تو کہیں چھوٹے کر دیئے جاتے ہیں، ایسے بال رکھنا سنّت نہیں۔ ❁ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس کے بال ہوں وہ اُن کا اِکرام کرے۔ (4) یعنی اُن کو دھوئے، تیل لگائے اور کنگھا کرے۔

1... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۶۶۴ ملخصا

3... بہارِ شریعت، ۳/ ۵۸۸، حصہ: ۱۶

4... ابوداود، کتاب الترجل، باب فی اصلاح الشعر، ۴/ ۱۰۳، حدیث: ۴۱۶۳

www.dawateislami.net

❁ سر میں مہندی لگا کر سونا نہیں چاہئے۔ ایک حکیم کا کہنا ہے: اِس طرح مہندی لگا کر سو جانے سے سر وغیرہ کی گرمی آنکھوں میں اُتر آتی ہے جو بینائی کے لئے نقصان دِہ ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"163 مدنی پھول"** اور **"101 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اِن کا مطالعہ فرمایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بیان:17 ہر شُبہے بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرودِ پاک کی فضیلت

حُضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ نور بار ہے: زَیِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّكُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔ (1)

ذِکر و دُرود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے میری فُضول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ“ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ... جامع صغیر، ص۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰

2 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج کے اِس ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں ہم **"سرکارِ بغداد، حُضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے خاندان"** کی شان و عظمت مثلاً غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والِدَین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِما کا تقویٰ، نانا جان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے حالات، آپ کی پھوپھی جان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کی کرامت اور اِس کے علاوہ کچھ مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ اللہ کرے! ہم سارا بیان توجہ اور دلجمعی کے ساتھ سُننے کی سعادت حاصل کرلیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سرکارِ بغداد، حُضورِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نہایت عالیشان گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ کا خاندان زُہد و تقویٰ کی وجہ سے

www.dawateislami.net

بہت مشہور تھا۔ آپ کی والدہ کا نام **"فاطمہ بنتِ شیخ عبدُ اللہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا"** والِدہ کی کُنْیَت **"اُمُّ الْخَیْر"** جبکہ لقب **"اَمَۃُ الْجَبَّار** (اللہ پاک کی کنیز)" تھا۔[1] آپ کے والدِ گرامی کا نامِ مبارک **"سیّد موسیٰ"** کُنْیَت **"ابو صالح"** جبکہ لقب **"جنگی دوست"** ہے۔ حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ والد کی نسبت سے حَسَنی (اور والِدۂ ماجدہ کی طرف سے حُسینی سَیِّد) ہیں۔ آپ کے والدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے وقْت کے مشہورِ زمانہ اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے تھے۔[2]

اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خاندانِ غوثِ پاک کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مُکَرَّم شہا تیرے سارے کے سارے ہیں آباء و اَجداد یا غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۵۵)

آیئے! سب سے پہلے حُضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والِدَین کریمَیْن کے تقویٰ و پرہیز گاری سے مُتَعَلِّق ایک دلچسپ واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

والِدَینِ غوثِ پاک کا تقویٰ

منقول ہے: حضرت ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دریا کے کنارے بیٹھے تھے کہ ایک سیب (Apple) بہتا ہوا آیا، آپ نے اُسے کھا لیا۔ سیب کھانے کے بعد آپ پر خوفِ خُدا کا غلَبہ ہوا اور آپ اِس طرح غور و فکر کرنے لگے کہ نہ جانے یہ سیب کس کا تھا؟ اور کیا اِس طرح نامعلوم سیب کھانا میرے لئے حلال ہو سکتا

1 . . . سیرت غوث اعظم، ص۷۲ ملخصا

2 . . . غوثِ پاک کے حالات، ص۱۶

www.dawateislami.net

ہے؟ یہ خیال پیدا ہوتے ہی آپ اپنا قصور معاف کروانے کیلئے سیب کے مالک کی تلاش میں دریا کے کنارے کنارے چل دیئے۔ ایک لمبا سفر کرنے کے بعد آپ کو دریا کے قریب ایک نہایت عظیمُ الشّان عمارت نظر آئی، جس میں سیب کا ایک بہت بڑا درخت لگا ہوا تھا، جس کی شاخوں پر پکے ہوئے سیب لگے ہوئے تھے اور سیبوں سے بھری یہ شاخیں پانی پر پھیلی ہوئی تھیں۔ آپ کو یقین ہو گیا کہ جو سیب میں نے کھایا تھا، وہ اِسی درخت کا ہے، چنانچہ آپ نے لوگوں سے اُس درخت کے مالک کے بارے میں پوچھا تو پتہ چلا کہ اُس باغ کے مالک تو اپنے زمانے کے مشہور عابد وزاہد حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔

غوثِ پاک کے نانا جان کا تعارف

یاد رہے! حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیلان شریف کے بُزرگوں میں سے تھے، جو نہایت مُتَّقِی و پرہیز گار اور باکمال ولی تھے۔

سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ صَومَعِی کا مقام و مرتبہ

حضرت علامہ شیخ ابو محمد اَلدَّار بانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت عَبْدُ اللہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دعائیں بہت جلد قبول ہو جاتی تھیں۔ آپ کا مقام و مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں اتنا بلند و بالا تھا کہ اگر آپ کسی سے (کسی شرعی وجہ کے سبب کبھی) ناراض ہو جاتے تو اللہ کریم اُس سے بدلہ لیتا اور جس سے آپ خوش ہو جاتے تو اللہ پاک اُس کو اِنعام و اِکرام سے نوازتا۔ آپ جسمانی کمزوری کے باوجود بھی کثرت سے نوافل ادا فرماتے اور ذِکْر و اَذکار میں مشغول رہتے تھے۔ اللہ پاک کی عطا سے

www.dawateislami.net

آپ اکثر غیب کی خبریں بتا دیا کرتے تھے اور جیسا آپ نے فرمایا ہوتا حقیقت میں بھی ویسا ہی ہو جایا کرتا تھا، بِلا شُبہ یہ آپ کی ایک شاندار کرامت تھی۔[1]

بہر حال جب حضرت سَیِّدُنا ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو باغ کے مالِک حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ صَومَعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے متعلق عِلْم ہو گیا تو آپ بغیر کسی تاخیر کے اُن کی خدمتِ با بَرکت میں حاضر ہو گئے اور سارا ماجرا عَرض کرنے کے بعد اُن سے معافی چاہی۔ حضرت عبدُ اللہ صَومَعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ چونکہ ولایت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے، لہٰذا آپ سمجھ گئے کہ یہ شخص اللہ کریم کے مقبول بندوں میں سے ایک بندہ ہے، جبھی تو اپنا قصور معاف کروانے کی خاطر اتنا لمبا سفر کر کے یہاں تک آیا ہے: چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ صَومَعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے آپ کی بات سُن کر فرمایا: بارہ (12) سال ہماری خدمت میں رہو گے تب ہی معافی ملے گی، قربان جایئے! حضرت سَیِّدُنا ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پر جنہوں نے بغیر کسی بحث و تکرار کئے اِس شرط کو بخُوشی منظور فرما لیا اور بارہ(12) سال تک اُن کی صحبتِ با برکت میں رہ کر اُن کی خدمت کرتے رہے۔ جب 12 سال پورے ہو گئے تو اگلا امتحان آپ کا استقبال کرنے کے لئے تیار تھا اور اِس دفعہ کا امتحان شاید پچھلے امتحان سے عجیب اور سخت تھا، وہ یہ کہ ولیِ کامل حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ صَومَعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے آپ سے فرمایا: ایک خِدمت اور بھی ہے اور وہ یہ کہ میری ایک لڑکی ہے، جس میں چار (4) عیب ہیں: (1) آنکھوں سے اندھی ہے، (2) کانوں سے بہری ہے، (3) ہاتھوں سے

---

1 ... بهجة الاسرار، ذكر نسبه وصفته، ص ۱۷۲ ملخصا

www.dawateislami.net

معذور ہے اور (4) پاؤں سے لنگڑی ہے، تمہیں اُس سے نکاح بھی کرنا ہو گا اور دو (2) سال تک مزید میری خدمت بھی کرنی ہو گی، اِس کے بعد جہاں تمہارا جی چاہے چلے جانا۔ حضرت سَیِّدُنا ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ چونکہ اسلامی تعلیمات سے آگاہ، خوفِ خُدا کے پیکر اور بہترین سوچ رکھنے والے تھے، لہٰذا آپ نے اِس شرط کو بھی قَبول فرما لیا۔ اب آپ کا دوسرا امتحان بھی شروع ہو گیا، حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللّٰہ صَومَعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی شہزادی کا نکاح آپ سے کر دیا، نکاح کے بعد جیسے ہی اپنی زوجہ سے آپ کا سامنا ہوا تو آپ ایک عجیب سی کشمکش میں مبتلا ہو گئے کیونکہ نگاہوں کے سامنے جو منظر دکھائی دے رہا تھا وہ بتائی گئی صورتِ حال کے بالکل ہی اُلٹ (Opposite) تھا، کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کی زوجۂ محترمہ کے تو تمام ہی اَعضا صحیح سلامت ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر آپ اپنی نئی نویلی دلہن کے قریب تک نہ گئے بلکہ وہیں سے واپس پلٹ آئے اور حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللّٰہ صَومَعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے ماجرا بیان کیا۔ اُنہوں نے فرمایا: پریشان ہونے کی ضرورت نہیں! تمہاری زَوجہ وہی ہے جسے تم ابھی ابھی دیکھ کر آ رہے ہو، بات دراصل یہ ہے کہ میں نے اپنی لڑکی کی جو جو باتیں تم سے بیان کی تھیں وہ سب کی سب اُس میں موجود ہیں، "وہ آنکھوں سے اندھی ہے" اِس سے میری مُراد یہ تھی کہ **"نامَحرم کیلئے اُس کی آنکھیں اندھی ہیں"**، "کانوں سے بہری ہے" اِس سے میری مُراد یہ تھی کہ **"ناحق بات سُننے کیلئے اُس کے کان بہرے ہیں"**، "ہاتھوں سے معذور ہے" اِس سے میری مُراد یہ تھی کہ **"غیر مردوں کو چھونے کیلئے اُس کے ہاتھ معذور ہیں"** اور "پاؤں سے معذور ہے" اِس سے میری مراد یہ تھی کہ **"اپنے شوہر کے حکم کے خلاف قدم اُٹھانے کیلئے اُس کے پاؤں لنگڑے**

www.dawateislami.net

ہیں" جب آپ نے حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ صَومَعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زبانی اپنی نئی نویلی دلہن کے متعلق وضاحتیں سُنیں تو آپ کے دل کو قرار آ گیا، آپ کے دل میں اپنی زَوجہ کی اَہمیّت اُجاگر ہو گئی اور اللہ پاک کے فضل و کرم سے آپ کو اپنے زمانے کے زبردست ولی کی بہت سی اچھی خوبیوں سے آراستہ خوبصورت اور خوب سیرت بیٹی کا شوہر بننے کا شرف نصیب ہوا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا: اللہ پاک کے نیک بندے، بندوں کے حقوق کے معاملے میں انتہائی حُسّاس ہوتے ہیں، اللہ پاک کے نیک بندے خوفِ خُدا والے ہوتے ہیں، اللہ پاک کے نیک بندے فکرِ آخرت کی نعمت سے مالا مال ہوتے ہیں، اللہ پاک کے نیک بندے ایک گم نام سیب کھانے کے بارے میں بھی اپنا مُحَاسَبہ کرتے ہیں، اللہ پاک کے نیک بندے اپنے قصور کو معاف کرانے کی خاطر بڑے جتن کرتے ہیں۔ اب ذرا ہم اپنا احتساب کریں کہ کیا ہمارے اندر بھی یہ خوبیاں پائی جاتی ہیں؟ کیا ہم بھی دوسروں کے حقوق پورے طور پر ادا کرتی ہیں؟ کیا ہمارے دل بھی خوفِ خُدا سے سرشار ہیں؟ کیا ہم بھی اپنے اعمال کا محاسبہ کرتی ہیں؟ کیا ہم بھی اپنے قصور معاف کروانے کے لئے کوششیں کرتی ہیں؟ افسوس! آج کل حقوق العباد کا ذرا بھی خیال نہیں رکھا جاتا، ہماری ذات سے کس کو تکلیف پہنچ رہی ہے، کس کی حق تلفی ہو رہی ہے اس طرف ذرا بھی توجہ نہیں دی جاتی، اللہ پاک ہمیں حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی ادا

---

1 . . . سیرتِ غوثِ اعظم، ص۲۶ ملخصا

www.dawateislami.net

کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حُقوقُ العباد! آہ! ہوگا مِرا کیا! کرم مجھ پہ کر دے کرم یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۱۰)

(2) دوسری بات یہ معلوم ہوئی! پہلے کی خواتین میں نامحرموں سے شرعی پردہ کرنے کا مدنی جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، جیسا کہ سرکارِ بغداد، حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والدہ کے بارے میں ہم نے سُنا، یہی وجہ ہے کہ اُن کی نسلوں میں اولیائے کاملین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن پیدا ہوا کرتے تھے۔ مگر آہ! اب تو ہر طرف بے پردگی و بے حیائی کی آفت نے اپنے پنجے گاڑھ رکھے ہیں۔ طِب، سفر، تعلیم، بینکنگ، صحت، کھیل، تجارت، میڈیا اور ٹیلی کام وغیرہ مختلف شعبہ جات میں عورتوں کی ایک واضح تعداد تعینات ہوتی ہے، دُنیوی شعبہ جات میں عوامی رہنمائی اور خدمت کا شاید ہی کوئی ایسا شعبہ (Department) ہو جہاں بے پردہ اور ماڈرن عورتیں موجود نہ ہوتی ہوں۔ اِسی طرح منگنی، شادی، ولیمہ، عیدِ سعید، سالگرہ، عقیقہ، ویلنٹائن ڈے، نیو ائیر نائٹ، بَسَنْت اور جشنِ آزادی کے مواقع پر بھی اکثر خواتین چادر اور چار دیواری کا تقدّس پامال کر کے سرِ عام بے حیائی کے تمام ریکارڈز توڑ ڈالتی ہیں۔ حالانکہ اللہ کریم نے عورتوں کو اپنے گھروں میں ٹھہری رہنے کا حکم اور شرعی ضرورت و حاجت کے بغیر اپنے گھروں سے نکلنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت نمبر 33 میں فرمایا گیا:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى

(پ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

www.dawateislami.net

بیان کردہ آیتِ مقدّسہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا شیخ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی اے میرے حبیب کی اَزواج! تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور اپنی رہائش گاہوں میں سکونت پذیر رہو (اور شرعی ضرورت کے بغیر گھروں سے باہر نہ نکلو۔) یادرہے! اِس آیت میں خطاب اگرچہ ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کو ہے لیکن اس حکم میں دیگر عورتیں بھی داخل ہیں۔[1]

وہ بہنیں جو پہنیں سدا "مدنی بُرقع" اُنہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۵۰)

(3) تیسری بات یہ معلوم ہوئی! جو ماں باپ مُتَّقی و پرہیز گار، عبادت گزار، شرم وحیا کے پیکر اور مدنی رنگ میں رنگے ہوئے ہوتے ہیں تو یہی خصوصیات اُن کی اولاد میں بھی منتقل ہو جاتی ہیں اور اللہ پاک ایسوں کی نسلوں کو بھی سنوار دیتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک انسان کی نیکوکاری سے اس کی اَولاد اور اَولاد، دَر اَولاد کی اِصلاح فرما دیتا ہے، اُس کی نسل اور اُس کے پڑوسیوں میں اُس کی حفاظت فرماتا ہے اور وہ سب اللہ پاک کی طرف سے امان میں رہتے ہیں۔[2]

ہاں! ماں باپ ہی اگر فیشن کے دیوانے ہوں گے، ماں باپ ہی فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے کے شیدائی ہوں گے، ماں باپ ہی بے عَمَلی کا شکار ہوں گے، ماں باپ ہی ضروری دینی مسائل سے ناواقف ہوں گے، ماں باپ ہی سنّتوں سے منہ

---

1 ... تفسیر روح البیان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ۷/۱۷۰

2 ... تفسیر درمنثور، پ۱۶، الکھف، تحت الآیۃ: ۸۲، ۵/۴۲۲

www.dawateislami.net

موڑے ہوئے ہوں گے، ماں باپ ہی بے پردگی و بے حیائی اور طرح طرح کے باطنی اَمراض کا شکار ہوں تو ایسوں کی اولاد باعمل و باکردار اور عاشقِ رسول بن جائے ایسا ہونا کافی مشکل ہے۔ لہٰذا ماں باپ کو چاہئے کہ سب سے پہلے وہ خود عِلْم و عمل کے زیور سے آراستہ ہوں، خصوصاً فرض عُلوم سیکھیں، سنّتیں اپنائیں، شرم و حیا کے پیکر بنیں اور اپنے ظاہر و باطن کو اسلامی تعلیمات کے مطابق سنوارنے کی کوشش کریں تاکہ وہ اپنی اَولاد کی صحیح معنٰی میں تربیت کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ یاد رکھئے! اَولاد کی اسلامی طریقے سے تربیت کرنا والِدَین کی اہم ترین ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ اللہ کریم تمام والِدَین کو اپنی اور اپنی اولاد کی اسلامی طریقے کے مطابق تربیت کر کے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو جہنّم کی آگ سے بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مِری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں اُنہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا اِصلاحِ اُمّت اور اُمّتِ مصطفٰے کی خیر خواہی کا بہترین ذریعہ ہے، یہ وہ عظیمُ الشّان کام ہے جس کو تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے بہترین انداز میں سَر انجام دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! سرکارِ بغداد، حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والِدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی اللہ پاک کے مقبول ولی تھے، آپ کا سینہ بھی اِصلاحِ اُمّت اور اُمّت کی خیر خواہی کے مُقدّس

www.dawateislami.net

جذبے سے سَر شار تھا، لہٰذا آپ نے نبیوں اور ولیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیکی کی دعوت کے اِس عظیم فریضے کو اچھی طرح انجام دیا۔ آیئے! آپ کا نیکی کی دعوت دینے کے انداز پر مشتمل ایک دلنشین واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

شراب کے مٹکے توڑ دیئے

حضرت سَیِّدُنا ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک دن جامع مسجد کی طرف جا رہے تھے، دیکھا کہ بادشاہِ وقت کے چند ملازم شراب کے مٹکے سروں پر اُٹھائے، بادشاہ کے محل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جب آپ نے یہ منظر دیکھا تو بُرائی سے روکنے کے مُقدّس جذبے سے سرشار ہو کر آگے بڑھے اور اُن کے مٹکوں کو توڑ دیا۔ آپ کے رُعب و دَبدَبے، جلال اور بُزرگی کو دیکھ کر کسی بھی ملازم کو کچھ کہنے کی ہمت نہ ہوئی لیکن اُنہوں نے جاتے ہی بادشاہ کے سامنے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ بادشاہ نے کہا: سیّد موسیٰ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) کو فوراً میرے دربار میں پیش کرو! چنانچہ

حضرت سیّد موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دربار میں تشریف لے آئے تو بادشاہ نے غصّے میں پوچھا: آپ کون ہوتے ہیں میرے ملازمین کی محنت کو ضائع کرنے والے؟ حضرت سید موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں مُحْتَسِب (یعنی نگرانی کرنے والا) ہوں اور میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ بادشاہ نے کہا: آپ کس کے حکم سے مُحْتَسِب (یعنی نگرانی کرنے والے) مُقرّر کئے گئے ہیں؟ موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے رُعب دار لہجے میں جواب دیا: جس کے حکم سے تم حکومت کر رہے ہو۔ آپ کے اِس اِرشاد سے خلیفہ پر ایسی رِقّت طاری ہوئی کہ وہ گھٹنوں پر سَر رکھ کر بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر بعد سَر اُٹھا کر عرض کی: حُضور!

www.dawateislami.net

مٹکوں کو توڑنے میں کیا حکمت تھی؟ حضرت سیّد ابو صالح موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: تمہارے حال پر شفقت کرتے ہوئے اور تمہیں دنیا و آخرت کی رُسوائی اور ذلّت سے بچانے کی خاطر ایسا کیا۔ خلیفہ پر آپ کی اِس حکمت بھری گفتگو کا بہت اثر ہوا اور مُتأثّر ہو کر وہ آپ کی خِدمتِ اقدس میں عَرض گزار ہوا: عالی جاہ! آپ میری طرف سے بھی مُحْتَسِب کے منصب پر مامور ہیں۔ آپ نے بڑی بے نیازی سے فرمایا: جب میں اللہ پاک کی طرف سے مامور ہوں، تو پھر مجھے مخلوق کی طرف سے مامور ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ اُسی دن سے آپ **"جنگی دوست"** کے لقب سے مشہور ہو گئے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا! اللہ والے جاہ و منصب رکھنے والوں کے رُعب و دبدبے سے مُتأثّر نہیں ہوتے، اللہ والے اُونچے منصب والوں کی خوشامد و چاپلوسی نہیں کرتے، اللہ والے دُنیوی عہدوں پر فائز لوگوں کو بُرائی میں مبتلا دیکھ کر خاموش نہیں رہ پاتے، اللہ والے اُنہیں بھی نصیحت (Advicc) فرماتے ہیں۔ کیونکہ دولت مندوں کی خوشامد تو وہ کرے، جسے دنیا کی ذلیل دَولت پانے کا لالچ ہو، جبکہ اللہ والے تو قناعت کی قیمتی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں، اللہ والوں کی نظر دولتمندوں کے فانی مال پر نہیں بلکہ رَحمتِ الٰہی پر ہوتی ہے۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھیں کہ ہمارا کام صِرف نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا ہے، منوانا ہمارا کام نہیں ہے۔ البتہ اگر کہیں کسی غیر شرعی کام کو روکنے کی قدرت (Power) ہے تو اُسے روکنا بھی ضروری ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . غوث پاک کے حالات، ص۱۶ ملخصا

www.dawateislami.net

والدۂ محترمہ کے اَوصاف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ محترم کی سیرت کے بارے میں سُن رہی تھیں۔ آیئے! اب حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے بارے میں بھی کچھ سنتی ہیں: چنانچہ

حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ اُمُّ الخیر حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا (اپنے) وقت کی انتہائی نیک سیرت خاتون اور تقویٰ و پرہیز گاری کی پیکر تھیں۔[1] آپ دیگر بہت سی بہترین خوبیوں سے بھی آراستہ تھیں مگر آپ کی ذات میں ایک خاص (Special) بات یہ بھی تھی کہ آپ تلاوتِ قرآن کی بہت شیدائی تھیں اور کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنا آپ کا معمول تھا اس کا اثر یہ ہوا کہ جنابِ غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ کے پیٹ میں رہ کر پورے اَٹھارہ (18) پارے یاد کر لئے تھے: چنانچہ

18 پارے سُنا دیئے

منقول ہے کہ جب شہنشاہِ بغداد، حُضورِ غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پانچ (5) سال کی عُمر میں پہلی بار بِسْمِ اللہ پڑھنے کی رَسم کے لیے کسی بُزرگ کے پاس بیٹھے، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھی، پھر سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ سے لے کر 18 پارے سُنا دیئے۔ اُن بُزرگ نے کہا: بیٹے! اور پڑھئے۔ کہا: بس مجھے اِتنا ہی یاد ہے کیوں کہ میری ماں کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اُس

1 . . . سیرتِ غوث اعظم، ص ۵۱ ملخصا

www.dawateislami.net

وقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے سُن کر یاد کر لیا تھا۔[1]

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا اُونچے اُونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا اَولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۱۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے جس طرح ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ کے شوقِ تلاوت کا پتا چلا وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پیدائشی ولی ہیں، آپ کی کرامات کا ظہور آپ کے پیدا ہوتے ہی شروع ہو گیا تھا اور والدہ کے پیٹ میں 18 پارے یاد فرما کر دنیا میں جلوہ گر ہوئے تھے۔

اس واقعے سے ہمیں بھی درس ملتا ہے کہ ہم بھی کچھ نہ کچھ وقت نکال کر تلاوتِ قرآنِ کریم کی سعادت پائیں، اِس مقصد کے لئے مدرسۃُ المدینہ بالغات میں پڑھیں یا پڑھائیں۔ اللہ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح ہمارے غوثِ پاک کے نانا جان ولایت کے بلند منصب پر فائز تھے، جس طرح ہمارے غوثِ پاک کے والدِ محترم آسمانِ ولایت کا روشن ستارہ تھے، جس طرح ہمارے غوثِ پاک کی والدۂ ماجدہ اللہ پاک کی مقبول ولیہ تھیں، اِسی طرح ہمارے غوثِ پاک کی پھوپھی جان کو بھی اللہ کریم نے ولایت کا مرتبہ عطا فرمایا تھا، آپ ایک باکرامت ولیہ تھیں اور آپ کا مقام و

---

[1] ... رسالہ منّے کی لاش، ص۴ ملخصا

www.dawateislami.net

مرتبہ اللہ پاک کی بارگاہ میں اِس قدر بلند و بالا تھا کہ لوگ بارش کے لئے دعائیں کروانے کے لئے آپ کی پاک بارگاہ میں حاضری دیا کرتے اور اللہ پاک کی رحمت کا نظارہ کرتے۔ آیئے! حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پھوپھی جان کی ایک ایمان افروز کرامت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

غوثِ پاک کی پھوپھی جان کی کرامت

ایک دفعہ جیلان میں بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے خشک سالی ہو گئی (یعنی لوگ پانی کی بُوند بُوند کو ترس گئے)، لوگوں نے نمازِ اِسْتِسْقَاء (یعنی بارش کے لیے پڑھی جانے والی نماز) پڑھی، لیکن بارش نہ ہوئی تو لوگ آپ کی پھوپھی جان حضرت سَیِّدہ اُمِّ عائشہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہَا کے گھر آئے اور اُن سے بارش کے لئے دعا کرنے کی درخواست (Request) کی، وہ اپنے گھر کے صحن کی طرف تشریف لائیں اور زمین پر جھاڑو دے کر دعا مانگی: اے ربِّ کریم! میں نے تو جھاڑو دے دی، اب تُو چھڑکاؤ فرما دے (یعنی بارش سے سیراب فرما دے۔) کچھ ہی دیر میں آسمان سے بارش برسنا شروع ہو گئی، لوگ اپنے گھروں کو اِس حال میں لوٹے کہ تمام کے تمام پانی سے تر تھے اور پورا جیلان خوشحال ہو گیا۔[1]

بخش دے میری ساری خطائیں کھول دے مجھ پر اپنی عطائیں
برسا دے رَحمت کی برکھا یااللہ میری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... بهجة الاسرار، ذكر نسبه وصفته، ص۷۳ ملخصا

www.dawateislami.net

اولیائے کرام کی محبّت کی برکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اولیائے کرام کی محبّت بگڑیاں بنا دیتی ہے، اولیائے کرام کی محبّت شیطان سے بچنے کا کامیاب ترین ہتھیار ہے، اولیائے کرام کی محبّت شیطان کے واروں کو پہچاننے کا زبردست ذریعہ ہے، اولیائے کرام کی محبّت ربِّ کریم کی پہچان کا ذریعہ ہے، اولیائے کرام کی محبّت گناہوں سے نفرت سکھاتی ہے، اولیائے کرام کی محبّت دنیا و آخرت کی بھلائیاں پانے کا نسخہ ہے، اولیائے کرام کی محبّت ولایت کی منزل تک پہنچا دیتی ہے۔ اَلْغَرَض! اولیائے کرام سے محبّت کرنے والی اسلامی بہن اِن کے فیوض و برکات سے خوب مالا مال ہوتی اور رضائے الٰہی پانے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اللہ پاک کی نیک بندیوں کی صحبت اختیار کریں اور اپنی دنیا و آخرت کو بہتر بنائیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ پاک نے ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو یہ طاقت و قوت بخشی ہے کہ آپ شیطان کے خفیہ واروں کو نہ صِرْف اچھی طرح پہچانتے ہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا سے اِن کو ناکام بنانے کا اختیار بھی رکھتے ہیں۔ آیئے! سنتی ہیں کہ آپ کی صحبت سے فیضیاب ہونے کی برکت سے آپ کی زَوجہ شیطان کے وار سے کیسے محفوظ رہیں: چنانچہ

شیطان کے خُفیہ وار کو ناکام بنا دیا

حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے شہزادے سَیِّد شیخ عَبدُ الجبار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنی والدۂ ماجدہ کے بارے میں فرماتے ہیں: جب بھی والدۂ محترمہ کسی اندھیرے

www.dawateislami.net

مکان میں تشریف لے جاتیں تو وہ جگہ چراغ کی طرح روشن (Bright) ہو جاتی۔ ایک موقع پر میرے والدِ محترم سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ بھی وہاں تشریف لے آئے، جیسے ہی اُن کی نظر اُس روشنی پر پڑی تو وہ روشنی غائب ہو گئی، آپ نے اِرشاد فرمایا: یہ چراغ در حقیقت شیطان تھا جو تمہاری خدمت کرتا تھا اور تمہیں گمراہ کرنے کے لیے آتا تھا، اِس لیے میں نے اُسے ختم کر دیا، اب میں تمہاری اِس روشنی کو رحمانی نور میں تبدیل کئے دیتا ہوں، چنانچہ اِس کے بعد جب بھی اَمّی جان کسی اندھیرے مکان میں تشریف لے جاتیں تو وہاں ایسی روشنی ہو جاتی جیسے چاند کی چاندنی ہوتی ہے۔[1]

المدد یا غوثِ اعظم دَسْت گیر بے کساں پھنس گئی ہے ناؤ طوفاں میں لگادیں آپ پار

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۲۲)

سُبْحٰنَ اللہ! سُنا آپ نے! قُطبِ ربانی، محبوبِ سُبحانی، شیخ سیِّد ابو محمد عَبدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کیسی شان و شوکت والے ہیں کہ آپ کے وجودِ مسعود کی بَرَکت سے شیطان بھاگ گیا اور آپ کی زوجۂ محترمہ اُس مَردود کے خفیہ وار سے محفوظ ہو گئیں۔ بیان کردہ حکایت سے جہاں سرکارِ بغداد، حُضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کی کرامت ظاہر ہوئی وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ شیطان بڑا مکّار و عیّار ہے، وہ طرح طرح کے جادوئی کَرتَب (Magical tricks) بھی دکھاتا ہے، اُس کے وار سے ہمیشہ خبردار رہنا چاہیئے، اپنی عقل و ہوشیاری پر اعتماد کرنے کے بجائے اللہ پاک کے فضل و کرم پر نظر رکھنی چاہیے۔

---

1 . . . بهجة الاسرار، ذكر فضل اصحابه و بشراهم، ص ۱۹۶ ملخصا

www.dawateislami.net

یادرہے! جس کے پاس مال ہوتا ہے اُس کے پاس چور آتا ہے، جس کے پاس دولتِ ایمان ہے اُس کے پاس ایمان کا لٹیرا شیطان ضرور آتا ہے، جس کا ایمان جتنا مضبوط ہوتا ہے اس کے پاس اسی قدر نیکیوں کے خزانے کی بھی کثرت ہوتی ہے، لہٰذا وہاں شیطان بَہُت زیادہ زور لگاتا ہے۔ ہمارے پیرومرشِد حُضُورِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زوجۂ محترمہ کے پاس ایمان واعمال کے خزانے کے انبار دیکھ کر شیطان نے ڈاکہ ڈالنے اور ان کو گمراہ کرنے کی خطرناک کوشش کی مگر ولیوں کے سردار، حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بَرَکت سے وہ مردود ناکام ونامُراد ہو گیا۔

دمِ نزع شیطاں نہ ایمان لے لے حفاظت کی فرما دعا غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۵۳)

بیعت ہونے کی ترغیب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ بھی اپنے ایمان و اعمال کی حفاظت کے لئے غوثِ پاک کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جایئے، آیئے! شیطانی چالوں سے بچنے کے لئے غوثِ پاک کی غلامی کا پٹا اپنے گلے میں ڈال لیجئے، آیئے! غوثِ پاک کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جایئے اور اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے قادِری عطاری سلسلے میں بیعت ہو کر فیضانِ غوثِ پاک سے مالا مال ہو جایئے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یادرہے! **کسی پیرِ کامل سے** بیعت ہونے کی بہت برکتیں اور بڑے فائدے ہیں، مثلاً اِس کی برکت سے ایمان کی حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ ☆**نماز روزے** کی پابندی نصیب ہوتی ہے۔ ☆**فرض عُلوم** سیکھنے کی سوچ ملتی

www.dawateislami.net

ہے۔ ☆**حلال، حرام** کی پہچان نصیب ہوتی ہے۔ ☆**جذبۂ ایمانی** نصیب ہوتا ہے۔ ☆شیطان سے حفاظت ہوتی ہے۔ ☆دل میں عبادت کا شوق اور تِلاوتِ قرآن کا ذوق ملتا ہے۔ ☆بُری صحبت سے بچنے کا ذہن بنتا ہے۔ ☆دین کی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ ☆گناہوں سے توبہ نصیب ہوتی ہے۔ ☆دینی و دنیاوی پریشانیاں دُور ہوتی ہیں۔ ☆انسان کا کردار اچھا ہو جاتا ہے۔ اَلْغَرَض! پیرِ کامل سے بیعت ہونے کی ڈھیروں ڈھیر برکتیں نصیب ہوتی ہیں۔

مِلا سِلسلہ قادری فضلِ ربّ سے میں ہوں کس قدر بَختْوَر غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت، چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

”گھر میں آنے جانے کی“ سنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”101 مدنی پھول“ سے **گھر میں آنے جانے کی سنّتیں و آداب** سنتی ہیں: چنانچہ

1 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام... الخ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

☆جب بھی گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ کریم پر بھروسا کیا، اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت۔[1] اِنْ شَآءَ اللہ! اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گی، آفتوں سے حفاظت ہوگی اور اللہ کریم کی مدد شاملِ حال رہے گی۔ ☆گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتی ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئیں اور اسی کے نام سے باہر آئیں اور اپنے ربِّ کریم پر ہم نے بھروسا کیا۔[2] دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کریں پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کریں اس کے بعد سورۃُ الاِخلاص شریف پڑھیں۔ اِنْ شَآءَاللہ! روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہوگی۔ ☆اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ترجمہ: ”ہم پر اور اللہ کریم کے نیک بندوں پر سلام“ تو فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔[3] یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔[4] ☆جب کسی کے

1...ابوداود، کتاب الادب، باب مایقول اذا خرج۔۔الخ ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۵

2...ابوداود، کتاب الادب، باب مایقول الرجل اذا دخل۔۔الخ، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۶

3...ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۸۲

4...بہارِ شریعت، ۳/۴۵۳، حصہ: ۱۶

www.dawateislami.net

گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم کیا میں اندر آسکتی ہوں؟ ☆اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہوسکتا ہے کسی مجبوری کے تحت آپ کو اجازت نہ دی ہو۔

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بیان:18 ہر شُبہے بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ بے مثال ہے: جو روزِ جُمعہ مجھ پر سو بار درودِ پاک پڑھے، جب وہ قِیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک نور ہو گا اگر وہ نور پوری مخلوق میں بھی تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کفایت کرے۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، ابراھیم بن ادھم، ۸/۴۹، رقم: ۱۱۳۴۹

2 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ رَبِیْعُ الآخِر جاری ہے۔ اس مہینے کو قُطبِ ربّانی، غوثِ صَمدانی، قِنْدِیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے خاص نسبت حاصل ہے، اسی مناسبت سے ہم آج کے بیان میں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور اپنے دیگر بُزرگانِ دین کے چند اوصافِ حمیدہ کا ذکر سنیں گی۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ پاک کے نیک بندے خوفِ خُدا، کثرتِ عبادت، جذبۂ اصلاحِ امّت، فکرِ آخرت، حُسنِ اخلاق، زُہد و تقویٰ، عاجزی و اِنکساری، اتباعِ شریعت، عفو و درگزر، صبر و شکر، محبّتِ الٰہی، محاسَبۂ نفس اور مخالفتِ شیطان سمیت کئی اوصافِ حمیدہ کے پیکر ہوتے ہیں۔ حصولِ برکت کیلئے آج ہم غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور دیگر نیک بندوں سے متعلق تین صفات کا ذکرِ خیر سنیں گی۔ سب سے پہلے **عبادت و ریاضت** سے متعلق سنیں گی، ہمارے غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ عبادت کے کیسے شیدائی تھے اس

www.dawateislami.net

کے کچھ واقعات سننے کے ساتھ دیگر اولیائے کرام کی عبادت و ریاضت سے متعلق بھی سنیں گی۔ ضمناً عبادتِ الٰہی کی اہمیّت اور اس کے فوائد سے متعلق کچھ مدنی پھول بھی سننے کی سعادت پائیں گی۔ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور دیگر اولیائے کرام میں پائے جانے والے ایک اور نیک وصف **"خوفِ خُدا"** سے متعلق بھی کچھ واقعات بیان کئے جائیں گے۔ ساتھ ہی خوفِ خُدا کی اہمیّت اور اس کے فوائد بھی ذکر کئے جائیں گے۔ اس کے بعد عِلمِ دین کی اہمیّت اور بُزرگانِ دین کے بچپن ہی سے عِلمِ دین سیکھنے کے کچھ واقعات بھی پیش کئے جائیں گے۔ اللہ کرے کہ ہمیں دِلجمعی کے ساتھ اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عبادت کا ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور کثرتِ عبادت

حضرت شیخ محمد بن اَبُوالْفَتح هَرَوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ راتیں حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں رہا۔ ان راتوں میں آپ کا یہ معمول میں نے دیکھا کہ تہائی رات تک نفل پڑھتے اور پھر ذِکر و اَذکار میں مصروف ہو جاتے، پھر کچھ اوراد و وظائف پڑھتے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کبھی آپ کا جسم کمزور (Weak) ہو جاتا، کبھی صحت مند، کسی وقت میری نگاہوں سے غائب ہو جاتے، پھر تھوڑی دیر بعد آجاتے اور قرآنِ کریم پڑھتے، یہاں تک کہ رات کا دوسرا حصہ گزر جاتا، سجدے بہت طویل کرتے، اپنے چہرے کو زمین پر رکھتے، تہجد ادا فرماتے اور مُراقبہ و مشاہدہ میں طلوعِ فجر تک بیٹھے رہتے، پھر نہایت عجز و نیاز اور خشوع

www.dawateislami.net

سے دعا مانگتے، اس وقت آپ کو ایسا نُور ڈھانپ لیتا کہ نظروں سے غائب ہو جاتے، یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لیے درِ دولت سے باہر نکلتے۔[1]

ایک اور روایت میں خود غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنی عبادت و ریاضت کے معمولات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں پچیس(25) سالوں تک تنہا بیابانوں اور ویرانوں میں ریاضت کرتا رہا اور پندرہ (15) سال تک میں نے عشا اس طرح ادا کی کہ اس کے بعد ختمِ قرآن کرتا، اس حال میں کہ میں ایک پاؤں پہ کھڑا رہتا۔ ایک رات سیڑھی پر چڑھتے ہوئے میرے نفس نے مجھ سے کہا: تم ایک گھڑی بھی آرام نہیں کرتے؟ تو میں نے نفس کی یہ بات اپنے لیے خطرہ سمجھتے ہوئے یہ کیا کہ ایک پاؤں پر کھڑا ہو گیا اور قرآنِ پاک پڑھنا شروع کر دیا اور تب تک ایسے ہی کھڑا رہا جب تک کہ قرآنِ پاک ختم نہ ہو گیا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عبادت و ریاضت کے کیسے شیدائی تھے، عبادت سے محبّت کا عالم یہ تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے رات کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا، رات کے کسی حصے میں ذکر و اذکار کرتے، کسی حصے میں نوافل ادا کرتے، کبھی لمبے لمبے سجدے کرتے تو کبھی غور و

1... بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص ۱۶۴ ملخصا

2... نزهة الخاطر الفاتر: ۵۰

www.dawateislami.net

فکر میں مصروف ہو جاتے، کسی وقت تلاوتِ قرآن کرتے تو کبھی عجز و انکساری کے ساتھ دُعائیں مانگنے میں مشغول ہو جاتے۔ ساری رات یہی سلسلہ رہتا۔ ☆یقیناً یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہی کی شان ہے کہ کئی کئی سالوں تک جنگلوں اور ویرانوں میں عبادت کرتے رہے، ☆یہ بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہی کی شان ہے کہ پندرہ سال تک عشا کی نماز اس طرح سے ادا کی کہ اس کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر ختمِ قرآن کرتے۔ ☆یہ بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہی کی شان ہے کہ چالیس(40) سال(Forty years) تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی، ☆اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تو فوراً وضو فرماتے اور دو رکعت نماز نفل پڑھا کرتے۔[1]

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور ہمارا کردار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! ایک طرف تو ہمارے سامنے سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مقدّس حیات ہے جبکہ دوسری طرف ہم اپنے حال پر بھی نظر کریں۔ ☆غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا معمول تھا کہ دن رات عبادت میں گزارا کرتے جبکہ ہم اپنی زندگیاں نہ جانے کن کن فُضول کاموں میں برباد کر رہی ہیں؟ ☆غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے ولیُّ اللہ ہونے کے باوجود آخری عمر تک عبادت کرنے اور نیکیاں کمانے میں مصروف رہے، جبکہ ہم میں سے کچھ ایسی اسلامی بہنیں بھی ہیں جو اپنی ساری زندگی غفلت میں گزار کر بُڑھاپے میں بھی نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتیں، ☆غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز کے بہت پابند تھے جبکہ ہم فرض نمازوں کو سستی

1 . . . بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص ۱۶۴ ملخصا

www.dawateislami.net

کی وجہ سے چھوڑ دیتی ہیں یا پھر قضا کر کے پڑتی ہیں۔ ☆غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ساری زندگی اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں کی اتباع میں گزاری جبکہ ہم نِت نئے فیشنوں، دنیا کی رنگینیوں اور بے پردگی میں مبتلا ہیں۔ اَلْغَرَض! ہمارا حال یہ ہے کہ ہم نے زندگی کو بس کھانے پینے، سونے جاگنے اور فضول کاموں میں گزارنے کا نام دے دیا ہے اور اپنے اَسلاف کے طریقے سے بہت دور ہو گئی ہیں، ہمیں چاہیے کہ آج میسّر آنے والی ان چند سانسوں کو غنیمت جانیں اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر عبادت میں زندگی گزاریں۔

عبادتِ الٰہی کی برکتیں

یاد رکھئے! **اللہ پاک کی کثرت سے عبادت کرنا** انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا شیوہ ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کا طریقہ ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** دل میں محبّتِ الٰہی کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** شیطان کے چُنگل سے نکلنے کا طریقہ ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** قُربِ الٰہی پانے کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** گناہوں کے مرض سے شفا پانے کا ذریعہ ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** ظاہر و باطن کی اصلاح کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** روح کی تازگی کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** دِلوں کے اطمینان کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** شریعت کو مطلوب ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** ہر بندۂ مومن پر حق ہے۔ اَلْغَرَض! ہماری پیدائش کا مقصد ہی **اللہ پاک کی عبادت کرنا** ہے۔ جیسا کہ پارہ 27 سورۃ الذّٰرِیٰت آیت نمبر 56 میں اللہ پاک انسان کے مقصدِ حیات کو

www.dawateislami.net

بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پ۲۷، الذّٰریٰت: ۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ مُبارَکہ میں واضح بیان ہے کہ انسانوں اور جِنّوں کو اللہ پاک کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور جب ہمارے خالق و مالک اللہ کریم نے ہمیں ہماری تخلیق کا مقصد (Purpose) بتادیا ہے تو اب ہم پر بھی لازم ہے کہ ہم اس مقصد کو پانے میں مصروف ہو جائیں اور خوب خوب اللہ پاک کی عبادت کریں۔

اگر ہم بُزرگانِ دین کی سیرت کا جائزہ لیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ ☆اللہ پاک کے تمام نیک بندے عبادت و ریاضت کے شیدائی ہوتے تھے، ☆ان کے شب و روز عبادت و بندگی میں بسر ہوتے، ☆ہر وقت یادِ الٰہی میں منہمک رہنا ان کا محبوب ترین مشغلہ ہوتا۔ آیئے! ذوقِ عبادت بڑھانے اور بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کے لیے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کی کثرتِ عبادت کے تین واقعات سنتی ہیں: چنانچہ

(1) رات بھر عبادت اور دن بھر روزہ

منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا حبیب نجار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رات بھر عبادت کرتے اور دن بھر روزہ رکھتے اور افطار کیلئے جو کھانا حاضر کیا جاتا وہ بھی دوسروں میں تقسیم فرما دیتے اور خود ساری رات بھوکے ہی قیام میں گزار دیتے۔ جب صبح قریب ہونے لگتی تو

www.dawateislami.net

عاجزی وانکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں عرض (دعا) کرتے: میں غفلت کے سمندروں میں ڈُوبا رہااور گناہ کے میدانوں میں چلتا رہا۔ یاالٰہی! یہ تیرا ذلیل، گنہگار اور بیمار بندہ تیرے بابِ کرم پر حاضر ہے اور تجھ سے پناہ کا طلب گار ہے۔[1]

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یاخُدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہوسکتا ہے حضور غوثِ پاک اور حضرت حبیب نجار کی عبادات کا واقعہ سن کر کسی اسلامی بہن کے دل میں یہ وسوسہ آئے کہ یہ تو مرد تھے، مرد اتنی دیر کھڑے ہو کر عبادت کرسکتے ہیں، ہم عورتیں کمزور ہیں ہم اتنی دیر کھڑی نہیں ہوسکتیں، ہم سارا دن گھر کا کام کاج کرکے رات کو اتنی عبادت کیسے کریں؟ تو آیئے! اس وسوسہ کو بھی دور کرلیجئے اور دیکھئے پہلے کی عورتیں بھی کیسے کثرت سے عبادت کرتی تھیں، چنانچہ

(2) بغیر چراغ کے گھر روشن رہتا!

اپنے زمانہ کی مشہور ولیّہ حضرت حَفصہ بنتِ سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا جو کہ خوابوں کا علم رکھنے والے بہت بڑے عالم اور امام حضرت محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بہن ہیں، یہ شہرِ بصرہ کی انتہائی عبادت گزار خاتون تھیں، آپ ساری رات نماز پڑھتے ہوئے گزار دیتیں اور نماز میں آدھا قرآنِ پاک تلاوت فرماتیں۔ بسا اوقات اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر اتنی دیر نماز میں کھڑی رہتیں کہ آپ کا چَراغ (Lamp) بجھ جاتا، لیکن

1... الروض الفائق، باب فی النزیہ و ذکر الصالحین، ص ۲۴۶ ملخصا

www.dawateislami.net

آپ کیلئے صُبح تک (چراغ کی روشنی کے بغیر) گھر روشن رہتا۔[1]

(3) اے نفس تُو کتنا سوئے گا؟

مشہور ولیّہ حضرتِ رَابعہ بصریّہ رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہَا کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہَا کی وفات تک یہ عادت رہی کہ ساری رات نماز پڑھتی رہتیں اور جب فجر کا وقت قریب ہوتا تو تھوڑی دیر کے لئے سو جاتیں، پھر بیدار ہو کر کہتیں: اے نفس! تم کتنا سوؤ گے اور کتنا جاگو گے، عنقریب تم ایسی نیند سو جاؤ گے کہ اس کے بعد قیامت کی صبح کو ہی بیدار ہو گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خُدا کی اہمیّت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ اللہ کے نیک بندے اور نیک بندیاں کتنی عبادت کرتے، مناجات کرتے اور ساری ساری رات اللہ پاک کا ذکر کرتے، قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے، اَلْغَرَض! زندگی بھر عبادت و ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ لوگ اللہ پاک سے بہت ڈرتے تھے اور خوفِ خُدا کے پیکر ہوتے تھے۔ یقیناً "خوفِ خُدا" ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ ہماری اُخْرَوِی نَجات کے لئے خوفِ خُدا بڑی اَہمیّت کا حامل ہے، کیونکہ عبادات کی بَجا آوری اور ممنوع چیزوں سے باز رہنے کا عظیم ذَرِیعہ خوفِ خُدا ہی ہے۔ نبیِّ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی

1... تفسیر روح البیان، الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴، ۶/۲۴۲

2... تفسیر روح البیان، الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴، ۶/۲۴۲

www.dawateislami.net

اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”رَاْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ“ یعنی حکمت کا سَر چشمہ اللہ پاک کا خوف ہے۔[1] جبکہ اللہ پاک خود پارہ 4 سورۂ آلِ عمران آیت نمبر 175 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۵﴾ (پ۴، اٰلِ عمرٰن: ۱۷۵)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔

معلوم ہوا کہ **خوفِ خُدا** بندۂ مومن کے ایمان کی نشانی ہے۔ آیئے! سرکارِ غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے خوفِ خُدا کا ایک ایمان افروز واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا خوفِ خُدا

حضرت سَیِّدُنا شیخ سَعدِی شِیرازِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مَسجِدُ الحرام میں کچھ لوگ کعبۃُ اللہ شریف کے قریب عبادت میں مصروف تھے۔ اچانک اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ دیوارِ کعبہ سے لپٹ کر زار و قطار رو رہا ہے اور اس کے لبوں پر یہ دُعا جاری ہے: اے اللہ پاک! اگر میرے اعمال تیری بارگاہ کے لائق نہیں ہیں تو بروزِ قیامت مجھے اندھا (Blind) اُٹھانا۔ لوگوں کو یہ عجیب و غریب دُعا سُن کر بڑا تَعَجُّب ہوا، چُنانچہ اُنہوں نے دُعا مانگنے والے سے پوچھا، اے شیخ! ہم تو قیامت میں عافیت کے طلب گار ہیں اور آپ اندھا اُٹھائے جانے کی دُعا فرما رہے ہیں، اس میں کیا راز ہے؟ اس شخص نے روتے ہوئے جواب دیا: میرا مطلب یہ ہے کہ اگر میرے اعمال اللہ پاک کی بارگاہ کے لائق نہیں تو میں قیامت میں اس لئے اندھا اٹھایا جانا پسند کرتا ہوں

1... شعب الایمان، باب فی الخوف من اللّٰہ تعالٰی، ۱/ ۴۷۱، حدیث: ۷۴۴

www.dawateislami.net

کہ مجھے لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ وہ سب لوگ اس عارفانہ جواب کو سُن کر بے حد متأثر ہوئے، لیکن اپنے مُخاطب کو پہچانتے نہ تھے، اس لئے پوچھا: اے شیخ! آپ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا: میں عَبدُ القادر جیلانی ہوں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا جذبۂ خوفِ خُدا مرحبا! اے کاش کہ ہم بھی خوفِ خُدا رکھنے والی بن جائیں۔ یقیناً **خوفِ خُدا** بہت بڑی نعمت ہے، جسے یہ نعمت نصیب ہو جائے اس کی دنیا بھی اچھی ہوتی ہے اور اس کی آخرت بھی سنور جاتی ہے۔ کیونکہ جب انسان میں خوفِ خُدا پیدا ہوتا ہے تو اس کا گناہوں سے بچنا اور نیکیاں کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ **خوفِ خُدا** نیکیوں کی رغبت پیدا کرنے کا بہترین نسخہ ہے، **خوفِ خُدا** گناہوں سے بچانے کا آلہ ہے۔ **خوفِ خُدا** ایمان کی مضبوطی کی علامت (Sign) ہے، **خوفِ خُدا** اللہ پاک کی معرفت و قربت کا ذریعہ ہے۔ **خوفِ خُدا** شریعت کا پاسدار بنانے والا ہے۔ **خوفِ خُدا** انسان کے ظاہر کو سنوارنے والا ہے، **خوفِ خُدا** انسان کے باطن کا نگہبان ہے، **خوفِ خُدا** حقوقُ العِباد کی ادائیگی کا محافظ ہے، **خوفِ خُدا** حقوقِ الٰہی کی ادائیگی کا بھی ضامن ہے، **خوفِ خُدا** سے دنیا اچھی ہوتی ہے، **خوفِ خُدا** سے قبر میں بھی اجالے پھیلتے ہیں اور **خوفِ خُدا** محشر کی پریشانیوں سے بھی بچانے والا ہے۔ اَلْغَرَض! یہ ایک ایسی صفت ہے جو بندے میں کئی نیک خوبیوں اور اچھی عادتوں کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔

---

1 . . . خوفِ خدا، ص۱۱۹

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خوفِ خُدا کہتے کسے ہیں؟ آیئے! یہ بھی سماعت کرلیجئے: چنانچہ

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایۂ ناز کتاب **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** صفحہ 26 پر فرماتے ہیں: "**خوفِ خُدا**" سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گِرفت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس کے غضب اور اس کے نتیجے میں ایمان کی بربادی وغیرہ سے خوف زدہ رہنے کا نام "**خوفِ خُدا**" ہے۔

یہ نیک صفت بھی اولیائے کرام کی زندگیوں کا لازمی (Compulsory) جز ہوتی ہے۔ خود سرکارِ غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ باوجود بہت بڑے عابد و زاہد ہونے کے خوفِ خُدا میں اپنی مثال آپ تھے۔ اس کے ساتھ ہمارے دیگر اسلاف بھی خوفِ خُدا سے معمور ہوتے تھے۔ جیسا کہ

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا خوفِ خُدا

اَمیرُ المؤمنین، حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ خوفِ خُدا کے سبب اکثر گریہ وزاری فرماتے، نماز میں خوفِ خُدا سے مُتَعَلِّق آیات سُن کر آپ کی حالت غیر ہو جاتی تھی۔ آپ کے شہزادے صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے اَمیرُ المؤمنین، حَضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پیچھے نماز ادا کی تو میں نے 3 صفوں کے پیچھے سے آپ کے رونے کی آواز

www.dawateislami.net

سُنی۔[1] ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے زمین سے ایک مٹی کا ڈھیلا اٹھایا اور فرمایا: اے کاش! میں مٹی کا ڈھیلا ہوتا، اے کاش! میری ماں نے مجھے نہ جَنا ہوتا، اے کاش! میں کچھ بھی نہ ہوتا، اے کاش! میں کوئی بُھولی بِسری شے ہوتا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اپنے ایمان کی فکر کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ خوفِ خُدا کے سبب اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے بطورِ عاجزی مٹّی کا ڈَھیلا بننے کی خواہش کررہے ہیں، کیونکہ مٹّی کو بُرے خاتمے کا خوف نہیں ہوتا، اُسے نَزع کی سختیوں، قبر کی وَحشتوں اور جہنّم کی سزاؤں سے واسِطہ نہیں پڑے گا۔ غور کیجئے کہ جب حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قطعی جنّتی ہونے کے باوجود اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں، تو ہمیں اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر کا کس قدر خوف ہونا چاہیے اور ہمیں اپنے ایمان کی سلامتی کی کتنی زیادہ فکر کرنی چاہیے۔ افسوس کہ آج اسلامی بہنوں کی بھی ایک تعداد ہے جو دنیا کی مستیوں میں ایسی غرق ہوئی ہے کہ ایمان کی سلامتی کی فکر کو بظاہر فراموش کرتی نظر آرہی ہے، ایسیوں کے لیے مقامِ عبرت ہے کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: جس کو (زندگی میں) سلبِ ایمان (ایمان چھن جانے) کا خوف نہ ہو، نزع کے وقت اس کا ایمان سلب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔

---

1 ... حلیۃ الاولیا، عمر بن الخطاب، ۱/۸۸، رقم: ۱۳۴

2 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام عمر بن خطاب، ۸/۱۴۹، حدیث: ۳۵۶۲۱

www.dawateislami.net

اسی وجہ سے تو اللہ پاک نے ہمیں اپنے خوف سے ڈرتے رہنے اور آخری دم تک اسلام پر ثابت قدم رہنے کی تاکید فرماتے ہوئے پارہ 4 سُوْرَۂ آلِ عِمْرَان کی آیت نمبر 102 میں ارشاد فرمایا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

(پ۴، آل عمران، آیۃ: ۱۰۲)

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ مبارکہ سے خوفِ خُدا کی اہمیّت معلوم ہوتی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ **ہمارے بُزرگانِ دین** اللہ پاک کے خوف سے رونے والے تھے، **ہمارے بُزرگانِ دین** نیک اعمال کی کثرت کے باوجود ان پر تکیہ نہیں کرتے تھے، **ہمارے بُزرگانِ دین** فکرِ آخرت کے لئے بے چین رہنے والے تھے، **ہمارے بُزرگانِ دین** قبر و حشر کے خوف سے لرزنے والے تھے، **ہمارے بُزرگانِ دین** اللہ پاک سے اسی طرح ڈرنے والے تھے جیسا اللہ پاک سے ڈرنے کا حق ہے، **ہمارے بُزرگانِ دین** اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ہمیشہ خوف زدہ رہنے والے تھے اور **ہمارے بُزرگانِ دین** اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھن رکھنے والے تھے، بِلاشبہ یہ لوگ ایمان کے حقیقی معنیٰ میں قدردان تھے، انہیں اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس فرمان "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم" **اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔**[1] پر پورا پورا یقین تھا جبھی ان کے شب و روز صرف اسی فکر میں بسر ہوتے کہ کہیں ہمارا ایمان ہم سے چھین نہ

---

1 . . . بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، ۴/۲۷۴، حدیث: ۶۶۰۷

www.dawateislami.net

لیا جائے۔ ہمیں بھی اس سے عبرت پکڑنی چاہیے اور ہمیں چاہیے کہ فانی دُنیا کے دھوکے میں مُبتلا رہنے اور اپنا قیمتی وقت فُضولیات، ناجائز و حرام کاموں میں برباد کرنے کے بجائے ایمان کی حفاظت کیلئے کوشاں رہیں، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے توبہ و اِستِغْفار کریں اور اپنے ظاہر و باطن کو گناہوں سے پاک رکھیں، ہر عمل اللہ پاک کی رضا کیلئے کریں اور ہر وقت اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتی رہیں۔ اللہ پاک ہمیں ہمیشہ خوفِ خدا سے بے قرار رہنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تیرے ڈر سے سَدا تھَر تھَراؤں خوف سے تیرے آنسو بہاؤں
کَیف ایسا دے، ایسی ادا کی میرے مولیٰ تُو خَیْرات دیدے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور تحصیلِ عِلْمِ دِین

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دیگر بُزرگانِ دین کے پاکیزہ اوصاف سے متعلّق سن رہی تھیں۔ ان اوصاف میں سے ایک وصف حصولِ علم بھی ہے۔ یقیناً آج عِلْمِ دِین کے حُصول کے لیے جو سہولیات (Facilites) ہیں وہ پہلے کبھی نہ تھیں، پہلے تحصیلِ علم کے لیے قدم قدم پر مشکلات پیش آتی تھیں، پھر بھی ہمارے اسلاف بچپن ہی سے عِلمِ دین کی طرف مائل ہو جاتے تھے یوں آخر دم تک ان کا تعلیم و تَعَلُّم (یعنی علم حاصل کرنے اور دوسروں تک علم پہنچانے) کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بھی بچپن ہی سے عِلمِ دین سیکھنے میں مشغول ہو گئے تھے: چنانچہ

www.dawateislami.net

منقول ہے کہ ابھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کم سن تھے کہ اپنی والِدۂ مُحْتَرَمہ کی اجازت سے عِلْمِ دِین کے حصول کے لیے بغداد پہنچے تھے۔[1] دورِ طالب علمی کے کچھ واقعات بیان کرتے ہوئے سرکارِ غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ خود فرماتے ہیں: میں اپنے طالبِ عِلْمی کے زمانے میں اَساتِذہ سے سبق لے کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا، پھر دن ہو یا رات، آندھی ہو یا مُوسلا دھار بارش، گرمی ہو یا سردی اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا تھا، اُس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عمامہ باندھتا اور معمولی تَرکاریاں کھا کر پیٹ کی آگ بجھایا کرتا، کبھی کبھی یہ تَرکاریاں بھی ہاتھ نہ آتیں، کیونکہ بُھوک کے مارے ہوئے دوسرے فُقَرا بھی اِدھر کا رُخ کر لیا کرتے تھے، ایسے مَواقِع پر مجھے شَرْم آتی تھی کہ میں دَرْویشوں کی حق تلفی کروں، مجبوراً وہاں سے چلا جاتا اور اپنا مُطالَعہ (Studey) جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سو جاتا۔[2]

عِلْمِ دِین کی برکتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعہ سے ہمیں بھی درس حاصل کرنا چاہیے اور اپنی اولاد کو بچپن سے ہی عِلْمِ دِین سیکھنے پر لگا دینا چاہیے۔ عِلْمِ دِین کے فضائل کی تو کیا ہی بات ہے! مکتبۃُ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 ص 618 پر لکھا ہے: ☆علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ☆ساری دنیا جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے ☆اس کا حاصل کرنا بلندی کی علامت

---

1 . . . بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص ۱۶۷ ملخصا

2 . . . قلائد الجواهر، ص ۱۰ ملخصا

www.dawateislami.net

ہے۔ ☆یہی وہ چیز ہے جس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے۔ ☆یہی وہ چیز ہے جس سے دنیا و آخرت سدھرتی ہے۔ ☆(اور علم سے) وہ علم مراد ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو۔ ☆یہی وہ علم ہے جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں۔ ☆یہی وہ علم ہے جو ذریعۂ نجات ہے۔ ☆یہی وہ علم ہے جس کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ہیں۔ ☆اور یہی وہ علم ہے جس کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی **عِلْمِ دِین** ہی ایک لازوال دولت ہے، **عِلمِ دین** انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی میراث ہے، **عِلمِ دین** قربتِ الٰہی کا راستہ ہے، **عِلمِ دین** ہدایت کا سرچشمہ ہے، **عِلمِ دین** گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے، **عِلمِ دین** خوفِ خُدا کو بیدار کرنے کا نسخہ ہے، **عِلمِ دین** دنیا و آخرت کی عزت پانے کا سبب ہے، **عِلمِ دین** مُردہ دلوں کی حیات (Life) ہے، **عِلمِ دین** ایمان کی سلامتی کا محافظ ہے، **عِلمِ دین** خَلقِ خُدا کی محبّت پانے کا سبب ہے۔ اَلْغَرَض! **عِلمِ دین** بے شمار خوبیوں کا جامع ہے، **عِلمِ دین** میں دین بھی ہے، **عِلمِ دین** میں دنیا بھی ہے، **عِلمِ دین** میں سکون بھی ہے، **عِلمِ دین** میں اطمینان بھی ہے، **عِلمِ دین** میں لذت بھی ہے، **عِلمِ دین** میں آرام بھی ہے، لہٰذا عقل مند وہی ہے جو عِلمِ دین میں مشغول ہو کر دنیا کے ساتھ نجاتِ آخرت کی بہتری کا بھی سامان کر جائے۔

افسوس! ہمارے معاشرے کی اکثریت نہ تو خود عِلْمِ دِین سیکھنے کی طرف متوجّہ ہوتی ہے اور نہ ہی اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین سکھاتی ہے۔ اپنے ہونہار بچوں کو دنیاوی علوم و

1... بہارِ شریعت، ۳/۶۱۸، حصہ ۱۶ بتغیر

www.dawateislami.net

فنون تو خوب سکھائے جاتے ہیں مگر سنتیں سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ یہ خواہش تو کی جاتی ہے کہ میرا بیٹا ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر اور کمپیوٹر پروگرامر بنے مگر اپنی اولاد کو عالمِ دین، مفتیِ اسلام اور شیخ الحدیث بنانے کی سوچ ختم ہوتی جارہی ہے۔ حالانکہ

اسلاف کا شوقِ علم دین

عِلْمِ دِین ایک ایسی انمول دولت ہے کہ بڑے بڑے بادشاہ خود بھی اس دولت کو پانے کی کوشش کرتے اور اپنی اولاد کو بھی عِلْمِ دِین کی تعلیم دلواتے، آیئے! اس پر کچھ واقعات سنتی ہیں: چنانچہ

ایک بار بادشاہِ وقت خلیفہ ہارون رشید نے (اپنے بیٹے) مامون رشید کی تعلیم کے لئے حضرتِ امام کسائی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا: میں یہاں پڑھانے نہ آؤں گا، شہزادہ میرے ہی مکان پر آجایا کرے۔ ہارون رشید نے عرض کی: وہ وہیں حاضر ہو جایا کرے گا مگر اس کا سبق پہلے ہو۔ فرمایا: یہ بھی نہ ہو گا بلکہ جو پہلے آئے گا اس کا سبق پہلے ہو گا۔ غرض مامون رشید نے پڑھنا شروع کیا، اتفاقاً ایک روز ہارون رشید کا گزر ہوا، دیکھا کہ امام کسائی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور مامون رشید پانی ڈالتا ہے۔ بادشاہ غضب ناک ہو کر اترا اور مامون رشید کو کوڑا مار کر کہا: او بے ادب! خُدا نے دو ہاتھ کس لئے دیئے ہیں؟ ایک ہاتھ سے پانی ڈال اور دوسرے ہاتھ سے اِن کا پاؤں دھو۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعہ سے جہاں استاذ کے بے حد

1... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۴

www.dawateislami.net

ادب و تعظیم کرنے کا درس ملا ساتھ یہ بھی مَعْلُوم ہوا خلیفہ ہارون رشید کی اپنے اولاد کو عِلْمِ دِین سکھانے کی دلی خواہش تھی جبھی اس نے حضرتِ امام کسائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے اپنے بیٹے کو پڑھانے کی التجا (Request) کی اور اس سلسلے میں امام کسائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تمام شرطیں بھی قبول کیں۔

اسی طرح اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عَبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا نہایت عمدہ انتظام کیا، جَلِیلُ القدر مُحدّث حضرتِ سَیِّدُنا صالح بن کیسان رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ جو خود ان کے بھی استاذ تھے انہیں اپنی اولاد کا اَتالیق (نگران استاذ) مقرّر فرمایا۔[1]

اس طرح ہمارے اسلاف بھی بچپن ہی سے عِلْمِ دین کی تحصیل میں مصروف ہو جایا کرتے تھے۔ منقول ہے کہ حُجّۃُ الاِسلام حَضْرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خود اگرچہ پڑھے لکھے نہ تھے لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو عِلْمِ دین کی اہمیّت کا بہت احساس تھا، جبھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی دلی خواہش تھی کہ اُن کے دونوں صاحبزادگان محمد غزالی اور احمد غزالی رَحِمَہُمَا اللّٰہ زیورِ عِلْمِ شریعت و طریقت سے آراستہ ہوں۔ اسی مقصد کے لیے انہوں نے اپنے صاحبزادگان کے لیے کچھ اثاثہ بھی بچایا جو ان کے اِنتقال پر ان دونوں سعادت مند بیٹوں کے حصولِ علم اور سفرِ تکمیلِ علم میں بہت کام آیا۔[2]

اسی طرح سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت امام احمد رضا خان قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

1... عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات، ص۵۵

2... مقدمۂ احیاء العلوم مترجم از علامہ صدیق ہزاروی، ص۱۸ ملخصا

www.dawateislami.net

بھی بچپن ہی سے عِلْمِ دِین کی طرف متوجّہ ہوئے، یہاں تک کہ ساڑھے چار سال کی ننھی سی عمر میں قرآنِ مجید ناظِرہ مکمّل پڑھنے کی نعمت سے باریاب ہو گئے اور صِرف تیرہ(13) سال دس ماہ چار دن کی عمر میں تمام مُروَّجہ عُلُوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رئیسُ الْمُتَکَلِّمِیْن مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کی۔[1]

مدنی انعامات کو اپنا لیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً آج کے بیان کو سننے کے بعد ہمارے اندر کثرت سے عبادت کرنے، اپنے دل میں خوفِ خُدا پیدا کرنے اور عِلْمِ دین حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا ہوگا، تو آیئے! میں آپ کو اس جذبہ کو پروان چڑھانے کا نسخہ بتاتی ہوں۔

اس جذبہ کو پروان چڑھانے کا نسخہ ہے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جانا، ہر بدھ کو اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنا اور مدنی انعامات کے رسالے پر عمل کرنا۔ جی ہاں مَدَنی اِنعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں دیئے گئے سُوالات کے جوابات میں خود ہی "ہاں" یا "نا" کے ذریعے اپنے اَعْمال کے اچھے بُرے ہونے کا جائزہ لیتے ہوئے ہم اپنی غلَطیوں کو سُدھار سکتی ہیں اور اپنے دل میں عبادت کا شوق اور خوفِ خُدا پیدا کر سکتی ہیں، کیونکہ یہ مَدَنی اِنعامات ہمیں روزانہ اپنی ہی قائم کردہ خود اِحْتِسابی کی عدالت میں حاضر کر کے اپنے ہی ضمیر سے فیصلہ کرواتے اور ہمیں اپنی اِصْلاح و نَجات کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ مَدَنی اِنعامات جنّت میں لے جانے والے اعمال کرنے اور جہنّم میں لے جانے والے اَعْمال

---

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۷ ملخصا

www.dawateislami.net

سے بچنے کی ترغیب کا مجموعہ ہیں۔ لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ آپ بھی آج ہی سے مدنی انعامات کا رسالہ بستے سے حاصل کر لیجئے اور اس پر عمل شروع کر دیجئے ،اِنْ شَاءَ اللہ! آپ کو بھی گناہوں سے بچنے کے ساتھ نیکیاں کرنے اور سنّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ نصیب ہو گا۔ اللہ پاک ہمیں مدنی انعامات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیعت ہونے کے نکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے بیعت ہونے کے نکات بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ چنانچہ

☆ دنیا میں کسی نیک کو اپنا اِمام بنالینا چاہیے شَرِیعَت میں تَقْلید کر کے اور طریقت میں بیعت کر کے تاکہ حشر اچھوں کے ساتھ ہو۔[1] ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی مرشِدِ کامل سے مرید ہونا بھی ہے۔[2] ☆ شیخ جامع شرائط سے بیعت ہونا سنّتِ مُتوارِثہ مسلمین ہے اور اس میں بے شمار مَنافع و بَرَکتِ دِین و دنیا و آخرت ہیں۔[3] ☆ پیر اُمورِ آخِرت کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُس کی رہنمائی اور باطنی توجّہ کی بَرَکت سے مرید اللہ پاک و رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضگی والے کاموں سے بچتے ہوئے رِضائے رَبُّ الانام کے مطابق اپنے شب و روز گزار سکیں۔[4] ☆ جو کسی شیخ جامعِ شَرائط سے

1 ... آداب مرشد کامل، ص ۱۳

2 ... آداب مرشد کامل، ص ۱۲

3 ... فتاوی رضویہ، ۲۶/ ۵۷۵

4 ... آداب مرشد کامل، ص ۱۳

www.dawateislami.net

بیعت ہو تو دوسرے سے بیعت نہ ہو۔[1] ☆حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مرید بننے میں ایمان کے تحفظ، مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، جہنّم سے آزادی اور جنّت میں داخلے جیسے عظیم منافع موجود ہیں۔[2] ☆مرید بننے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔[3] ☆ایک مرید کے دو شیخ نہیں ہوسکتے۔☆جو مرید دو پیروں کے درمیان مشترک ہو وہ کامیاب نہیں ہوتا۔[4] ☆جو پیر سنی صحیح العقیدہ عالم غَیرِ فاسق ہو اور اس کا سلسلہ آخر تک متصل ہو اس سے بیعت کیلئے والدین خواہ شوہر کسی کی اجازت کی حاجت نہیں۔[5] ☆پیر کے افعال واقوال پر اعتراض سخت حرام اور موجبِ محرومیِ برکاتِ دارَین ہے۔[6] ☆مرید کو ملنے والا فیض بظاہر کسی بھی بُزرگ یا صاحبِ مزار سے ملے مگر اسے اپنے مرشِد کامل کا فیض ہی تصور کرنا چاہیے۔[7] ☆مرید کو ہر وقت محتاط اور باادَب رہنا چاہئے کہ ذرا سی غفلت اور بے احتیاطی دِین و دنیا کے کسی ایسے بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے جس کی شاید تلافی بھی نہ ہوسکے۔[8] حضرتِ ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی مرید اَدَب کا خیال نہیں رکھتا، تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔[9]

1... فتاوی رضویہ، ۲۶/ ۵۷۹

2... فکر مدینہ، ص ۱۶۱

3... آداب مرشد کامل، ص ۲۲

4... فتاوی رضویہ، ۲۶ / ۵۸۰

5... فتاوی رضویہ، ۲۶ / ۵۸۴

6... فتاوی رضویہ، ۲۶ / ۵۸۸

7... آداب مرشد کامل، ص ۹۸

8... آداب مرشد کامل، ص ۷۰

9... الرسالۃ القشیریۃ، باب الآدب، ص ۳۱۹

www.dawateislami.net

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312 صفحات)120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** هدِیَّةً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بیان:19 ہر شُبہے بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا بِهَا مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهَا حَتّٰى يُبَلِّغَنِيْهَا یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس(10) رحمتیں اُتارتا ہے اور ایک فرشتہ اس دُرُودِ پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مُقرّر رہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1 ... معجم کبیر، ۸/۱۳۴، حدیث: ۷۶۱۱

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے بیان میں ہم مختلف اَوراد و وظائف کی برکتوں سے متعلق سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ ابھی ہم نے درودِ پاک کی فضیلت پر مشتمل جو حدیثِ پاک سنی اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دُرُودِ پاک ایک ایسا بہترین وظیفہ ہے کہ ہمارا درود و سلام ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں۔ لہٰذا خصوصاً دُکھیاری، غم کی ماری، مصیبتوں اور امراض میں مبتلا اسلامی بہنیں اسی طرح مکے شریف اور مدینے پاک کی حاضری کی تڑپ رکھنے والی اسلامی بہنوں کو چاہیے کہ وہ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وَقْت پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر زیادہ سے زیادہ دُرُود شریف پڑھنے کی عادت بنائیں بلکہ اسے اپنا وظیفہ بنالیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دُرودِ پاک کی فضیلتوں پر مُشْتَمِل بہت سی کتابیں لکھی جاچکی ہیں۔ عُلَمائے کرام اور عالمات بھی اس کی فضیلتیں، فائدے اور اس کی برکتوں کو بیان فرماتے ہی رہتے ہیں۔ آیئے! مزید سنتی ہیں کہ دُرُودِ پاک کی کثرت کرنے کی کیسی کیسی برکتیں ملتی ہیں: چنانچہ

www.dawateislami.net

"تفسیرِ صراطُ الجِنان" جلد 8 صفحہ نمبر 81 پر لکھا ہے: (1) جو خوش نصیب مسلمان رسولُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرود بھیجتا ہے، اس پر اللہ پاک، فرشتے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود دُرود بھیجتے ہیں۔ (2) دُرود شریف خَطاؤں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ (3) درود شریف سے اعمال پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔ (4) دُرود شریف سے درجات بلند ہوتے ہیں۔ (5) گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ (6) دُرود بھیجنے والے مسلمان کے لئے دُرود خود اِستغفار کرتا ہے۔ (7) اس کے نامۂ اعمال میں اجر (ثواب) کا ایک قیراط لکھا جاتا ہے جو اُحد پہاڑ کی مثل ہوتا ہے۔ (8) دُرود پڑھنے والے مسلمان کو اجر (ثواب) کا پورا پورا پیمانہ ملے گا۔ (9) دُرود شریف اس مسلمان کے لئے دنیا و آخرت کے تمام اُمور (کاموں) کیلئے کافی ہو جائے گا جو اپنے وظائف کا تمام وقت دُرودِ پاک پڑھنے میں بسر کرتا ہو۔ (10) مَصائب (مصیبتوں) سے نجات مل جاتی ہے۔ (11) دُرودِ پاک کی حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ گواہی دیں گے۔ (12) دُرودِ پاک پڑھنے سے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (13) دُرود شریف سے اللہ پاک کی رضا اور اس کی رحمت حاصل ہوتی ہے۔ (14) اللہ پاک کی ناراضی سے امن ملتا ہے۔ (15) عرش کے سایہ کے نیچے جگہ ملے گی۔ (16) میزان میں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا۔ (17) حوضِ کوثر پر حاضری کا موقع مُیسّر آئے گا۔ (18) قیامت کی پیاس سے حفاظت ہو گی۔ (19) جہنّم کی آگ سے چھٹکارا ملے گا۔ (20) پُل صراط پر چلنا آسان ہو گا۔ (21) مرنے سے پہلے جنّت کی منزل دکھادی جائے گی۔ (22) دُرود شریف تنگدست کے حق میں صدقہ کے قائم مقام ہو گا۔ (23) یہ سراپا پاکیزگی و طہارت ہے۔ (24) دُرود کے وِرد سے مال میں برکت ہوتی ہے۔ (25) اس

www.dawateislami.net

کی وجہ سے سو (100) بلکہ اس سے بھی زیادہ حاجات پوری ہوتی ہیں۔ (26) یہ ایک عبادت ہے۔ (27) درود شریف اللہ پاک کے نزدیک پسندیدہ اعمال میں سے ہے۔ (28) دُرود شریف مجالس (محافل) کی زِینت ہے۔ (29) دُرود شریف سے غُربت و فقر دور ہوتا ہے۔ (30) زندگی کی تنگی دُور ہو جاتی ہے۔ (31) اس کے ذریعے خیر کے مقام تلاش کئے جاتے ہیں۔ (32) دُرود شریف سے دُرود پڑھنے والی خود، اس کے بیٹے پوتے نفع (فائدہ) پائیں گے۔ وہ بھی نفع (فائدہ) حاصل کرے گا جس کو دُرودِ پاک کا ثواب پہنچایا گیا۔ (33) اللہ پاک اور اس کے رسولِ کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قرب نصیب ہو گا۔ (34) دُرودِ پاک ایک نور ہے۔ (35) نفاق (مُنافَقَت) اور زنگ سے دل پاک ہو جاتا ہے۔ (36) خواب میں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت ہوتی ہے۔ (37) دُرود شریف پڑھنے والی لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتی ہے۔ دُرود شریف تمام اَعمال سے زیادہ بَرکت والا اور افضل عمل ہے۔ (38) دُرود شریف دین و دُنیا میں زیادہ نفع بخش (یعنی فائدہ دینے والا) ہے اور اس کے علاوہ اس وظیفہ میں اس سمجھدار اسلامی بہن کے لئے بہت وسیع (زیادہ) ثواب ہے، جو اعمال کے ذَخائر کو اکٹھا کرنے پر حریص ہے اور عظیم فضائل، بہترین مناقب اور کثیر فوائد پر مشتمل عمل کے لئے جو کوشاں ہے۔ اللہ کریم ہمیں بکثرت دُرودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب سب سے پہلے قرآنِ کریم

1... تفسیرِ صراط الجنان، ۸/ ۸۱ بتغیر

www.dawateislami.net

سے اَوراد و وظائف کا ثُبوت سنتی ہیں: چنانچہ

اللہ کریم پارہ 17 سورۂ انبیاء آیت نمبر 87 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾ (پ۱۷، انبیا:۸۷)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو اس نے اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر عیب سے پاک ہے، بیشک مجھ سے بے جا ہوا۔

حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: حضرت یُونس عَلَیہِ السَّلام نے مچھلی کے پیٹ میں جب دعا مانگی تو یہ کلمات کہے "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ" جو مسلمان ان کلمات کے ساتھ کسی مقصد کے لئے دعا مانگے تو اللہ پاک اسے قبول فرماتا ہے۔[1]

حضرت سَعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں خبر نہ دوں کہ جب تم میں سے کسی شخص پر کوئی مصیبت یا دنیا کی بلاؤں میں سے کوئی بلا نازل ہو اور وہ اس کے ذریعے دعا کرے تو اس کی مصیبت و بلا دور ہو جائے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کی گئی: کیوں نہیں! ارشاد فرمایا: (وہ چیز) حضرت یُونس کی دعا "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ" ہے۔[2]

وظیفے کی برَکت سے بیڑیاں ٹُوٹ گئیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! وظیفوں کی مزید برکات سنتی ہیں:

1 ... ترمذی، کتاب الدعوات، ۸۱-باب، ۵/۳۰۲، حدیث: ۳۵۱۶

2 ... مستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر ... الخ، باب من دعا بدعوۃ ذی النون ... الخ، ۲/۱۸۳، حدیث: ۱۹۰۷

www.dawateislami.net

چنانچہ حضرت سیدنا محمد بن اسحاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے، حضرت مالِک اَشْجَعِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خِدمتِ اَقْدَس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میرا بیٹا عَوف (دشمنوں کی) قید میں ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم اپنے بیٹے کی طرف یہ پیغام بھجوادو کہ اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے کثرت سے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔

حضرت سیدنا عَوف بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دشمنوں نے زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا، مگر اس وظیفے کی بَرَکت سے ان کی زنجیریں ٹُوٹ گئیں، وہ دشمنوں کی قید سے نکل کر ان کی ایک اُونٹنی پر سُوار ہو کر چل پڑے۔ راستے میں ایک چراگاہ میں دشمنوں کے جانور چَر رہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے انہیں پکارا تو وہ سب کے سب دوڑتے بھاگتے ہوئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ جب آپ گھر پہنچے تو دروازے (Door) پر آکر اپنے والدین کو پکارا تو ان کے والدین خوشی سے جھُوم اُٹھے اور حیرت بھی کر رہے تھے کہ عوف تو قید میں تھے پھر یہاں کیسے آگئے؟ بہر حال جب ان کے والدین اور ان کا خادم دروازے کی طرف گئے تو دیکھا کہ حضرت سیّدنا عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ بَہُت سارے اُونٹ موجود ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے والدین کو اپنے اور اُونٹوں کے بارے میں بتایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے والدِ محترم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے فرمایا: ٹھہرو! میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ان اُونٹوں کے بارے میں پوچھ لوں (کہ یہ اونٹ ہمارے لئے حلال ہیں یا نہیں؟) چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے والدِ محترم نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر پورا

www.dawateislami.net

واقعہ عرض کر دیا، تو مدینے کے سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: ان اُونٹوں کا تم جو چاہو کرو (یعنی وہ اُونٹ تمہارے لئے حلال ہیں)۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ اَوراد و وظائف کی کیسی کیسی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں کہ جب حضرت سیّدنا عَوف بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دشمنوں کی قید میں رہتے ہوئے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے عطا کردہ وظیفے کو کثرت سے پڑھا تو اللہ پاک کی طرف سے مدد آئی، زنجیریں خود بخود ٹُوٹ گئیں، قید سے آزادی نصیب ہو گئی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کرامت سے اُونٹوں کا ریوڑ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی آواز پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پیچھے پیچھے چل پڑا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اللہ پاک کی رحمت اور اس کی عنایتوں کا نظارہ کرنے کے بعد خوشی خوشی اپنے گھر کی جانب چل پڑے۔ بیان کردہ حکایت میں جہاں بہت سے نکات ہیں وہیں **لَاحَوْل** شریف کی اہمیّت و فضیلت بھی معلوم ہوئی کہ یہ ایک ایسا طاقتور (Powerfull) وظیفہ ہے جو مشکلات سے نکالنے میں بہت فائدہ دیتا ہے، لہٰذا جب بھی کوئی مشکل یا بیماری آجائے، مثلاً دل میں گھبراہٹ ہوتی ہو، جانی یا مالی نقصان ہو جائے، سامان یا رقم چوری ہو جائے، گھر میں آگ لگ جائے، ناانصافی یا دھوکہ ہو جائے، دشمنوں کا خوف سکون ختم کر دے، حالات خراب ہو جائیں، ناحق کسی مقدمے (Case) میں پھنسا دیا جائے، کوئی حادثہ ہو جائے، جن سے قرض لیا تھا وہ قرض لوٹانے کا مطالبہ کریں، آندھی، سیلاب یا زلزلہ

---

1 . . . تفسیر ابن کثیر، پ۲۸، سورۃ الطلاق، تحت الآیۃ: ۲، ۳، ۸/ ۱۷۰

www.dawateislami.net

آجائے، گھر میں کوئی بیمار ہو جائے تو لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ زیادہ سے زیادہ پڑھا جائے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ! فائدہ ہو گا اور فائدہ کیوں نہ ہو کہ خود رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی حق بیان کرنے والی مُبارَک زبان سے لَاحَوْل شریف کے فضائل اور اس کی برکات کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! بَرَکت حاصل کرنے کے لئے ہم بھی 4 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتی ہیں: چنانچہ

(1)... ارشاد فرمایا: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا کرو، کیونکہ یہ جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔[1]

(2)... ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ عرض کی: وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔[2]

(3)... ارشاد فرمایا: جس نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا تو یہ (اس کیلئے) ننانوے (99) بیماریوں کی دوا ہے، ان میں سب سے ہلکی بیماری پریشانی و غم ہے۔[3]

(4)... ارشاد فرمایا: اے علی! میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتادوں، جنہیں تم مصیبت کے وَقْت پڑھ لو؟ عرض کی: ضرور ارشاد فرمایئے! آپ پر میری جان قربان! تمام اچھائیاں میں نے آپ ہی سے سیکھی ہیں۔ ارشاد فرمایا: جب تم کسی مشکل میں پھنس جاؤ تو اس طرح پڑھو: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پس اللہ پاک اس کی بَرَکت سے جن بلاؤں کو چاہے گا دُور فرمادے گا۔[4]

1... مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب خفض الصوت بالذکر، ص ۱۱۱۲، حدیث: ۲۷۰۴

2... مجمع الزوائد، کتاب الانکار، باب ماجاء فی لاحول ولا قوۃ الخ، ۱۰/۱۱۸، حدیث: ۱۶۸۹۷

3... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی قول لاحول الخ، ۲/۲۹۱، حدیث: ۲۴۴۸

4... عمل الیوم واللیلۃ، ص ۱۲۰

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عُلَمائے کرام نے بھی **لَاحَوْل** شریف کی برکتوں کو بیان فرمایا ہے، چنانچہ

حکیمُ الاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: صُوفیائے کرام (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ) فرماتے ہیں: جو کوئی صبح و شام اِکّیس (21) بار **لَاحَوْل** شریف (یعنی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم) پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ! وَسوسۂ شیطانی سے نجات ملے گی۔[1]

صبح و شام کی تعریف

اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **شجرۂ قادِریہ، رضویہ، ضیائیہ، عطاریہ** کے صفحہ نمبر 11 پر **صبح اور شام کی تعریف** بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: آدھی رات گزرنے کے بعد سے سُورج کی پہلی کرن چمکنے تک **"صُبح"** ہے۔ اس سارے وَقت میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے صُبح میں پڑھنا کہیں گے اور ظہر کا وَقْت شروع ہونے سے لے کر غُروبِ آفتاب تک **"شام"** ہے۔ اِس پورے وَقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے شام میں پڑھنا کہیں گے۔[2]

آیئے! **فتاویٰ رضویہ** جلد 23 صفحہ نمبر 398 سے **اَوراد و وظائف** کے متعلّق کچھ معلوماتی نکات سنتی ہیں: چنانچہ

1. جب بھی کوئی وظیفہ پڑھا جائے تو وہ کسی جائز کام کو پورا کرنے کے لیے، اللہ پاک کی بارگاہ میں عاجزی کرنے کا ذریعہ ہو۔ وظیفہ کو اللہ پاک کی بارگاہ میں وسیلہ

1... مرآۃ المناجیح، ۱ ۸۷ ملخصا

2... شجرۂ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ، ص ۱۱

www.dawateislami.net

بنائے اور ثواب کی نیّت سے وظیفہ کریں۔

2. اگر وظیفہ صرف اسی نیّت سے کیا جائے کہ میرا کام ہو جائے تب بھی جائز تو ہے مگر ثواب نہیں ملے گا۔

3. یہ کیسے پتہ چلے کہ وظیفہ ثواب ودُعا سمجھ کر کر رہی ہیں یا اپنا مقصد پانے کے لیے؟ اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ اگر وظیفہ کرنے کے باوجود مقصد نہ مِلا تو وظیفہ ہی چھوڑ دیا تو یہ وظیفہ اپنا کام نکالنے ہی کے لیے تھا، کیونکہ اگر دُعا و ثواب سمجھ کر کرتیں تو جاری رہتا۔

4. وظیفہ جائز کام حاصل کرنے کے لیے ہو۔ اگر ناجائز کام کے لیے ہو مثلاً میاں بیوی میں لڑائی کروانے کے لیے تو ایسا وظیفہ حرام ہے۔

5. وظیفہ اگر کسی جائز کام کے لیے ہی ہو، مگر کسی ناجائز طریقے سے ہو مثلاً سفلی عِلْم وغیرہ کے ذریعے تب بھی حرام ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً جب انسان بیمار ہوتا ہے تو سیدھا کسی ڈاکٹر یا حکیم کے پاس جاتا ہے، وہ ڈاکٹر یا حکیم مریض کی حالت کے مطابق اس کو چند چیزوں کا پرہیز بتاتا ہے، مثلاً سادہ غذائیں کھانے کی تاکید کرتا ہے اور کہتا ہے: اگر پرہیز کروگے تو ہی دوا اثر کرے گی، پرہیز کرنے سے جلد عِلاج ہو جائے گا، اگر پرہیز نہ کیا تو پیسہ ضائع کرنے کے علاوہ کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ اب مریض اگر اس کی ہدایت کے مطابق دوا (Medicine) وَقْت پر لے اور پابندی سے پرہیز بھی جاری رکھے

1... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۳۸۹ ملخصاً

www.dawateislami.net

تو اِنْ شَآءَ اللہ! وہ جلد صحت یاب ہو جائے گا، لیکن اگر وہ دوا وَقْت پر نہ کھائے، منع کی گئیں چیزیں بھی ڈَٹ کر کھاتا پیتا رہے، اس کے دل و دماغ میں اس طرح کے خیالات بھی آتے رہیں کہ پتا نہیں دوا اثر کرے گی یا نہیں، پتا نہیں مجھے شفا ملے گی یا نہیں، کہیں اس سے مجھے کوئی نقصان تو نہیں ہو جائے گا؟ تو یقیناً یہ نادانی ہے۔

اسی طرح اَوراد و وظائف کا معاملہ ہے کہ اگر کوئی اَوراد و وظائف کے اُصول و قوانین کی پابندی نہ کرے، جن چیزوں کو کرنا چاہئے، ان کو نہ کرے اور جن سے بچنا چاہئے، ان کو کرے، اس کے دل و ماغ میں اس کے خیالات آتے رہیں کہ پتا نہیں وظیفہ کرنے سے بیماری دُور ہو گی یا نہیں، وظیفہ کرنے سے والد، شوہر یا بھائی کے روزگار میں بَرَکت ہو گی یا نہیں، وظیفہ کرنے سے اللہ پاک کی رحمت ہو گی یا نہیں، وظیفہ کرنے سے بچی کی شادی ہو گی یا نہیں، کہیں وظیفہ کرنے سے دماغ خراب تو نہیں ہو جائے گا، کہیں وظیفہ کرنے سے اُلٹا مجھے کوئی نقصان تو نہیں ہو گا وغیرہ تو ایسی صورت میں اپنے مقصد میں کبھی بھی کامیابی نہیں ہو سکے گی اور نہ ہی اَوراد و وظائف کا کوئی فائدہ نصیب ہو گا۔ جبکہ اس کے مقابلے میں اَوراد و وظائف کو شرائط و آداب کے ساتھ کرنے والیوں کو اس کے بھرپور فائدے ملتے ہیں، چنانچہ

اَورادو وظائف کے ضروری آداب

"جنّتی زیور" میں لکھا ہے: یاد رکھو! جس طرح جڑی بوٹیوں اور تمام دواؤں کی تاثیر اسی وَقْت ظاہر ہوتی ہے جب کہ وہ دوائیں اسی طرح استعمال کی جائیں جو ان کے استعمال کا طریقہ ہے، اسی طرح عملیات اور تعویذات کی بھی کچھ شرائط، کچھ ترکیبیں

www.dawateislami.net

(اور) کچھ لوازمات ہیں کہ جب تک ان سب چیزوں کا خیال نہ کیا جائے گا، عملیات کی تاثیرات ظاہر نہ ہوں گی اور برکتیں حاصل نہ ہوں گی، ان شرائط میں سے سات(7) شرطیں نہایت ہی اہم اور انتہائی ضروری ہیں کہ جن کے بغیر قرآنی اَعمال میں تاثیر کی اُمید رکھنا بیوقوفی ہے۔ وہ شرطیں یہ ہیں: چنانچہ

اعمال اور دعاؤں کی 7 شرائط

(1) حلال لقمہ کھانا اور حرام غذاؤں سے بچنا۔ (2) سچ بولنا اور جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہنا۔ (3) نیّت کو درست اور پاکیزہ رکھنا کہ ہر نیکی اللہ کریم ہی کے لئے کرنا۔ (4) شریعت کے احکام کی پوری پوری پابندی کرنا۔ (5) اللہ کریم کے دِین کے سُتونوں مثلاً قرآن، کعبہ، نبی، نماز وغیرہ کی تعظیم اور بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کا ہمیشہ دل میں اَدب واِحترام رکھنا۔ (6) جو وظیفہ بھی پڑھیں مکمل توجہ کے ساتھ پڑھنا۔ (7) جو عمل اور وظیفہ پڑھیں اس کی تاثیر پر پورا پورا یقین اور پختہ عقیدہ رکھنا۔ اگر شک و شبہ ہوا تو وظیفہ یا عمل میں اثر نہ رہے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بسا اوقات **اَوراد و وظائف کی فضیلتیں اور برکتیں** سُن کر پڑھنے کا ذہن تو بنتا ہے، مگر اِس پر اِستقامت نہیں مِل پاتی، اس کی **2 بُنیادی وجوہات** ہو سکتی ہیں، ایک تو یہ کہ شاید ہمیں دُرست پڑھنا نہیں آتا، جس کی وجہ سے ہم **اَوراد و وظائف** پڑھنے سے محروم رہتی ہیں، اِس کمزوری کو دُور کرنا چاہئے، ویسے بھی ہمیں نماز تو پڑھنی ہی پڑھنی ہے، تِلاوتِ قرآن تو کرنی ہی ہے، ہم **قرآنِ**

www.dawateislami.net

کریم دُرست پڑھنا سیکھ لیں، اس کی بَرَکت سے **اَوراد و وظائف** دُرست پڑھنا آسان ہو جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں **قرآنِ کریم** کو مخارِج کی دُرستی کے ساتھ پڑھنے کا باقاعدہ اِہتمام کیا جاتا ہے، **مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات** کے تحت ملک و بیرونِ ملک ہزاروں **مدرسۃُ المدینہ بالغات** لگائے جاتے ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بہنیں مُفت تَعلیمِ قرآن حاصل کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی ان کے ساتھ شامل ہو کر دُرست مخارِج کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھنے کی سعادت حاصل کریں۔

اَوراد و وظائف میں سُستی کی دُوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ شاید ہم جلد گھبرا جاتی ہیں کہ فُلاں وظیفے پر تو اِتنا وَقْت لگتا ہے، میرے پاس تو اِتنا وَقْت ہی نہیں ہے، اِس کمزوری کو دُور کرنے کا طریقہ ایک مثال کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کرتی ہیں، چنانچہ

اگر کسی انسان کو لمبے سفر پر جانا ہو، مثلاً لاہور سے کراچی جانا ہو تو وہ وقفے وقفے سے سڑک پر دِیئے گئے **کلو میٹرز کے نشانات** کو دیکھتا ہے کہ اب اِتنا سفر باقی ہے، اب اِتنا سفر باقی ہے، ان **کلو میٹرز کے نشانات** کو دیکھتے رہنے سے اُسے محسوس ہوتا ہے کہ شاید اُس کا سفر آسان ہوتا جا رہا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی **منزل پر پہنچ** جاتا ہے۔

اِسی طرح **ثواب پر نظر** رکھی جائے اور ابتدا میں چند وظائف کے لیے **وَقْت کا اندازہ** کر لیا جائے کہ فُلاں وظیفہ پڑھنے میں کتنا وَقْت لگتا ہے، مثلاً سُورۂ مُلک کی تِلاوت پر تقریباً 5 منٹ لگتے ہیں، **شجرۂ قادِریہ، رضویہ، ضیائیہ، عطاریہ** میں دیئے گئے **اَوراد و وظائف** میں سے **روزانہ** کا ایک وظیفہ ہے جسے **70 بار** پڑھنا ہوتا ہے اور وہ ہے " **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہ** "، اِس پر تقریباً **4 منٹ** لگتے ہیں، **166 بار** یہ پڑھنا ہوتا

www.dawateislami.net

ہے "**لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ**"، (آخر میں "مُحَمَّدٌ رَّسولُ اللّٰہ") اِس پر تقریباً **سوا 4 منٹ** لگتے ہیں، **111 بار** اگر یہ دُرُود شریف **"صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد"** پڑھا جائے تو تقریباً **ساڑھے 4** ($4^1/_2$) **منٹ** لگتے ہیں۔ **تینوں قُل** (سُورۂ اِخلاص، سُورۂ فَلَق اور سُورۂ نَاس) پڑھنے والی کے لیے **ہر بلا سے حفاظت** کی خوشخبری ہے، اس وظیفے پر تقریباً **ڈیڑھ** ($1^1/_2$) **منٹ** لگتا ہے۔ اِس طرح ہم غور کرتی جائیں، کئی وظائف اور بھی ایسے ہوں گے، جن پر بہت مختصر وَقْت یعنی صرف چند منٹ لگتے ہیں، اِس انداز سے جائزہ لینے سے اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ پڑھنے میں ثابت قدمی نصیب ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

پھر ہم یہ بھی غور کریں کہ روزانہ نہ جانے کتنے گھنٹے **فضول گفتگو** میں گزر جاتے ہوں گے، جس میں **غیبت** بھی ہو جاتی ہو گی، کئی اسلامی بہنوں کا **دِل دکھ جاتا ہو گا**، زبان کی بے اِحتیاطی کی وجہ سے **جھوٹ** بھی نکل جاتا ہو گا۔ اللہ پاک ہمیں زبان کا دُرست اِستعمال کرتے ہوئے کثرت کے ساتھ اپنا **ذِکر** کرنے توفیق نصیب فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! موجودہ دور میں اَمیرِ اَہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صورت میں ایک پیرِ کامل موجود ہیں، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **تعویذات و وظائف** انتہائی تاثیر والے ہوتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مسلمانوں کی خیر خواہی کے عظیم جذبے کے تحت مشہور قرآنی سورتوں، دُرُودوں، روحانی و طبّی علاجوں پر مشتمل کتاب **"مَدَنی**

www.dawateislami.net

پنج سورہ"، علاج کے گھریلو نسخوں پر مُشْتَمِل کتاب **"گھریلو علاج"** اور اللہ کریم کے مُبارَک ناموں کی برکتوں سے معمور رسالہ **"چالیس (40) روحانی علاج مع طِبّی علاج"** کے تحفے اُمّت کو عطا فرمائے ہیں۔ ان کے علاوہ ان رسائل **"بیمار عابد"**، **"زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی"**، **"چڑیا اور اندھا سانپ"**، **"مینڈک سوار بچھو"** اور کتاب **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** میں بھی آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سینکڑوں وظائف تحریر فرمائے ہیں۔ لہٰذا ان کتب و رسائل کو آج ہی مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے قیمۃً طلب کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! جس طرح تعویذات و وظائف مصیبتوں، پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات دلانے میں فائدہ مند ہیں، اسی طرح قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا بھی پریشانیوں اور بیماریوں سے چھٹکارا پانے کا ایک بہترین وظیفہ ہے، تِلاوتِ قرآن کی بَرَکت اور اللہ پاک کی رحمت سے ہمارے کئی مسائل حل ہو سکتے ہیں، چنانچہ

قرآن سے علاج

ایک شخص نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں گلے میں دَرْد کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: قرآن پڑھا کرو۔ (1)

اسی طرح ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: میرے سینے

1... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/ ۵۱۹، حدیث: ۲۵۸۰

www.dawateislami.net

میں تکلیف ہے۔ ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو، اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور دلوں کی شفا۔[1]

(پ ۱۱، یونس: ۵۷)

بلکہ قرآنِ کریم تو مختلف بیماریوں کی بہترین دَوا بھی ہے، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: خَیْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْاٰنُ یعنی بہترین دَوا قرآنِ کریم ہے۔[2]

حضرت علّامہ عبدالرَّؤف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی بہترین تعویذ وہ ہے جو کسی قرآنی آیت کے ذَریعے سے کیا جائے، چنانچہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 82 میں اِرْشادِ باری ہے:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم قرآن میں وہ چیز اُتارتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔

(پ۱۵، بنی اسرائیل: ۸۲)

تو قرآنِ کریم دل، بدن اور رُوح سب کے لیے دَوا ہے۔ جب بعض کلاموں کی بھی خاصیتیں اور فائدے ہوتے ہیں، تو پھر ربِّ کریم کے کلام کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ جس کی فضیلت دیگر کلاموں پر ایسی ہے، جیسی اللہ کریم کی اس کی مخلوق پر۔ قرآنِ پاک میں کچھ ایسی آیات ہیں جو خاص اَمراض اور مصیبتوں کے خاتمے کے لیے ہیں، ان آیات کی پہچان خاص لوگوں کو ہوتی ہے۔[3]

1... تفسیر درمنثور، پ ۱۱، یونس، تحت الآیہ: ۵۷، ۴/۳۶۶

2... ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الاستشفاء بالقرآن، ۴/۱۱۶، حدیث: ۳۵۰۱

3... فیض القدیر، ۳/۲۲۸ تحت الحدیث: ۴۰۰۷

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! قرآنِ پاک کی ہر سُورت کی اپنی ہی فضیلت، خاصیت اور شان ہے، جو جان و مال کی حِفاظت کرنے، دکھ درد مِٹا کر دل میں خوشی داخل کرنے اور مَرض سے نَجات دِلانے کیلئے کافی ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"جنّتی زیور"** سے قرآنِ پاک کی چند سورتوں کے فضائل و خصوصیات اور فوائد سنتی ہیں: چُنانچہ

قرآنی سورتوں کے فضائل و خُصُوصیات اور فوائد

☆**سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** 100 مرتبہ پڑھ کر جو دُعا مانگی جائے، قَبول ہوتی ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ** کی تلاوت سے شیطان گھر سے بھاگ جاتا ہے، ☆**آیَۃُ الْکُرسی** پڑھنے سے مُحتاجی دُور ہوتی ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْکَہْف** کو ہمیشہ پڑھنے سے دَجّال کے فتنوں سے حفاظت ہو گی، ☆**سُوْرَۃُ الدُّخَان** پڑھنے سے مُشکل دُور ہوتی ہے، ☆جو مرنے کے قریب ہو اس پر **سُوْرَۃُ الْجَاثِیَہ** کا دَم کرنے سے اس کا خاتِمہ بالخیر ہو، ☆**سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت** کا پڑھنا اور دَم کر کے پینا گھر میں خَیْر و برکت کے لئے مُفید ہے، ☆**سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن** 11 بار پڑھنے سے تمام مَقاصِد پُورے ہوتے ہیں، ☆**سُوْرَۃُ الْوَاقِعَہ** پڑھنے سے کبھی فاقہ نہ ہو گا، ☆**سُوْرَۃُ الْمُلْک** کو ہر رات پڑھنے سے عذابِ قبر سے حفاظت ہو گی، ☆**سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل** کو 11 بار پڑھنے سے ہر مُشکل آسان ہو جاتی ہے، ☆**سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت** پڑھنے سے موت کی تکلیف نہیں ہو گی، ☆**سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ** کو جس مال پر پڑھ دیا جائے، اس میں خُوب برکت ہو گی، ☆**سُوْرَۃُ التِّیْن** 3 مرتبہ پڑھنے سے اَخلاق و کردار بہترین ہوتے ہیں، ☆**سُوْرَۃُ الْعَلَق** میں جوڑوں کے دَرْد کا علاج ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْقَدْر** جو صُبح و شام

www.dawateislami.net

پڑھے، اللہ پاک اس کی عزت بڑھا دے گا، ☆**سُوْرَۃُ الْبَیِّنَہ** برص اور یرقان کا علاج ہے، ☆**سُوْرَۃُ الزِّلْزَال** چوتھائی قرآن کے برابر ہے، ☆جس کو نظر لگی ہو اس پر **سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت** کا دَم مُفید ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْقَارِعَہ** پڑھنے سے بَلاؤں سے حِفاظَت رہتی ہے، ☆**سُوْرَۃُ التَّکَاثُر** کو 300 بار پڑھنے سے بہت جلد قَرض اَدا ہو جاتا ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْعَصْر** پڑھنے سے غم دُور ہو جاتا ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْھُمَزَہ** اور **سُوْرَۃُ الْفِیْل** دُشمن کے شَر سے حِفاظَت اور **سُوْرَۃُ قُرَیش** جان کی حِفاظَت کے لئے مُجرَّب ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن** بڑی مشکل کے وقت پڑھنا بہت مفید ہے، ☆ **سُوْرَۃُ الْکَوْثَر** کی تلاوت سے بے اَولاد، کو اولاد مل جاتی ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْکٰفِرُون** چوتھائی قرآن کے برابر ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** تہائی قرآن کے برابر ہے، اس کے بہت فضائل ہیں، ☆**سُوْرَۃُ الْفَلَق** اور **سُوْرَۃُ النَّاس** سے جن و شیطان اور حاسدوں کے شر سے حفاظت رہتی ہے۔[1] **اے کاش!** ہم سب کو تلاوتِ قرآن کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

1... جنتی زیور، ص۵۸۸

2... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

www.dawateislami.net

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں: ☆مسلمان (محارم) سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔ ☆مکتبۃُ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 459 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگی ہوں اُس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں اُن میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتی ہوں۔[1] ☆دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود محرموں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔ ☆سلام میں پہل کرنا سنّت ہے۔ ☆جو سلام میں پہل کرے وہ اللہ کریم کی مُقرَّب ہے۔ ☆جو سلام میں پہل کرے وہ تکبُّر سے بھی بَری ہے، جیسا کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔[2] ☆سلام (میں پہل کرنے والے) پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔[3] ☆اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللّٰہ بھی کہیں تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہ، شامل کریں تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنَّتُ المقام

1... بہار شریعت، ۳/ ۴۵۹، حصہ ۱۶ ملخصا

2... شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اھل الدین، ۶/ ۴۳۳، حدیث: ۸۷۸۶

3... کیمیائے سعادت، ۱/ ۳۹۴

www.dawateislami.net

اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے۔ ☆سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ جس اسلامی بہن نے سلام کیا وہ سُن لے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** هدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بیان: 20 ہر مُبارک بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ سَمُرَہ سُوائی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ہم سرکارِ عالی وَقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ گُہر بار میں حاضِر تھے کہ ایک شخص حاضِر ہو کر عَرض گُزار ہوا: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بارگاہِ خُداوندی میں سب سے اچھا عمل کون سا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: سچ بولنا اور اَمانت اَدا کرنا۔ (راوِی فرماتے ہیں:) میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید کچھ اِرشاد فرمایئے! فرمایا: کَثرتِ ذِکْر اور مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا (بھی اچھا عمل ہے) کہ یہ عمل فقْر (یعنی غُربت) کو دُور کرتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ... القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ ... الخ، ص ۲۷۳ مختصرا

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً ہمّت سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ کریم نے ہمیں زِندگی کی اَنْمول نِعْمَت سے نوازا ہے، ہمیں چاہیے کہ اس کی قَدر کریں، کیونکہ زِندگی بَرف کی طرح پگھل رہی ہے اور موت اپنی تمام تر سختیوں سمیت ہماری طَرف بڑھ رہی ہے۔ بَہُت جَلْد ہمیں مرنا، اندھیری قَبر میں اترنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے۔ یقیناً وہ اِسْلَامی بہنیں خوش نصیب ہیں جو مرنے سے قبل آخِرت کی تیاری کر لیتی ہیں۔ لہٰذا زِندگی کی آخری سانس پوری ہونے سے پہلے جو بھی وَقْت میسّر ہے اسے غنیمت جان کر اپنے رب کی رضا حاصل کرنے میں مشغول ہو جایئے اور اس کا ایک آسان ذَرِیْعَہ یہ ہے کہ ہم اپنے ربِّ کریم کی عبادت کثرت سے کریں۔ آج کے بیان میں ہم صحابیات کی

www.dawateislami.net

عبادت کے حوالے سے سنیں گی وہ نیک ہستیاں اپنے ربِّ کریم کی کتنی عبادت کرتی تھیں تاکہ ہم بھی ان کی سیرت پر چل کر عبادت کریں اور ہمیں بھی نیک اعمال کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے خاتونِ جنّت، حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی عبادت کا ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

شبِ عروسی عبادت میں گزاری

خاتونِ جنت، شہزادیِ رسول حضرت بی بی فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کیلئے مُہاجِرین و اَنْصار کے مُعَزَّزین نے نکاح کے پیغامات بھیجے۔ لیکن رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواباً اِرشاد فرمایا: میں خُدائی فیصلے کا مُنْتَظِر ہوں۔ بالآخر جب حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے نِکاح کا پیغام دیا تو مَحْبُوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ اَنْوَر خوشی و مَسَرَّت سے کِھل اُٹھا اور مُناسِب اِنْتِظامات کے بعد (ہجرت کے دوسرے سال ماہِ صفر المظفّر میں[1]) اپنی لَخْتِ جِگَر کا نِکاح فرما دیا۔ جب اس نِکاح کو ایک مہینہ گزر گیا تو سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خواہش پر حُضُور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَہُت بڑی دَعْوَتِ طَعام کا اِہتِمام فرمایا اور پھر خود پیدل چل کر کاشانۂ علی تک تشریف لائے اور دُعا دیتے ہوئے سیّدہ خاتونِ جنّت کو رُخصت فرمایا۔ جب رات کا اندھیرا چھا گیا اور سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے مَحَبَّت بھری گفتگو فرمانے لگے تو اچانک آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے رونا شروع کر دیا۔ شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حیران ہو کر جب اس اَشک باری کی وجہ دَرْیافْت کی تو فرمانے لگیں: میں تو اپنی اُس

1 ... سیرت سید الانبیا، ص۲۹۶

www.dawateislami.net

حالَت و مُعَامَلے کے متعلّق سوچ کر رو رہی ہوں کہ جب میری عُمر بیت جائے گی اور مجھے قبر میں داخِل کر دیا جائے گا، آج میرا عزّت و فخر کے بِستَر میں داخِل ہونا کل قبر میں داخِل ہونے کی مانند ہے۔ لہٰذا چاہیے کہ آج رات ہم اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر عِبادَت کریں کہ وُہی عِبادَت کا زیادہ حَق رکھتا ہے۔ چنانچِہ اس کے بعد دونوں پاک ہستیاں اٹھیں اور ربِّ کریم کی عِبادَت میں مَشْغُول ہو گئیں۔[1]

تخلیقِ انسانی کا مقصد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شادی خانہ آبادی بلاشبہ دو اَفراد کے درمیان ایک ایسے بندھن کا نام ہے جس کے دَوام کے لئے ذہنی ہم آہنگی اور ہم مِزاجی کا اعتبار اور لحاظ بہت ضروری ہے۔ جب یہ بندھن قائم ہو جاتا ہے تو مسرتوں اور خوشیوں کا گویا سیلاب ہوتا ہے جس میں ہر ایک بہتا چلا جاتا ہے۔ مگر قربان جایئے! سیّدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی مَدَنی سوچ پر! جب یہ پاکیزہ بندھن میں بندھیں تب بھی اپنی قبر کو یاد کرنے لگیں۔ کیسا خوفِ خُدا تھا کہ دلہن بن کر انہوں نے اس حقیقت سے منہ نہ موڑا کہ آج اگرچہ انہیں دلہن بنا کر ان کے دامَن کو خوشیوں سے بھر دیا گیا ہے مگر کل ان کا جَنازہ بھی تو اُٹھایا جانے والا ہے۔ یہی دنیا کی حقیقت ہے، ایک طرف خوشی کے شادیانے بج رہے ہوتے ہیں تو دوسری طرف کسی کی میّت پر آہ و فُغاں کا شور ہوتا ہے۔ ایک طرف خوشی و مسرت کے پھول کھل رہے ہوتے ہیں تو دوسری طرف کہیں دکھوں اور غموں کی تیز دھوپ وجود کو جلا رہی ہوتی ہے۔ کسی نے سچ کہا کہ

---

1 . . . الروض الفائق، المجلس الثامن والاربعون: فی زواج علی . . . الخ، ص ۲۷۴، ملتقطاً ومفہوماً

www.dawateislami.net

نسیمِ صُبح گُلشن میں گُلوں سے کھیلتی ہوگی کسی کی آخری ہچکی کسی کی دِل لگی ہوگی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے اس واقعے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے نہ صِرف ایک نبی کی بیٹی ہونے کا حَق ادا کیا بلکہ یہ بھی ثابِت کر دیا کہ آپ واقعی جنّت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔ کیونکہ جہاں آپ نے مَحْبُوب ربِّ دَاوَر، شَفِیعِ روزِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانِ عالیشان پر عمل کیا: **عقل مند اور سمجھدار وہ ہے جو اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ کرے اور موت کے بعد والی زِنْدَگی** کے لئے **عمل کرے**۔ وہیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اپنے رب کی یاد سے بھی غافل نہ ہوئیں، بلکہ اس بات کو پیشِ نَظر رکھا کہ اللہ پاک نے انہیں اس دنیا میں اپنی عبادَت کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ جیسا کہ پارہ 27 سورۃُ الذّٰریٰت کی آیت نمبر 56 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی لیے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔ (پ۲۷، الذّٰریٰت: ۵۶)

سَیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے اس عمل کو گویا خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مُحَدِّثِ اَعْظَمِ ہند حضرت مولانا شاہ ابو المحامِد سَیِّد محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اپنے اس شعر میں کیا خوب بیان فرمایا ہے:

دِن کو ہشیار رہو رات کو بیدار رہو چَین کی نیند کہاں ملتی ہے تُربَت کے سِوا

(فرش پر عرش، ص۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بندی بندگی سے ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اوپر بیان کردہ آیت کریمہ کو سامنے رکھتے ہوئے ہر عقلمند اِسلامی بہن بھی یہ جانتی ہے کہ جو چیز جس کام کے لیے بنائی جائے اگر اُس کام میں نہ آئے تو بے کار ہے، لہٰذا جو اِسلامی بہن اپنے خالق و مالِک کو نہ پہچانے، اُس کی بَنْدَگی و عِبَادَت نہ کرے وہ نام کی بندی تو ہے حقیقت میں نہیں بلکہ ایک بے کار چیز ہے۔ اس لیے ہم کہہ سکتی ہیں کہ عِبَادَت وبَنْدَگی ہی سے بندی، بندی ہے اور اسی سے اس کی فلاحِ دُنْیَوی و نَجاتِ اُخْرَوِی ہے۔

مگر افسوس! دنیا کی نَحُوسَت جہاں ہمیں اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں حاضِری کے اِرادے سے باز رکھتی ہے، وہیں اس کی فِکْرِ بَنْدَگی و اَعمالِ خَیر سے بھی روکتی ہے، ذرا سوچیے! جب دنیا کی فِکْر باعِثِ رُکاوَٹ ہے تو خود دنیا کس قَدْر رُکاوَٹ کا باعِث ہو گی۔ حالانکہ یہ دنیا عِبَادَت وبَنْدَگی بجالانے کی جگہ ہے اور اللہ پاک نے ہم سب کو اسی مَقْصَد کے لیے پیدا فرمایا ہے، لہٰذا ہم سب پر لازِم ہے کہ ہر اِعْتِبار سے اس کی بَنْدَگی بجالائیں اور اپنے ہر فِعْل کو اپنے مالِک و خالق کی مَرضی کے مُطابِق سَرانْجام دیں، کیونکہ اگر ہم نے باوُجُودِ قُدْرَت اللہ پاک کی عِبَادَت یا اس کی رَضا کا خَیال نہ رکھا بلکہ اپنی شَہْوَت کی پَیْرَوِی میں لگی رہیں اور اس کی عِبَادَت وبَنْدَگی سے منہ موڑا تو ضَرور اپنے مالِک و مولیٰ کی طرف سے مَلامَت اور سزاوار قرار پائیں گی۔

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے
یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے بن تو مت انجان آخر موت ہے

www.dawateislami.net

مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی عاقل و نادان آخر موت ہے
کیا خوشی ہو دل کو چندِ زیست سے غمزدہ ہے جان آخر موت ہے
ملکِ فانی میں فنا ہر شے کو ہے سن لگا کر کان آخر موت ہے
بارہا علمیؔ تجھے سمجھا چکے مان یا مت مان آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بارگاہِ خُداوندی تک رَسائی حاصِل کرنے کے ذرائع اگرچہ بہت زیادہ ہیں، مگر ان میں سب سے زیادہ مَحبوب ذریعہ فرائض کی ادائیگی ہے۔ جیسا کہ ایک حَدِیثِ قُدسی میں اللہ کریم کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعے میرا قُرب چاہتا ہے ان میں مجھے سب سے زیادہ فرائض پسند ہیں۔[1]

یاد رکھئے! ہر مسلمان پر دو قسم کی عِبادَات فَرض ہیں۔ ایک وہ جن کا تَعَلُّق ظاہِری اَعْضَاو جَوَارِح سے ہے: یعنی نَماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نِکاح، خرید و فَروخْت وغیرہ۔ جبکہ دوسری وہ جن کا تَعَلُّق قَلْب سے ہے: مثلاً مُنْجِیَات یعنی عاجِزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہ کا حُصُول اور باطِنی گناہ مثلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد وغیرہ سے بچاؤ اور مُہلِکات یعنی ہَلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کہ جھوٹ، غیبت، چُغلی اور بُہتان وغیرہ۔ ہمیں ان سب کے مُتَعَلِّق ضَروری مَعْلُومات حاصل کرنی چاہئے۔

صحابیات اور شوقِ عبادت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فرائض وواجبات کی اَدائیگی ہم پر

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲

www.dawateislami.net

لازِم ہے جو ہم نے ہر صُورَت میں کرنی ہے اور اگر ہم کَثْرَت سے ذِکْر و فِکْر اور دیگر عِبادات نہ بھی کر سکیں تو یہی ہمارے لیے کافی ہے۔ البتہ! ربِّ کریم کا مزید فَضْل و کَرَم پانے کے لیے ہمیں چاہیے کہ دیگر عِبادات بھی گاہے بگاہے بجا لائیں۔ آیئے! اپنے دل میں عبادت کا ذوق و شوق پیدا کرنے کے لئے چند صَحَابِیّات طَیِّبَات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کی عبادات کے واقعات سنتی ہیں کہ وہ مقدس ہستیاں کس قدر عبادت کرتی تھیں: چنانچہ

ایک بار اللہ کے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد شریف میں تشریف لائے تو دیکھا کہ دو سُتونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی ہے، اس کے مُتَعَلِّق دَرْیافت فرمایا: تو معلوم ہوا کہ یہ رسی جنابِ حَمْنَہ بِنْتِ جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے باندھ رکھی ہے، جب وہ کھڑے ہو کر نَماز پڑھتے پڑھتے تھک جاتی ہیں تو اس کا سہارا لے لیتی ہیں۔ اس پر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ اِرشاد فرمایا کہ انہیں چاہیے کہ وہ اتنی ہی نَماز پڑھا کریں جس قَدر طاقت رکھتی ہیں اور جب تھک جایا کریں تو بیٹھ جائیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں ایک صحابیہ "حمنہ بنتِ جحش" رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے مسجد میں نماز پڑھنے کا تذکرہ ہے، یاد رکھئے! یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری کی بات ہے، حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع کر دیا تھا۔ جیسا کہ حکیمُ الْاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت عمر

---

1 . . . ابوداود، کتاب التطوع، باب النعاس فی الصلاۃ، ۲/۵۰، حدیث: ۱۳۱۲

www.dawateislami.net

فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ عورتوں کو مسجد سے روک دیا اور حضرتِ عائشہ صدّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا) نے اس کی تائید کی اور فرمایا کہ اگر حضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بھی آج کے حالات دیکھتے تو عورتوں کو مسجد سے روک دیتے۔[1]

بیان کردہ حدیث پاک میں بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے کا بھی تذکرہ ہے تو اس حوالے سے مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کھڑے ہو کر نوافل پڑھتے پڑھتے تھک جائے تو اسے چاہیئے کہ بیٹھ کر پڑھے یا کچھ دیر آرام کرلے، جیسا کہ اگر کھڑے کھڑے نوافل پڑھتے تھک گیا ہے تو بیٹھ کر پڑھے۔ اس بیٹھنے میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ قیام کا ثواب ملے گا۔ یا اگر نماز نفل سے تھک گیا ہے تو کچھ دیر آرام کے لیے بیٹھ جائے۔ اس آرام میں نفل کا ثواب ملے گا کیونکہ یہ آرام آئندہ نفل کی تیاری کے لیے ہے۔ جو عادت عبادت کی تیاری کے لیے ہو وہ عبادت ہے۔ اس لیے کہا جاتا ہے کہ عالِم کی نیند عبادت ہے کہ اس کے ذریعہ وہ بہت سے کام کرے گا۔[2]

خاتونِ جنّت اور نفلی عبادت

اسی طرح حضرت خاتونِ جنّت کی عبادت کے متعلق آپ کے شہزادے امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو اس حالَت میں بھی دیکھا ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مَسجدِ بیت کے محراب میں ساری ساری رات نَماز پڑھتی رہتیں یہاں تک کہ صُبْح طُلُوع ہو جاتی۔[3] یہی نہیں بلکہ ایک

1... مرآۃ المناجیح، ۱/ ۳۸۲

2... مرآۃ المناجیح، ۲/ ۲۶۴

3... مدارج النبوت، قسم پنجم، باب اول در ذکر اولاد، وصل دختران آنحضرت علیہ السلام، ۲/ ۴۶۱

www.dawateislami.net

رِوایَت میں تو یہاں تک ہے کہ سیّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اور اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے شادی کے پہلے تین۳ دن اور رات اس حالَت میں بَسَر کیے کہ دِن کے وَقْت روزہ رکھتے اور رات عِبادَت میں گزارتے، یہاں تک کہ چوتھے روز حضرتِ سیّدُنا جبرائیل امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَتِ بابَرکت میں حاضِر ہو کر عَرْض کی: اللہ کریم آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام بھیجتا ہے اور اِرشاد فرماتا ہے کہ علی اور فاطمہ نے تین دن سے نیند اور بِسْتَر کو ترک کر رکھا ہے، عِبادَت اور روزوں میں مَصروف ہیں، ان سے اِرشاد فرمایئے کہ اللہ پاک تمہاری وجہ سے مُقَرَّب ملائکہ پر فَخْر فرما رہا ہے اور یہ کہ تم دونوں بروزِ قِیامَت گنہگاروں کی شفاعت کرو گے۔[1]

عطا کر عافیت تو نزع و قبر و حشر میں یارب وسیلہ فاطمہ زہرا کا کر لطف و کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت حَمْنَہ بِنْتِ جَحْش اور خاتونِ جنّت، سیّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی عبادات سے معلوم ہوا کہ یہ نیک ہستیاں فرائض کے ساتھ ساتھ ہر وقت عبادتِ الٰہی کی طرف مُتوجّہ رہتیں، راتوں کو جاگ کر عبادت و مُناجات (دُعا) میں مصروف رہتیں، یہی نہیں بلکہ سیّدہ خاتونِ جنّت کو اللہ پاک کی عبادت اور اس کے ذکر و اَذکار سے اس قدر مَحَبَّت تھی کہ اپنے گھریلو کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ یادِ الٰہی سے کبھی غافل نہ ہوتیں۔ چنانچہ

---

1 ... الروض الفائق، المجلس الثامن والاربعون: فی زواج علی ... الخ، ص۲۷۸

www.dawateislami.net

کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت

اَمیرُ المؤمنین، حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کھانا پکانے کی حالت میں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت جاری رکھتیں۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! خاتونِ جنّت سیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو عبادت کا کتنا ذوق و شوق تھا کہ آپ گھریلو مصروفیت کے دوران بھی زبان سے قرآنِ کریم کی تلاوت جاری رکھتیں، مگر افسوس فی زمانہ کئی نادان خواتین گھر کے کام کاج کے دوران گانے سنتی ہیں، فلمیں ڈرامے دیکھتی ہیں، گویا گانے باجوں کے بغیر ان کے کام ہی نہیں ہوتے۔ اسی طرح بعض اسلامی بہنیں بچوں کو سلاتے ہوئے بھی طرح طرح کی لوریاں سناتی ہیں یا گانے گنگنا رہی ہوتی ہیں، لیکن شہزادیِ رسول، حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ زہرا بتول رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے مُتَعَلِّق مَرْوِی ہے کہ جب ان کے جگر گوشے جناب حَسَنَینِ کریمین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) سو رہے ہوتے تو ایک طرف آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ہاتھوں سے پنکھا جھول رہی ہوتیں تو دوسری طرف زبان سے کلامِ الٰہی کی تِلاوَت سے ان کے قُلُوب و اَذْہان کو مُنَوَّر فرما رہی ہوتیں۔ (2)

صحابیات اور تلاوتِ قرآن

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو بچپن میں سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے تِلاوَتِ قرآن کی جو لوریاں سنائی تھیں وہ ان کے لہو میں

1... سفینۂ نوح، حصہ دوم، ص ۳۵

2... سفینۂ نوح، حصہ دوم، ص ۳۵

www.dawateislami.net

اس طرح رَچ بَس گئی تھیں کہ اس جہانِ فانی سے کوچ کے بعد بھی نیزے کی نوک پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی زبان سے تِلاوَت جاری تھی۔ یادرکھئے! سیّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے مَقامِ رفیع سے کوئی یہ مت سمجھے کہ یہ شاید ان کی خُصُوصِیَّت تھی، بلکہ تِلاوَتِ قرآن سے مَحَبَّت تو تمام صَحَابِیّات طَیِّبَات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کی فِطرت میں شامِل تھی، چنانچہ

مَرْوِی ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ ورقہ انصاریہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا قرآنِ مجید، فُرقانِ حمید کی بہترین قاریہ تھیں۔ شب و روز تِلاوت میں مَصْرُوف رہتیں، ہر رات آپ کے گھر سے تِلاوَت کی آواز سنائی دیا کرتی۔ ایک رات خِلافِ مَعْمُول جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی آواز سنائی نہ دی، تو اَمِیرُ المؤمنین، حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے صُبح ہوتے ہی اِرشَاد فرمایا: آج رات میں نے اپنی خالہ حضرت اُمِّ وَرَقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی تِلاوَت کی آواز نہیں سنی۔ جب ان کے گھر تشریف لے گئے کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ وَرَقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اسی رات اس دارِ فانی سے کوچ فرما چکی ہیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ہماری صَحَابِیّات طَیِّبَات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کو قرآنِ کریم سے کیسی بے مثال تھی کہ کوئی گھر میں کام کاج کرتے اور بچوں کو سلاتے ہوئے تلاوتِ قرآن کرتی تو کوئی ساری ساری رات تلاوتِ قرآن کرتی ہوئی گزار دیتیں، اے کاش! ہمیں بھی عبادت و تلاوتِ قرآن کا ایسا ذوق شوق نصیب ہو جائے اور ہمارا کوئی لمحہ فضول کاموں میں بسر نہ ہو۔ اے کاش! ہماری ہر گھڑی ذِکر و دُرُود کے سبب رحمت بھری گزرے۔ اے کاش! گانے باجے سننے اور

1 ... الاصابۃ، رقم: ۱۲۲۹۸، ام ورقۃ بنت عبداللہ، ۸/۴۸۷ ماخوذا

www.dawateislami.net

گنگنانے کی ہماری عادتِ بد نکل جائے اور ہم گھریلو کاموں میں مشغول ہوں یا کہیں اور ہر وقت ہمارے لَبوں پر تلاوتِ قرآن، ذکر و دُرُود اور نعتِ رسول جاری رہے۔

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یاخدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نفلی روزے اور صحابیات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صَحابِیّات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ جس طرح نفل نمازوں اور تلاوتِ قرآن کی عادی تھیں اسی طرح صَحابِیّات فَرض روزوں کے ساتھ ساتھ نوافل روزے بھی رکھتیں تھی کیونکہ اس میں بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں اور ثواب تو اِتنا ہے کہ جی چاہتا ہے بس روزے رکھتی ہی چلی جائیں۔ اُمّ المؤمنین، حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحِبِ مِعراج صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو بندہ روزہ کی حالت میں صُبح کرتا ہے، اُس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے اَعْضا تسبیح کرتے ہیں اور آسمانِ دُنیا پر رَہنے والے (فِرِشتے) اس کے لیے سورج ڈوبنے تک مَغْفِرَت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ ایک یا دو رَکعتیں پڑھتا ہے تو یہ آسمانوں میں اس کیلئے نُور بن جاتی ہیں اور حُورِ عِین (یعنی بڑی آنکھوں والی حُوروں) میں سے اُس کی بیویاں کہتی ہیں: اے اللہ! اس کو ہمارے پاس بھیج دے ہم اس کے دیدار کی بَہُت زِیادہ مُشتاق ہیں اور اگر وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحٰنَ اللّٰہِ یا اللّٰہُ اَکْبَر پڑھتا ہے تو 70 ہزار فِرِشتے اُس کا

www.dawateislami.net

ثواب سُورَج ڈوبنے تک لکھتے رہتے ہیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نفل روزوں پر حاصل ہونے والے اَجر و ثواب کے حُصُول کے لیے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم کثرت سے نفل روزے رکھ کر اجر و ثواب حاصل کریں۔

صدقہ و خیرات اور صحابیات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم صَحابِیّات کی عبادات کے حوالے سے سن رہی ہیں، راہِ خُدا میں مال خَرْچ کرنا جہاں بَہُت بڑی سَعَادَت ہے وہیں یہ ایک **عظیم عِبَادَت** بھی ہے۔ قرآنِ پاک میں کئی مَقامات پر اس کی ترغیب اور فضائل مَوجُود ہیں۔ جیسا کہ ربِّ کریم پارہ 3 سورۂ بقرہ آیت نمبر 261 میں اِرشَاد فرماتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ(۲۶۱)

(پ۳، البقرۃ: ۲۶۱)

ترجمۂ کنز الایمان: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اُگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وُسعت والا علم والا ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ کریمہ کو سامنے رکھتے ہوئے اگر صَحابِیّات کی حَیاتِ طیّبہ کے اس رُخ کو دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ انہوں نے کبھی بھی

1 ... شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل الصوم، ۳/۲۹۹، حدیث: ۳۵۹۱

www.dawateislami.net

مال کی مَحبَّت کو دِل میں جگہ نہ دی بلکہ بسا اَوقات جو کچھ پاس آیا اسے راہِ خُدا میں خرچ کر دیا۔ جیسا کہ

ایک بار حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بِن زُبَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے اُمُّ المؤمنین، حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی خِدْمَت میں ایک لاکھ دَراہِم بھیجے تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے وہ سب دِرہم ایک ہی دن میں راہِ خُدا میں تقسیم کر دیئے اور اپنے لیے کچھ بھی بچا کر نہ رکھا۔[1] اسی طرح ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی بہن حضرت سَیِّدَتُنا اَسْمَا رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے ایک باندی فَرَوخْت کی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے شوہرِ نامدار حضرت سَیِّدُنا زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنی کسی غَرَض کے لیے اس باندی کی فَرَوخْت شُدہ رَقَم مانگی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے عَرض کی: میں تو یہ ساری رَقَم صَدَقَہ کرنے کی نِیَّت کر چکی ہوں۔[2]

یہی نہیں بلکہ ایسی بَہُت سی مثالیں صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ کی حَیاتِ طیبہ سے دی جاسکتی ہیں کہ انہوں نے کبھی بھی راہِ خُدا میں خَرچ کرنے سے گُریز نہ کیا، عام طور پر کہا جاتا ہے کہ عورتیں اپنے زیورات سے بَہُت مَحبَّت کرتی ہیں، مگر قربان جایئے! صَحابِیّات کے مقدس جذبے پر! ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عید کے خطبہ میں انہیں وَعظ و نصیحت فرماتے ہوئے صَدَقَہ و خیرات کا حکم دیا تو انہوں نے اپنے کانوں کی بالیاں اور انگوٹھیاں تک صَدَقَہ کر دیں۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی

1... مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، اُمُّ المؤمنین سیدہ عائشہ، ۲/۴۷۳

2... مسلم، کتاب السلام، باب جواز ارداف...الخ، ص۹۲۵، حدیث: ۵۶۹۳ مفهوما

3... ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب خطبۃ یوم العید، ۱/۴۲۱، حدیث: ۱۱۴۳ مفهوما

www.dawateislami.net

ہے کہ صَحابِیّات اور دیگر صالحات نے کبھی بھی مال و دولت کو جمع کر کے نہ رکھا، بلکہ جب بھی جہاں بھی راہِ خُدا میں خَرچ کرنے کا مَوقَع مُیَسَّر آیا فوراً خَرچ کر دیا اور اَفسوس ایک ہم ہیں کہ اپنی اور اپنے بچوں کی دُنیاوِی زِندَگی کی بہتری کے لئے بَہُت کچھ جَمْع کرتی رہتی ہیں، مگر اُخرَوِی زِندَگی کی بہتری کے لئے کچھ جَمْع کرنے کے مُتَعَلِّق نہیں سوچتیں، حالانکہ ہم نے جو کچھ جَمْع کر رکھا ہے، اس میں ہمارا کچھ نہیں، کیونکہ ہمارا وُہی ہے جو اِستِعمال کر لیا یا راہِ خُدا میں خَرْچ کر دیا۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: انسان کہتا ہے: **میرا مال میرا مال**۔ حالانکہ اے ابنِ آدم! تمہارا مال وُہی ہے جو تم نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صَدَقَہ کر کے آگے بھیج دیا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ ربِّ کریم نے ہمیں جو مال عطا کیا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ راہِ خُدا میں خرچ کرتی رہیں، مگر افسوس فی زمانہ ہم نے توکل و قناعت کا دامن چھوڑ دیا، آج جو رشوت ستانی کا جو بازار گرم ہے اور گھروں میں بے برکتی کا رونا رویا جارہا ہے اس کی ایک بڑی وجہ آج کی عورت بھی ہے، کیونکہ آج کی عورت کی ضروریات ہیں کہ پورا ہونے کا نام ہی نہیں لیتیں، آئے دن کی شاپنگ اور نت نئے ڈیزائنز کے ملبوسات و جیولری کی فرمائشوں نے شوہروں کو ناجائز آمدنی کے ذرائع اِختیار کرنے پر مَجْبُور کر دیا ہے، راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا تو ایک طرف رہا کثیر آمدنی کے باوُجُود ہر طرف یہی رونا رویا جاتا ہے کہ پوری نہیں ہوتی۔ آج گھروں میں ناچاقیوں کا بھی ایک بڑا سَبَب یہی ہے کہ عورتوں نے اپنے ہاتھوں سے

---

1 . . . مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن المومن . . . الخ، ص ۱۲۱۰، حدیث: ۷۴۲۰

www.dawateislami.net

اپنے گھروں کو برباد کرنے کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے، وہ گھر جو کبھی امن کا گہوارہ ہوا کرتے تھے، مرد شام کو تھکا ماندہ گھر آتا تو بیوی بچوں کو دیکھ کر تھکن بھول جاتا، آج وہ گھر کے بجائے باہر سکون مَحْسُوس کرتا ہے کہ گھر جاتے ہی روز کی طرح پھر سننا پڑیں گی کہ مجھے یہ چاہئے وہ چاہئے، اَلْغَرَض! ایسی کئی مثالیں ہیں۔

اس میں شک نہیں تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے اور گھر کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے مرد و عورت دونوں کو اپنا اپنا کردار ادا چاہئے، لِہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنا کردار بخوبی نبھائیں اور کبھی مردوں سے ایسے مطالبات نہ کریں کہ انہیں ہماری وجہ سے کسی گناہ کے کام پر مَجْبُور ہونا پڑے، بلکہ تَوَکُّل کا دامَن ہمیشہ تھامے رہنا چاہئے اور جو رُوکھی سوکھی ملے اس پر صَبْر و شُکْر کرنا چاہئے اور ہمیشہ اپنی آخِرَت کو بہتر بنانے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تبلیغِ دینِ اسلام اور صحابیات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسلام میں تبلیغِ دین بڑی اَہَم عِبادت ہے کہ تمام عبادات کا فائدہ اپنی ذات کو ہوتا ہے مگر اس کا فائدہ دوسروں کو ہوتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ بہتر وہی ہے جو اپنی ذات کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اِصْلَاح کو بھی پیشِ نَظر رکھے۔

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدَتُنا دُرَّہ بِنْتِ ابو لَہَب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرض کی: بہترین بندہ کون ہے؟ تو اِرشاد فرمایا: اللہ پاک سے

www.dawateislami.net

سب سے زیادہ ڈرنے والا، صِلَہ رِحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک) کرنے والا، اَچّھی باتیں بتانے والا اور بُرائیوں سے روکنے والا۔[1] گویا کہ جو اسلامی بہن اَچّھی باتوں کا حکم دے اور بُرائیوں سے روکے وہ اللہ کریم، اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُس کی کِتاب (یعنی قرآنِ کریم) کی نِیابَت کا فریضہ سر اَنْجام دیتی ہے۔[2]

یادرکھئے! تبلیغ بہترین جِہاد ہے۔[3] جیسے تبلیغ کرنا بہترین عِبَادَت ہے ایسے ہی تبلیغ چھوڑ دینا بدترین جُرم۔[4] لِہٰذا تبلیغِ دینِ اسلام یعنی نیکی کی دَعْوَت کو عام کرنے کے لئے صَحابِیّات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کا کِردار اگر دیکھا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضِح نَظَر آتی ہے کہ اس میدان میں بھی صَحابِیّات کسی بھی طرح صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پیچھے نہ رہیں، بلکہ کئی جلیل القدر صحابہ انہی صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں اِسْلَام کی اَبَدِی و سرمدی نعمتوں سے مالا مال ہوئے۔ مَثَلًا اَمِیرُ الْمُؤمِنین، حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنی بہن کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں اِیمان لائے، اسی طرح حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی نیکی کی دعوت سے متاثر ہو کر دامَنِ مصطفےٰ کو تھاما۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا جب اپنی قوم سمیت مُشَرَّف بہ اسلام ہوئیں تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اپنے شوہر مالِک بن نضر کو بھی اِسْلَام کی دَعْوَت پیش کی۔ یہ سَعَادَت چونکہ اس کے نصیب میں نہ تھی، لِہٰذا وہ اپنے کُفْر پر ڈٹا رہا بلکہ ناراض ہو

1... تفسیر روح المعانی، پ۴، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۴، ۲/۳۲۶

2... تفسیر روح المعانی، پ۴، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۴، ۲/۳۲۶ مفھوما

3... تفسیر کبیر، پ۴، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۴، ۳/۳۱۶

4... تفسیر نعیمی، پ۴، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۴، ۴/۷۲

www.dawateislami.net

گیا اور پھر بعد میں مُلکِ شام جا کر ہلاک ہو گیا۔[1] جب اسکی ہَلاکت کی خَبَر حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو ملی تو اس وَقْت حضرت سَیِّدُنا اَنَس بِن مالِک بَہُت چھوٹے تھے، چنانچِہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اِرادہ کر لیا کہ ابھی کچھ عرصہ نِکاح نہ کریں گی۔[2]

پھر جب اس عہد کو کچھ عرصہ گزر گیا تو حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ان سے نِکاح کی خواہش کا اِظْہار کیا، چونکہ وہ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے اس لیے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے فرمایا: مجھے یہ زیبا نہیں کہ میں ایک مُشْرِک سے نِکاح کروں۔ پھر فرمانے لگیں: اے ابو طلحہ! کیا تم نہیں جانتے کہ جن خداؤں کی تم عِبادَت کرتے ہو انہیں تو بنی فلاں کے ایک بڑھئی غلام نے تراشا ہے، اگر انہیں آگ میں رکھو گے تو وہ انہیں جلا دے گی۔ یہ سن کر اس وقْت تو وہ چلے گئے مگر یہ بات ان کے دِل میں گھر کر گئی۔ ایک رِوایَت میں ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے فرمایا: اے ابو طلحہ! کیا تم نہیں جانتے کہ جس خُدا کی تم عِبادَت کرتے ہو وہ تو زمین سے اُگنے والا ایک دَرَخْت ہے، جسے فلاں قبیلے کے ایک حبشی نے تراشا ہے؟ انہوں نے اِقْرار کیا تو فرمانے لگیں: اس کے باوُجُود تمہیں شرم نہیں آتی کہ زمین سے اگنے والی ایک لکڑی کو سجدہ کرتے ہو جسے فلاں قبیلے کے حبشی نے تیّار کیا ہے۔ تو کیا اب گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی مَعْبُود نہیں اور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے رسول ہیں؟ اگر یہ گواہی دیتے ہو تو میں شادی کو تیار ہوں اور تمہارے قبول اِسْلَام کے عِلاوہ کوئی اور مہر کا اِرادہ بھی نہیں رکھتی۔ اس پر حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے سوچنے کیلئے کچھ وَقْت مانگا اور چل

1...الاستیعاب، کتاب کنی النساء، رقم: ۳۵۹۷، ام سلیم بنت ملحان، ۴/۴۹۴ مفهوما

2...طبقات کبریٰ، رقم: ۴۵۷۱، ام سلیم بنت ملحان، ۸/۳۱۳ ماخوذا

www.dawateislami.net

دیئے، جب قدرے غور و فکر کے بعد واپس آئے تو شَہَادَتَین پڑھتے ہوئے اِسلام قبول کر لیا۔ پھر حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلیم رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اپنے بیٹے حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو حکم دیا کہ وہ ان کا نِکاح پڑھوا دیں۔[1]

دین کو ترجیح دیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی دین سے محبت اور تبلیغِ دین کی کوشش مرحبا کہ جب انہیں حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی صورت میں ایک مضبوط سہارا مل رہا تھا، جو مالدار تھے، اپنے دَور کے معزّز لوگوں میں شامل تھے، عزّت و حَشْمت کے مالک تھے، جب انہوں نے پیغامِ نکاح بھیجا تو حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے خُوش ہونے کی بجائے، اپنی قسمت پر ناز کرنے کی بجائے، حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے مال و دولت کی طرف توجہ دینے کی بجائے اور اپنے مستقبل کے اچھے اچھے خواب دیکھنے کی بجائے دین اور اسلام کی دعوت دینے کو سب پر ترجیح دی، اسلام کی خدمت کرنے کو انہوں نے ترجیح دی، نیکی کی دعوت دینے کو انہوں نے ترجیح دی اور اپنے اس عمل سے انہوں نے یہ بتا دیا کہ دین کی مَحَبَّت، دین کا پیار، دین کی خدمت کی سوچ، نیکی کی دعوت کو ترجیح دینے کا جذبہ اور دین کی تبلیغ کا جذبہ زیادہ اہم ہے۔

اس سے اندازہ لگائیں کہ انہیں دین سے کتنا پیار اور تبلیغ دین سے کتنی محبّت تھی کہ اپنی ذات سے مُتَعَلِّق بہتریوں میں بھی دین اور نیکی کی دعوت کو پہلے نمبر پر رکھا۔ اب ہمیں بھی سوچنا چاہیے کہ ہم کتنی نیکی کی دعوت دیتیں ہیں، تبلیغِ دین کا یہ اہم فریضہ

1 . . . طبقات کبریٰ، رقم: ۴۵۷۱، ام سلیم بنت ملحان، ۸/۳۱۳، ۳۱۴ مفهوما

www.dawateislami.net

ہم کتنا ادا کرتی ہیں، حالانکہ نیکی کی دعوت دینا بہت بڑی عبادت و نیکی ہے، چنانچہ

ایک مرتبہ نبیِّ کریم رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبرِ اقدس پر جلوہ فرما تھے کہ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ! لوگوں میں سب سے اچھا کون ہے؟ فرمایا: لوگوں میں سے وہ سب سے اچھا ہے جو کثرت سے قراٰنِ کریم کی تِلاوت کرے، زیادہ مُتّقی ہو، **سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا ہو** اور سب سے زیادہ صِلۂ رِحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچّھا برتاؤ) کرنے والا ہو۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا کَعبُ الاَحبار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا اِرشاد ہے: جنّتُ الفردوس خاص اُس شخص کے لیے ہے جو اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَر کرے یعنی نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر آپ بھی نیکی کی دعوت کے یہ فضائل حاصل کرنا چاہتی ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اسلامی بہنوں کے 8 مدنی کاموں کے ذریعے نیکی کی دعوت عام کر کے کثیر اجر و ثواب حاصل کیجئے۔ اپنے دل میں مزید عبادت کا جذبہ بڑھانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک سے وابستہ ہو جایئے اور ہر بدھ کو ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی نیت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مہمان نوازی کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے

1... مسند امام احمد، ۱۰/۴۰۲، حدیث: ۲۷۵۰۴

2... تنبیہ المغترین، ص ۲۳۶

www.dawateislami.net

مہمان نوازی کے چند آداب سنتی ہیں۔

پہلے (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) جو شخص (باوُجودِ قدرت) مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں بھلائی نہیں۔[1] (2) آدمی کی کم عقلی ہے کہ وہ اپنے مہمان سے خدمت لے۔[2] (3) سُنّت یہ ہے کہ مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔[3] ☆ مہمان کو چاہئے کہ اپنے میزبان کی مصروفیات اور ذِمّے داریوں کا لحاظ رکھے۔ ☆ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار باتیں ضَروری ہیں: (1) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔ (2) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خُوش ہو، (یہ نہ ہو کہ کہنے لگے: اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ۔) (3) میزبان سے اجازت لئے بِغیر وہاں سے نہ اُٹھے اور (4) جب وہاں سے جائے تو اس کے لیے دُعا کرے۔[4] ☆ گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعامَلات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔ میزبان بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں ڈالنے والے سُوالات نہ کرے مثلاً کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوُجود مہمان مُرَوَّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کریگا تو گنہگار ہو گا۔ اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ ”آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟“ کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ

---

1 ... مسند امام احمد، مسند الشامیین، ۶/۱۴۲، حدیث: ۱۷۴۲۴

2 ... جامع صغیر، ص ۲۸۸، حدیث: ۴۶۸۶

3 ... ابن ماجه، کتاب الاطعمه، باب الضیافة، ۴/۵۲، حدیث: ۳۳۵۸

4 ... فتاوی هندیه، کتاب الکراهیه، باب ثانی عشر ... الخ، ۵/۳۴۴

www.dawateislami.net

عادتِ کم خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تحت کم کھانے کے باوُجُود اصرار و تکرار سے بچنے کیلئے مِہمان کو کہنا پڑ جائے کہ "میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے"۔ ☆میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ "اور کھاؤ" مگر اس پر اِصرار نہ کرے۔[1] کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے نقصان دہ ہو۔ ☆میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر رہے۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** هَدِیَّةً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... فتاوی هندیه، کتاب الکراهیه، باب ثانی عشر ... الخ، ۵/۳۴۴

2 ... فتاوی هندیه، کتاب الکراهیه، باب ثانی عشر ... الخ، ۵/۳۴۵

www.dawateislami.net

ماہِ ستمبر 2020 میں ہونے والے کورسز

تاریخ	کورس کا نام	کورس کرانے والی مجلس
1 ستمبر 2020	ناظرہ قرآن کورس	مدرسۃُ المدینہ بالغات
3 ستمبر 2020	مدنی کام کورس	دارُ السنہ للبنات
7 ستمبر 2020	مسلمانوں کے کارنامے	شارٹ کورسز
18 ستمبر 2020	اسپیشل اسلامی بہن کورس	
	فیضانِ نماز کورس	دار السنہ للبنات

ماہِ اکتوبر 2020 میں ہونے والے کورسز

تاریخ	کورس کا نام	کورس کرانے والی مجلس
1 اکتوبر 2020	مُعَلِّمہ مدنی قاعدہ کورس	مدرسۃُ المدینہ بالغات
1 اکتوبر 2020	فیضانِ قرآن کورس	دار السنہ للبنات
14 اکتوبر 2020	اصلاحِ اعمال کورس	دار السنہ للبنات
27 اکتوبر 2020	فیضانِ نماز کورس	دار السنہ للبنات

ماہِ نومبر 2020 میں ہونے والے کورسز

تاریخ	کورس کا نام	کورس کرانے والی مجلس
2 نومبر 2020	مسکرانے کے دینی اور دنیوی فوائد	شارٹ کورسز
10 نومبر 2020	مدنی کام کورس (جو جماعت کرنا چاہتے ہیں)	دار السنہ للبنات
24 نومبر 2020	اسلامی زندگی کورس	دار السنہ للبنات

ماہِ دسمبر 2020 میں ہونے والے کورسز

تاریخ	کورس کا نام	کورس کرانے والی مجلس
1 دسمبر 2020	مدنی قاعدہ کورس	مدرسۃُ المدینہ بالغات
1 دسمبر 2020	طہارت کا بیان	شارٹ کورسز
9 دسمبر 2020	اسپیشل اسلامی بہن کورس	دار السنہ للبنات
9 دسمبر 2020	فیضانِ نماز کورس	دار السنہ للبنات
20 دسمبر 2020	مدنی کام کورس	دار السنہ للبنات
27 دسمبر 2020	اسپیشل اسلامی بہنوں کا دہرائی اجتماع	دار السنہ للبنات
28 دسمبر 2020	ورکشاپ بیٹی کا کردار	شارٹ کورسز

www.dawateislami.net

کورسز کی مزید معلومات متعلقہ شعبہ کے ان ای میل ایڈریس سے لی جاسکتی ہے۔

دار السنہ للبنات	ib.darulsunnahpak@dawateislami.net
مجلس شارٹ کورسز	ib.coursespak@dawateislami.net
مجلس مدرسۃ المدینہ للبنات	ib.madrasabaligat@dawateislami.net
	cours.madrasabaligat@dawateislami.net

www.dawateislami.net

ماہِ ستمبر تا دسمبر 2020 میں اسلامی بہنوں کے شعبہ مدرسۃُ المدینہ بالغات، دارُالسنہ للبنات اور مجلس شارٹ کورسز کے تحت ہونے والے کورسز

ماہِ ستمبر 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) **"مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات"** کے تحت ستمبر میں 6 ماہ کا **"ناظرہ قرآن کورس"** کا آغاز 1 ستمبر 2020 سے روزانہ 2 گھنٹے غیر رہائشی ہو گا۔ اس کورس میں اُس اسلامی بہن کو داخلہ دیا جائے گا جو 26 دن کا مدنی قاعدہ کورس کر چکی ہو یا اس کی اہلیت رکھتی ہو۔

(2) **"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"مدنی کام کورس"** کا آغاز 3 ستمبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔

(3) **"مجلس شارٹ کورسز"** کے تحت 3 دن کا **"مسلمانوں کے کارنامے کورس"** کا آغاز 7 ستمبر 2020 سے روزانہ ایک گھنٹہ 12 منٹ غیر رہائشی ہو گا۔ یہ کورس علاقائی سطح پر ہو گا۔

(4) **"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"اسپیشل اسلامی بہن کورس"** کا آغاز 18 ستمبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا۔ جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔ بہتر ہے کہ Sharp Mind بھی ہو تا کہ اشارے جلد سیکھ اور سمجھ سکے۔

(5) **"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"فیضانِ نماز کورس"** کا آغاز 18 ستمبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو،

www.dawateislami.net

قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔

ماہِ اکتوبر 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) **"مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات"** کے تحت 12 دن کا **"مُعَلِّمہ مدنی قاعدہ کورس"** کا آغاز 1 اکتوبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو، کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو اور **"مدنی قاعدہ"** کے ٹیسٹ میں کامیاب ہو چکی ہو۔

(2) **"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"فیضانِ قرآن کورس"** کا آغاز 1 اکتوبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔

(3) **"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"اصلاحِ اعمال کورس"** کا آغاز 14 اکتوبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔

(4) **"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"فیضانِ نماز کورس"** کا آغاز 27 اکتوبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔

ماہِ نومبر 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) **"مجلس شارٹ کورسز"** کے تحت 1 دن کا **"مسکرانے کے دینی اور دنیوی فوائد کورس"** کا آغاز 2 نومبر 2020 سے روزانہ 1 گھنٹہ 12 منٹ غیر رہائشی ہو گا۔ یہ کورس علاقائی سطح پر

www.dawateislami.net

ہو گا۔ اس میں مسکرانے کی سنت پر عمل کرنے کے دینی، دنیوی اور طبی فوائد کے بارے میں بتایا جائے گا۔ اس کورس میں تمام اسلامی بہنیں داخلہ لے سکتی ہیں۔

(2) **"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"مدنی کام کورس"** کا آغاز 10 نومبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔

(3) **"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"اسلامی زندگی کورس"** کا آغاز 24 نومبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔

ماہِ دسمبر 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) **"مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات"** کے تحت 26 دن کا **"مدنی قاعدہ کورس"** کا آغاز 1 دسمبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جو بغیر تجوید کے ناظرہ قرآن پاک پڑھ چکی ہو۔

(2) **"مجلس شارٹ کورسز"** کے تحت 3 دن کا **"طہارت کورس"** کا آغاز 1 دسمبر 2020 سے روزانہ ایک گھنٹہ 12 منٹ غیر رہائشی ہو گا۔ یہ کورس علاقائی سطح پر ہو گا۔ اس میں طہارت کے بنیادی مسائل سیکھائے جائیں گے۔ اس کورس میں تمام اسلامی بہنیں داخلہ لے سکتی ہیں۔

(3) **"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"اسپیشل اسلامی بہن کورس"** کا آغاز 9 دسمبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔ بہتر

www.dawateislami.net

ہے کہ Sharp Mind بھی ہو تا کہ اشارے جلد سیکھ اور سمجھ سکے۔

(4)**"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"فیضانِ نماز کورس"** کا آغاز 9 دسمبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔

(5)**"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"مدنی کام کورس"** کا آغاز 20 دسمبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔

(6)**"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 3 دن کا **"اسپیشل اسلامی بہنوں کا دہرائی اجتماع کورس"** کا آغاز 27 دسمبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو، کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔ "اسپیشل اسلامی بہن کورس" کیا ہوا ہو اور انہیں "مجلس رہائشی کورسز" کی طرف سے بیان کرنے کی اجازت بھی ہو۔

(7)**"مجلس شارٹ کورسز"** کے تحت 3 دن کا ورکشاپ **"بیٹی کا کردار"** کا آغاز 28 دسمبر 2020 سے روزانہ ایک گھنٹہ 12 منٹ غیر رہائشی ہو گا۔

www.dawateislami.net

تفصیلی فہرست

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
ہفتہ وار اجتماع کے بیانات کا شیڈول	4	حضراتِ حسنینِ کریمین سے محبّت	38
اجمالی فہرست	5	مختصر تعارف	39
کتاب پڑھنے کی نیّتیں	6	امامِ حُسین کی عبادت	40
المدینۃُ العلمیہ کا تعارُف	7	نماز و روزے کے پابند	41
پیشِ لفظ	9	بچوں کی اچھی تربیت کریں	44
(1)مکھیاری اُمّت کی خیر خواہی	11	تلاوتِ قرآن کا جذبہ	45
دُرُودِ پاک کی فضیلت	11	قرآن کے باعمل عالِم	45
بیان سُننے کی نیّتیں	11	تلاوتِ قرآن اور نماز سے محبّت	45
فاروقِ اعظم کی ایک خاندان کی خیر خواہی	13	صدقہ و خیرات	46
سیدنا فاروقِ اعظم کا مختصر تعارف!	15	کریم ہو تو ایسا	47
بھوکے بچوں والی خاتون کی خیر خواہی	17	صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا	48
معذور، نابینا، بوڑھی عورت کی مدد	17	دوسرا مدنی پھول	48
خیر خواہی کی تعریف	19	عاجزی اختیار کیجئے	50
خیر خواہی کے فضائل	20	سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب	51
ایک شرابی کو فاروقِ اعظم کی نصیحت	22	**(3)کربلا والوں کے کریمانہ انداز**	52
اَمیرِ اَہلسنّت اور خیر خواہیِ اُمّت	24	دُرُودِ پاک کی فضیلت	52
مقروض کی اِمداد	27	بیان سُننے کی نیّتیں	53
بیماروں کی عیادت	29	کریم ہو تو ایسا	57
مہمان نوازی کی سُنّتیں اور آداب	30	(1)ایک ایک ہزار دینار کی پانچ تھیلیاں	59
(2)امام حسین کی عبادات	33	(2)چرواہے کو نواز دیا	59
دُرُودِ پاک کی فضیلت	33	سخاوت و صدقے کے متعلق فرامینِ مصطفےٰ	61
بیان سُننے کی نیّتیں	34	انوکھی سخاوت	62
محبّتِ امامِ حسین کا اجر	35	رسالہ "امامِ حُسین کی کرامات" کا تعارف	66
محبّتِ امامِ حُسین کی وجہ سے مغفرت ہو گئی	36	(1)گالیاں دینے والے کو دعائیں دیں	68

www.dawateislami.net

(2) گالی دینے والے کے ساتھ خیر خواہی	69	ٹائم پاس کرنے والے کی اِصلاح	110
(3) میں نے اپنا غُصّہ پی لیا	70	ایک سال کے روزے رکھے	110
تلاوتِ قرآن کے آداب	73	وقت ضائع کرنے والے امور	111
(4) یزید کا بُرا کردار	75	انٹرنیٹ (Internet)	112
دُرُود شریف کی فضیلت	75	موبائل فون	113
بیان سُننے کی نیتیں	75	سیرت حضرتِ امام زَین العابدین	115
سرکار کی مَحَبَّت پانے کا نسخہ!	76	اَمیرِ اَہلِ سنّت اور وقت کی قدر	116
دُشمنِ صحابہ کا انجام	78	مختصر تعارف	118
یزید پلید کی خُرافات	80	وَقت کی قدر کرنے کا طریقہ	119
خرافاتِ یزید	82	سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب	120
یزید کا بُرا کردار اور اُسکی وجہ	83	**(6) مقامِ صحابہ واہلِ بیت**	122
دنیا سے بے رغبتی کسے کہتے ہیں؟	86	ذروِدیاک کی فضیلت	122
یزید کی خُرافات اور ان کا بائیکاٹ	87	بیان سُننے کی نیتیں	123
یزید کی ایک بُرائی شراب نوشی	87	فاروقِ اعظم کی اَصحابِ کہف سے ملاقات	124
شراب نے کیا گُل کھلائے	87	صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بے مثل ہیں	127
یزید کی دوسری بُرائی، گانے باجے	88	شانِ صحابہ اور قرآن وحدیث	128
یزید کی تیسری بُرائی، سُود	90	اَہلِ بیت کی محبّت کی اَہمیّت	131
یزید کی چوتھی بُرائی، نماز نہ پڑھنا	93	حَوضِ کوثر کیا ہے؟	134
حُسنِ سلوک کے نکات	96	صحابہ کرام اور عشقِ رسول	134
(5) وقت کی اہمیت	98	صحابۂ کرام اور اَہلِ بیت کی محبّت	136
دُرُود شریف کی فضیلت	98	تعظیمِ سادات کے آداب	139
بیان سُننے کی نیتیں	99	**(7) اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے**	142
غفلت کی نیند اور زندگی کی بربادی	100	دُرود شریف کی فضیلت	142
اِبنِ آدم کا ٹھکانہ	102	بیان سُننے کی نیتیں	143
عُمر اور برف میں مُشابہت	103	فاروقِ اعظم کا بہترین جواب	145
مال تقسیم کرنے کی بھی مہلت نہ ملی	104	ماں باپ سے متعلق اسلامی تعلیمات	148
اَبھی وَقت ہے	108	بڑے بھائی کے حوالے سے اسلامی تعلیمات	153

www.dawateislami.net

بڑے بھائی سے اچھا سلوک کیجئے	154	شریعت کے مقابلے میں باپ دادا کی پیروی کرنا کیسا؟	181
چھوٹوں پر شفقت	154	بیٹھنے کی چند سنّتیں اور آداب	183
بڑے بہن بھائیوں پر چھوٹوں کے حُقُوق	155	**(9)امّتِ مصطفےٰ کی خصوصیات**	185
چھوٹے بہن بھائیوں پر بڑوں کے حُقُوق	156	دُرُودِ پاک کی فضیلت	185
رشتے داروں کے حوالے سے اسلامی ضابطۂ حیات	157	بیان سُننے کی نیّتیں	186
معاشرتی اعتبار سے اسلامی رہنمائی کے روشن پہلو	159	تورات میں اُمّتِ محمدیہ کے فضائل	187
غریب نواز اور پڑوسیوں کے حقوق	161	اُمّتِ سرکار کے افضل ہونے کی وجہ	192
پڑوسیوں کے لئے بھی گوشت خریدتے تھے	161	اُمّتِ محبوب کے 6 فضائل	194
احکام کے حوالے سے اسلامی ضابطہ	162	کم عمری میں علم کا حصول	195
صِلہ رحمی کے زکات	163	حفظ و یادداشت کی صلاحیت	195
(8) معاشرے کی رسومات	165	تین لاکھ احادیثِ مُبارکہ	196
ذرودِ پاک کی فضیلت	165	نبیوں کے حق میں اُمّتِ محبوب کی گواہی	197
بیان سُننے کی نیّتیں	166	طاعون اس امّت کے لئے رحمت ہے	198
رُکے دریا کو جاری کر دیا فاروقِ اعظم نے	167	اُمّتِ محمدیہ پر اللہ کریم کا خاص فضل و کرم	199
ماہِ صفر سے متعلق پھیلے بے بنیاد خیالات	169	شبِ قدر عطا کی گئی	200
عربوں میں ماہِ صفر کو منحوس سمجھا جاتا تھا	170	اُمِّ عطار کا ذکرِ خیر	204
اصل نحوست تو گناہوں میں ہے	171	لباس پہننے کی سنّتیں آداب	205
بسنت میلے اور پتنگ بازی کی آفات	172	**(10)اعلیٰ حضرت کا تصوّف**	208
یہ شادی ہوئی یا اعلانِ جنگ؟	174	دُرُود شریف کی فضیلت	208
گانے باجے	175	بیان سُننے کی نیّتیں	209
مہندی کی رسم	175	اعلیٰ حضرت کی بیعت و خلافت	210
میوزیکل فنکشن	176	تعارفِ اعلیٰ حضرت اور سیرتِ رضا کی جھلکیاں	212
منگنی کی رسم	176	تصوف کس چیز کا نام ہے؟	215
دودھ پلائی کی رسم	177	عیادت کے لئے شہر سے باہر گئے	216
آتش بازی	177	بناوٹی صوفی	217
"ویلنٹائن ڈے" کی خرافات	178	شریعت اور طریقت کا باہمی تعلق	218
غمی خوشی کی ناجائز رسموں میں مبتلا لوگوں کو نصیحت	180	ظاہری اور باطنی شریعت کی حقیقت	219

www.dawateislami.net

روزہ میں ایک وقت کھانا	221	**(12)آقا کریم کی اُمّت سے محبت**	256
سفر و حضر میں نمازِ باجماعت کا اہتمام	223	دُرُودِ پاک کی فضیلت	256
نماز سے محبّت کا عالَم	223	بیان سُننے کی نیّتیں	257
تقسیمِ رَسائل کی دُھومیں مَچایئے	225	لو وہ آیا میرا حامی	258
ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی ترغیب	226	بروزِ قیامت فکرِ اُمّت کا انداز	261
ہفتہ وار اجتماع میں کیا ہوتا ہے؟	226	اُمّت پر شفقت و رحمت کی چند مثالیں	265
پاکیزہ باتیں چننے والے	226	اُمّت کے لئے دُعائیں	266
وِلادت و سلسلۂ نسب	227	رونے کا سبب کیا ہے؟	269
نام رکھنے کے آداب	228	(1) تا قیامت "اُمّتی اُمّتی" فرمائیں گے	271
(11)تبرکات کی برکتیں	230	(2) مُحدِّثِ اعظم پاکستان نے فرمایا	272
دُرُودِ پاک کی فضیلت	230	12 ہفتے تک اجتماع میں شرکت کی نیت کر لیجئے	273
بیان سُننے کی نیّتیں	231	تقسیمِ رسائل کی ترغیب	274
قحط سالی سے نجات مل گئی!	232	تعزیت کے مدنی پھول	275
تبرکات کے فوائد	232	**(13)کمالاتِ مصطفٰے**	277
تَبَرُّک کسے کہتے ہیں	232	درودِ پاک کی فضیلت	277
فیض پانے کیلئے کامل اعتماد شرط ہے	233	بیان سُننے کی نیّتیں	278
قمیصِ یوسف سے شفاء ملنا	234	بکری کان جھاڑتی اُٹھ کھڑی ہوئی	279
مقامِ ابراہیم سے تبرک	235	کمالاتِ مصطفٰے کی جھلک	281
بدگمانی سے بچیئے!	237	مُعْجِزَہ کی تعریف	284
نبیِّ پاک کے تبرکات	240	جامعُ المُعْجِزات	284
تبرّک کے ادب کی برکتیں	244	سب سے اَولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی!	286
جشنِ وِلادت کے بارے میں مکتوبِ عطّار	248	کھانے میں برکت ہو گئی	289
ضَروری احتیاط	249	خیر خواہی کیجئے	291
تقسیمِ رَسائل کی دُھومیں مَچایئے	251	خیر خواہی کی فضیلت	293
ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی ترغیب	252	اِجتماع کی ترغیب	293
ہفتہ وار اجتماع میں کیا ہوتا ہے؟	253	خزانے لُٹانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	294
چھینکنے کی سنّتیں اور آداب	253	تقسیمِ رسائل کی ترغیب	296

www.dawateislami.net

بیٹھنے کی چند سنّتیں اور آداب	297	بیان سُننے کی نیّتیں	322
(14)امام مالک کا عشقِ رسول	299	تقسیمِ رسائل کی ترغیب	323
دُرودِ پاک کی فضیلت	299	سَیْفُ اللہ کی فریاد	324
بیان سُننے کی نیّتیں	299	غَیْرُاللہ سے مدد مانگنا کیسا؟	327
امام مالِک اور مسجدِ نبوی کا ادب	300	ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی ترغیب	331
کیا ہم دل میں بُرا جانتی ہیں؟	303	سرکار نے چہرے کی سیاہی دُور فرمادی	333
امام مالِک کی ولادت و سلسلۂ نسب	305	درد اور سُوجن سے نجات بخش دی	334
عالمِ مدینہ کا حُلیۂ مبارک	306	ہرنی کی فریاد	338
عالمِ مدینہ کے اَلقابات	306	اُونٹ کی فریاد	339
عالمِ مدینہ کے اساتذہ کی تعداد	306	خوشبو کی سنّتیں اور آداب	341
دَرْس وتدریس اور فتویٰ لکھنا	306	**(16)انبیائے کرام کی نیکی کی دعوت**	343
امام مالِک کی شان میں 2 روایات	307	دُرودِ پاک کی فضیلت	343
امام مالِک اور حدیثِ پاک کا ادب	308	بیان سُننے کی نیّتیں	344
بچھو کا ڈسنا مگر درسِ حدیث نہ چھوڑنا	309	حضرتِ نُوح عَلَیْہِ السَّلَام اور نیکی کی دعوت	345
چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا	309	حضرتِ موسیٰ کی نیکی کی دعوت	347
امام مالِک اور تعظیمِ خاکِ مدینہ	310	حضرتِ سلیمان کی نیکی کی دعوت	351
قضائے حاجت میں احتیاطیں	310	نیکی کی دعوت میں حکمتِ عملی کی اَہمیّت	355
امام مالک کی عبادت وریاضت	312	میٹھے بول کی برکتیں	356
تقسیمِ رسائل کی ترغیب	316	مُبَلِّغ کو کیسا ہونا چاہئے؟	357
عشقِ رسول کے تقاضے	316	مُبَلِّغ کے اَوصاف	359
(1)اِطاعت واِتّباع	317	طائف میں نیکی کی دعوت	360
(2)تعظیم وتکریم	317	جنگِ اُحد سے بھی سخت دن	361
(3)کثرتِ ذِکر	317	سر کے بالوں کی سنّتیں اور آداب	364
(4)دوستوں سے دوستی، دشمنوں سے دشمنی	318	**(17)غوثِ پاک کا خاندان**	366
چلنے کی سنّتیں اور آداب	319	دُرودِ پاک کی فضیلت	366
(15)امدادِ مصطفےٰ کے واقعات	321	بیان سُننے کی نیّتیں	367
دُرودِ پاک کی فضیلت	321	والِدَینِ غوثِ پاک کا تقویٰ	368

www.dawateislami.net

غوثِ پاک کے نانا جان کا تعارف	369	مدنی انعامات کو اپنا لیجئے	406
عَبْدُ اللہ صَومَعی کا مقام و مرتبہ	369	بیعت ہونے کے نکات	407
شراب کے مٹکے توڑ دیئے	376	**(19)اوراد و وظائف کی برکتیں**	410
والدۂ محترمہ کے اَوصاف	378	دُرُودِ پاک کی فضیلت	410
18 پارے سُنا دیئے	378	بیان سُننے کی نیّتیں	410
غوثِ پاک کی پھوپھی جان کی کرامت	380	وظیفے کی بَرَکت سے بیڑیاں ٹُوٹ گئیں	414
اولیائے کرام کی محبّت کی بَرَکات	381	صبح و شام کی تعریف	418
شیطان کے خُفیہ وار کو ناکام بنا دیا	381	اوراد و وظائف کے ضروری آداب	420
بیعت ہونے کی ترغیب	383	اعمال اور دعاؤں کی 7 شرائط	421
گھر میں آنے جانے کی سنّتیں اور آداب	384	قرآن سے علاج	424
(18)اولیائے کرام کے پاکیزہ اوصاف	387	قرآنی سورتوں کے فضائل و خصوصیات اور فوائد	426
دُرُودِ پاک کی فضیلت	387	سلام کرنے کی سنّتیں اور آداب	428
بیان سُننے کی نیّتیں	387	**(20)صحابیات اور شوقِ عبادت**	430
غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور کثرتِ عبادت	389	دُرُودِ پاک کی فضیلت	430
غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان	390	بیان سُننے کی نیّتیں	431
غوثِ پاک اور ہمارا کردار	391	شبِ عروسی عبادت میں گزاری	432
عبادتِ الٰہی کی برکتیں	392	تخلیقِ انسانی کا مقصد	433
(1)رات بھر عبادت اور دن بھر روزہ	393	بندی بندگی سے ہے	435
(2)بغیر چراغ کے گھر روشن رہتا!	394	صحابیات اور شوقِ عبادت	436
(3)اے نفس تُو کتنا سوئے گا؟	395	خاتونِ جنّت اور نفلی عبادت	438
خوفِ خُدا کی اہمیّت	395	کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت	440
غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا خوفِ خُدا	396	صحابیات اور تلاوتِ قرآن	440
فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا خوفِ خُدا	398	نفلی روزے اور صحابیات	442
اپنے ایمان کی فکر کیجئے	399	صدقہ و خیرات اور صحابیات	443
غوثِ پاک اور تحصیلِ علمِ دین	401	تبلیغِ دینِ اسلام اور صحابیات	446
علمِ دین کی برکتیں	402	دین کو ترجیح دیجئے!	449
اسلاف کا شوقِ علمِ دین	404	مہمان نوازی کے آداب	450

www.dawateislami.net

ستمبر تا دسمبر 2020ء میں اسلامی بہنوں کیلئے ہونے والے کورسز	453	تفصیلی فہرست	459
		ماخذ و مراجع	466
کورسز کی تفصیلات	455	☆☆☆	

عَوْرَت نامحرم کو تحفہ دے سکتی ہے یا نہیں؟

سوال: اسلامی بہن اپنے نامحرم رشتے دار مثلاً بہنوئی، خالو، پھوپھا وغیرہ کو نیتِ صالحہ کے ساتھ کسی محرم کے ذریعے تحفہ بھجوا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں بھجوا سکتی۔ تحفے کی تاثیر عجیب ہوتی ہے۔ حدیث پاک میں کہ ”تحفہ حکیم (یعنی عقلمند دانا) کو اندھا کر دیتا ہے۔“

(مسند الفردوس، ٤/٣٣٥، حدیث: ٦٩٦٩)

ایک اور حدیث مبارک میں ہے: ”تحفہ دو مَحبَّت بڑھے گی“

(سنن کبری للبیھقی، ٦/٣٢٣، حدیث: ١١٩٤٦)

بہر حال عَوْرَت کو اپنے نامحرم رشتے دار کے دل میں مَحبَّت کی جڑیں اُستوار کرنے کی اِجازت نہیں دی جا سکتی۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ٣٣٠)

www.dawateislami.net

ماخذومراجع

قرآن مجید		
نام کتاب	مؤلف / مصنف / متوفی	مطبوعہ
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر مدارک	ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۱ھ
تفسیر صاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱
تفسیر بغوی	ابو محمد حسین بن مسعود البغوی، متوفی ۵۱۶	دار الکتب العلمیہ بیروت
تفسیر قرطبی	امام محمد بن احمد القرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت
الدر المنثور	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت
تفسیر روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسوی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۰۵ھ
روح المعانی	ابو الفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر بیضاوی	عبد اللہ بن عمر بیضاوی، متوفی ۶۸۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر خازن	علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	مطبعہ میمنیہ مصر ۱۳۱۷ھ
تفسیر البحر المحیط	ابو حیان محمد بن یوسف اندلسی، متوفی ۷۴۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
تفسیر ابن کثیر	اسماعیل بن عمر بن کثیر دمشقی شافعی، متوفی ۷۷۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
تفسیر جمل	علامہ سلیمان جمل	کراچی
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی شافعی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی کمپنی لاہور
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ، لاہور
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۵
عجائب القرآن مع غرائب القرآن	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
علم القرآن	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو حسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۲۰۰۸ء
سنن ابی داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۰۰۹

www.dawateislami.net

سنن ابن ماجه	امام ابوعبد الله محمد بن یزید ابن ماجه، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفه بیروت
مستدرک	ابو عبد الله امام محمد بن عبد الله حاکم نیشاپوری، متوفی ٤٠٤ھ	دار المعرفه بیروت ۱٤۱۸ھ
مسند امام احمد	ابو عبد الله امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی، متوفی ۲٤۱ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۱٤ھ
المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳٦۰ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱٤۲۲ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی البیهقی، متوفی ٤٥۸ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱٤۲۱ھ
مصنف ابن ابی شیبه	محمد بن ابی شیبة العبسی، متوفی ۲۳٥ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۲۷ھ
موسوعة ابن ابی الدنیا	حافظ ابوبکر عبد الله بن محمد المعروف بابن ابی الدنیا	مکتبة العصریة بیروت
مسند ابی یعلی	ابو یعلی احمد بن علی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱٤۱۸ھ
مسند فردوس	ابو شجاع شیرویه بن شهر دار بن شیرویه الدیلمی، متوفی ٥۰۹ھ	دار الکتب العلمیه بیروت ۱۹۸٦
الترغیب ابن بشکوال	ابو القاسم خلف بن عبد الملک بن بشکوال، متوفی ٥۷۸ھ	دار الکتب العلمیة بیروت
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳٦۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱٤۲۲ھ
شرح السنة	امام ابو محمد الحسین بن مسعود بغوی	دار الکتب العلمیة بیروت ۱٤۲۴ھ
السنن الکبری	امام احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیه بیروت ۱٤۱۱ھ
جامع الاصول	امام مبارک بن محمد شیبانی المعروف بابن اثیر جزری، متوفی ٦۰٦ھ	دار الکتب العلمیة بیروت
الترغیب والترهیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ٦٥٦ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۱۸ھ
القول البدیع	حافظ امام محمد بن عبد الرحمن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	مؤسسة الریان بیروت ۱٤۲۲ھ
الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ	دار الکتب العلمیه بیروت، ۱۴۱۷ھ
جامع صغیر	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱٤۲٥ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱٤۲۱
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر هیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۲۰ھ
کنز العمال	علامه علی متقی بن حسام الدین برهان پوری، متوفی ۹۷٥ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱٤۱۹ھ
مشکاة المصابیح	ولی الدین محمد بن عبد الله خطیب، متوفی ۷٤۲ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۲۱ھ
التمهید	امام یوسف بن عبد الله محمد بن عبد البر، متوفی ۴٦۳ھ	دار الکتب العلمیه بیروت
عمدة القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸٥٥ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۱۸ھ
ارشاد الساری	علامه شهاب الدین احمد بن محمد قسطلانی	مکتبة الرشد ۱۴۲۰ھ
فیض القدیر	عبد الرؤوف المناوی، متوفی ۱۰۰۳ھ	دار الکتب العلمیة، بیروت
التیسیر	عبد الرؤوف المناوی، متوفی ۱۰۰۳ھ	مکتبه امام شافعی ریاض ۱۴۰۸ھ
شرح زرقانی علی الموطا	محمد زرقانی بن عبد الباقی بن یوسف، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
مرآة المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن، الابور

www.dawateislami.net

تفہیم البخاری	علامہ غلام رسول رضوی	فیصل آباد پنجاب
الدر المختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۳ھ
الجوہرۃ النیرۃ	ابوبکر بن علی حداد علیہ الرحمہ، متوفّٰی ۸۰۰ھ	کراچی پاکستان
رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
کتاب الدرر الحکام	قاضی ملا خسرو حنفی	میر محمد کتب خانہ کراچی
فتاوی ھندیہ	شیخ نظام و جماعۃ من علماء الھند، متوفی ۱۱۶۱ھ	کوئٹہ
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تنبیہ الغافلین	ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد السمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	المکتبۃ الحقانیۃ پشاور
تنبیہ المغترین	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۵ھ
قوت القلوب	شیخ محمد بن علی المعروف ابو طالب مکی، متوفی ۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
کیمیائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ
منہاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
کتاب الکبائر	امام محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	پشاور پاکستان
الزہد الکبیر	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
الروض الفائق	علامہ شعیب بن سعد الکافی، متوفی ۸۱۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۰ھ
الروض الریاحین	امام عبد اللہ بن اسعد الیافعی، متوفی ۷۶۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
الانوار القدسیۃ	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی	المکتبۃ العلمیۃ بروت
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
البدور السافرۃ	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی، متوفی ۹۱۱	مؤسسۃ الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
کشف المحجوب	داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری، متوفی ۴۶۵ھ	نوائے وقت پرنٹرز لاہور
جذب القلوب	شیخ عبد الحق محدث دھلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی
رسالہ قشیریۃ	عبد الکریم ہوازن قشیری، متوفّٰی ۴۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
اخبار الاخیار	شیخ عبد الحق محدث دھلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	فاروق اکیڈمی خیر پور پاکستان
تاریخ ابن عساکر	امام علی بن حسن المعروف ابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
تاریخ بغداد	حافظ ابوبکر علی بن احمد خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
اسد الغابۃ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	مراکش ۱۴۱۷ھ

www.dawateislami.net

ترتیب المدارک	عیاض بن موسی مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
سیر اعلام النبلاء	امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ
تذکرۃ الحفاظ	امام محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
تہذیب الکمال	یوسف بن الزکی عبد الرحمن بن یوسف مزی، متوفی ۷۴۲ھ	مؤسسۃ الرسالہ ۱۴۰۰ھ
بستان المحدثین	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، متوفی ۱۲۳۹ھ	کراچی
دلائل النبوۃ	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
دلائل النبوۃ	ابونعیم الاصبہانی	المکتبۃ العصریۃ
الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ	حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی	مراکش ۱۴۱۵ھ
مدارج النبوۃ	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات
مواہب اللدنیۃ	علامہ شہاب الدین احمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
زرقانی علی المواہب	محمد زرقانی بن عبد الباقی بن یوسف، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
شمائل ترمذی	امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت
الشفا	عیاض بن موسی مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
شرح الشفاء	علامہ قاری علی بن سلطان حنفی، متوفی ۱۰۱۴ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
سیرت سید الانبیا	شیخ کبیر مولانا محمد ہاشم خجستہ، متوفی ۱۱۷۴ھ	مظہر علم لاہور ۱۴۲۳ھ
سیرت مصطفی	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفی اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
بستان الواعظین	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
بحر الدموع	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	مکتبۃ دار الفجر دمشق
عیون الحکایات	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
التبصرہ	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۳ھ
بہجۃ الاسرار	ابو الحسن علی بن یوسف، متوفی ۷۱۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۳ھ
قلائد الجواہر	علامہ محمد بن یحی الحلبی متوفی ۵۶۱ھ	ملتزم الطبع والنشر
حکایتیں اور نصیحتیں	مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
جنتی زیور	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفی اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفی رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
الکامل	علامہ عبد اللہ بن عدی جرجانی، متوفی ۲۶۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
الاستیعاب	ابو عمر یوسف عبد اللہ بن محمد بن عبد البر قرطبی، متوفی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
طبقات ابن سعد	علامہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی، متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۹۷ء
طبقات کبری	علامہ عبد الوہاب بن احمد بن علی احمد شعرانی	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ

www.dawateislami.net

تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین سیوطی، متوفی ۹۱۱	قدیمی کتب خانہ کراچی
الخصائص الکبری	امام جلال الدین سیوطی، متوفی ۹۱۱	دار الکتب العلمیہ بیروت
الصواعق المحرقۃ	علامہ احمد بن حجر ہیتمی مکی، متوفی ۹۷۴ھ	ملتان پاکستان ۱۴۱۰ھ
الیواقیت والجواہر	امام احمد بن علی الشعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
تبرکات کا ثبوت	مؤلفین شعبہ فیضان مدنی مذاکرہ المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
الریاض النضرۃ	امام ابو جعفر احمد بن محب طبری	دار الکتب العلمیہ بیروت
سعادۃ الدارین	علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲
فیضانِ صدیق اکبر	مؤلفین شعبہ فیضان صحابہ واہل بیت المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳
فیضان فاروق اعظم	مؤلفین شعبہ فیضان صحابہ واہل بیت المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
عاشقِ اکبر	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
مقدمہ احیاء العلوم	علامہ صدیق ہزاروی	پروگریس بکس
نزہۃ الخاطر الفاتر	علامہ علی القاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	قادری کتب خانہ لاہور ۲۰۰۳ء
سیرت غوث اعظم	علامہ عبد الرحیم خان قادری	شبیر برادرز لاہور ۱۴۳۱
غوثِ پاک کے حالات	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
منے کی لاش	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضان سید کبیر احمد رفاعی	مؤلفین شعبہ فیضان اولیاء وعلماء المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضان بہاء الدین زکریا ملتانی	مؤلفین شعبہ فیضان اولیاء وعلماء المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
حیات اعلی حضرت	مولانا ظفر الدین بہاری، متوفی ۱۳۸۲ھ	مکتبہ نبویہ لاہور ۲۰۰۳ء
فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں	ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۰ء
تجلیات امام احمد رضا	خلیفہ مفتی اعظم ہند الحاج قاری محمد امانت رسول قادری	برکاتی پبلشر
فیضانِ اعلی حضرت	محمد ریحان احمد قادری	شبیر برادرز لاہور ۱۴۳۴ھ
شہادت نواسۂ سید الابرار	محمد عبد السلام قادری	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۰ھ
سوانح کربلا	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
سفینۂ نوح	مولانا شفیع اوکاڑوی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
کرامات صحابہ	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفی اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تذکرۂ امیر اہلسنت (قسط2)	مؤلفین شعبہ امیر اہل سنت المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
مفتی دعوتِ اسلامی	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
محبوب عطار کی 122 حکایات	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

امامِ اعظم کی وصیتیں	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
آدابِ مرشدِ کامل	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
عطار کا پیارا	مؤلفین شعبہ فیضانِ اولیاء وعلماء المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
بہشت کی کنجیاں	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تربیتِ اولاد	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
بہتر کون؟	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
بدگمانی	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
خوفِ خدا	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
غیبت کی تباہ کاریاں	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
نیکی کی دعوت	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
کراماتِ فاروقِ اعظم	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
بزرگانِ لاہور	پیر غلام دستگیر	مکتبۃ المدینہ کراچی
برکاتِ آلِ رسول	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	مکتبہ قادریہ لاہور ۱۴۰۰ھ
سادات کرام کی عظمت	مؤلفین شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضانِ سنّت	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
آدابِ طعام	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
یقین کامل کی برکتیں	مؤلفین شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
ولی اللہ کی پہچان	مؤلفین شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
سرکار کا اندازِ تبلیغِ دین	مؤلفین شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
سنّتیں اور آداب	مؤلفین شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
فکرِ مدینہ	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
اردو دائرۃ المعارف	دانش گاہ پنجاب	لاہور پاکستان
رسائلِ عطاریہ	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
شرح شجرہ قادریہ	مؤلفین شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
ذوقِ نعت	مولانا حسن رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۹ھ
قبالۂ بخشش	جمیل الرحمن خان قادری رضوی، متوفی ۱۴۴۳ھ	ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی
وسائلِ بخشش مرمم	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

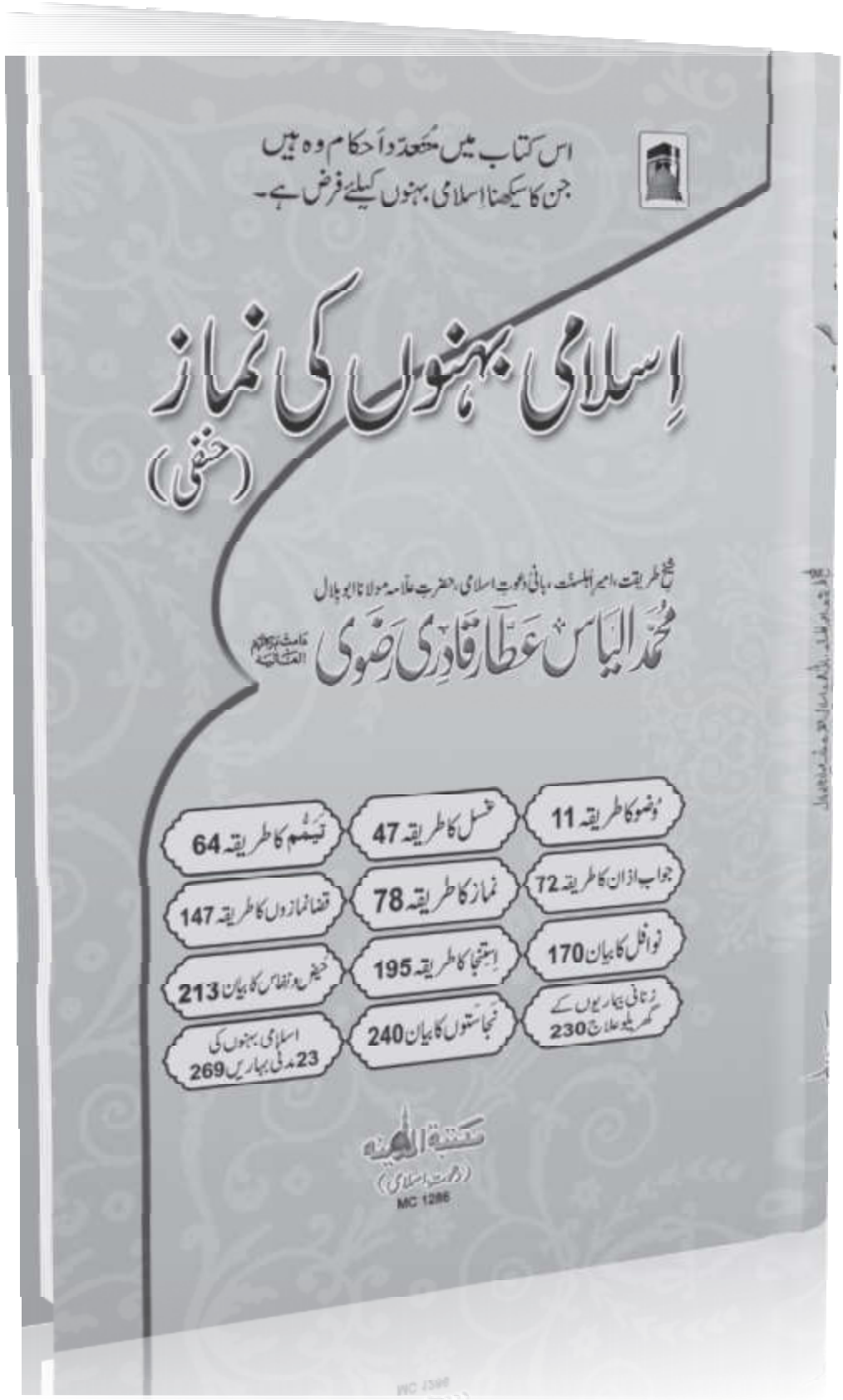

www.dawateislami.net

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول



دکھیاری امت کی غمخواری
پہلا ہفتہ، ۸ یوم محرم الحرام ۱۴۴۲ھ / 19 اگست 2020

امام حسین کی عبادت
دوسرا ہفتہ، ۷ محرم الحرام / 26 اگست 2020

وقت کی اہمیت
تیسرا ہفتہ، ۱۴ محرم الحرام / 2 ستمبر 2020

مقامِ صحابہ و اہلبیت
چوتھا ہفتہ، ۲۱ محرم الحرام / 9 ستمبر 2020

اسلام ایک ضابطۂ حیات ہے
پانچواں ہفتہ، ۲۸ محرم الحرام / 16 ستمبر 2020



آقا کریم کی امت سے محبت
پہلا ہفتہ، ۴ ربیع الاول ۱۴۴۲ھ / 21 اکتوبر 2020

کمالاتِ مصطفےٰ
دوسرا ہفتہ، ۱۱ ربیع الاول ۱۴۴۲ھ / 28 اکتوبر 2020

امام مالک کا عشقِ رسول
تیسرا ہفتہ، ۱۸ ربیع الاول ۱۴۴۲ھ / 4 نومبر 2020

امدادِ مصطفےٰ
چوتھا ہفتہ، ۲۵ ربیع الاول ۱۴۴۲ھ / 11 نومبر 2020



معاشرے کی رسومات
پہلا ہفتہ، ۵ صفر المظفر ۱۴۴۲ھ / 23 ستمبر 2020

حضور پاک کی امت کی خصوصیات
دوسرا ہفتہ، ۱۲ صفر المظفر / 30 ستمبر 2020

اعلیٰ حضرت کا تصوف
تیسرا ہفتہ، ۱۹ صفر المظفر / 7 اکتوبر 2020

تبرکات کی برکات
چوتھا ہفتہ، ۲۶ صفر المظفر / 14 اکتوبر 2020



انبیائے کرام کی نیکی کی دعوت کے واقعات
پہلا ہفتہ، ۲ ربیع الآخر ۱۴۴۲ھ / 18 نومبر 2020

غوث پاک کا خاندان
دوسرا ہفتہ، ۹ ربیع الآخر ۱۴۴۲ھ / 25 نومبر 2020

اولیائے کرام کے پاکیزہ اوصاف
تیسرا ہفتہ، ۱۶ ربیع الآخر ۱۴۴۲ھ / 2 دسمبر 2020

اوراد و وظائف کی برکتیں
چوتھا ہفتہ، ۲۳ ربیع الآخر ۱۴۴۲ھ / 9 دسمبر 2020

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net